ماہِ رحمت و برکت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

ماہِ رحمت و برکت
مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

MIRZA MOHAMMAD KUMAIL, MIRZA NABIL RAZA
Address: 19/21, Gulshan Raza Abbas Nagar Ganghadra
Nellore Mandal, Chittoor District, Andhra Pradesh
Pin Code-517125 (India)
Contact No. 8179761214, 9618669514

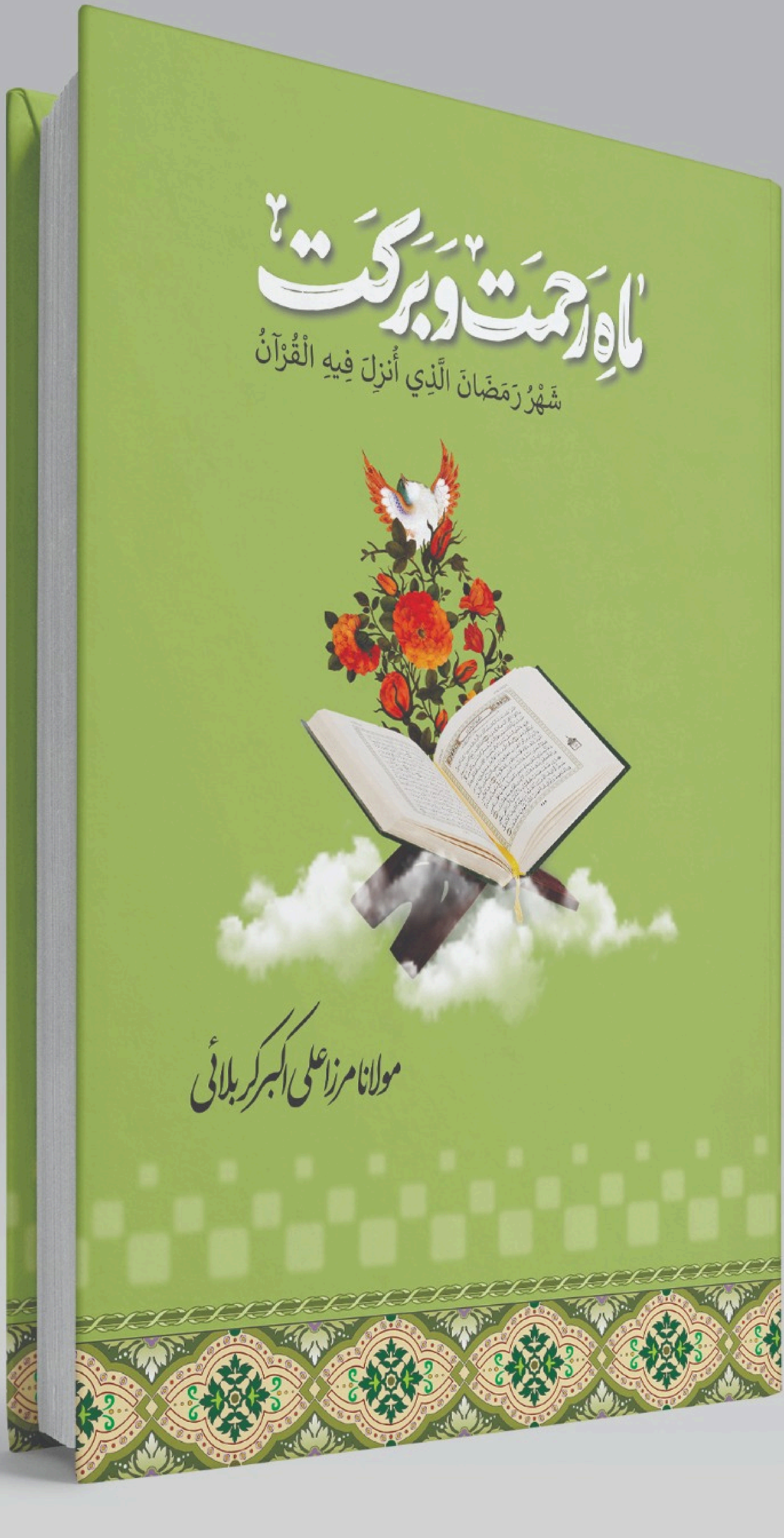

ماہِ رحمت وبرکت
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہِ برکت ورحمت

قرآن کریم اور کتبِ حدیث وادعیہ میں

تالیف: حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	ماہِ برکت ورحمت
تالیف	:	حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی
نظر ثانی	:	حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری
طباعت	:	بار اوّل
سال طباعت	:	اکتوبر ۲۰۲۵ء
تعداد	:	۵۰۰ (پانچ سو)
قیمت	:	۲۵۰ (دو سو پچاس) روپے

ناشر

مرزا محمد کمیل و مرزا نبیل رضا

پسرانِ مؤلف

۲۱/۱۹ گلشن رضا، عباس نگر، گنگھاورانلور منڈل، ضلع چتور (آندھرا پردیش).

پن کوڈ ۵۱۷۱۲۵. فون نمبر ۸۱۷۹۷۶۱۲۱۴ / ۹۶۱۸۶۶۹۵۱۴

ملنے کے پتے:

- ۲۱/۱۹ گلشن رضا، عباس نگر، گنگھاورانلور منڈل، ضلع چتور (آندھرا پردیش).
- اقراء قرآن سینٹر، ساؤتھ کرشنا پوری، مظفر نگر، یوپی (انڈیا).
- مولانا نواب حیدر طوسی، ۳۲/۴۱۸، نزد آشیانہ ٹینٹ ہاؤس، ترلوک پوری، دہلی.

عرض ناشر

ماہِ رمضان برکت ورحمت، مغفرت ونجات، دعا ومناجات، قرآن ونور، تقویٰ وطہارت، صبر وصیام اور ذکر وقیام کا عظیم موسم ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نفسِ انسانی کی تربیت، روح کی تطہیر اور دل کی روشنی کا دروازہ کھلتا ہے، ماہِ رمضان صرف روزوں کا دورانیہ نہیں، بلکہ ایک الٰہی تربیت گاہ ہے، جس میں انسان کے باطن کو نورِ قرآن، صداقتِ احادیث اور حلاوتِ دعا کے جام سے سیراب کیا جاتا ہے، خالقِ کائنات نے اس مہینے کو وہ عظمت عطا کی ہے جو کسی اور مہینے کو نہیں دی، خود قرآن مجید کا نزول اسی مہینے میں ہوا:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾.

"ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق وباطل کے امتیاز کی واضح نشانیاں موجود ہیں"۔[1]

یہی وہ مہینہ ہے جس میں دریائے مغفرت کھل جاتے ہیں، شیطان قید کر دیا جاتا ہے، اور اہلِ دل کو شبِ قدر کی روحانی بارش سے غسلِ نور نصیب ہوتا ہے۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفَتَّحُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَا تُغْلَقُ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ".

---

[1] ۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۵.

"ماہِ رمضان کی پہلی رات سے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور اس کی آخری رات تک بند نہیں کئے جاتے"۔[۱]

پیشِ نظر کتاب "ماہِ برکت ورحمت" اسی شعور، احساس اور عرفان کو نشر کرنے کی ایک بے مثال کاوش ہے جسے والد علاّم خطیب و مبلغ بے بدل حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی مدظلہ العالی نے بڑی جانفشانی سے مرتّب فرمایا ہے، اس شاندار تحفۂ رمضان میں قرآنِ کریم کی وہ آیات شامل کی گئی ہیں جو ماہِ رمضان، روزہ، شبِ قدر، تقویٰ، اور دعا جیسے موضوعات پر مشتمل ہیں، ساتھ ہی مستند کتابوں سے اہل بیت اطہار علیہم السلام اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول وہ احادیثِ مبارکہ اور دعائیں جمع کی گئی ہیں جن سے ماہِ رمضان کا حقیقی مقصد واضح ہوتا ہے، یہ کتاب مجموعاً ۹/ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں کوشش کی گئی ہے کہ آسان فہم، دلنشین اور سادہ انداز میں قرآنی پیغام، حدیثی نور اور دعاؤں کی روح کو اجاگر کیا جائے، ہماری کوشش ہے کہ کتابِ ہذا کے ذریعے قارئین کرام کو صرف علمی نکات ہی نہیں بلکہ روحانی غذا بھی فراہم کی جائے، تاکہ اس مبارک مہینے کو رسم نہیں، بلکہ رحمتِ ربّانی سے ملاقات کا ذریعہ بنا سکیں۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں ربِّ کریم ہمیں اس ماہِ مبارک کے انوار و برکات سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور والد علاّم کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

ناشران

خاکپائے خادمانِ دینِ اہل بیت علیہم السلام

مرزا محمد کمیل و مرزا نبیل رضا

۲۱/۱۹ گلشن رضا، عباس نگر، گنگھادرانلور منڈل، ضلع چتور (آندھرا پردیش)

پن کوڈ ۵۱۷۱۲۵۔ فون نمبر ۸۱۷۹۷۶۱۲۱۴ / ۹۶۱۸۶۶۹۵۱۴

---

[۱] بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۳۴۴۔

پیش لفظ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی، وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

پیشِ نظر کتاب کوئی علمی کارنامہ نہیں بلکہ عبادت گزار اُمت کے لئے ایک نیاز مندانہ ہدیہ ہے، یہ سطور اُس مہینے کے استقبال کی دعوت دیتی ہیں جس میں رب کریم خود اپنے بندے کو بلاتا ہے، اس کتاب کو تالیف کرنے کی دو وجہ تھیں ایک یہ کہ عرصۂ دراز سے ماہِ رمضان میں خدمت کرتے ہوئے محسوس ہوا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں روزہ دار کے لئے ماہِ رمضان سے متعلق آیات و روایات، واقعات، دعائیں اور فضائل و آداب یکجا میسر آجائیں اور کہیں اور تلاش کرنے کی ضرورت نہ پڑے، دوسری وجہ تھی کہ حقیر نے تعمیراتی امور مثلاً عزاخانہ زہراء سلام اللہ علیہا اور مسجد حسینی مرکز کے بعد بارگاہِ بی بیؑ میں دعا کی تھی کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں لہٰذا تعمیراتی امور کے ساتھ کچھ تحریری خدمات کا موقع بھی مل جائے، اللہ کا شکر ہے کہ حقیر کی یہ دعا قبول ہوئی اور مریسش میں خدمات کے دوران یہ موقع نصیب ہوا اور تبلیغی میدان کی ضرورت کے پیشِ نظر محرم الحرام سے متعلق "شیعہ و محب" اور "امیر المومنینؑ اور مومنین" اور رمضان المبارک سے متعلق کتابِ حاضر کو مرتب کیا، کتابِ حاضر ان سب کے لئے ہے جو روزہ رکھتے ہیں مگر روح کی پیاس باقی رہتی ہے، جو قرآن پڑھتے ہیں مگر مفہوم سے محروم ہیں، جو عبادت کرتے ہیں مگر خشوع سے ناآشنا ہیں اور جو مبلغ ہیں مگر مؤثر پیغام کے متلاشی ہیں، یہ عاشق کے لئے درِ محبوب کی صدا اور روزہ دار کے لئے سحر و افطار کے لمحوں میں تقویٰ و پرہیزگاری

کی خوشبو ہے، اس کتاب کو قرآنِ مجید کی نورانی آیات سے سنوارا گیا ہے، "نہج البلاغہ" کے بصیرت افروز جملوں سے مزیّن کیا گیا ہے، "الکافی" اور "من لایحضرہ الفقیہ" کی مستند روایتوں سے معطر کیا گیا ہے اور زبورِ آلِ محمدؑ یعنی "صحیفہ سجادیہ" کی بے نظیر دعاؤں اور "مفاتیح الجنان" کی دعائے ابو حمزہ ثمالیؒ، دعائے افتتاح اور دعائے جوشن کبیر سے وہ روح کشید کی ہے جو عبادت کو بندگی اور بندگی کو معرفت میں بدل دیتی ہے، حقیر کی یہ خواہش بالکل نہیں تھی کہ ماہِ رمضان سے متعلق ایک اور کتاب کا اضافہ کیا جائے بلکہ مقصود یہ تھا کہ دعوتی چراغ کو زمانے کی آندھیوں سے بچانے میں شریک کار ہو سکوں اور یہ کہ اگر اس ناچیز کوشش سے کسی کا دل جھک جائے، کسی کی آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے اور کسی کو شبِ قدر کا احساس ہو جائے تو یہ حقیر کے لئے بخشش و نجات کا ذریعہ ہوگی، لہٰذا یہ کتاب ہر اس شخص کے لئے ہے جو چاہتا ہے کہ ماہِ رمضان صرف کیلنڈر پر نہ آئے، بلکہ دل کے نہاں خانوں میں اتر جائے، جو چاہتا ہے کہ روزہ فقط پیٹ کا نہ ہو، بلکہ دل کا، آنکھ کا، نیت کا اور ارادے کا ہو اور ایک روزہ دار اللہ کے در پر جھکنے سے پہلے اپنے اندر کی انانیت اور مغرور نفس کو مار ڈالے، حقیر اس کتاب کو اپنے والدین، اساتذۂ کرام، روحانی پیشواؤں اور مظلوم بندگانِ خدا کے نام ہدیہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور قارئینِ کرام کو لیلۃُ القدر کی قبول شدہ دعاؤں میں شامل فرمائے۔

آخر میں تمام خادمانِ کتاب بخصوص حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفرنگری مدظلہٗ العالی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے بڑی جانفشانی و تن دہی سے کتاب پر نظرِ ثانی فرمائی اور اپنے قیمتی مشوروں سے بہرہ ور فرمایا، یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ حقیر ۱۲؍ سال کی عمر سے حصول علم کے لئے نکل پڑا تھا اور پھر تبلیغ و ارشاد میں مشغول ہو گیا تھا، لہٰذا اپنے والدین کی کماحقہٗ خدمت نہ کر سکا، والد علاّم جو انتقال فرما چکے ایک بہترین نوحہ خوان تھے اور والدۂ گرامی جو بفضل خدا باحیات ہیں ایک مخلص عزادارِ مظلوم کربلاؑ ہیں، حقیر کے پاس جو کچھ ہے انھیں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے لہٰذا میں اپنی تمام تر سعی و کوشش اور خدمات میں اپنے والد علاّم مرحوم مرزا ابراہیم بیگ، والدۂ محترمہ شہزادی بی صاحبہ، نیز خسر معظم و چچا مرحوم مرزا قادر بیگ اور چچی مرحومہ بشیر بی کو شامل

کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں خداوند عالم ان کی مغفرت فرمائے اور والدۂ گرامی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔

یہاں اپنے فرزندان عزیز القدر مولانا مرزا محمد کمیل سلمہٗ اور عزیز القدر مولانا مرزا نبیل رضا سلمہٗ کا بھی شکریہ کرتا ہوں اور دعائیں دیتا ہوں جنھوں نے کتاب ہذا کی طباعت کا بیڑا اٹھایا اور منظر عام پر لانے میں بھرپور تعاون کیا، خداوند عالم دونوں کو علم وعمل کی توفیق عطا فرمائے اور بہترین خدمت گزارانِ مذہب حقہ اہل بیتؑ قرار دے۔

ہماری تمام تر سعی وکوشش یہی رہی ہے کہ کتاب کے کسی گوشے میں کوئی کمی یا خامی واقع نہ ہو، لیکن نفوسِ قدسیہ علیہم السلام کے سوا سب خطاکار ہیں، اس ناچیز کوشش میں بھی خطا کا امکان لازمی ہے، لہٰذا اصحابانِ نقد ونظر سے گزارش ہے کہ اگر کتاب کے کسی حصے میں کوئی لغزش پائیں تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے برطرف کیا جاسکے، دعا ہے کہ خداوند عالم بحق محمد وآلِ محمدؐ قارئینِ کرام اور جملہ خادمانِ کتاب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہماری چشم خطاکار کو حضرت حجت حق ارواحنا لہ الفداء کے ظہور سے روشن ومنور فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مرزا علی اکبر کربلائی

۱۰ ستمبر ۲۰۲۵ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ بروز چہار شنبہ

روز ولادت باسعادت مرسل اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

عباس نگر، گنگھاورانلور منڈل، ضلع چتور (آندھرا پردیس) مقیم حال ماریشس.

اظہارِ سپاس

از قلم: حجۃ الاسلام مولانا مرزا عابد علی نجفی وکیل مطلق آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ یعقوبی دام ظلہ (الہند).

ماہِ رمضان کے مبارک ایام نور کی کرنیں، برکت و رحمت کی بارشیں اور بخشش و نجات کی ہوائیں لے کر آتے ہیں، یہ مقدس و مبارک مہینہ دلوں کو صیقل اور روحوں کو جِلا بخشتا ہے اور بندوں کو اپنے ربّ سے قریب تر کرتا ہے، ایسے پُرکیف اور بابرکت ایام میں اگر ایک ایسی کتاب پیشِ نگاہ ہو جو معرفت کی شمع روشن کرے، عبادت کا ذوق بڑھائے اور اہلِ صوم کے لئے چراغِ رہنما بنے، تو وہ یقیناً اس ماہِ نورانی کا قیمتی تحفہ ہے، الحمدللہ ہمارے محترم ماموں جان حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا علی اکبر کربلائی (حفظہ اللہ) نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور کتاب "ماہِ برکت و رحمت" کو نہایت حسنِ ترتیب اور عالمانہ بصیرت کے ساتھ تالیف فرمایا ہے، اس کتاب کا ہر ورق اس بات کا گواہ ہے کہ مصنفِ محترم نے اپنی فکر و نظر کو جس دل نشیں پیرایہ میں صفحۂ قرطاس پر اتارا ہے، وہ نہ صرف ایک علمی کارنامہ ہے بلکہ ایک روحانی و تربیتی خزانہ بھی ہے، یہ کتاب ماہِ صیام میں مختلف کتب کی جستجو اور ورق گردانی کے بجائے ایک ایسا گنجینہ ہے جو مبلغین کے لئے محراب و منبر کی زینت اور زادِ علم ہے اور قارئین کے لئے سکونِ دل اور غذائے روح ہے، مختصر یہ کہ یہ کتاب ماہِ رمضان کا ایک مکمل نصاب ہے، بارگاہِ ربّ العزت میں دعا ہے کہ یہ علمی و روحانی چراغ ہمیشہ روشن رہے اور اہلِ معرفت اس کی روشنی سے فیضیاب ہوتے رہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الاحقر مرزا عابد علی نجفی عفی عنہ

۲۲ ستمبر ۲۰۲۵ء، بینگلور، کرناٹک (انڈیا)

کلماتِ تحسین

از قلم: حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری، اقراء قران سینٹر مظفر نگر (یوپی)

ماہِ رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جسے اللہ نے اپنی برکت و رحمت کے لئے منتخب فرمایا ہے، یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید نازل ہوا، جو قیامت تک بنی نوعِ انسان کے لئے ہدایت کا سر چشمہ ہے، اس ماہ کی راتیں عبادت و تضرع کا نورانی منظر پیش کرتی ہیں اور اس کے دن کی ساعتیں صبر و رضا اور تقویٰ و پرہیزگاری کی عملی مشق ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مہینے کو "شہر اللہ" قرار دیا اور اہلِ ایمان کو اس کی منزلت جاننے کی نصیحت فرمائی، ایسے بابرکت اور فیضانی مہینے سے متعلق جب کوئی علمی و دینی تالیف سامنے آتی ہے تو وہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ چراغِ ہدایت اور مینارِ نور بن جاتی ہے، میرے پیشِ نظر کتاب مبلغِ دانا، خطیبِ توانا، حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مرزا علی اکبر کربلائی مدظلہ کی ماہِ رمضان سے متعلق نہایت وقیع و معتبر تالیف "ماہِ برکت و رحمت" ہے، یہ کتاب گویا ایک نورانی چراغ ہے جو روزہ دار کے قلب و روح کو منور کرتی ہے اور اسے ماہِ صیام کی حقیقت و عظمت اور روحانی فضیلت سے ہمکنار کرتی ہے، حقیر نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا، اصلاح و پروف ریڈنگ کی اور مناسب رہنمائی کے ذریعے اس کی زیبائش میں اضافہ کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ اپنے موضوع میں ایک شہکار بن سکے، یقیناً اس کا ہر صفحہ گلستانِ تقویٰ کا وہ عطر ہے جو دلوں کو شادابی اور روحوں کو بالیدگی عطا کرتا ہے، موصوف نے اس کتاب میں قرآن مجید کے درخشاں جواہر، سنتِ نبویؐ کے تابناک موتی اور اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی دعاؤں و مناجات کے معطّر غنچے یوں جمع کئے ہیں کہ ایک روحانی باغیچے کی صورت اختیار کرلیتی ہے، جہاں ہر شاخ پر ہدایت کے چراغ ٹمٹمارہے ہیں اور ہر پھول سے معرفت کی خوشبو آرہی ہے۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر بندوں کو معلوم ہو جائے کہ ماہِ رمضان میں کیا برکتیں ہیں تو میری امت چاہے گی کہ پورا سال رمضان ہی رہے"۔[۱]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزے کے فلسفے کو یوں آشکار کیا ہے:

"روزہ اس لئے فرض کیا گیا تاکہ مالدار اور غریب کے درمیان مساوات کا قائم ہو جائے"۔[۲]

یہ نورانی الفاظ واضح کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ضیافتِ رحمانی، ایک چشمۂ فیضانی اور ایک گلدستۂ آسمانی ہے، جہاں بندہ اپنے خالی پیٹ کے ذریعے دل کو یادِ خدا سے لبریز کرتا ہے، موصوف نے نہایت بلیغ انداز میں فلسفۂ صوم، آداب و فضائل، اعمال اور تاریخی مناسبات کو یکجا کیا ہے، کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں دعاؤں اور مناجاتوں کی بزم سجائی گئی ہے، دعائے سحر، دعائے افتتاح، دعائے ابوحمزہ ثمالی، جوشن کبیر، دعائے ندبہ اور صحیفۂ سجادیہ کی پُرکیف مناجاتیں روزہ دار کو ایسے آسمانی سفر پر لے جاتی ہیں جہاں دلوں کی سختی پگھل جاتی ہے، آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور روحیں خدا کی قربت سے معمور ہو جاتی ہیں۔

مؤلف محترم نے اس کتاب میں شیعہ مصادر مثلاً الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، مفاتیح الجنان اور صحیفہ سجادیہ سے بھرپور استفادہ کیا ہے، جس سے اس کی علمی وقعت مزید بڑھ جاتی ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ موصوف کی یہ کاوش چراغِ ہدایت اور نسخۂ شفا بنے، دلوں کو تازگی عطا کرے اور روحوں کو ذکرِ الٰہی سے سرشار بنائے، خداوندِ متعال اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور قارئینِ کرام کو حضرت ولیِ عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خاص عنایتوں کا مورد قرار دے۔

طالب دعا: مظاہر حسین مظفرنگری

اقراء قرآن سینٹر، مظفرنگر، یوپی انڈیا، ۱۹ر ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۴۷ھ

۱۔ بحار الانوار، ج۹۳، ص۳۴۶۔ "لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ رَمَضَانُ السَّنَةَ كُلَّهَا"۔

۲۔ علل الشرائع، ج۲، ص۳۷۸۔ "إِنَّمَا فُرِضَ الصِّيَامُ لِيَسْتَوِيَ بِهِ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ"۔

تقریظ

از قلم: استادِ محترم، حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا وزیر حسن رضوی نجفی مدظلہ العالی

بِسْمِ اللهِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَىٰ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَاللَّعْنَةُ الدَّائِمَةُ عَلَىٰ أَعْدَائِهِمْ أَعْدَاءِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ.

میرے سامنے میرے فرزندِ روحی، عزیز القدر مولانا علی اکبر کربلائی (سلّمہ اللہُ القویُّ) کی نہایت وزین اور وقیع تالیف "ماہِ برکت و رحمت" ہے، اس کا سرسری مطالعہ کیا، پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی، بے ساختہ دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں کہ خداوندِ متعال موصوف کی اس حَسِین خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں نشرِ دین کی مزید توفیق و کرامت مرحمت فرمائے، اس میں کوئی شک نہیں کہ موصوف کی یہ کتاب اپنے موضوع میں کافی جامع اور مستند ہے، اردو زبان میں اس کی اشد ضرورت تھی، آپ نے پوری توجہ سے اسے مفید اور پُرفیض بنانے کی کوشش کی ہے، ماہِ مبارک سے متعلق دعائیں، اعمال، مناسبات، فضائل اور فوائد بڑے دلکش انداز میں پیش کئے گئے ہیں، جو بیک وقت عوام و خواص سب کے لئے قابلِ استفادہ ہیں، مولائے متقیان کی "نہج البلاغہ" کے بلیغ کلمات اور "صحیفہ کاملہ" و "مفاتیح الجنان" کی روح پرور دعاؤں نے تو اس میں چار چاند لگادیے ہیں۔

قارئینِ کرام! روزہ اسلام کی وہ جامع عبادت ہے جس میں پوری دنیا کی انسانیت کے لئے درس، نصیحت اور عبرت مضمر ہے، انسانی معاشرہ جو قتل و غارت اور فتنہ و فساد کا شکار ہے، اس کی بنیاد عموماً دو چیزیں ہیں: "شکم پرستی" اور "شہوت پرستی"، روزوں کی برکت سے روزہ دار بارہ سے چودہ گھنٹے بھوکا اور پیاسا رہنے کے باوجود ان خواہشات کی طرف مڑ کے بھی نہیں دیکھتا، یہاں تک کہ شوہر اپنی جائز اور حلال بیوی کی طرف بھی نظرِ شہوت نہیں ڈالتا، روزوں کا فلسفہ

بھی یہی ہے، لہٰذا جو انسان مسلسل ایک ماہ کھانے پینے جیسی بنیادی ضروریات کو اللہ کی رضا کے لئے ترک کر سکتا ہے، وہ باقی دنوں میں چند حرام اور نجس چیزوں سے بدرجہ اولیٰ محفوظ رہ سکتا ہے، اگر روزے کا نظام دنیا میں نافذ ہو جائے تو پوری دنیائے انسانیت قتل و غارت اور فتنہ و فساد سے نجات پا سکتی ہے اور امن کا گہوارہ بن سکتی ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ماہِ برکت و رحمت کی قدر جانیں اور اپنے اعمال و افعال کو بامعرفت بنائیں، میں تمام صاحبانِ ایمان سے استدعا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو اپنے روزوں کے لئے مشعل قرار دیں اور اپنے ایمانی بھائیوں کی بھی رہنمائی فرمائیں، تاکہ آپ کے روزے حقیقی روزے قرار پائیں اور آپ کی زندگی میں تقویٰ کے آثار نمایاں ہوں، جو روزوں کے وجوب کا فلسفہ ہے اور جس کے بغیر کوئی نیکی قبولیت کی صلاحیت حاصل نہیں کر سکتی، بارگاہِ معبود میں دعا ہے کہ وہ مصنف سلمہٗ کی مساعی جلیلہ و جمیلہ کو قبول فرمائے اور خدمت و نشر دین کی مزید توفیق و سعادت مرحمت فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

ناچیز
وزیر حسن رضوی
مقیم حال کانودر، گجرات، (انڈیا)
۱۹ر ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۴۷ھ بروز جمعہ

فہرست

عرض ناشر.. ۵

پیش لفظ.. ۷

اظہارِ سپاس.. ۱۰

کلماتِ تحسین.. ۱۱

تقریظ.. ۱۳

فہرست.. ۱۵

پہلا باب.. ۳۵

ماہِ برکت و رحمت قرآن مجید یعنی اللہ کے کلام میں.. ۳۷

پہلی آیت.. ۳۷

۱۔ کلمات کی تشریح.. ۳۷

۲۔ آیت کی تفسیر.. ۳۷

۳۔ روزہ اور تقویٰ.. ۳۸

۴۔ اہم نکتہ.. ۳۸

دوسری آیت.. ۳۹

۱۔ کلمات کی تشریح.. ۳۹

۲۔ آیت کی تفسیر ۳۹
۳۔ آیت میں روزے کے فوائد ۴۰
۴۔ اہم نکات ۴۰
تیسری آیت ۴۱
۱۔ کلمات کی تشریح ۴۱
۲۔ آیت کی تفسیر ۴۲
۳۔ دو احادیث ۴۳
۴۔ اہم نکات ۴۴
چوتھی آیت ۴۴
۱۔ آیت کی تفسیر ۴۵
۲۔ آیت میں پوشیدہ نکات ۴۶
۳۔ چند احادیث ۴۸
۴۔ دعا کے آداب ۵۰
۵۔ دعا اور عمل ۵۴
۶۔ دعا کی عدم قبولیت کی حکمت ۵۴
۷۔ دعا اور تقدیر ۵۵
۸۔ دعا اللہ کا پسندیدہ عمل ۵۶
۹۔ قبولیتِ دعا کی شرائط ۵۷

۱۰۔ دعا کی طاقت ۵۹

۱۱۔ اہم نکات ۵۹

پانچویں آیت ۵۹

۱۔ کلمات کی تشریح ۶۰

۲۔ آیت کی تفسیر ۶۰

۳۔ اہم نکات ۶۲

دوسرا باب ۶۳

الف): ماہِ برکت و رحمت، کتاب عیون اخبار الرضاؑ میں ۶۵

فضائل، آداب اور استقبال ماہِ رمضان خطبۂ شعبانیہ کی روشنی میں ۶۵

۱۔ ماہِ رمضان کی برکتیں ۶۵

۲۔ ماہِ رمضان میں ہماری ذمہ داریاں ۶۶

۳۔ ماہِ رمضان میں اخلاقِ حسنہ کی دعوت ۶۸

۴۔ ماہِ رمضان میں نمازوں کا قیام ۶۸

۵۔ ماہِ رمضان میں افضل ترین عمل ۶۹

۶۔ ماہِ رمضان میں شہادتِ علیؑ کی خبر ۷۰

ب): ماہِ برکت و رحمت، کتاب نہج البلاغہ یعنی کلام علیؑ میں ۷۱

۱۔ حضرت علیؑ کا خطبہ ۴۷ .... ۷۱

۲۔ حضرت علیؑ کا خطبہ ۶۸ .... ۷۱

۳۔ حضرت علیؑ کا مکتوب ۴۷ .... ۷۲
۴۔ حضرت علیؑ کا مکتوب ۲۳ .... ۷۴
۵۔ حکمت ۱۴۵ .... ۷۵
۷۔ حکمت ۱۳۶ .... ۷۶
۸۔ حکمت ۲۵۲ .... ۷۶
۹۔ حکمت ۴۲۸ .... ۷۷
تیسرا باب ۷۹
ماہِ برکت ورحمت، کتاب الشافی ترجمہ کتاب الکافی جلد ۳ میں ۷۹
روزہ اور روزہ دار کے فضائل ۸۱
۱۔ روزہ نارِ جہنم کے لئے سپر ہے ۸۱
۲۔ روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے ۸۱
۳۔ صبر سے کام لو یعنی روزہ رکھو ۸۲
۴۔ روزے دار کے منہ کی بو مشک سے بہتر ۸۲
۵۔ روزہ دارو! روزہ تم پہ سایہ فگن ۸۲
۶۔ اے سدیر! دس غلام آزاد کر سکتے ہو؟ ۸۴
۷۔ جو روزہ افطار کرائے اسے روزے دار کے برابر ثواب ۸۵
۸۔ رمضان نہ کہو ماہِ رمضان کہو ۸۵
۹۔ یہ نہ کہو رمضان آیا رمضان گیا ۸۵

۱۰۔ حضورؐ ہلالِ رمضان دیکھ کر قبلہ رو ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ۸۶
۱۱۔ چاند دیکھو تو اپنی جگہ ٹھہر کر خیر کی دعا کرو ۸۷
۱۲۔ پہلی رات میں توفیق روزہ کی دعا کرو ۸۷
۱۳۔ ماہِ رمضان آئے تو حج کی دعا کرو ۸۸
۱۴۔ جب روزہ رکھو تو آنکھ کان وغیرہ کا روزہ ہو ۸۹
۱۵۔ روزے میں شکم و فرج و زبان کو حرام سے بچائے ۹۰
۱۶۔ روزہ یعنی زبان اور آنکھوں کی حفاظت کرے ۹۰
۱۷۔ حضورؐ نے روزہ دار عورت سے کہا افطار کر لو ۹۱
۱۸۔ حضورؐ ہر ماہ تین دن روزے رکھتے تھے ۹۱
۱۹۔ سحری کھانا برکت کا باعث ۹۲
۲۰۔ افطار کرتے وقت کی دعا ۹۲
۲۱۔ افطار نماز سے پہلے ہو یا بعد میں ۹۲
۲۲۔ جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کا کفارہ ۹۳
۲۳۔ بچے نو برس کے ہو جائیں تو روزے کا حکم دو ۹۳
۲۴۔ جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے ۹۳
۲۵۔ حضورؐ نے ماہِ شعبان میں بلالؓ کے ذریعے مجمع کو بلا کر خطبہ دیا ۹۴
۲۶۔ جو بوڑھے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ ایک مد غلہ دیں ۹۵
۲۷۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے روزہ کا حکم ۹۵

۲۸۔ اکیسویں اور تیئسویں رات کی نماز ۹۶
۲۹۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل کیوں؟ ۹۶
۳۰۔ عید الفطر کی تکبیریں ۹۷
۳۱۔ شب عید کی اجرت ۹۷
۳۲۔ جو شب عید مہمان رہے اس کا فطرہ دیا جائے گا ۹۸
۳۳۔ اعتکاف کم سے کم تین دن ہو گا ۹۹
۳۴۔ اعتکاف میں روزہ ہو گا ۹۹
۳۵۔ معتکف مسجد سے چند خاص کام کے لئے ہی جا سکتا ہے ۹۹
۳۶۔ معتکف مسجد سے باہر نہ رکے ۱۰۰
۳۷۔ امام زین العابدینؑ نے زہری سے روزوں کی قسمیں بتائیں ۱۰۰
۳۸۔ روزوں کا حق مولا سجادؑ کی زبانی ۱۰۵
چوتھا باب ۱۰۷
ماہِ برکت و رحمت صحیفۂ سجادیہ میں ۱۰۹
الف): دعائے استقبال ماہِ رمضان ۱۰۹
۱۔ حمد و شکر الٰہی سے دعا کا آغاز ۱۱۰
۲۔ دعا میں ماہِ رمضان کے نام ۱۱۰
۳۔ ماہِ رمضان کو تمام مہینوں پر فوقیت ۱۱۲
۴۔ شب قدر کی فضیلت ۱۱۴

۵۔ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود کے ساتھ معرفت ماہ رمضان کی دعا ۱۱۴
۶۔ اوقات نماز، آداب اور حصولِ درجات کی دعا ۱۱۵
۷۔ صلہ رحم اور معاشرتی ہمدردی و خیر خواہی کی دعا ۱۱۶
۸۔ پاکیزہ اعمال سے تمسک اور برے اعمال سے اجتناب کی تمنا ۱۱۶
۹۔ حرمتِ رمضان اور اہلِ رمضان تقرب کا وسیلہ ۱۱۷
۱۰۔ خدایا! ہمیں توحید پر قائم اور شک و تردید سے بچائے رکھ ۱۱۷
۱۱۔ خدایا! ہمیں اس مہینے کے بہترین اصحاب میں شمار فرما ۱۱۸
۱۲۔ خدایا! ماہِ رمضان ختم ہونے تک ہمارے گناہوں کا وبال دور فرما ۱۱۸
۱۳۔ خدایا! ہم منحرف ہوجائیں تو سیدھے راستے پر لگادے ۱۱۹
۱۴۔ خدایا! اس مہینہ کا دامن ہماری عبادتوں سے بھر دے ۱۱۹
۱۵۔ خدایا! ہمیں وارثانِ جنت میں شامل فرما ۱۱۹
۱۶۔ خدایا! محمد وآل محمد پر نزولِ رحمت فرما ۱۲۰
ب): دعائے وداع ماہِ رمضان ۱۲۰
۱۔ یااللہ! تیرا تفضل واحسان بلاعوض ہے ۱۲۱
۲۔ جو تیرا شکر ادا کرتا ہے تو اس کے شکر کی جزا دیتا ہے ۱۲۱
۳۔ تیری عطا کی جانب توبہ کا دروازہ کھلا ہے ۱۲۲
۴۔ جو تجھ سے سودا کرے گا نفع پائے گا ۱۲۳
۵۔ شاکر بندوں پر تیرا لطف وکرم بے نظیر ہے ۱۲۴

۶۔ تونے دُعا کا نام عبادت رکھا ۱۲۴
۷۔ اے وہ جو اپنے فضل و احسان سے بندوں کی حمد کا سزاوار ہے ۱۲۵
۸۔ یااللہ! تونے روزہ، شب قدر اور نزول قرآن سے اس ماہ کو افضل بنایا ۱۲۶
۹۔ ماہِ رمضان سب سے اچھا ہم نشیں ۱۲۷
۱۰۔ السلام اے ماہِ رمضاں السلام ۱۲۷
۱۱۔ یااللہ! تونے اس مہینہ سے ہمیں شرف بخشا ۱۲۹
۱۲۔ یااللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل کر اور ہمیں اپنے پردے میں ڈھانپ لے ۱۳۰
۱۳۔ یااللہ! ماہِ رمضان کے جانے کا جو قلق ہو رہا ہے اس کا جبران کر ۱۳۱
۱۴۔ یااللہ! ماہِ رمضان کی بدولت ہمیں خوش نصیبی عطا فرما ۱۳۱
۱۵۔ یااللہ! ہمیں اہلِ رمضان کے زمرہ میں شامل فرما............................ ۱۳۲
۱۶۔ یااللہ! روزِ عید کو ہمارے لئے توبہ و خوشی کا دن قرار دے ۱۳۳
۱۷۔ یااللہ! ہم تجھ سے خوف و رجا اور ثواب کی درخواست کرتے ہیں ۱۳۳
۱۸۔ یااللہ! ہمارے والدین اور اہل مذہب و ملت سے درگزر فرما ۱۳۴
۱۹۔ یااللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر فرشتوں اور نبیوں والی رحمت نازل فرما............ ۱۳۴
ج): دعائے روزِ عید و یوم جمعہ ۱۳۵
۱۔ اے وہ جو اس پر رحم کرتا ہے جس پر بندے رحم نہیں کرتے ۱۳۶
۲۔ امیدیں تیری سرحدِ کرم کو چھونے سے پہلے کامراں ہو کر پلٹ آئیں ۱۳۷
۳۔ جس نے تیرے غیر کا رخ کیا وہ نامراد ہوا ۱۳۸

۴۔دائمی حسرت واندوہ اس شخص کے لئے جو تجھ سے روگرداں ہوا ۱۳۹
۵۔تونے پے درپے اور قابل قبول حجتیں آشکارا کر دیں ۱۴۰
۶۔تیری حجت کے تمام گوشے ناقابلِ بیاں ہیں ۱۴۰
۷۔محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرمااور میری دعاکو شرفِ قبولیت بخش ۱۴۱
پانچواں باب ۱۴۳
ماہِ برکت ورحمت کے خاص موضوعات ۱۴۳
پہلا موضوع: ماہِ رمضان ماہِ استغفار وتوبہ ۱۴۵
الف): استغفار وتوبہ قرآن کی روشنی میں ۱۴۵
۱۔توبہ کا مفہوم ۱۴۵
۲۔توبہ واستغفار ۱۴۵
۳۔توبہ اور استغفار میں فرق ۱۴۵
۴۔توبہ واستغفار قرآن مجید میں ۱۴۶
پہلی آیت: ۱۴۶
دوسری آیت ۱۴۷
تیسری آیت ۱۴۸
چوتھی آیت ۱۴۸
پانچویں آیت ۱۴۹
ب): استغفار وتوبہ احادیث کی روشنی میں ۱۴۹

۱۔ حکمت ۴۱۷ ..... ۱۴۹

۲۔ حکمت ۱۳۵ ..... ۱۵۰

۳۔ خطبہ ۱۴۱ ..... ۱۵۱

۴۔ استغفار تعقیبات عصر کی دعا میں ۱۵۲

۵۔ فرشتوں کی دعائے مغفرت ۱۵۳

۶۔ مسجد نبوی کا ستونِ توبہ ۱۵۳

۷۔ توبہ واستغفار کے لئے وسیلہ کی ضرورت ۱۵۴

۸۔ سلاطینِ بنی امیہ کا ایک کاتب ۱۵۵

۹۔ ایک جوان کی توبہ ۱۵۶

۱۰۔ ایک حدیث کی وضاحت ۱۵۸

۱۱۔ حدیثِ کساء کے آخری جملے ۱۵۹

دوسرا موضوع: ماہِ رمضان ماہ تزکیہ ۱۶۰

الف): تزکیہ قرآن کی روشنی میں ۱۶۰

پہلی آیت ۱۶۰

دوسری آیت ۱۶۰

تیسری آیت ۱۶۱

چوتھی آیت ۱۶۱

پانچویں آیت ۱۶۲

چھٹی آیت ۱۶۳

ب): تزکیہ احادیث کی روشنی میں ۱۶۴

پہلی حدیث ۱۶۴

دوسری حدیث ۱۶۴

تیسری حدیث ۱۶۵

چوتھی حدیث ۱۶۶

پانچویں حدیث ۱۶۶

چھٹاباب ۱۶۷

ماہ برکت ورحمت کتاب مفاتیح الجنان میں ۱۶۷

ماہِ رمضان کی فضیلت پر شیخ عباس قمیؒ کا بیان ۱۶۹

ماہِ رمضان کے مشترکہ اعمال ۱۷۱

پہلی قسم: ماہِ رمضان میں شب وروز کے اعمال ۱۷۲

۱۔ دعائے یَا عَلِيُّ یَا عَظِیْمُ ۱۷۲

۲۔ دعائے اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰی أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ ۱۷۲

۳۔ ماہِ رمضان میں ہر فریضہ نماز میں پڑھے جانے والی دعا ۱۷۳

۴۔ ماہِ رمضان کی ہر رات میں پڑھے جانے والی دعا ۱۷۳

۵۔ ماہِ رمضان کی ہر رات میں پڑھے جانے والی ایک اور دعا ۱۷۴

۶۔ ماہِ رمضان میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا ۱۷۴

۷۔ماہِ رمضان میں قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرے ۱۷۵
۸۔ماہِ رمضان میں بکثرت دعا و صلوات پڑھے ۱۷۶
دوسری قسم:ماہِ رمضان کی راتوں کے اعمال ۱۷۶
۱۔افطار کے اعمال ۱۷۶
۲۔افطار کی دعا ۱۷۶
۳۔وقتِ افطار حضرت علی علیہ السلام کی دعا ۱۷۷
۴۔پہلا لقمہ اٹھاتے وقت کی دعا ۱۷۷
۵۔وقتِ افطار سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت ۱۷۷
۶۔وقتِ افطار صدقہ دے ۱۷۷
۷۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں دعائے افتتاح پڑھے ۱۷۸
۸۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں انیس الصالحین کی یہ دعا پڑھے ۱۷۸
۹۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں سورۂ انا فتحنا کی تلاوت کرے ۱۷۸
۱۰۔ماہِ رمضان کی ہر شب کی نماز و تسبیحات ۱۷۸
۱۱۔ماہِ رمضان کی ایک ہزار نمازیں ۱۷۹
تیسری قسم:ماہِ رمضان میں سحری کے اعمال ۱۸۰
۱۔سحری کھانا ۱۸۰
۲۔سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت ۱۸۰
۳۔مختصر دعائے سحر يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ ۱۸۰

۴۔دعائے اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِأَبْهَاهُ ۱۸۱

۵۔دعائے سحر يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي ۱۸۲

۶۔وقتِ سحر یہ تسبیحات پڑھے ۱۸۵

۷۔روزہ کی نیت کرے ۱۸۶

چوتھی قسم:ماہِ رمضان کے دنوں کے اعمال ۱۸۶

۱۔ماہِ رمضان کے ہر دن یہ ذکر پڑھے ۱۸۶

۲۔ماہِ رمضان کے ہر دن یہ دعائیں، تسبیحات اور صلوات پڑھے ۱۸۷

۳۔ماہِ رمضان کے دنوں میں تاریخ وار پڑھے جانے والی دعائیں ۱۸۹

پہلے دن کی دعا ۱۸۹

دوسرے دن کی دعا ۱۸۹

تیسرے دن کی دعا ۱۹۰

چوتھے دن کی دعا ۱۹۰

پانچویں دن کی دعا ۱۹۱

چھٹے دن کی دعا ۱۹۱

ساتویں دن کی دعا ۱۹۱

آٹھویں دن کی دعا ۱۹۲

نویں دن کی دعا ۱۹۲

دسویں دن کی دعا ۱۹۲

گیارہویں دن کی دعا ۱۹۲
بارہویں دن کی دعا ۱۹۳
تیرہویں دن کی دعا ۱۹۳
چودھویں دن کی دعا ۱۹۳
پندرہویں دن کی دعا ۱۹۴
سولہویں دن کی دعا ۱۹۴
سترہویں دن کی دعا ۱۹۴
اٹھارہویں دن کی دعا ۱۹۵
انیسویں دن کی دعا ۱۹۵
بیسویں دن کی دعا ۱۹۵
اکیسویں شب کی خاص دعا ۱۹۶
اکیسویں دن کی دعا ۱۹۷
بائیسویں شب کی خاص دعا ۱۹۷
بائیسویں دن کی دعا ۱۹۸
تیئیسویں شب کی خاص دعا ۱۹۹
تئیسویں دن کی دعا ۲۰۰
چوبیسویں شب کی خاص دُعا ۲۰۰
چوبیسویں دن کی دعا ۲۰۱

پچیسویں شب کی دعا ۲۰۲
پچیسویں دن کی دعا ۲۰۳
چھبیسویں شب کی دعا ۲۰۳
چھبیسویں دن کی دعا ۲۰۴
ستائیسویں شب کی دعا ۲۰۵
ستائیسویں دن کی دعا ۲۰۶
اٹھائیسویں شب کی دعا ۲۰۶
اٹھائیسویں دن کی دعا ۲۰۷
اُنتیسویں شب کی دعا ۲۰۸
انتیسویں دن کی دعا ۲۰۹
آخری شب کی دعا ۲۰۹
آخری دن کی دعا ۲۱۰
۴۔ماہِ رمضان کی راتوں میں تاریخ وار پڑھے جانے والی نمازیں ۲۱۰
ماہِ رمضان کی اہم تاریخوں کے اعمال ۲۱۲
۱۔پہلی رمضان کی رات ۲۱۲
۲۔پہلی رمضان کا دن ۲۲۴
۳۔چھٹی رمضان کا دن ۲۲۷
۴۔تیرھویں رمضان کی رات ۲۲۷

۵۔ پندرہویں رمضان کی رات ۲۲۸
۶۔ پندرہویں رمضان کا دن ۲۲۹
۷۔ سترھویں رمضان کی رات ۲۲۹
۸۔ شبہائے قدر کے مشترکہ اعمال ۲۳۱
۹۔ انیسویں شب کے مخصوص اعمال ۲۳۳
۱۰۔ اکیسویں شب کے مخصوص اعمال ۲۳۴
۱۱۔ اکیسویں دن کے اعمال ۲۳۸
۱۲۔ تیئسویں شب کے مخصوص اعمال ۲۳۸
۱۳۔ تیئسویں دن کے اعمال ۲۴۰
۱۴۔ ستائیسویں رمضان کی رات اعمال ۲۴۱
۱۵۔ جمعۃ الوداع کے اعمال ۲۴۱
۱۶۔ ماہِ رمضان کی آخری رات ۲۴۱
۱۷۔ تیسویں رمضان کے اعمال ۲۴۳
۱۸۔ شب عید الفطر کے اعمال اور دعائیں ۲۴۴
۱۹۔ روز عید الفطر کے اعمال اور دعائیں ۲۴۷
روز عید امام حسنؑ و امام حسینؑ کے لئے جنت سے لباسِ نو کا آنا ۲۵۱
پہلی روایت ۲۵۱
دوسری روایت ۲۵۴

ساتواں باب... ۲۵۷

ماہِ برکت ورحمت کی خاص مناسبات..................... ۲۵۷

ا۔۱۰رمضان یومِ وفات حضرت خدیجۃالکبریٰ سلام اللہ علیہا...................... ۲۵۹

ا۔ حضرت خدیجہ اسلام کی خاتون اوّل ۲۵۹

۲۔ حضرت خدیجہؑ کی فضیلت قرآن میں ۲۶۰

۳۔ حضرت خدیجہؑ کی فضیلت احادیث میں ۲۶۱

الف): حضرت خدیجہؑ جنت کی بہترین خاتون ۲۶۱

ب): حضرت خدیجہؑ کی یاد میں نبیؐ روئے ۲۶۱

ج): حضرت خدیجہؑ کا مثل کہاں ؟..................... ۲۶۲

د): حضرت خدیجہؑ پلِ صراط پر ۲۶۳

ھ) حضرت خدیجہؑ کے گھر میں اسلام کا نور ۲۶۴

و): حضرت خدیجہؑ کی وفات پر نبیؐ کا غم..................... ۲۶۴

۴۔ حضرت خدیجہؑ کی تدفین ۲۶۵

۵۔ حضرت خدیجہؑ کی خدمت میں منظوم نذرانہ عقیدت ۲۶۶

۲۔۱۵رمضان یوم ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام..................... ۲۶۷

ا۔ خانۂ نبوتؐ میں اپنی نوعیت کی پہلی خوشی ۲۶۷

۲۔ حضرت امام حسنؑ کا قرآنی فیصلہ ۲۶۹

۳۔ حضرت امام حسنؑ اور یزید شاہ روم کے دربار میں ۲۷۰

۴۔ حضرت امام حسنؑ کی سخاوت ۲۷۱

۵۔ حضرت امام حسنؑ کے لئے میری ہیبت وسرداری ۲۷۲

۶۔ حضرت علیؑ کی شہادت پر امام حسنؑ کا خطبہ ۲۷۳

۷۔ حضرت امام حسنؑ شکل وصورت میں مشابہ رسولؐ ۲۷۵

۳۔ ۲۱ رمضان شب شہادت حضرت علی علیہ السلام ۲۷۶

۱۔ ہماری مودت ۲۷۶

۲۔ مولاؑ نے اپنے قاتل کی حقیقت بتائی ۲۷۷

۳۔ نبیؐ نے شہادتِ علیؑ کی خبر دی ۲۷۸

۴۔ اصبغ بن نباتہ کا بیان ۲۸۰

۵۔ شبِ ضربت کیا ہوا ۲۸۳

۶۔ حضرت علیؑ گلدستہ اذان پر ۲۸۶

۷۔ تلوار چلی ۲۸۶

۸۔ ابن ملجم کی گرفتاری ۲۸۸

۹۔ شہادت ۲۹۰

۴۔ یوم قدس ۲۹۳

آٹھواں باب ۲۹۹

روزوں کے احکام ۳۰۱

۱۔ نیت ۳۰۱

۲۔ وہ چیزیں جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں ۳۰۳

۳۔ وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں ۳۰۳

۴۔ وہ مقامات جہاں روزہ کی قضا اور کفارہ واجب ہوجاتا ہے ۳۰۴

۵۔ روزے کا کفارہ ۳۰۵

۶۔ وہ صورتیں جن میں فقط روزے کی قضا واجب ہے ۳۰۹

۷۔ وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ۳۱۱

نواں باب.. ۳۱۳

قرآنی سورے، مخصوص دعائیں اور زیارات ۳۱۳

۱۔ ماہ رمضان میں پڑھے جانے والے اہم سورے........................ ۳۱۵

۱۔ سورۂ روم ۳۱۵

۲۔ سورۂ دخان ۳۱۹

۳۔ سورۂ عنکبوت ۳۲۱

۴۔ سورۂ یٰسین ۳۲۶

۲۔ ماہ رمضان میں پڑھے جانے والی اہم دعائیں ۳۳۰

۱۔ دعائے ابو حمزہ ثمالی ۳۳۰

۲۔ دعائے جوشن کبیر.. ۳۴۵

۳۔ دعائے افتتاح ۳۶۵

۴۔ دعائے مجیر.. ۳۶۹

۵۔ دعائے ندبہ ۳۷۳

۶۔ مناجات امیر المومنین علیہ السلام ۳۸۰

۳۔ زیارات.. ۳۸۲

۱۔ زیارتِ وارثہ ۳۸۲

۲۔ زیارتِ علی ابن الحسین علیہ السلام ۳۸۳

۳۔ زیارتِ سائر الشہداء ۳۸۳

۴۔ زیارتِ حضرت ابا الفضل العباس علیہ السلام ۳۸۴

پہلا باب

ماہِ برکت ورحمت ومغفرت کلام اللہ یعنی قرآن مجید میں

- پہلی آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ.
- دوسری آیت: أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا.
- تیسری آیت: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ.
- چوتھی آیت: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ.
- پانچویں آیت: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ.

ماہِ برکت ورحمت قرآن مجید یعنی اللہ کے کلام میں

پہلی آیت

خداوند عالم روزہ کے حوالے سے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾.

"اے ایمان والو! تم پر روزے کا حکم لکھ دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر لکھ دیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔[1]

۱۔ کلمات کی تشریح

﴿الصِّيَامُ﴾: (ص و م) "صوم" کی جمع ہے، یعنی کسی چیز سے رک جانا اور اسے ترک کر دینا۔

۲۔ آیت کی تفسیر

روزے کا حکم بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ذکر فرمایا کہ یہ صرف تم پر ہی نہیں بلکہ گزشتہ امتوں پر بھی واجب کیا گیا تھا، اس میں دو نکتے پوشیدہ ہیں:

۱) روزے کا وجوب انسانی فطرت کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے، اگرچہ مختلف ادیان میں تقاضوں کے بدلنے سے شریعتیں بدلتی رہی ہیں، لیکن جو بات انسانی فطرت کے تقاضوں سے مربوط ہو وہ نہیں بدلتی، اسی وجہ سے روزہ کا حکم تمام شریعتوں میں نافذ رہا۔

---

[1] ۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۳۔

۲) مسلمانوں کی دل جوئی کے لئے کہ روزہ ان پر بار گراں نہ گزرے، یہ کہا گیا کہ روزہ صرف تم پر ہی نہیں، بلکہ سابقہ امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔

۳۔ روزہ اور تقویٰ

اس آیۂ شریفہ کا آخری جملہ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ بتاتا ہے کہ روزے کا ایک فطری اور لازمی نتیجہ "تقویٰ" ہے، تقویٰ کا مطلب ہے ہر قسم کے خطرات سے بچنا اور انسان کو سب سے زیادہ خطرات اپنی ذاتی خواہشات کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں، خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ﴾.

"لوگوں کے لئے خواہشاتِ نفس کی رغبت زیب و زینت بنادی گئی ہے"۔[1]

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا ہے:

"اَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسَكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ".

"تیرا سب سے بڑا دشمن وہ نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے"۔[2]

روزہ داخلی خطرات سے بچنے کا اہم ترین وسیلہ ہے، کیونکہ روزہ حلال اور مباح چیزوں سے بھی اجتناب کی اہم تربیت دیتا ہے، یعنی روزہ کی حالت میں حلال و مباح چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں، لہٰذا انسان جب حلال اور مباح چیزوں سے اجتناب کرنے کا عادی بن جائے تو حرام چیزوں سے اجتناب کرنا اس کے لئے بہت آسان ہوجاتا ہے۔

۴۔ اہم نکتہ

اس بحث سے واضح ہوجاتا ہے کہ "روزہ" انسانی تکامل اور تربیت کا ایک اہم ترین رکن ہے جو تمام شریعتوں میں نافذ رہا ہے۔[3]

---

[1]۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۴۔

[2]۔ بحار الانوار، ج ۶۷، ص ۶۴۔

[3]۔ مزید تحقیق کے لئے رجوع کریں: الکافی ج ۴: ص ۶۳، ص ۹۰/الفقیہ ج ۲: ص ۷۵، /الکوثر فی تفسیر القرآن: ج ۱، ص ۴۹۱۔

دوسری آیت

﴿أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾.

"[یہ روزے] گنتی کے چند دن ہیں، پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں مقدار پوری کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں جو ایک مسکین کا کھانا ہے، پس جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے"۔[1]

۱۔ کلمات کی تشریح

﴿يُطِيقُونَ﴾: "اَلْإِطَاقَةُ" یعنی پوری طاقت صرف کرنا۔

﴿فِدْيَةٌ﴾: وہ مال جو کسی مشقت کے بدلے ادا کیا جاتا ہے، مثلاً اسیری اور روزے کا عوض۔

۲۔ آیت کی تفسیر

مفسرین نے لکھا ہے کہ ﴿أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ﴾ یعنی گنتی کے چند دن سے مراد ماہِ رمضان ہے، کیونکہ بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ گنتی کے چند دن ہی ہوتے ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سال میں چند دن یعنی ایک ماہ کے روزے رکھنا کوئی پُرمشقت کام نہیں ہے۔

فقہ اہل بیت علیہم السلام کے مطابق مسافر اور مریض کا روزہ باطل ہے، انہیں بعد میں اپنے روزوں کو بجالانا ہوگا، ظاہر آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ کہ قضا ضروری ہے اور اگر قضا ضروری ہے تو افطار بھی ضروری ہے: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾، جو روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں، جو ایک مسکین

---

[1] سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۴۔

کا کھانا ہے، یہ حکم معمر لوگوں [بوڑھوں]، دائمی مریضوں، معمول سے زیادہ پیاس لگنے والوں اور وہ ماں جو اپنے شیر خوار کے لئے خائف ہو، کے لئے ہے کہ انہیں روزہ رکھنے میں معمول سے زیادہ مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔

"عطاء" نے "ابن عباسؓ" سے روایت کی ہے: ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ یعنی "يُكَلَّفُونَهُ"، اس کا معنی مشقت ہے، یہاں نسخ کے قائلین کی دو تفسیریں ہیں: ان میں سے ایک یہ کہ يُطِيقُونَهُ کا مطلب یہ ہے کہ جو طاقت رکھنے کے باوجود روزہ نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں، یعنی شروع میں لوگوں کو یہ اختیار حاصل تھا کہ روزہ رکھیں یا فدیہ دیں، بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور روزہ رکھنا ضروری قرار پایا۔

۳۔ آیت میں روزے کے فوائد

روزے کے احکام بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ روزہ رکھنے میں خود تمہاری بہتری ہے اور اس بہتری کو انسان کی معلومات کے ساتھ مربوط کیا ہے اور ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾.

"اگر تم علم رکھتے تو روزہ رکھنے میں خود تمہاری بہتری ہے"۔

جوں جوں انسان کا اپنے اور کائنات کے بارے میں معلومات کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا، روزے کے فوائد ان پر زیادہ سے زیادہ عیاں ہوتے جائیں گے، جیسا کہ پہلے کی نسبت آج کا انسان روزے کے طبی، نفسیاتی اور دیگر فوائد کو بہتر سمجھ سکتا ہے کہ روزے میں قوتِ ارادی کی تربیت، صبر و تحمل کی مشق، ایثار و قربانی کا درس ہے اور خلوص و محبت کا نمونہ ہے۔

۴۔ اہم نکات

۱) اسلامی احکام انسان کی مختلف جسمانی و نفسیاتی مصلحتوں سے ہم آہنگ ہیں۔

۲) جوں جوں علمی ترقی ہوگی، اسلام کی حقانیت اسی قدر زیادہ واضح ہوگی۔[1]

[1]۔ مزید تحقیق کے لئے رجوع کریں: الکافی ج ۴ ص ۸۶، /تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۸۷۔۸۹، /الکوثر فی تفسیر القرآن: ج ۱، ص ۴۹۲.

تیسری آیت

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾.

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار اور مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں مقدار پوری کرے، اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا اور وہ چاہتا ہے کہ تم مقدار پوری کرو اور اللہ نے تمہیں جس ہدایت سے نوازا ہے اس پر اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار کرو شاید تم شکر گزار بن جاؤ"۔[1]

۱۔ کلمات کی تشریح

﴿شَهْرُ﴾: "ش ہ ر" ظاہر اور آشکار ہونا، گردشِ آفتاب کے بارہ حصوں میں سے ایک حصے کو شَهر (ماہ) کہتے ہیں، یہ شہرت وظہور کے معنی سے لیا گیا ہے۔

﴿رَمَضَانَ﴾: "رَمَض" سے مشتق ہے، جو سورج کی سخت تپش کے معنی میں ہے، اس سے روزوں کا مہینہ مقصود ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ "ماہِ رمضان" کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے، یعنی یہ ماہ گناہوں کے خلاف اتنی سخت تپش ہے، جس میں تمام گناہ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔

---

[1] ۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۸۳ تا ۱۸۷۔

۲۔ آیت کی تفسیر

"رمضان" وہ واحد مہینہ ہے جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے، کیونکہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا ہے، "سورۂ دخان" میں نزولِ قرآن کا وقت بھی بتادیا ہے، ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾.

"ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے"۔[۱]

"سورۂ قدر" میں اس رات کو بھی متعیّن کردیا گیا ہے، ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾.

"ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا"۔[۲]

نزول کے متعدّد معانی مراد لئے جاسکتے ہیں:

۱) علم خدا کا مرحلہ نفاذ میں داخل ہونا۔

۲) قلبِ رسولؐ پر حکم خدا کا ظاہر ہونا۔

۳) تدریجی طور پر حکم خدا کا بیان ہونا۔

"اِنْزَال" اور "تَنْزِیْل" میں یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ "اِنْزَال" دفعۃً نازل کرنے اور "تَنْزِیْل" تدریجاً نازل کرنے کو کہتے ہیں:

۱) ماہِ رمضان میں نزولِ قرآن کا مطلب یہ ہے کہ اس میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔

۲) قرآن کا نزول آسمانی دنیا میں اسی ماہ میں ہوا، وہاں سے بتدریج قلبِ رسولؐ پر نازل ہوتا رہا۔

۳) رمضان المبارک میں قرآن کے نزول سے مراد ایک ایسے سورے کا نزول ہے جو خلاصۂ قرآن ہے، مثلاً سورۂ الحمد۔

۱۔ سورۂ دخان، آیت ۳.

۲۔ سورۂ قدر، آیت ۱.

۴) قرآن کی حقیقت قلبِ رسولؐ پر شب قدر میں ایک ساتھ نازل ہوگئی تھی، بعد میں حالات اور واقعات کے مطابق دوبارہ پیغمبرؐ پر نازل ہوتا رہا۔

علماء اس نظریہ پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ وحی مکمل ہونے سے قبل قرآن کی تلاوت نہ کریں، ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ﴾.

"اور آپ پر ہونے والی اس کی وحی کی تکمیل سے پہلے قرآن پڑھنے میں عجلت نہ کریں"۔[1]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؐ کو بیانِ احکام کے لئے وحی کا انتظار فرمانے کا حکم دیا جارہا ہے، ورنہ قرآن کا علم آپؐ کو پہلے سے حاصل تھا۔

۳۔ دو احادیث

پہلی حدیث: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، روزہ آتشِ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے"۔[2]

دوسری حدیث: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

"اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ يَقُوْلُ: اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ".

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا"۔[3]

اس میں اس بات کا اظہار ہے کہ روزے کے ثواب کو کسی شمار میں نہیں لایا جاسکتا اور نہ کوئی اس کے ثواب کی عظمت سے آگاہ ہوسکتا ہے، یہ فرماکر روزے کے اجر و ثواب کی عظمت کی طرف اشارہ فرمایا کہ میں بذات خود اس کا ثواب دوں گا، ثواب دینے والے کی عظمت سے ثواب کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔

---

[1] ۔ سورۂ طٰہ، آیت ۱۱۴۔

[2] ۔ اصول الکافی، ج ۲، ص ۱۸۔

[3] ۔ اصول الکافی ج ۴، ص ۶۳۔

۴۔ اہم نکات

مذکورہ آیت میں چند اہم نکات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضورؐ کو بیانِ احکام کے لئے وحی کا انتظار فرمانے کا حکم دیا جارہا ہے ورنہ قرآن کا علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے سے حاصل تھا۔

۲) قرآن پوری انسانیت کے لئے ہدایت اور دستورِ حیات ہے: ﴿ هُدًى لِّلنَّاسِ ﴾.

۳) قرآن رہنمائی کے ساتھ حق و باطل کی کسوٹی بھی پیش کرتا ہے تاکہ ان دونوں میں اشتباہ کی کوئی گنجائش نہ رہے اور حجتِ خدا پوری ہوجائے۔

۴) جو اس مہینے میں مریض یا مسافر نہ ہو اور روزہ رکھ سکتا ہو، وہ روزہ رکھے اور جو مریض اور مسافر ہے، وہ ان روزوں کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔

۵) اللہ بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے اور اسے یہ بات ہرگز پسند نہیں ہے کہ بندہ اپنے آپ کو ناقابلِ تحمل مشقت میں ڈالے، اسی کلی حکم کے تحت مرض اور سفر کی حالت میں روزہ رکھنا فقہ امامیہ کے مطابق درست نہیں ہے، اگر بیماری اور سفر میں روزے کو درست قرار دیا جائے تو عسر و حرج لازم آتا ہے، جس کی اللہ نے نفی فرمائی ہے: ﴿يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ﴾.

۶) اللہ نے رمضان کے مبارک مہینے میں ہدایت کا سامان فراہم کرنے کے بعد روزے کا حکم دیا ہے، کیونکہ تزکیہ کے بغیر قرآنی معارف اور مقصد کا حصول ممکن نہیں ہے۔[۱]

چوتھی آیت

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴾.

۱۔ مزید تحقیق کیلئے: الکافی ج۲: ص ۲۲۸، معنی الفرقان، / الکافی ج۲: ص ۴۳۰، / تفسیر العیاشی ج۱: ص ۱۴۲، / الکوثر فی تفسیر القرآن: ج۱، ص ۴۹۴.

"اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (کہہ دیں کہ) میں (ان سے) قریب ہوں، دعا کرنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، پس انہیں بھی چاہیے کہ وہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ راست پر رہیں"۔

ا۔ آیت کی تفسیر

اس آیۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا نہایت مشفقانہ انداز میں اظہار ہو رہا ہے، توجہ کیجیے: ﴿عِبَادِیْ﴾ [میرے بندے] کی دلنواز تعبیر میں کس قدر انس و محبت نہفتہ ہے اور مومن کے دل میں اس وقت کس قدر سکون و اطمینان آجاتا ہے جب اسے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس ربّ کو وہ پکارتا ہے اور مشکلات میں جس ذات کی طرف وہ رجوع کرتا ہے، وہ نہایت قریب ہے: ﴿فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾، اتنا قریب کہ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب بلکہ خود انسان سے بھی زیادہ قریب: ﴿وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ﴾۔ "اور (اس وقت) تمہاری نسبت ہم اس شخص کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے"۔[1]، اور وہ ہر وقت حاضر و ناظر ہے: ﴿اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ﴾، "بے شک میرا رب بہت قریب ہے، (دعاؤں کو) قبول کرنے والا ہے"۔[2] اس تک اپنا مدعا بیان کرنے کے لئے وقت صرف نہیں ہوتا اور اس کی بارگاہ میں اپنی درخواست پہنچانے کے لئے مادی وسائل و ذرائع کی ضرورت پیش نہیں آتی، امیر و غریب یکساں طور پر اپنے رب کریم کی بارگاہ میں اپنی آواز بآسانی پہنچا سکتے ہیں تو وہ اطمینان اور سکون کے بحر بیکراں میں ڈوب جاتا ہے۔

کس قدر شیریں ہے ربّ کریم کا یہ ارشاد:

﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾۔

"میں پکارنے والوں کی پکار پر لبیک کہتا ہوں اور ان کی دعا قبول کرتا ہوں"۔

---

[1] ۔ سورۂ واقعہ، آیت ۸۵۔

[2] ۔ سورۂ ہود، آیت ۶۱۔

علامہ طباطبائیؒ فرماتے ہیں: یہ وہ واحد آیت ہے جس میں اللہ نے سات مرتبہ واحد متکلّم کی ضمیر استعمال کی ہے، ملاحظہ ہو:

۱) جب آپ سے میرے بندے: ﴿عِبَادِیْ﴾.

۲) میرے متعلق سوال کریں: ﴿عَنِّیْ﴾.

۳) تو میں ان سے قریب ہی ہوں: ﴿فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾.

۴) دعا کرنے والا جب مجھے پکارتا ہے: ﴿دَعَانِ﴾.

۵) تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں: ﴿أُجِیبُ﴾.

۶) پس انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں: ﴿فَلْیَسْتَجِیبُوا لِیْ﴾.

۷) اور مجھ پر ایمان رکھیں: ﴿وَلْیُؤْمِنُوا بِیْ﴾.

۸) کس مہر و محبت کے ساتھ اللہ اپنی ذات کو اپنے بندوں کے سامنے پیش فرمارہا ہے۔

۹) یاد رہے اللہ نے مقام کبریائی میں اپنی کبریائی کا اظہار جمع کی ضمیر کے ساتھ فرمایا ہے:

﴿إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلٰی أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾.

"بے شک ہم اس بستی میں رہنے والوں پر ان کی بدعملی کی وجہ سے آسمان سے آفت نازل کرنے والے ہیں"۔[1]

لیکن اپنی مہربانی اور رحمت و شفقت کا اظہار واحد متکلّم کی ضمیر کے ساتھ فرمایا ہے:

﴿فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾.

۲۔ آیت میں پوشیدہ نکات

۱۔ آیت میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کیا گیا ہے: ﴿إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ﴾ کیونکہ رسالت مآبؐ ہی وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے ربّ کریم کو پہچانا جاتا ہے اور انہیں کے ذریعے بندوں پر فیوضاتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور وہی عالمین کے لئے رحمت ہیں۔

---

[1] ۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۳۴.

۲۔ حضورؐ سے ربّ کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ اے رسولؐ! کہدیجیے کہ میں قریب ہوں، بلکہ بلا واسطہ اور براہ راست اللہ خود اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ اس طرح خود طرز کلام سے بھی اللہ کے قرب اور اس کے لطف وکرم کا اندازہ ہوتا ہے۔

۳۔ دعا کی قبولیت کا وعدہ، اس کی شرط یہ ہے کہ دعا حقیقتاً دعا ہو، ﴿إِذَا دَعَانِ﴾ یعنی جب وہ مجھے (حقیقی معنوں میں) پکارے، اپنے دل و جان بلکہ اپنے پورے وجود کے ساتھ مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں گا، لیکن اگر صرف زبان ہلائے تو یہ دعا نہیں ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ پوری کائنات پر ہے، وہ جس طرح چاہتا ہے اس کائنات کی ہر شئے میں تصرف کرتا ہے، یہودیوں کا باطل نظریہ ہے کہ خدا مخلوقات کو خلق کرنے اور قضاو قدر بنانے کے بعد بے بس ہے اور کوئی جدید تصرف نہیں کر سکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت کائنات میں اپنا تصرف اور عمل جاری رکھتا ہے: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾، "وہ ہر روز ایک (نئی) کرشمہ سازی میں ہے"۔[۱] یہاں مسئلہ بداً کے سمجھنے کا مقام ہے، یعنی دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور اللہ کے پاس لوحِ محو و اثبات ہے۔ واضح رہے کہ جس طرح تشریعی دنیا میں نسخ ہوتا ہے اور اللہ کے تشریعی اور قانونی فیصلے بدل جاتے ہیں، اسی طرح "تکوینی دنیا" میں بداً ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے تکوینی فیصلے بدل جاتے ہیں، یعنی حالات کے تقاضوں کی بنا پر ایک حکم بدل جاتا ہے، اسے "نسخ" کہتے ہیں اور استحقاق واہلیت آنے پر انسان کی تقدیر بدل جاتی ہے، اسے "بداً" کہتے ہیں، دعا سے انسان رحمت الٰہی کا مستحق اور اللہ کے ارادے کے لئے اہل بن جاتا ہے، یہاں سے اس کی تقدیر بدل جاتی ہے، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

"لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ الا البِرُّ"۔

"تقدیر کو صرف دعا بدل سکتی ہے اور نیکی سے عمر بڑھ سکتی ہے"۔[۲]

---

[۱]۔ سورہ رحمٰن، آیت ۲۹۔

[۲]۔ کنز العمال، ج ۲، حدیث ۳۱۴۸، مطبوعہ الرسالۃ ۱۹۸۹ء۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

"الدُّعَاءُ یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ بَعْدَمَا اُبْرِمَ اِبْرَامًا".

"دعا تقدیر کو اس وقت بھی بدل دیتی ہے جب وہ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہو"۔[۱]

۵۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو دعوت دیتا ہے کہ میں قریب ہوں، بندوں کی دعا قبول کرتا ہوں، آؤ مجھے پکارو اور میری اس دعوت پر لبیک کہو: ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ﴾. اس ایمان کے ساتھ مجھے پکارو کہ میں تمہاری درخواست کو قبول کرنے اور تمہاری حاجت روائی پر قادر ہوں، اس ایمان و سکون اور پورے اعتماد کے ساتھ مجھے پکارو گے تو دعا سنی جائے گی: و﴿وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ﴾. پھر تم رشد حاصل کرو گے، اس میں تمہاری ارتقا نہفتہ ہے، تمہارا تکامل پوشیدہ ہے، نتیجتاً صحیح ہدایت بھی اسی میں ہے: ﴿لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾.

۳۔ چند احادیث

پہلی حدیث: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُوْدُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ".

"دعا مومن کا اسلحہ، دین کا ستون اور آسمانوں و زمین کے لئے روشنی ہے"۔[۲]

دوسری حدیث: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"اِفْزَعُوْا اِلَی اللّٰهِ فِیْ حَوَائِجِکُمْ وَالْجَأُوْا اِلَیْهِ فِیْ مُلِمَّاتِکُمْ وَتَضَرَّعُوْا اِلَیْهِ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ الدُّعَاءَ مُخُّ الْعِبَادَةِ".

"اپنی حاجات اللہ کی بارگاہ میں لے جاؤ اور حوادث کی صورت میں اللہ کی پناہ مانگو، اسی کی طرف گریہ وزاری کرو اور اسی کو پکارو، کیونکہ دعا عبادت کی روح ہے"۔[۳]

تیسری حدیث: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

۱۔ المستدرک ج۵، ص۱۶۶.

۲۔ اصول الکافی، ج۲، ص۴۶۸، /کنز العمال ج۲ حدیث: ۳۱۱۷.

۳۔ المستدرک، ج۵، ص۱۷۴.

"اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ".

"تم اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرو"۔[1]

چوتھی حدیث: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

"اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ وَ اِذَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي الدُّعَاءِ فَتَحَ لَهُ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ اِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ".

"بہترین عبادت دعا ہے، جب اللہ کسی بندے کو دعا کی اجازت دیتا ہے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، یاد رکھو! جو دعا کا سہارا لے گا وہ ہلاکت میں ہرگز مبتلا نہ ہو گا"۔[2]

پانچویں حدیث: حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَ مَتَى تُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُفْتَحُ لَكَ".

"دعا مؤمن کی ڈھال ہے، جب دیر تک دروازے پر دستک دو گے تو آخر تمہارے لئے کھل جائے گا"۔[3]

چھٹی حدیث: حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ مَفَاتِيحُ النَّجَاحِ وَ مَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَ خَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرٍ نَقِيٍّ وَ قَلْبٍ تَقِيٍّ".

"دعا کامیابی کی کنجی اور فتحیابی کا تمغہ ہے، بہترین دعا وہ ہے جو پاکیزہ سینے اور متقی دل سے نکلے"۔[4]

ساتویں حدیث: حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ، دعا عبادت کی روح ہے"۔[5]

---

[1] ۔ المستدرک، ج۵، ص۱۹۰.

[2] ۔ الوسائل، ج۷ ص۳۱، /کنزالعمال، ج۲ حدیث ۳۱۴۷.

[3] ۔ الوسائل، ج۷، ص۳۹.

[4] ۔ اصول الکافی، ج۲، ص۴۶۸.

[5] ۔ الوسائل، ج۷، ص۲۷.

آٹھویں حدیث: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ کَهْفُ الْاِجَابَةِ کَمَا اَنَّ السَّحَابَ کَهْفُ الْمَطَرِ".

"دعا قبولیت کا خزانہ ہے جس طرح بادل بارش کا خزانہ ہے"۔[1]

۴۔ دعا کے آداب

ا۔ دعا کی ابتداء بسم اللہ سے ہو:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"لَا یُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ".

"وہ دعا ردّ نہ ہوگی جس کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہو"۔[2]

۲۔ دعا میں محمد وآل محمدؐ پر درود بھیجا جائے:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ اِجَابَةٌ لِدُعَائِکُمْ وَزَکٰوةٌ لِاَعْمَالِکُمْ".

"مجھ پر تمہارا درود تمہاری دعاؤں کی قبولیت کا ضامن اور اعمال کی تطہیر کا باعث ہے"۔[3]

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے:

"کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ عَنِ السَّمَآءِ تَعَالٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ".

"محمد وآل محمدؐ پر درود بھیجنے تک دعا اور آسمان کے درمیان پردہ حائل رہتا ہے"۔[4]

۳۔ دعا اعترافِ گناہ کے بعد کرنی چاہیے:

حضرت صادق آل محمدؐ سے منقول ہے:

"اِنَّمَا هِیَ الْمِدْحَةُ ثُمَّ الثَّنَاءُ ثُمَّ الْاِقْرَارُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ الْمَسْئَلَةُ".

۱۔ اصول الکافی، ج ۲:، ص ۴۷۱.

۲۔ مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۰۴.

۳۔ الامالی للطوسی ص ۲۱۵.

۴۔ الوسائل ج ۷، ص ۹۶، /کنز العمال ج ۱، حدیث ۳۲۱۵. [آل محمدؐ کی جگہ اہل بیتؑ ہے].

"دعا یہی ہے کہ پہلے خداوند عالم کی حمد وثنا بجالائے، پھر گناہوں کا اعتراف اور پھر حاجت طلب کی جائے"۔[۱]

۴۔ دعا خضوع وخشوع کے ساتھ مانگنی چاہیے:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَقْبَلُ اللهُ دُعَاءَ قَلْبٍ سَاهٍ. اللہ غافل دلوں کی دعا قبول نہیں کرتا"۔[۲]

نیز ارشاد فرمایا:

"اِغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ الرِّقَّةِ فَإِنَّهَا رَحْمَةٌ".

"جب رقت طاری ہو جائے اس وقت دعا مانگو کیونکہ رقت ایک رحمت ہے"۔[۳]

۵۔ دعا سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ شَيْئاً فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيَحْمَدِ اللهَ وَلْيُثْنِ عَلَيْهِ".

"جب تم میں سے کسی کو کوئی حاجت ہو تو دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ کی حمد کرے اور اس کی ثنا بجالائے"۔[۴]

۶۔ دعا اصرار کے ساتھ کرنی چاہیے:

"إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ".

"اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔[۵]

۷۔ دعا مناسب اوقات میں کرنی چاہیے:

مثلاً: نماز وتر، فجر، ظہر اور مغرب کی نماز کے بعد۔

۱۔ اصول الکافی، ج۲، ص ۴۸۴.

۲۔ الوسائل، ج۷، ص ۵۳، /کنز العمال ج ۲ حدیث ۳۱۷۶.

۳۔ بحار الانوار، ج ۹۰، ص ۳۱۳، /کنز العمال، حدیث ۳۳۴۱.

۴۔ الکافی، ج۶، ص ۶۰۹.

۵۔ مستدرک الوسائل، ج۵، ص ۱۹۳.

۸۔ دعا اجتماعی ہو تو بہتر ہے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"مَا مِنْ رَهْطٍ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا اِجْتَمَعُوْا فَدَعَوُا اللهَ فِيْ اَمْرٍ اِلَّا اِسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ".

"چالیس افراد پر مشتمل اجتماع اگر دعا کرے تو ان کی دعا قبول ہوگی"۔[1]

۹۔ دعا رازداری کے ساتھ ہونی چاہیے:

خفیہ دعا میں اخلاص اور عاجزی کا اظہار زیادہ ہوتا ہے، اگرچہ علانیہ دعا بھی بارگاہ خدا میں اپنا مقام رکھتی ہے خصوصاً اجتماعی مواقع پر، لیکن انفرادی طور رازداری سے دعا کرنا افضل سمجھا جاتا ہے، خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾.

"تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خاموشی کے ساتھ پکارو کہ وہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے"۔[2]

۱۰۔ دعا میں چالیس مومنین کو شامل کیا جائے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"مَنْ قَدَّمَ فِيْ دُعَائِهٖ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ دَعَا لِنَفْسِهٖ اُسْتُجِيْبَ لَهٗ".

"اگر کوئی شخص پہلے چالیس مومنین کے لئے دعا کرے اور بعد میں اپنے لئے تو اس کی دعا قبول ہوگی"۔[3]

۱۱۔ دعا کثرت سے مانگنی چاہیے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"اِذَا اُلْهِمَ اَحَدُكُمُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيْرٌ".

---

[1] ۔ اصول الکافی، ج۲، ص۴۸۷۔

[2] ۔ سورۂ اعراف، آیت ۵۵۔

[3] ۔ الوسائل، ج۷، ص۱۱۷۔

"کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کی صورت میں بھی اگر دعا کرنے کو جی چاہے تو سمجھ لو کہ یہ بلا تھوڑی دیر کے لئے ہے"۔[1]

۱۲۔ دعا نزولِ رحمت کے موقع پر کرنی چاہیے:

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے:

"اِغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ اَرْبَعٍ عِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ وَعِنْدَ الْاَذَانِ وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ وَعِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ لِلشَّهَادَةِ".

"چار موقعوں پر دعا کو غنیمت جانو: تلاوت قرآن کے موقع پر، اذان اور بارش کے موقع پر اور جب دو صفیں آمنے سامنے ہوں تو شہادت کے لئے"۔[2]

۱۳۔ دعا رات کی تاریکی میں کرنی چاہیے:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"اِذَا كَانَ آخِرَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَاُجِيْبَهُ وَهَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهِ سُؤْلَهُ وَهَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ وَهَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ".

"جب رات کا آخری پہر آجاتا ہے تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی سائل کہ میں سوال پورا کروں، ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اسے معاف کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں"۔[3]

۱۴۔ دعا کی قبولیت کے لئے پنجتن پاک کو وسیلہ قرار دیا جائے:

داؤد رقّی کا بیان ہے: "اِنِّیْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَبَا عَبْدِ اللهِ اَكْثَرَ مَا يُلِحُّ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللهِ وَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ".

---

[1] ۔ اصول الکافی، ج۲، ص ۴۷۱.

[2] ۔ اصول الکافی، ج۲، ص ۴۷۷.

[3] ۔ الوسائل، ج۷، ص ۶۹.

"میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دعا کرتے ہوئے اکثر سنا ہے کہ آپ پنجتن پاکؑ سے بہت زیادہ متوسل ہوتے تھے، یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، حضرت امیر المؤمنین، حضرت فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام سے متوسل ہوتے تھے"۔[1]

۱۵۔ دعا اسمائے حسنیٰ کے ساتھ کی جائے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ قَالَ يَا اللهُ يَا اللهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ قِيلَ لَهُ لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ".

"اگر کوئی شخص دس مرتبہ یَا اللهُ یَا اللهُ کہے تو اس سے کہا جاتا ہے: لبیک تیری حاجت کیا ہے؟"۔[2]

۵۔ دعا اور عمل

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خاص صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرماتے ہیں:

"يَا أَبَاذَرّ مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ".

"جو شخص عمل کے بغیر صرف دعا پر اکتفا کرتا ہے وہ اس شخص کے مانند ہے جو بغیر کمان کے تیر چلائے"۔[3]

۶۔ دعا کی عدم قبولیت کی حکمت

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بڑے صاحبزادے امام حسن علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

"وَ رُبَّمَا سَأَلْتَ الشَّيْئَ فَلاَ تُؤْتَاهُ وَ أُوتِيتَ خَيْراً مِنْهُ عَاجِلاً أَوْ آجِلاً أَوْ صُرِفَ عَنْكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ فَلَرُبَّ أَمْرٍ قَدْ طَلَبْتَهُ فِيهِ هَلاَكُ دِينِكَ لَوْ أُوتِيتَهُ".

---

[1] اصول الکافی، ج ۲، ۵۸۰۔

[2] ایضاً، ج ۲، ص ۵۱۹۔

[3] الوسائل، ج ۷، ص ۸۴۔

"اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ تم ایک چیز مانگتے ہو اور وہ حاصل نہیں ہوتی مگر دنیا یا آخرت میں اس سے بہتر چیز تمہیں مل جاتی ہے یا تمہارے کسی بہتر مفاد کے پیش نظر تمہیں اس سے محروم کر دیا جاتا ہے، اس لئے کہ تم کبھی ایسی چیزیں بھی طلب کر لیتے ہو کہ اگر تمہیں دے دی جائیں تو تمہارا دین تباہ ہو جائے"۔[1]

۷۔ دعا اور تقدیر

دعا کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کے خالق اور اس کے مدبّر کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے اور کائنات کے سرچشمۂ قوت اور منبع فیض سے فیض حاصل کیا جائے نیز اس خدا کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلایا جائے جو تمام علتوں کی علت اور پوری کائنات کا حقیقی مالک ہے، دعا کا مقصد اس قادر مطلق کی مشیت سے درخواست کرنا ہے کہ وہ اپنی لوح محو و اثبات میں سائل کی تقدیر بدل دے:

﴿يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتٰبِ﴾.

"اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اُمّ الکتاب ہے"۔[2]

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے فرمودات وارشادات کی روشنی میں یہ بات کثرت سے ملتی ہے کہ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ اِبْرَامًا".

"دعا تقدیر کو اس وقت بھی بدل دیتی ہے جب وہ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہو"۔[3]

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَاِنَّ الدُّعَاءَ لِلّٰهِ وَالطَّلَبَ اِلَى اللّٰهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قُدِّرَ وَقُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اِمْضَائُهٗ فَاِذَا دُعِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صُرِفَ الْبَلَاءُ صَرْفَةً".

---

[1] نہج البلاغۃ، ۳۱ وصیت برائے امام حسنؑ، ترجمہ مفتی جعفر حسینؒ، ص ۶۷۳، مطبوعہ امامیہ کتب خانہ لاہور۔

[2] سورۂ رعد، آیت ۳۹۔

[3] المستدرک، ج ۵، ۱۱۶، / کنزالعمال، ج ۲ حدیث: ۳۱۲۰۔

"تم ہمیشہ دعا کیا کرو کیونکہ دعا اور اللہ کی بارگاہ سے کچھ مانگنے سے بلا دفع ہوجاتی ہے، اگرچہ اس کا فیصلہ ہو چکا ہو اور صرف نافذ ہونا باقی رہ گیا ہو۔ پس جب اللہ سے دعا کی جاتی ہے اور سوال کیا جاتا ہے تو یہ بلا رفع دفع ہوجاتی ہے"۔[1]

۸۔ دعا اللہ کا پسندیدہ عمل

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾.

"کہہ دیجیے: اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی نہ کرتا"۔[2]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَحَبَّ شَيْئًا لِنَفْسِهِ وَأَبْغَضَهُ لِخَلْقِهِ أَبْغَضَ لِخَلْقِهِ الْمَسْأَلَةَ وَأَحَبَّ لِنَفْسِهِ أَنْ يُسْأَلَ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ".

"ایک چیز ایسی ہے جسے اللہ نے اپنے لئے پسند فرمایا اور خلق کے لئے پسند نہیں فرمایا، خلق سے سوال کرنے کو ناپسند فرمایا اور خود اپنی ذات سے سوال کرنے کو پسند فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سوال [دعا] سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے"۔[3]

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الدُّعَاءُ".

"روئے زمین میں اللہ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل دعا ہے"۔[4]

اللہ اپنے بندوں سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ راز و نیاز کرتے ہیں اور اپنی حاجت کے لئے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، خالق اور مخلوق کا فرق دیکھئے کہ مخلوق

---

[1]۔ اصول الکافی، ج ۲، ص ۴۷۰۔

[2]۔ سورۂ فرقان، آیت ۷۷۔

[3]۔ اصول الکافی، ج ۴، ص ۲۰۔

[4]۔ اصول الکافی، ج ۲، ص ۴۶۷۔

دوسروں کے سوال سے تنگ آجاتی ہے، لیکن خالق مخلوق کے سوال سے خوش ہوتا ہے، بلکہ اس کے سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے، یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سے دعا نہ کرنا بدبختی کا موجب ہے اور اس سے مانگنا اس کے ہاں عزیز ہونے کا طریقہ ہے۔

۹۔ قبولیتِ دعا کی شرائط

۱۔ معرفتِ الٰہی:

مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم دعائیں کرتے ہیں لیکن ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں؟، آپ نے ارشاد فرمایا:

"لِاَنَّكُمْ تَدْعُوْنَ مَنْ لَا تَعْرِفُوْنَهُ".

"تم ایسی ذات کو پکارتے ہو، جس کی تم معرفت نہیں رکھتے"۔[1]

۲۔ معرفت کے مطابق عمل:

خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ﴾.

"اور میرے عہد کو پورا کرو کہ میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا"۔[2]

۳۔ رزق حلال:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُسْتَجَابَ دُعَاؤُهُ فَلْيُطَيِّبْ مَطْعَمَهُ وَمَكْسَبَهُ".

"جو یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی دعا قبول ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی روزی اور کمائی کو پاکیزہ رکھے"۔[3]

۴۔ حضورِ قلب:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1]۔ مستدرک الوسائل، ج۵، ص۱۹۱.

[2]۔ سورۂ بقرہ، آیت ۴۰.

[3]۔ بحار الانوار، ج۹۰، ص۳۷۲،/عدۃ الداعی، ص۱۳۹.

"لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ سَاهٍ".

"اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا"۔[1]

۵۔ دوسرے مومنین کے لئے:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ دَعَا لِمُؤْمِنٍ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ مِثْلُ ذٰلِكَ".

"جو کسی مومن کے حق میں اس کی غیبت میں دعا کرے تو فرشتہ ندا دے گا: اس جیسی تیری حاجت بھی پوری ہوگی"۔[2]

نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"دُعَاءُ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ يُدِرُّ الرِّزْقَ وَيَدْفَعُ الْمَكْرُوهَ".

"اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کی جائے تو اس سے رزق میں فراوانی آتی ہے اور بلائیں دور ہوتی ہے"۔[3]

۶۔ خوشحالی کے دنوں میں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ فِي الشِّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ".

"جس کو یہ پسند ہو کہ مصیبت کے دنوں میں اس کی دعا قبول ہو تو وہ خوشحالی کے ایام میں کثرت سے دعا کیا کرے"۔[4]

۷۔ گریہ وزاری:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "وَلَوْ اَنَّ بَاكِيًا بَكَىٰ فِي اُمَّةٍ لَرُحِمُوا".

"اگر امت میں ایک آدمی گریہ کرے تو سب پر رحم کیا جائے گا"۔[5]

---

[1]۔ الوسائل ج ۷، ص ۵۳.

[2]۔ الوسائل، ج ۷، ص ۱۰۹.

[3]۔ اصول الکافی، ج ۲، ص ۵۰۷.

[4]۔ اصول الکافی، ج ۲، ص ۴۷۲.

[5]۔ ایضاً، ج ۲، ص ۴۸۱.

۱۰۔ دعا کی طاقت

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ دعا کائنات کے مصدر طاقت کی طرف رجوع کرنے سے عبارت ہے، اگر دعا کرنے والا اس شعور و ادراک اور یقین و معرفت کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ کائنات کا حاکم اعلیٰ اور صاحب اختیار و اقتدار فقط اللہ ہے تو اس کی دعا موثر ثابت ہوگی۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"لَوْ عَرَفْتُمُ اللهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ لَزَالَتِ الْجِبَالُ بِدُعَائِكُمْ".

"اگر تم اللہ کی اس طرح معرفت حاصل کرو جس طرح اس کا حق ہے تو تمہاری دعا سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں"۔[1]

۱۱۔ اہم نکات

۱) دعا کائنات کے خالق، حاکم اعلیٰ اور سرچشمۂ قدرت سے ارتباط کا نام ہے۔

۲) مطلوبہ شرائط کی حامل دعا تقدیر ساز اور موثر تربیتی عامل بن سکتی ہے۔

۳) دعا سے عدم دلچسپی راندۂ درگاہ الٰہی ہونے کی دلیل ہے۔

۴) جامع الشرائط دعا کا قبول نہ ہونا ممکن ہی نہیں:

﴿أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾.[2]

پانچویں آیت

خداوند عالم سورۂ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

---

[1] مستدرک الوسائل، ج ۷، ص ۳۰۱۔

[2] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج ۱، ص ۴۹۸۔

وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴾.

"اور روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو، اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے پس اللہ نے تم پر عنایت کی اور تم سے درگزر فرمایا، پس اب تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو اور اللہ نے جو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے، اسے تلاش کرو اور (راتوں کو) خوردونوش کرو، یہاں تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اس طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں"۔[1]

۱۔ کلمات کی تشریح

﴿الرَّفَثُ﴾: (رف ث) "ہم بستری" یا "شہوانی فعل" یعنی مطلق جنسی عمل سے متعلق ہر قول و فعل جس کا ذکر نامناسب ہو۔

﴿تَخْتَانُونَ﴾: (خ و ن) تم سب خیانت کرتے ہو۔

﴿عٰكِفُونَ﴾: (ع ک ف) ایک جگہ عبادت کے لئے بیٹھنے والے۔

۲۔ آیت کی تفسیر

شان نزول: ابتدائے اسلام میں ماہ رمضان المبارک کے دنوں میں رات کو سونے سے پہلے کھانا کھا سکتے تھے، اگر کوئی شخص سو جاتا پھر بیدار ہو جاتا تو اس کے لئے کھانا پینا حرام تھا

---

[1] ۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۸۷۔

نیز رمضان المبارک کی راتوں میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرنا بھی حرام تھا، لیکن لوگ اس حکم میں خیانت کرتے تھے، لہٰذا اللہ نے اس آیت میں نیا حکم صادر فرمایا:

۱) روزوں کی راتوں میں بیویوں سے مباشرت کرنا جائز ہے: ﴿فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ﴾.

۲) فجر کی سفید دھاری نمایاں ہونے تک رات کو کھانا پینا حلال ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾.

۳) روزے کی مدت فجر سے رات تک مقرر کردی گئی: ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لباس: عورتیں اپنے مردوں کے لئے لباس ہیں، اسی طرح مرد بھی عورتوں کے لئے لباس ہیں، جس طرح دونوں کا مقام، اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے یکساں ہے، اسی طرح دونوں کے لئے تعبیر بھی یکساں ہے، اس ارشاد میں لطافت ملاحظہ فرمائیں کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لباس ہیں اور لباس کی خصوصیات کیا یہ ہوتی ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

- لباس جسم کے لئے زیب وزینت کا باعث ہے۔
- لباس انسان کے لئے ساتر اور بدن کو چھپانے کا سامان ہے۔
- لباس سے انسان کا جسم محفوظ رہتا ہے۔
- لباس اور جسم میں نہایت قریبی ربط ہے اور ان کے درمیان کا فاصلہ نہیں ہوتا۔
- لباس انسان کے لئے باعث آرام وسکون ہے۔

اور یہی خصوصیات میاں بیوی کے درمیان بھی موجود ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کے لئے زیب وزینت اور عزت کا باعث ہیں، دونوں ایک دوسرے کی ستر پوشی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو منحرف اور سرکش ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں، دونوں میں ارتباط بھی اس قدر نزدیک ہے کہ ان کے درمیان اور کوئی شئے حائل نہیں ہوسکتی نیز میاں بیوی کو ایک دوسرے سے سکون بھی میسر آتا ہے۔

طلوع فجر: فجر کے معنی "شگاف" کے ہیں، صبح کی سفیدی رات کے سیاہ پردے کو چاک کر دیتی ہے، اس لئے اسے "فجر" کہتے ہیں، اسی طرح غروب کے وقت تاریکی دن کی روشنی پر غالب آجاتی ہے تو اسے "شفق" کہتے ہیں۔

رات کے آخری حصے میں پہلے نسبتاً ہلکی سفیدی ظاہر ہوتی ہے، تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ سفیدی ختم ہو جاتی ہے، اسے "صبح کاذب" کہتے ہیں، اس کے تھوڑی دیر بعد ایک روشنی عمودی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، پھر یہی روشنی افق پر مستطیل شکل میں ایک سفید دھاری کی طرح پھیل جاتی ہے، یہ "فجر" یا "صبح صادق" ہے، چونکہ اب یہ روشنی سورج کی روشنی سے متصل ہونے کی وجہ سے سورج کے آنے کی سچی خبر دیتی ہے، اس لئے اسے "فجر صادق" کہتے ہیں۔

اعتکاف: کسی جامع مسجد میں عبادت کے لئے بیٹھنا "اعتکاف" کہلاتا ہے، اعتکاف ایک بڑی با فضیلت عبادت ہے، خصوصاً رمضان المبارک کے آخری عشرے میں زیادہ فضیلت ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھتے تھے، اعتکاف کم از کم تین دنوں پر مشتمل ہوتا ہے، اعتکاف میں دن کو روزہ رکھنا شرط ہے اور صرف ضرورت کے لئے ہی مسجد سے باہر جا سکتے ہیں۔

۳۔ اہم نکات

مذکورہ آیت کے ذیل میں ان اہم نکات کی طرف توجہ دینا نہایت ضروری ہے:

- روزے کی راتوں میں ترک مباشرت کا حکم اٹھالیا جانا احکام کے سہل ہونے کی دلیل ہے۔
- اللہ کی مقرر کردہ حدود کی رعایت تقویٰ کا نقطۂ آغاز ہے: ﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ یعنی یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اس طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں"۔[1]

[1]۔ برائے تحقیق مزید: تفسیر قمی، ج۱، ص۶۶، /الکافی، ج۴، ص۹۸، /العیاشی، ج۱، ص ۸۳، /الکوثر فی تفسیر القرآن، ج۱، ص۵۰۷.

دوسرا باب

ماہِ برکت و رحمت کتاب عیون اخبار الرضا اور نہج البلاغہ میں[1]

[خطبات، مکتوبات اور کلماتِ حِکَم]

- خطبۂ شعبانیہ: رمضان المبارک کی آمد پر رسول اکرمؐ کا خطبہ.
- خطبۂ نہج البلاغہ (۷۸): عورت کو خاص ایام میں روزہ چھوڑنا پڑتا ہے.
- خطبۂ نہج البلاغہ (۶۸): شب ضربت کا واقعہ حضرت علیؑ کی زبانی.
- مکتوب (۴۷): شب ضربت کے بعد حضرت علیؑ کی اپنے بیٹوں کو وصیت.
- مکتوب (۲۳): شہادت سے پہلے حضرت علیؑ کی اپنے بیٹوں کو وصیت.
- حکمت (۱۴۵): بہت سے روزے داروں کے اوصاف.
- حکمت (۱۳۶): روزہ بدن کی زکوۃ.
- حکمت (۲۵۲): روزہ اخلاص کی آزمائش.
- حکمت (۴۲۸): عید اس کی جس کے روزے قبول.

---

[1] خطبہ شعبانیہ: شیخ صدوقؒ کی عیون اخبار الرضاؑ سے، دو خطبے، دو مکتوب اور چار حکمت، علامہ سید رضیؒ کی نہج البلاغہ سے.

الف): ماہِ برکت و رحمت، کتاب عیون اخبار الرضاؑ میں فضائل، آداب اور استقبال ماہِ رمضان خطبۂ شعبانیہ کی روشنی میں

ا۔ ماہِ رمضان کی برکتیں

"شیخ صدوقؒ" نے اپنی کتاب "عیون اخبار الرضاؑ" میں معتبر اسناد[1] کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کے حوالے سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں خطبہ[2] ارشاد فرمایا:

" أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللهِ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ وَ أَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ لَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي وَ سَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ وَ هُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللهِ وَ جُعِلْتُمْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللهِ أَنْفَاسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَ نَوْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ وَ عَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَ دُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ".

---

[1]۔ عیون اخبار الرضا، شیخ صدوقؒ: ج۱، ص۲۹۵/اربعین شیخ بہائی: ص۸۳/بحار الانوار مجلسی: ج۹۳، ص۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّقَّاشِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُعَاذِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُكَتِّبُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ".

[2]۔ یہ خطبہ ماہ رمضان کی فضیلت، اہمیت اور روزہ داروں کی ذمہ داریوں پر مبنی ہے اور چونکہ یہ خطبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شعبان المعظم کے آخری جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا اس وجہ سے یہ "خطبۂ شعبانیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

"ایہا الناس! ماہِ رمضان برکت ورحمت و مغفرت کے ساتھ آرہا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو خدا کی نظر میں بہترین مہینہ ہے، اس کے دن بہترین دن، اس کی راتیں بہترین راتیں اور اس کی ساعتیں بہترین ساعتیں ہیں، یہ وہ مہینہ ہے جس میں تم کو خدا کی مہمانی کے لئے بلایا گیا ہے اور تمھیں اہلِ کرامت میں شمار کیا گیا ہے، تمہاری سانسیں تسبیح کا ثواب رکھتی ہیں، تمہارا سونا عبادت ہے، تمہارے اعمال مقبول اور تمہاری دُعائیں مستجاب ہیں"۔

۲۔ماہِ رمضان میں ہماری ذمہ داریاں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبے کو جاری رکھتے ہوئے ماہِ رمضان میں ہماری ذمہ داریوں کیا ہیں یوں ارشاد فرمایا:

"فَاسْأَلُوا اللهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ وَ اذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَ عَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ عَطَشَهُ وَ تَصَدَّقُوا عَلَى فُقَرَائِكُمْ وَ مَسَاكِينِكُمْ وَ وَقِّرُوا كِبَارَكُمْ وَ ارْحَمُوا صِغَارَكُمْ وَ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ احْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ غُضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ الِاسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ وَ تَحَنَّنُوا عَلَى أَيْتَامِ النَّاسِ كَمَا يُتَحَنَّنُ عَلَى أَيْتَامِكُمْ وَ تُوبُوا إِلَى اللهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَ ارْفَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ صَلَوَاتِكُمْ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ يُجِيبُهُمْ إِذَا نَاجَوْهُ وَ يُلَبِّيهِمْ إِذَا نَادَوْهُ وَ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ".

"ماہ رمضان میں تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار سے سچی نیت اور پاکیزہ دل سے یہ دُعا کرو کہ خدا تمھیں اس مہینے میں روزہ رکھنے اور تلاوت قرآن کریم کی توفیق عطا فرمائے، شقی اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بخشش و مغفرت سے محروم رہ جائے، تم روزہ رکھ کر اس دنیا کی بھوک و پیاس سے قیامت کی بھوک و پیاس کا احساس کرو، فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ دو، بزرگوں کا احترام کرو، بچوں پر رحم کھاؤ، اقرباء پر

نوازش کرو، اپنی زبانوں کو برائیوں سے الگ رکھو، اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو ان چیزوں سے جو تمہارے لئے حلال نہیں ہیں، کانوں سے وہ چیزیں نہ سنو جن کا سننا حرام ہے، یتیموں پر مہربانی کرو تاکہ لوگ تمہارے بعد تمہارے یتیموں پر مہربانی کریں، گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو دعاؤں کے لئے اوقاتِ نماز میں بلند رکھو جو بہترین وقتِ دعا ہے، پروردگار عالم اس وقت میں اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور دعائوں کو مستجاب کرتا ہے، اگر وہ مناجات کرتے ہیں تو سن لیتا ہے"۔

اس کے بعد حضور اکرمؐ نے مزید ذمہ داریاں ان الفاظ میں بیان فرمائیں:

" أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفُكُّوهَا بِاسْتِغْفَارِكُمْ وَ ظُهُورُكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بِطُولِ سُجُودِكُمْ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَ السَّاجِدِينَ وَ أَنْ لَا يُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَّرَ مِنْكُمْ صَائِماً مُؤْمِناً فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ"۔

"...ایہا الناس! بیشک تمھاری زندگی تمہارے اعمال کے ہاتھوں رہن ہے، لہٰذا خدا سے اپنی بخشش طلب کرو اور اگر تمھاری پشت گناہوں کے بوجھ سے سنگین ہو گئی ہے تو طولِ سجدہ سے اُسے ہلکا بناؤ اور یہ یاد رکھو کہ پروردگار عالم نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ نماز گذار اور سجدہ گذار بندوں پر اس مہینے میں عذاب نازل نہیں کرے گا اور انھیں آتشِ جہنم سے نہیں جلائے گا، ایہا الناس! جو شخص ماہِ رمضان میں کسی مومن کو افطار کرائے گا پروردگار اُسے غلام آزاد کرنے اور گذشتہ گناہوں کی بخشش کا ثواب عنایت فرمائے گا..."۔

یہاں بعض حضرت اصحابؓ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! ہر شخص کے پاس تو اتنی طاقت نہیں ہوتی [کہ افطار کرائے]، آپ نے ارشاد فرمایا:

"فَقَالَ(ص) اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ"۔

"اپنے کو افطار کے ذریعے آتش جہنم سے بچاؤ چاہے آدھا دانہ خرما اور ایک گھونٹ پانی سے ہی افطار کرایا جائے، اگر اس سے زیادہ پر قادر نہ ہو تو خدا اس پر بھی ثواب عطا فرمائے گا"۔

۳۔ماہِ رمضان میں اخلاقِ حسنہ کی دعوت

حضرت رسول اکرمؐ اپنے خطبے کو جاری رکھتے ہوئے حقوقِ عباد کی طرف اشارہ فرماتے ہیں:

"أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلُقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَ مَنْ خَفَّفَ فِي هَذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ وَ مَنْ كَفَّ فِيهِ شَرَّهُ كفف [كَفَّ] اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيماً أَكْرَمَهُ اللهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ قَطَعَ فِيهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللهُ عَنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ".

"ایہا الناس! ماہ رمضان میں اپنے اخلاق کو درست رکھو، تاکہ اس دن پلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گذر جاؤ جس دن سارے قدم پھسل رہے ہوں گے، جو شخص بھی اس مہینے میں اپنے غلاموں اور کنیزوں سے کم کام لے گا خداوند عالم روز قیامت اس کے حساب کو آسان کردے گا اور جو شخص بھی اس مہینے میں اپنے شر سے لوگوں کو بچائے رکھے گا، پروردگار اُسے اپنے غضب میں مبتلا نہ کرے گا اور جو شخص بھی اس مہینے میں اپنے اقرباء کے ساتھ اچھے اخلاق سے ملے گا خداوند عالم روزِ قیامت اس کے ساتھ رحمت کا سلوک کرے گا اور جو اپنے قرابت داروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آئے گا خداوند عالم روزِ قیامت اپنی رحمت کے رشتے کو توڑ دے گا"۔

۴۔ماہِ رمضان میں نمازوں کا قیام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبے کو جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"وَ مَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَ مَنْ أَدَّى فِيهِ فَرْضاً كَانَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَ مَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ

الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِينُ وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ".

"...جو شخص بھی اس مہینے میں سنتی نماز ادا کرے گا اسے جہنم سے نجات کا پروانہ ملے گا اور جو شخص بھی اس مہینے میں واجب نمازیں ادا کرے گا پروردگار عالم اسے دوسرے مہینوں کی ستر نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا، اور جو شخص بھی اس مہینے میں مجھ پر درود وسلام پڑھے گا خدا اس کے عمل کے پلے کو بھاری کردے گا کہ جس دن لوگوں کے پلے ہلکے ہونگے، جو شخص اس مہینے میں ایک آیت کی تلاوت کرے گا اسے اتنا ثواب عطا عطا ہوگا جتنا دوسرے دنوں میں ایک ختمِ قرآن کا ثواب ملتا ہے"۔

۵۔ماہِ رمضان میں افضل ترین عمل

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں، اس کے بعد حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

" أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُغَلِّقَهَا عَلَيْكُمْ وَ أَبْوَابَ النِّيرَانِ مُغَلَّقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُفَتِّحَهَا عَلَيْكُمْ وَ الشَّيَاطِينَ مَغْلُولَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ ".

"ایہاالناس! یاد رکھو کہ اس مہینے میں بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں، لہٰذا پروردگار عالم سے دُعا کرو کہ تمہارے لئے بند نہ ہوجائیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، دُعا کرو کہ وہ تم پر کھل نہ جائیں اور شیاطین کو اس مہینے میں قید کردیا جاتا ہے، دُعا کرو کہ وہ تم پر مسلط نہ ہوجائیں"۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس دوران میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! رمضان المبارک کے مہینے میں افضل ترین عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

" يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ".

"اے ابوالحسنؑ! اس مہینے میں خود کو محارم الٰہی سے بچائے رکھنا افضل ترین عمل ہے"۔

۶۔ماہِ رمضان میں شہادتِ علیؑ کی خبر

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے اس بیان کے بعد حضور اکرمؐ رو پڑے، میں نے دریافت کیا: یارسول اللہؐ! آپ کو کس چیز نے رُلا دیا؟ ارشاد فرمایا:

"یَاعَلِیُّ أَبْکِی لِمَا یُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ وَ قَدِ انْبَعَثَ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ شَقِيقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ".

"یاعلیؑ! میں اس پر رو رہا ہوں کہ جو اس مہینے میں تمہارے لئے حلال سمجھ لیا گیا ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنے پروردگار کی نماز میں کھڑے ہو اور ناقۂ صالحؑ کو پے کرنے والے سے بھی زیادہ شقی تمھارے فرقِ مبارک پر ایسی ضرب لگاتا ہے کہ ڈارھی خون میں رنگین ہو گئی"۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہؐ! کیا اس واقعے سے میرا دین بھی سالم رہے گا ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ مِنِّي كَنَفْسِي رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ طِينَتُكَ مِنْ طِينَتِي إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ وَ اصْطَفَانِي وَ إِيَّاكَ وَ اخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَ اخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَ أَبُو وُلْدِي وَ زَوْجُ ابْنَتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَ نَهْيُكَ نَهْيِي أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ أَمِينُهُ عَلَى سِرِّهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ".

"ہاں اس واقعے سے تمہارا دین سالم رہے گا، اس کے بعد فرمایا: یاعلیؑ! جس نے تمھیں قتل کیا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تمھیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے تمھیں برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا، کیونکہ تم میرے نفس ہو، تمھاری روح میری روح ہے اور تمھاری طینت میری طینت ہے، جس نے تمھاری امامت

سے انکار کیا گویا اس نے میری نبوت سے انکار کیا، اے علیؑ! تم میرے وصی ہو، میرے بیٹوں کے باپ ہو، میری لختِ جگر کے شوہر ہو، میری اُمت میں میرے خلیفہ ہو، میری حیات میں بھی اور حیات کے بعد بھی، [یا علیؑ!] اس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے نبوت پر مبعوث فرمایا اور افضل مخلوقات بنایا بیشک تم مخلوقات پر اللہ کی حجت ہو اور اسرار کائنات کے رازدار ہو اور اللہ کے بندوں میں تم اس کے نمایندے ہو"۔

ب): ماہِ برکت ورحمت، کتاب نہج البلاغہ یعنی کلام علیؑ میں

اس عنوان کے تحت حضرت علی علیہ السلام کے دو خطبے، دو مکتوب [جو حضرتؑ کی وصیت بھی ہیں] اور چار حکمت شامل کی گئی ہیں:

۱۔ حضرت علیؑ کا خطبہ ۷۸

- عورتوں کو خاص ایام میں روزہ چھوڑنا پڑتا ہے:

حضرت علی علیہ السلام عورتوں کے لئے ان کے خاص ایام میں نماز و روزہ کی کیفیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فَأَمَّا نُقْصَانُ إِيمَانِهِنَّ فَقُعُودُهُنَّ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ فِي أَيَّامِ حَيْضِهِنَّ".

"[عورتوں کے] نقصِ ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ انھیں حیض کے دور میں نماز اور روزہ چھوڑنا پڑتا ہے"۔

۲۔ حضرت علیؑ کا خطبہ ۶۸

- شب ضربت کا واقعہ حضرت علیؑ کی زبانی:

حضرت علی علیہ السلام کا یہ کلام شبِ ضربت کی سحر کے احوال کو بیاں کرتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

"فِي سُحْرَةِ الْيَوْمِ الَّذِي ضُرِبَ فِيهِ مَلَكَتْنِي عَيْنِي وَ أَنَا جَالِسٌ فَسَنَحَ لِي رَسُولُ اللهِ(ص) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ(ص) مَاذَا لَقِيتُ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْأَوَدِ وَ

اللَّدَدِ؟ فَقَالَ: «ادْعُ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: أَبْدَلَنِي اللهُ بِهِمْ خَيْرًا مِّنْهُمْ، وَ أَبْدَلَهُمْ بِي شَرًّا لَّهُمْ مِنِّي».

"میں بیٹھا ہوا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے جلوہ فرما ہوئے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! مجھے آپؐ کی اُمت کے ہاتھوں کیسی کیسی کجرویوں اور دشمنیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے، تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تم ان کے لئے بددُعا کرو، میں نے (صرف اتنا) کہا: اللہ مجھے ان کے بدلے میں ان سے اچھے لوگ عطا فرمائے اور ان کو میرے بدلے میں کوئی بُرا (امیر) دے"۔

سیّد رضی کہتے ہیں کہ: "اَوَد" کے معنی "ٹیڑھاپن" اور "لَدَد" کے معنی "دشمنی وعناد" کے ہیں اور یہ بہت فصیح کلام ہے۔

۳۔ حضرت علیؓ کا مکتوب ۴۷

- ضربت لگنے کے بعد حضرت علی کی اپنے بیٹوں کو وصیت:

جب حضرت علی علیہ السلام کو ابن ملجم لعنہ اللہ ضربت لگا چکا تو آپؑ نے حسن اور حسین علیہما السلام، بنی عبدالمطلب اور تمام چاہنے والوں کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

«أُوصِيكُمَا بِتَقْوَى اللهِ، وَ أَنْ لَّا تَبْغِيَا الدُّنْيَا وَ إِنْ بَغَتْكُمَا، وَ لَا تَأْسَفَا عَلَى شَيْءٍ مِّنْهَا زُوِيَ عَنْكُمَا، وَ قُولَا بِالْحَقِّ، وَ اعْمَلَا لِلْأَجْرِ، وَ كُونَا لِلظَّالِمِ خَصْمًا وَّ لِلْمَظْلُومِ عَوْنًا».

"میں تم دونوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، دنیا کے خواہشمند نہ ہونا اگرچہ وہ تمہارے پیچھے لگے، اور دنیا کی کسی ایسی چیز پر نہ کڑھنا جو تم سے روک لی جائے۔ جو کہنا حق کے لئے کہنا اور جو کرنا ثواب کے لئے کرنا، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنے رہنا"۔

«أُوصِيكُمَا وَ جَمِيعَ وَلَدِي وَ أَهْلِي وَ مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي، بِتَقْوَى اللهِ وَ نَظْمِ أَمْرِكُمْ، وَ صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكُمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلٰوةِ وَ الصِّيَامِ».

"میں تم کو اور اپنی تمام اولاد کو اور اپنے کنبہ کو اور جن جن تک میرا یہ نوشتہ پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا، کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے"۔

"وَاللهَ اللهَ فِي الْاَيْتَامِ، فَلَا تُغِبُّوْا اَفْوَاهَهُمْ، وَلَا يَضِيْعُوْا بِحَضْرَتِكُمْ، وَاللهَ اللهَ فِيْ جِيْرَانِكُمْ، فَاِنَّهُمْ وَصِيَّةُ نَبِيِّكُمْ، مَا زَالَ يُوْصِيْ بِهِمْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهُمْ، وَ اللهَ اللهَ فِي الْقُرْاٰنِ، لَا يَسْبِقُكُمْ بِالْعَمَلِ بِهٖ غَيْرُكُمْ، وَاللهَ اللهَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا عَمُوْدُ دِيْنِكُمْ، وَ اللهَ اللهَ فِيْ بَيْتِ رَبِّكُمْ، لَا تُخْلُوْهُ مَا بَقِيْتُمْ، فَاِنَّهٗ اِنْ تُرِكَ لَمْ تُنَاظَرُوْا، وَاللهَ اللهَ فِي الْجِهَادِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. وَ عَلَيْكُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَ التَّبَاذُلِ وَاِيَّاكُمْ وَ التَّدَابُرَ وَ التَّقَاطُعَ، لَا تَتْرُكُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَيُوَلّٰى عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ، ثُمَّ تَدْعُوْنَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ".

"(دیکھو!) یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، ان کے کام و دہن کے لئے فاقہ کی نوبت نہ آئے، اور تمہاری موجودگی میں وہ تباہ و برباد نہ ہوجائیں، اپنے ہمسایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، کیونکہ ان کے بارے میں تمہارے پیغمبرؐ نے برابر ہدایت کی ہے اور آپؐ اس حد تک ان کے لئے سفارش فرماتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپؐ انہیں بھی ورثہ دلائیں گے، قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم پر سبقت لے جائیں، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے، اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اسے جیتے جی خالی نہ چھوڑنا، کیونکہ اگر یہ خالی چھوڑ دیا گیا تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے، جان، مال اور زبان سے راہ خدا میں جہاد کرنے کے بارے میں اللہ کو نہ بھولنا، اور تم کو لازم ہے کہ آپس میں میل ملاپ رکھنا اور ایک دوسرے کی اعانت کرنا۔ اور خبردار! ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات توڑنے سے پرہیز کرنا، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا، ورنہ بدکردار تم پر مسلط ہوجائیں گے۔ پھر دُعا مانگو گے تو قبول نہیں ہوگی"۔

"یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا اُلْفِیَنَّکُمْ تَخُوْضُوْنَ دِمَآءَ الْمُسْلِمِیْنَ خَوْضًا، تَقُوْلُوْنَ قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلَا لَا تَقْتُلُنَّ بِیْ اِلَّا قَاتِلِیْ، اُنْظُرُوْا اِذَا اَنَا مُتُّ مِنْ ضَرْبَتِهٖ هٰذِهٖ، فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً بِضَرْبَةٍ، وَ لَا یُمَثَّلُ بِالرَّجُلِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص یَقُوْلُ: اِیَّاکُمْ وَ الْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْکَلْبِ الْعَقُوْرِ".

"اے عبد المطلب کے بیٹو! ایسا نہ ہونے پائے کہ تم امیر المومنین علیہ السلام قتل ہو گئے، امیر المومنین علیہ السلام قتل ہو گئے کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دو، دیکھو! میرے بدلے میں صرف میرا قاتل ہی قتل کیا جائے۔ اور دیکھو! جب میں اس ضرب سے مر جاؤں تو اس ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب لگانا اور اس شخص کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا، کیونکہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ خبردار! کسی کے بھی ہاتھ پیر نہ کاٹو، اگرچہ وہ کاٹنے والا کتا ہی ہو"۔

۴۔ حضرت علیؑ کا مکتوب ۲۳

- شہادت سے پہلے حضرت علیؑ کی اپنے بیٹوں کو وصیت:

جب حضرت علی علیہ السلام کے سر اقدس پر "ابن ملجم" ملعون نے ضربت لگائی تو انتقال سے کچھ پہلے آپؑ نے بطور وصیت ارشاد فرمایا:

"وَصِیَّتِیْ لَکُمْ: اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا، وَمُحَمَّدٌ- صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ- فَلَا تُضَیِّعُوْا سُنَّتَهٗ، اَقِیْمُوْا هٰذَیْنِ الْعَمُوْدَیْنِ- وَ اَوْقِدُوْا هٰذَیْنِ الْمِصْبَاحَیْنِ وَخَلَاکُمْ ذَمٌّ".

"تم لوگوں سے میری وصیت ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ضائع و برباد نہ کرنا، ان دونوں ستونوں کو قائم کئے رہنا اور ان دونوں چراغوں کو روشن کئے رکھنا، بس پھر برائیوں نے تمہارا پیچھا چھوڑ دیا"۔

"اَنَا بِالْاَمْسِ صَاحِبُکُمْ، وَ الْیَوْمَ عِبْرَةٌ لَّکُمْ، وَ غَدًا مُفَارِقُکُمْ، اِنْ اَبْقَ فَاَنَا وَلِیُّ دَمِیْ، وَ اِنْ اَفْنَ فَالْفَنَآءُ مِیْعَادِیْ، وَاِنْ اَعْفُ فَالْعَفْوُ لِیْ قُرْبَةٌ، وَ هُوَ لَکُمْ حَسَنَةٌ، فَاعْفُوْا ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ﴾".

"میں کل تمہارا ساتھی تھا اور آج تمہارے لئے (سراپا) عبرت ہوں اور کل کو تمہارا ساتھ چھوڑ دوں گا، اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کا اختیار ہوگا اور اگر مرجاؤں تو موت میری وعدہ گاہ ہے، اگر معاف کردوں تو یہ میرے لئے رضائے الٰہی کا باعث ہے اور وہ تمہارے لئے بھی نیکی ہوگی، "کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے"۔

"وَاللهِ مَا فَجَئَنِي مِنَ الْمَوْتِ وَارِدٌ كَرِهْتُهُ، وَلَا طَالِعٌ أَنْكَرْتُهُ، وَمَا كُنْتُ إِلَّا كَقَارِبٍ وَرَدَ، وَطَالِبٍ وَجَدَ، ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ﴾".

"خدا کی قسم! یہ موت کا ناگہانی حادثہ ایسا نہیں ہے کہ میں اسے ناپسند جانتا ہوں اور نہ یہ ایسا سانحہ ہے کہ میں اسے برا جانتا ہوں۔ میری مثال بس اس شخص کی سی ہے جو رات بھر پانی کی تلاش میں چلے اور صبح ہوتے ہی چشمہ پر پہنچ جائے اور اس ڈھونڈنے والے کی مانند ہوں جو مقصد کو پالے، "اور جو اللہ کے یہاں ہے وہی نیکوکاروں کے لئے بہتر ہے"۔

۵۔ حکمت ۱۴۵

- بہت سے روزے داروں کے اوصاف:

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا:

"كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالظَّمَأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَالْعَنَاءُ، حَبَّذَا نَوْمُ الْأَكْيَاسِ وَإِفْطَارُهُمْ".

"بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے"۔

۷۔ حکمت ۱۳۶

• روزہ بدن کی زکوۃ:

امیرالمومنین علیہ السلام نے روزہ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اَلصَّلٰوۃُ قُرْبَانُ کُلِّ تَقِیٍّ، وَ الْحَجُّ جِهَادُ کُلِّ ضَعِیْفٍ، وَلِکُلِّ شَیْءٍ زَکٰوۃٌ، وَزَکٰوۃُ الْبَدَنِ الصِّیَامُ، وَجِهَادُ الْمَرْاَۃِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ".

"نماز ہر پرہیز گار کے لئے باعثِ تقرب ہے اور حج ہر ضعیف و ناتواں کا جہاد ہے، ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے"۔

۸۔ حکمت ۲۵۲

• روزہ اخلاص کی آزمائش:

امیرالمومنین علیہ السلام نے اس کلام میں روزہ کو اخلاصِ عمل کی آزمائش قرار دیا ارشاد فرمایا:

"فَرَضَ اللهُ الْاِیْمَانَ تَطْهِیْرًا مِّنَ الشِّرْکِ، وَ الصَّلٰوۃَ تَنْزِیْهًا عَنِ الْکِبْرِ، وَ الزَّکٰوۃَ تَسْبِیْبًا لِّلرِّزْقِ، وَ الصِّیَامَ ابْتِلَاءً لِّاِخْلَاصِ الْخَلْقِ، وَ الْحَجَّ تَقْوِیَۃً لِّلدِّیْنِ، وَ الْجِهَادَ عِزًّا لِّلْاِسْلَامِ، وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ مَصْلَحَۃً لِّلْعَوَامِّ، وَ النَّهْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَدْعًا لِّلسُّفَهَآءِ، وَصِلَۃَ الرَّحِمِ مَنْمَاۃً لِّلْعَدَدِ".

"خداوند عالم نے ایمان کا فریضہ عائد کیا شرک کی آلودگیوں سے پاک کرنے کے لئے، اور نماز کو فرض کیا رعونت سے بچانے کے لئے اور زکوٰۃ کو رزق کے اضافہ کا سبب بنانے کے لئے، اور روزہ کو مخلوق کے اخلاص کو آزمانے کے لئے اور حج کو دین کو تقویت پہنچانے کے لئے، اور جہاد کو اسلام کو سرفرازی بخشنے کے لئے، اور امر بالمعروف کو اصلاحِ خلائق کے لئے، اور نہی عن المنکر کو سر پھروں کی روک تھام کے لئے، اور حقوقِ قرابت کے ادا کرنے کو [یار و انصار کی] گنتی بڑھانے کے لئے"۔

۹۔ حکمت ۴۲۸

- عید اس کی جس کے روزے قبول:

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اس کلام میں صاف کردیا کہ عید صرف اس کے لئے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کرلیا ہو:

"إِنَّمَا هُوَ عِيْدٌ لِّمَنْ قَبِلَ اللهُ صِيَامَهُ وَ شَكَرَ قِيَامَهُ، وَ كُلُّ يَوْمٍ لَّا يُعْصَى اللهُ فِيْهِ فَهُوَ عِيْدٌ".

"عید صرف اس کے لئے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کرلیا ہو اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہو، اور ہر وہ دن کہ جس میں اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے"۔

اگر حس و ضمیر زندہ ہو تو گناہ کی تکلیف دہ یاد سے اطمینانِ قلب جاتا رہتا ہے، کیونکہ طمانیت و مسرت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب روح گناہ کے بوجھ سے ہلکی اور دامن معصیت کی آلائش سے پاک ہو اور سچی خوشی زمانہ اور وقت کی پابند نہیں ہوتی، بلکہ انسان جس دن چاہے گناہ سے بچ کر اس مسرت سے کیف اندوز ہو سکتا ہے اور یہی مسرت حقیقی مسرت اور عید کا پیغام ہو گی۔

تیسرا باب

ماہِ برکت ورحمت، کتاب الشافی ترجمہ کتاب الکافی جلد ۳ میں

- روزہ نارِ جہنم کے لئے سپر ہے.
- روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے.
- صبر سے کام لو یعنی روزہ رکھو.
- روزے دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ افضل.
- روزہ دارو! روزہ تم پہ سایہ فگن.
- اے سدیر! دس غلام آزاد کر سکتے ہو.
- جو روزہ افطار کرائے اسے روزے دار کے برابر ثواب.
- رمضان نہ کہو ماہِ رمضان کہو.
- حضورؐ ہلالِ ماہِ رمضان دیکھ کر قبلہ رو ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے.
- چاند دیکھو تو اپنی جگہ ٹھہر کر خیر کی دعا کرو.
- پہلی رات میں توفیقِ روزہ کی دعا کرو.
- ماہِ رمضان آئے تو حج دعا کرو.
- جب روزہ رکھو تو آنکھ کان وغیرہ کا بھی روزہ ہو.
- روزے میں شکم وفرج وزبان کو حرام سے بچائے رکھے.

روزہ اور روزہ دار کے فضائل

۱۔ روزہ نارِ جہنم کے لئے سپر ہے

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ الصَّوْمِ وَ الْوَلَايَةِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ".

"فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نماز، روزہ، زکوۃ، حج، روزہ اور ولایت، اور رسول اللہؐ نے فرمایا: روزہ نار جہنم کے لئے سپر ہے"۔

۲۔ روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ ع أَنَّ النَّبِيَّ ص قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَبَاعَدَ الشَّيْطَانُ مِنْكُمْ كَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ قَالُوا بَلَى قَالَ الصَّوْمُ يُسَوِّدُ وَجْهَهُ وَ الصَّدَقَةُ تَكْسِرُ ظَهْرَهُ وَ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ الْمُوَازَرَةُ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ يَقْطَعُ دَابِرَهُ وَ الِاسْتِغْفَارُ يَقْطَعُ وَتِينَهُ وَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْأَبْدَانِ الصِّيَامُ".

"فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا میں بتاؤں ایسی چیز جس کے کرنے پر شیطان اور تمہارے درمیان اتنا بُعد ہو جائے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے، سب نے کہا: ضرور!، فرمایا: روزہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے اور محبت خدا اور عمل صالح پر قائم رہنا اس کا پچھلا حصہ کاٹ دیتا ہے اور استغفار اس کی رگ گردن کاٹ دیتا ہے، ہر شے کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے"۔

۳۔ صبر سے کام لو یعنی روزہ رکھو

" عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ قَالَ الصَّبْرُ الصِّيَامُ وَ قَالَ إِذَا نَزَلَتْ بِالرَّجُلِ النَّازِلَةُ وَ الشَّدِيدَةُ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ - وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ يَعْنِي الصِّيَامَ ".

"فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ﴿ وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ ﴾ صبر سے مراد "روزہ" ہے، اور فرمایا: جب کوئی سخت مصیبت نازل ہو تو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ "یعنی روزہ رکھو"۔

۴۔ روزے دار کے منہ کی بو مشک سے بہتر

" عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُوسَى ع مَا يَمْنَعُكَ مِنْ مُنَاجَاتِي فَقَالَ يَا رَبِّ أُجِلُّكَ عَنِ الْمُنَاجَاةِ لِخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدِي مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ".

"فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے: اللہ نے موسیٰؑ پر وحی کی: کس چیز نے تم کو مناجات کرنے سے روکا؟ انھوں نے کہا: اے میرے ربّ! تیری شان اجل وارفع ہے اس سے کہ میں اس منہ سے مناجات کروں جس سے روزہ کی وجہ سے بو آتی ہو، اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰؑ! میرے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے"۔

۵۔ روزہ دارو! روزہ تم پہ سایہ فگن

" مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ (ص) النَّاسَ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَعْبَانَ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَظَلَّكُمْ،

شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَرَضَ اللهُ صِيَامَهُ وَ جَعَلَ قِيَامَ لَيْلَةٍ فِيهِ بِتَطَوُّعِ صَلَاةٍ كَتَطَوُّعِ صَلَاةِ سَبْعِينَ لَيْلَةً فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَ جَعَلَ لِمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَ الْبِرِّ كَأَجْرِ مَنْ أَدَّى فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَ هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ ، وَ إِنَّ الصَّبْرَ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَهُوَ شَهْرٌ يَزِيدُ اللهُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيهِ وَمَنْ فَطَّرَ فِيهِ مُؤْمِناً صَائِماً كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوبِهِ فِيمَا مَضَى قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُفَطِّرَ صَائِماً فَقَالَ إِنَّ اللهَ كَرِيمٌ يُعْطِي هَذَا الثَّوَابَ لِمَنْ لَمْ يَقْدِرْ إِلَّا عَلَى مَذْقَةٍ مِنْ لَبَنٍ يُفَطِّرُ بِهَا صَائِماً أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ أَوْ تَمَرَاتٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ خَفَّفَ فِيهِ عَنْ مَمْلُوكِهِ خَفَّفَ اللهُ عَنْهُ حِسَابَهُ وَ هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهُ الْإِجَابَةُ وَ الْعِتْقُ مِنَ النَّارِ ، وَ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُونَ اللهَ بِهِمَا وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا اللَّتَانِ تُرْضُونَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِمَا فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللهَ فِيهِ حَوَائِجَكُمْ وَ الْجَنَّةَ وَتَسْأَلُونَ الْعَافِيَةَ وَ تَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ".

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول اللہؐ نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا: لوگو! ماہِ رمضان تم پر سایہ فگن ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ ماہ رمضان ہے جس میں اللہ نے تم پر روزے فرض کئے ہیں اور اس رات میں ایک سنت نماز پڑھنا راتوں میں ستر نمازوں کے برابر ہے اور جو اس میں کسی سے نیکی اور احسان کرے اس کا اجر وہی ہے جو ایک فریضہ ادا کرنے کا فرائض خدا سے اور جو اس رات کو ایک فریضہ ادا کرے ایسا ہے جیسے دوسری راتوں میں اور مہینوں کے ستر فریضے ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے، اس میں اللہ رزقِ مومن میں زیادتی کرتا ہے اور جو ایک مومن روزہ دار کا روزہ

افطار کرائے تو عند اللہ یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، کسی نے کہا: یارسول اللہؐ! اگر کسی میں روزہ افطار کرانے کی قدرت نہ ہو؟ فرمایا: اللہ کریم ہے، وہ یہ ثواب اس کو دے گا جو تھوڑا سا دودھ کسی روزہ دار کو پلا دے یا میٹھا پانی ہی پلا دے یا چند خرمے ہی کھلا دے اور جو اپنے غلام سے خدمات کم لے خدا روزِ قیامت اس کے حساب میں تخفیف کرے گا اس ماہ کا اول رحمت ہے اوسط مغفرت اور آخر اجابت اور نار سے آزادی ہے، تم میں سے کوئی چار خصلتوں سے غافل نہ ہو کہ وہ خدا کو راضی کرنے والی ہیں، دو عادتیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔ وہ دو باتیں جو اللہ کو راضی کرتی ہیں گواہی دینا لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہؐ کی اور جن دو کے بغیر چارۂ کار نہیں وہ اللہ سے سوال کرنا ہے اپنی حاجتوں اور جنت کا اور سوال کرنا ہے اور عاقبت اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا"۔

۶۔ اے سدیر! دس غلام آزاد کرسکتے ہو؟

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: دَخَلَ سَدِيرٌ عَلَى أَبِي ع فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا سَدِيرُ ! هَلْ تَدْرِي أَيُّ اللَّيَالِي هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فِدَاكَ أَبِي هَذِهِ لَيَالِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا ذَاكَ فَقَالَ لَهُ۔ أَتَقْدِرُ عَلَى أَنْ تُعْتِقَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ هَذِهِ اللَّيَالِي عَشْرَ رَقَبَاتٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ لَهُ سَدِيرٌ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا يَبْلُغُ مَالِي ذَاكَ فَمَا زَالَ يَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَ بِهِ رَقَبَةً وَاحِدَةً فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تُفَطِّرَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ رَجُلًا مُسْلِماً فَقَالَ لَهُ بَلَى وَعَشَرَةً فَقَالَ لَهُ أَبِي ع فَذَاكَ الَّذِي أَرَدْتُ يَا سَدِيرُ إِنَّ إِفْطَارَكَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ ع".

"فرمایا حضرتؑ نے سدیر میرے والد کے پاس آیا ماہ رمضان میں، حضرتؑ نے فرمایا: اے سدیر! تم جانتے ہو یہ کون سی راتیں ہیں؟ اس نے کہا: ہاں میرا باپ آپ پر قربان یہ ماہ رمضان کی راتیں ہیں، مگر یہ کیوں پوچھا؟ فرمایا: کیا تم ان میں سے ہر رات میں دس غلام آزاد کرسکتے ہو اولادِ اسمٰعیل سے، اس نے کہا: مجھ سے ممکن نہیں، پھر حضرت نے

کم کرتے کرتے فرمایا: اچھا ایک تو آزاد کر سکتے ہو تمام رمضان میں، اس نے کہا: میں اس پر بھی قادر نہیں، فرمایا: تم اس پر قادر ہو کہ ہر رات کو ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادو۔ اس نے کہا: میں ایک کا کیا دس مسلمان کا روزہ افطار کرادوں، فرمایا: اے سدیر! میں یہی چاہتا ہوں ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادینا برابر ہے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے"۔

۷۔ جو روزہ افطار کرائے اسے روزے دار کے برابر ثواب

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِماً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ".

"فرمایا حضرتؑ نے جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا"۔

۸۔ رمضان نہ کہو ماہِ رمضان کہو

"مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَا تَقُولُوا رَمَضَانَ وَلَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا رَمَضَانُ".

"امیر المومنینؑ نے فرمایا: صرف رمضان نہ کہو بلکہ ماہِ رمضان کہو، تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا"۔

۹۔ یہ نہ کہو رمضان آیا رمضان گیا

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كُنَّا عِنْدَهُ ثَمَانِيَةَ رِجَالٍ فَذَكَرْنَا رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا هَذَا رَمَضَانُ وَلَا ذَهَبَ رَمَضَانُ، وَلَا جَاءَ

رَمَضَانُ فَإِنَّ رَمَضَانَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَجِيءُ وَلَا يَذْهَبُ وَإِنَّمَا يَجِيءُ وَ يَذْهَبُ الزَّائِلُ وَ لَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانَ فَإِنَّ الشَّهْرَ مُضَافٌ إِلَى الِاسْمِ وَ الِاسْمُ اسْمُ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ جَعَلَهُ مَثَلًا وَعِيداً ".

" حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آٹھ آدمی رمضان کا ذکر کر رہے تھے حضرت نے فرمایا: یہ نہ کہو: یہ رمضان ہے یا رمضان گیا یا آیا، کیونکہ رمضان تو خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے، وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے، آنا جانا تو زوال پذیر چیز کے لئے ہوتا ہے، بلکہ ماہِ رمضان کہو، ماہ کا لفظ مضاف ہے اسم کی طرف جو اسمائے الٰہیہ میں سے ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اسے عید قرار دیا گیا"۔

۱۰۔ حضورؐ ہلالِ رمضان دیکھ کر قبلہ رو ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے

" عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ص إِذَا أَهَلَّ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ وَ الْعَافِيَةِ الْمُجَلِّلَةِ وَ الرِّزْقِ الْوَاسِعِ وَ دَفْعِ الْأَسْقَامِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صِيَامَهُ وَ قِيَامَهُ وَ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ فِيهِ اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُ لَنَا وَ تَسَلَّمْهُ مِنَّا وَ سَلِّمْنَا فِيهِ ".

" فرمایا حضرتؑ نے جب ہلالِ ماہ رمضان نمودار ہوتا تو حضرت رسولؐ خدا قبلہ رو ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے: یا اللہ! اس ماہ کو گزارنا امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شاندار عافیت اور کشادہ رزق سے اور بیماریوں کے دور رکھنے سے، یا اللہ! اس ماہ میں روزہ کی اور رات کو قائم اللیل ہونے کی اور قرآن پڑھنے کی توفیق دے، خداوندا! سلامتی سے اسے گزار اور ہمارے اعمال کو قبول کر ماہ رمضان میں"۔

۱۱۔ چاند دیکھو تو اپنی جگہ ٹھہر کر خیر کی دعا کرو

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِذَا رَأَيْتَ الْهِلَالَ فَلَا تَبْرَحْ وَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَ فَتْحَهُ وَ نُورَهُ وَ نَصْرَهُ وَ بَرَكَتَهُ وَ طَهُورَهُ وَ رِزْقَهُ وَ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيهِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ وَ الْبَرَكَةِ وَ التَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَى".

"فرمایا امیرالمومنینؑ نے جب چاند دیکھو تو اپنی جگہ سے بغیر ہٹے کہو یا اللہ میں اس ماہ میں سوال کرتا ہوں خیر کا فتح کا نصرت کا، برکت کا طہارت کا اور رزق کا اس ماہ میں نیکی کا اور اس کے بعد بھی اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شے سے جو اس میں ہو یا اس کے بعد ہو یا اللہ اس ماہ میں داخل کر ہم پر ایمان و ایمان و سلامتی اور اسلام اور برکت اور توفیق کو جس سے تو راضی ہو"۔

۱۲۔ پہلی رات میں توفیق روزہ کی دعا کرو

"مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقُلْ- اللَّهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مُنْزِلَ الْقُرْآنِ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ- وَ أَنْزَلْتَ فِيهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَ الْفُرْقَانِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا صِيَامَهُ وَ أَعِنَّا عَلَى قِيَامِهِ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُ لَنَا وَ سَلِّمْنَا فِيهِ وَ تَسَلَّمْهُ مِنَّا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَ مُعَافَاةٍ وَ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ فِيمَا يُفْرَقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ

سَعْيُهُمْ - الْمَغْفُورِ ذَنْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ لِي فِي عُمُرِي وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ".

"فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہو تو کہو! اے میرے رب جو ماہ رمضان کا رب ہے جو منزل قرآن ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن نازل کیا ہے اور جس میں آیات بینات نازل کی ہیں ہدایت و حق و باطل میں فرق کے لئے یا اللہ ہمیں روزہ کی توفیق دے اور اس کے قیام میں ہماری مدد کر یا اللہ ہمارے روزے قبول کر، ان میں آسانی پیدا کر اور تقصیر کو معاف کر اور پورا کر امر معین کو جسے تو لیلۃ القدر میں جاری کرے اور جو نہ تو رَد ہوتا ہے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے اور یہ کہ مجھے اپنے گھر کے حاجیوں میں لکھ جن کا حج مقبول ہو اور جن کی سعی مشکور ہو اور جن کے گناہ مغفور ہوں اور ان کے لئے کفارہ قرار دے اور میری عمر کو طویل کرا دے اور میری حلال روزی میں وسعت دے"۔

۱۳۔ ماہِ رمضان آئے تو حج کی دعا کرو

" عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ- اللَّهُمَّ إِنِّي بِكَ أَتَوَسَّلُ وَ مِنْكَ أَطْلُبُ حَاجَتِي مَنْ طَلَبَ حَاجَةً إِلَى النَّاسِ فَإِنِّي لَا أَطْلُبُ حَاجَتِي إِلَّا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ أَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ وَ رِضْوَانِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَنْ تَجْعَلَ لِي فِي عَامِي هَذَا إِلَى بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبِيلًا حَجَّةً مَبْرُورَةً مُتَقَبَّلَةً زَاكِيَةً خَالِصَةً لَكَ تَقَرُّ بِهَا عَيْنِي وَ تَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتِي وَ تَرْزُقُنِي أَنْ أَغُضَّ بَصَرِي وَ أَنْ أَحْفَظَ فَرْجِي وَ أَنْ أَكُفَّ بِهَا عَنْ جَمِيعِ مَحَارِمِكَ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ آثَرَ عِنْدِي مِنْ طَاعَتِكَ وَ خَشْيَتِكَ وَ الْعَمَلِ بِمَا أَحْبَبْتَ وَ التَّرْكِ لِمَا كَرِهْتَ وَ نَهَيْتَ عَنْهُ وَ اجْعَلْ ذَلِكَ فِي يُسْرٍ وَ يَسَارٍ وَ عَافِيَةٍ وَ أَوْزِعْنِي شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ

تَجْعَلَ وَفَاتِي قَتْلًا فِي سَبِيلِكَ تَحْتَ رَايَةِ نَبِيِّكَ مَعَ أَوْلِيَائِكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْتُلَ بِي أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُكْرِمَنِي بِهَوَانِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا تُهِنِّي بِكَرَامَةِ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ، حَسْبِيَ اللهُ مَا شَاءَ اللهُ".

"فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے: جب ماہِ رمضان آئے تو یہ دعا پڑھو: یا اللہ میں صرف تجھ ہی سے طلب حاجت کرتا ہوں بجائے لوگوں سے مانگنے کے۔ میری حاجت تجھ ہی سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں، میں فضل و کرم سے سوال کرتا ہو رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمد پر اور یہ کہ اس سال مجھے حج بیت اللہ کی توفیق دے ایسا حج جو مقبول ہو خالص اور پاک بیت سے ہو۔ جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرے درجات بلند ہوں اور مجھے عطا کر ایسا ارادہ کہ میں اپنی آنکھ کو حرام پر نظر کرنے سے روکوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کروں اور محارم سے اپنا ہاتھ روکوں اس طرح کہ کوئی شے مجھے تیری اطاعت اور تیرے خوف سے نہ روکے اور وہ عمل کروں جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤں اور یہ سب کچھ فراخ دستی و عافیت میں ہو اور توفیق دے اپنے شکر کی اور میں تیری راہ تیرے نبی اور تیرے اولیا کے رایت کے تحت مقتول ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیرے رسولؐ کے دشمنوں کو قتل کروں اور مجھے عزت دے اس مخلوق کے مقابل جو تیرے نزدیک ذلیل ہے اور اپنے اولیا کے سامنے مجھے ذلیل نہ کر اور میرا راستہ رسول کا راستہ قرار دے اور میرے لئے اللہ کافی ہے اور جو وہ چاہے۔ کافی ہے"۔

۱۴۔ جب روزہ رکھو تو آنکھ کان وغیرہ کا روزہ ہو

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَشَعْرُكَ وَجِلْدُكَ وَعَدَّدَ أَشْيَاءَ غَيْرَ هَذَا وَقَالَ لَا يَكُونُ يَوْمُ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ".

"فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے: جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، بال اور کھال وغیرہ سب کا روزہ ہے اور روزہ کا دن عام دنوں کی طرح نہ ہو"۔

۱۵۔ روزے میں شکم و فرج و زبان کو حرام سے بچائے

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ (ص) لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَا جَابِرُ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَنْ صَامَ نَهَارَهُ وَ قَامَ وِرْداً مِنْ لَيْلِهِ وَ عَفَّ بَطْنُهُ وَ فَرْجُهُ وَ كَفَّ لِسَانَهُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَخُرُوجِهِ مِنَ الشَّهْرِ فَقَالَ جَابِرٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص يَا جَابِرُ وَ مَا أَشَدَّ هَذِهِ الشُّرُوطَ".

"فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! یہ ماہِ رمضان ہے جو روزہ رکھے اور رات کو ذکر الٰہی کرے اور اپنے شکم و فرج کو حرام سے بچائے اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح باہر نکلے گا جیسے وہ نہا کر نہر سے نکلا ہو، جابرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ حدیث کیسی اچھی ہے، فرمایا: اس کے شرائط کتنے سخت ہیں"۔

۱۶۔ روزہ یعنی زبان اور آنکھوں کی حفاظت کرے

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَتْ مَرْيَمُ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمنِ صَوْماً أَيْ صَوْماً صَمْتاً وَ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى أَيْ صَمْتاً فَإِذَا صُمْتُمْ فَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَ لَا تَنَازَعُوا وَ لَا تَحَاسَدُوا".

"فرمایا حضرتؑ نے: روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں، پھر فرمایا: مریم نے کہا: میں نے رحمٰن کے لئے روزہ نذر کیا ہے، یعنی خاموشی کا روزہ، مطلب یہ ہے کہ بدگوئی سے زبان کو روکا جائے، "صمت" کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کرو، اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، جھگڑا نہ کرو اور ایک دوسرے کا حسد نہ کرو"۔

۱۷۔ حضورؐ نے روزہ دار عورت سے کہا افطار کرلو

"قَالَ وَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ (ص) امْرَأَةً تَسُبُّ جَارِيَةً لَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ (ص) بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَكُونِينَ صَائِمَةً وَ قَدْ سَبَبْتِ جَارِيَتَكِ إِنَّ الصَّوْمَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع) إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ مِنَ الْحَرَامِ وَ الْقَبِيحِ وَ دَعِ الْمِرَاءَ وَ أَذَى الْخَادِمِ وَ لْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارُ الصِّيَامِ وَ لَا تَجْعَلْ يَوْمَ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ".

"حضرت رسول خداؐ نے سنا کہ ایک عورت بحالت روزہ اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی، حضرتؐ نے اسے بلایا اور کھانا منگا کر اس سے کہا کہ اسے کھا، اس نے کہا: میں روزہ سے ہوں، فرمایا: تیرا روزہ ہی کہاں رہا جب کہ تو اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی، روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں، فرمایا: ابوعبداللہ علیہ السلام نے روزہ جب رکھو تو کان اور آنکھ کو حرام اور قبیح سے بچاؤ اور جھگڑا نہ کرو، نوکر کو اذیت نہ دو، روزہ کا وقار قائم رکھو اور عام دنوں کی طرح روزہ کا دن نہ ہونا چاہیے"۔

۱۸۔ حضورؐ ہر ماہ تین دن روزے رکھتے تھے

"أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ص عَلَى صَوْمِ شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ وَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلِ خَمِيسٍ وَ أَوْسَطِ أَرْبِعَاءَ وَ آخِرِ خَمِيسٍ وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع يَصُومَانِ ذَلِكَ".

"فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ شعبان و رمضان کے روزے رکھتے تھے اور تین دن ہر مہینے میں، پہلی جمعرات، درمیانی چہار شنبہ اور آخری جمعرات کو، اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے"۔

۱۹۔ سحری کھانا برکت کا باعث

" عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص السَّحُورُ بَرَكَةٌ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص لَا تَدَعُ أُمَّتِي السَّحُورَ وَلَوْ عَلَى حَشَفَةٍ ".

" فرمایا حضرتؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سحری کھانا برکت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت سحری ترک نہ کرے اگرچہ ایک خرما ہی ہو"۔

۲۰۔ افطار کرتے وقت کی دعا

" عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ ع أَنَّ رَسُولَ اللهِ (ص) كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَ عَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَقِيَ الْأَجْرُ ".

" فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خداؐ جب افطار کرتے تو فرماتے: یا اللہ ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا، پس اس کو قبول کر ہماری پیاس بجھ گئی، سوکھی رگیں سیراب ہوئیں اور اجر باقی رہا"۔

۲۱۔ افطار نماز سے پہلے ہو یا بعد میں

" عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْإِفْطَارِ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَهَا قَالَ إِنْ كَانَ مَعَهُ قَوْمٌ يَخْشَى أَنْ يَحْبِسَهُمْ عَنْ عَشَائِهِمْ فَلْيُفْطِرْ مَعَهُمْ وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّ وَ لْيُفْطِرْ ".

" حضرت سے پوچھا گیا افطار قبل نماز ہو یا بعد، اگر کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کا اندیشہ ہو کہ ان کے کھانے میں دیر ہو جائے گی تو قبل نماز افطار کرلے ورنہ نماز پڑھ کر افطار کرے"۔

۲۲۔جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کا کفارہ

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً يَوْماً وَاحِداً مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ قَالَ يُعْتِقُ نَسَمَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ تَصَدَّقَ بِمَا يُطِيقُ".

"فرمایا اس شخص کے بارے میں جو روزہ نہ رکھے ماہِ رمضان میں قصداً ایک دن بغیر عذر، تو ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اس کی طاقت نہ ہو تو صدقہ دے"۔

۲۳۔بچے نو برس کے ہوجائیں تو روزے کا حکم دو

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: إِنَّا نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِالصِّيَامِ إِذَا كَانُوا بَنِي سَبْعِ سِنِينَ بِمَا أَطَاقُوا مِنْ صِيَامِ الْيَوْمِ فَإِنْ كَانَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ وَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقَلَّ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ وَ الْغَرَثُ أَفْطَرُوا حَتَّى يَتَعَوَّدُوا الصَّوْمَ وَ يُطِيقُوهُ فَمُرُوا صِبْيَانَكُمْ إِذَا كَانُوا أَبْنَاءَ تِسْعِ سِنِينَ بِمَا أَطَاقُوا مِنْ صِيَامٍ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ أَفْطَرُوا".

"فرمایا حضرتؑ نے! ہم اپنے لڑکوں کو سات سال کی عمر میں روزہ کا حکم دیتے ہیں تاکہ دن کے جس حصہ تک ان میں طاقت ہو رکھیں پس تم بھی اپنے بچوں کو جب نو برس کے ہوجائیں روزہ کا حکم دو تاکہ جتنی طاقت ہو اتنی دیر رکھیں جب ان پر پیاس کا غلبہ ہو تو افطار کرلیں"۔

۲۴۔جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو شیاطین کو بند کردیا جاتا ہے

"أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ص يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ إِلَى النَّاسِ

فَيَقُولُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ غُلَّتْ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَبْوَابُ الْجِنَانِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَ اسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ وَ كَانَ لِلّٰهِ فِيهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءُ يُعْتِقُهُمُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ - اللّٰهُمَّ أَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفاً وَأَعْطِ كُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفاً حَتَّى إِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَوَّالٍ نُودِيَ الْمُؤْمِنُونَ أَنِ اغْدُوا إِلَى جَوَائِزِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا هِيَ بِجَائِزَةِ الدَّنَانِيرِ وَلَا الدَّرَاهِمِ ".

"فرمایا ابو جعفرؑ نے کہ رسول اللہؐ نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو سرکش شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے، (نفس امارہ کی خواہشیں رک جاتی ہیں) اور آسمان و جنت و رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر شب ایک منادی ندا کرتا ہے، ہے کوئی سوال کرنے والا، ہے کوئی استغفار کرنے والا اور کہنے والا، یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور ہر بخیل کے مال کے تلف کر، جب ماہ شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے تو مومنوں کو ندا دد جاتی ہے صبح کرو اپنے انعامات کے لئے یہ انعام کا دن ہے امامؑ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ انعام دینار و درہم کا نہیں"۔

۲۵۔ حضورؐ نے ماہِ شعبان میں بلالؓ کے ذریعے مجمع کو بلا کر خطبہ دیا

" عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (ص) لَمَّا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثٍ بَقِينَ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ لِبِلَالٍ نَادِ فِي النَّاسِ فَجَمَعَ النَّاسَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ خَصَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ وَحَضَرَكُمْ وَهُوَ سَيِّدُ

الشُّهُورِ لَيْلَةٌ فِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجِنَانِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ وَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ وَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَمْ يَغْفِرِ اللهُ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللهُ".

"شعبان کے ایک تہائی دن باقی تھے کہ حضرت رسول خدا نے بلال سے فرمایا لوگوں کو بلاؤ جب سب جمع ہوگئے تو آپ نے منبر پر جاکر حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: لوگو! یہ وہ مہینہ ہے جسے اللہ نے تم سے مخصوص کیا ہے اور وہ تمام مہینوں کا سردار ہے اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے دوزخ کے دروازے اس میں بند ہوجاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جو اس مہینے کو پالے وہ دعائے مغفرت نہ کرے خدا اپنی رحمت سے اسے دور رکھتا ہے اور جو والدین کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے"۔

۲۶۔ جو بوڑھے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ ایک مد غلّہ دیں

" عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَ الْعَجُوزِ الْكَبِيرَةِ الَّتِي تَضْعُفُ عَنِ الصَّوْمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ تَصَدَّقُ فِي كُلِّ يَوْمٍ بِمُدِّ حِنْطَةٍ".

"فرمایا جو بوڑھے یا بوڑھیاں ماہ رمضان میں روزے نہ رکھ سکتے ہوں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد گیہوں صدقہ دے"۔

۲۷۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے روزہ کا حکم

" مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ الْحَامِلُ الْمُقْرِبُ وَ الْمُرْضِعُ الْقَلِيلَةُ اللَّبَنِ لَا حَرَجَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُفْطِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّهُمَا لَا تُطِيقَانِ الصَّوْمَ وَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَصَدَّقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ يُفْطِرُ فِيهِ بِمُدٍّ مِنْ

طَعَامٍ وَ عَلَيْهِمَا قَضَاءُ كُلِّ يَوْمٍ أَفْطَرَتَا فِيهِ تَقْضِيَانِهِ بَعْدُ. - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع مِثْلَهُ".

"قریب الولادت حاملہ اور دودھ پلانے والی جس کا دودھ کم ہو کوئی حرج نہیں اگر وہ روزہ نہ رکھے، کیونکہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتیں لیکن انھیں چاہیئے کہ جس روز روزہ نہ ہو وہ اس کا فدیہ ایک مُد اناج دیں اور بعدِ رمضان جتنے روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے"۔

۲۸۔ اکیسویں اور تیئسویں رات کی نماز

"أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع صَلِّ لَيْلَةَ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ مِائَةَ رَكْعَةٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ".

"فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اکیسویں اور تیئسویں شب میں سو رکعت نماز بجالاؤ اور ہر رکعت میں دس بار قل ہو اللہ پڑھو"۔

۲۹۔ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل کیوں؟

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالُوا قَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ وَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا سَعِيداً السَّمَّانَ كَيْفَ يَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْراً مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ قَالَ الْعَمَلُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ فِي أَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ".

"لوگوں نے پوچھا لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے کیوں افضل ہے؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عمل اس شب میں ہوگا وہ ان ہزار مہینوں کے عمل سے افضل ہوگا جن میں لیلۃ القدر نہ ہو"۔

۳۰۔ عید الفطر کی تکبیریں

"عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدٍ النَّقَّاشِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع لِي أَمَا إِنَّ فِي الْفِطْرِ تَكْبِيراً وَلَكِنَّهُ مَسْتُورٌ قَالَ: قُلْتُ: وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْفِطْرِ فِي الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَفِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ ثُمَّ يُقْطَعُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ (عَزَّوَجَلَّ) وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ يَعْنِي الصِّيَامَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ".

"فرمایا حضرتؑ نے کہ عید الفطر ہمارا ایک مقصد تکبیر ہے، لیکن وہ لوگوں سے مستور ہے، میں نے کہا: وہ تکبیر کہاں کہی جائے؟ فرمایا: شب عید مغرب اور عشاء کے بعد اور صبح کی نماز کے بعد اور نماز عید کے بعد پھر حضرت خاموش ہوئے، میں نے کہا کیسے کہیں، فرمایا یوں کہو: "اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ يَعْنِي الصِّيَامَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ".

۳۱۔ شب عید کی اجرت

"مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (ع): إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ الْمَغْفِرَةَ تَنْزِلُ عَلَى مَنْ صَامَ- شَهْرَ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَا حَسَنُ إِنَّ الْقَارِيجَارَ، إِنَّمَا يُعْطَى أُجْرَتَهُ عِنْدَ فَرَاغِهِ ذَلِكَ لَيْلَةَ الْعِيدِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْمَلَ فِيهَا فَقَالَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاغْتَسِلْ وَ إِذَا صَلَّيْتَ الثَّلَاثَ الْمَغْرِبِ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَ قُلْ يَا ذَا الْمَنِّ يَا ذَا الطَّوْلِ يَا ذَا الْجُودِ يَا مُصْطَفِياً مُحَمَّداً وَ نَاصِرَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ أَحْصَيْتَهُ عَلَيَّ وَ نَسِيتُهُ وَ هُوَ عِنْدَكَ فِي كِتَابِكَ وَ تَخِرُّ سَاجِداً وَ تَقُولُ مِائَةَ مَرَّةٍ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَ أَنْتَ سَاجِدٌ وَ تَسْأَلُ

حَوَائِجَكَ. وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (ع) كَانَ يُصَلِّي فِيهَا رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ أَلْفَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً".

"حسن بن راشد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: لوگ کہتے ہیں کہ مغفرت نازل ہوتی ہے اس شخص پر جو روزہ رکھے ماہ صیام میں شب قدر کا، فرمایا: اے حسن! کاریگروں کو اجرت دی جاتی ہے کام سے فراغت کے بعد، یہی صورت شب عید کی ہے، میں نے کہا: میں آپ پر فدا ہوں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ فرمایا: جب سورج غروب ہو تو غسل کرو، پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو: اے احسان کرنے والے! اے صاحب قوت و سخاوت، اے برگزیدہ کرنے والے محمدؐ کو اور ان کی مدد کرنے والے! رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور بخشش دے میرے ہر گناہ کو جس کا تو نے احصا کیا ہے اور میں بھول گیا ہوں درآنحالیکہ وہ تیری کتاب میں ہے پھر سجدہ میں سو بار اتوب الی اللہ کہو اور اپنی حاجت طلب کرو، روایت کی گئی ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ شب قدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد ایک ہزار بار قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک بار"۔

۳۲۔ جو شب عید مہمان رہے اس کا فطرہ دیا جائے گا

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ (ع) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الضَّيْفُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْضُرُ يَوْمُ الْفِطْرِ يُؤَدِّي عَنْهُ الْفِطْرَةَ قَالَ نَعَمْ الْفِطْرَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ يَعُولُ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ".

"راوی کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر کسی کا کوئی بھائی روز عید تک مہمان رہے کیا وہ اس کا فطرہ دے، فرمایا: ہاں فطرہ دینا واجب ہے ہر اس کی طرف سے جس کا کھانا اس کے اوپر ہو مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا مملوک"۔

۳۳۔ اعتکاف کم سے کم تین دن ہوگا

"أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ: الْمُعْتَكِفُ لَا يَشَمُّ الطِّيبَ وَ لَا يَتَلَذَّذُ بِالرَّيْحَانِ وَ لَا يُمَارِي وَ لَا يَشْتَرِي وَ لَا يَبِيعُ قَالَ وَ مَنِ اعْتَكَفَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَهُوَ يَوْمَ الرَّابِعِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ زَادَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أُخَرَ وَ إِنْ شَاءَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنْ أَقَامَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يُتِمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أُخَرَ".

"فرمایا معتکف کو خوشبو نہیں سونگھنی چاہیئے اور نہ پھولوں سے لذت حاصل کرنی چاہیئے، نہ کسی سے جھگڑا کرنا چاہیئے اور نہ خرید و فروخت کرنی چاہیئے اور جو تین دن اعتکاف میں رہے چوتھے دن اسے اختیار ہے چاہے تین دن اور بڑھادے چاہے مسجد سے نکل آئے اور اگر دو دن اور ٹھہر جائے گا تو اگلے پورے کر کے مسجد سے نکل آئے"۔

۳۴۔ اعتکاف میں روزہ ہوگا

"أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ: لَا يَكُونُ الِاعْتِكَافُ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ مَنِ اعْتَكَفَ صَامَ وَ يَنْبَغِي لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا اعْتَكَفَ أَنْ يَشْتَرِطَ كَمَا يَشْتَرِطُ الَّذِي يُحْرِمُ".

"فرمایا اعتکاف تین دن سے کم نہیں ہوتا اور جو اعتکاف کرے وہ روزہ سے ہو اور معتکف کو چاہیئے کہ وقت اعتکاف وہی شرط کرے جو احرام کی ہوتی ہیں"۔

۳۵۔ معتکف مسجد سے چند خاص کام کے لئے ہی جاسکتا ہے

"عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا إِلَى الْجُمُعَةِ أَوْ جَنَازَةٍ أَوْ غَائِطٍ".

"معتکف مسجد سے نہ نکلے سوائے نماز جمعہ یا نماز جنازہ یا رفع حاجت کے لئے"۔

۳۶۔ معتکف مسجد سے باہر نہ رکے

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا لِحَاجَةٍ لَابُدَّ مِنْهَا ثُمَّ لَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْجِعَ وَلَا يَخْرُجُ فِي شَيْءٍ إِلَّا لِجَنَازَةٍ أَوْ يَعُودُ مَرِيضاً وَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْجِعَ وَاعْتِكَافُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ ذَلِكَ".

"فرمایا معتکف کو مسجد سے نہ نکلنا چاہیئے مگر شدید ضرورت میں اور واپس آنے تک کہیں نہ بیٹھے اور نہ باہر آئے مگر جنازہ کے لئے یا مریض کی عیادت کے لئے، مگر لوٹنے تک بیٹھے نہیں عورت کے اعتکاف کی بھی یہی صورت ہے"۔

۳۷۔ امام زین العابدینؑ نے زہری سے روزوں کی قسمیں بتائیں

"عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (ع) قَالَ: قَالَ لِي يَوْماً يَا زُهْرِيُّ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَقُلْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فِيمَ كُنْتُمْ قُلْتُ تَذَاكَرْنَا أَمْرَ الصَّوْمِ فَاجْتَمَعَ رَأْيِي وَرَأْيُ أَصْحَابِي عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الصَّوْمِ شَيْءٌ وَاجِبٌ إِلَّا صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا زُهْرِيُّ لَيْسَ كَمَا قُلْتُمْ الصَّوْمُ عَلَى أَرْبَعِينَ وَجْهاً فَعَشَرَةُ أَوْجُهٍ مِنْهَا وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَعَشَرَةُ أَوْجُهٍ مِنْهَا صِيَامُهُنَّ حَرَامٌ وَأَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْهَا صَاحِبُهَا بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَصَوْمُ الْإِذْنِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ وَصَوْمُ التَّأْدِيبِ وَصَوْمُ الْإِبَاحَةِ وَصَوْمُ السَّفَرِ وَالْمَرَضِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْهُنَّ لِي قَالَ أَمَّا الْوَاجِبَةُ فَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِيمَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ

وَاجِبٌ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللهِ وَ كَانَ اللهُ عَلِيماً حَكِيماً، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ. هٰذَا لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِطْعَامَ كُلُّ ذٰلِكَ مُتَتَابِعٌ وَ لَيْسَ بِمُتَفَرِّقٍ وَ صِيَامُ أَذَى حَلْقِ الرَّأْسِ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَصَاحِبُهَا فِيهَا بِالْخِيَارِ فَإِنْ صَامَ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ صَوْمُ الْمُتْعَةِ وَاجِبٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ، وَ صَوْمُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّداً فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْياً بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَاماً. أَوَ تَدْرِي كَيْفَ يَكُونُ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَاماً يَا زُهْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ يُقَوَّمُ الصَّيْدُ قِيمَةً قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ تُفَضُّ تِلْكَ الْقِيمَةُ عَلَى الْبُرِّ ثُمَّ يُكَالُ ذٰلِكَ الْبُرُّ أَصْوَاعاً فَيَصُومُ لِكُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْماً وَ صَوْمُ النَّذْرِ وَاجِبٌ وَ صَوْمُ الْاِعْتِكَافِ وَاجِبٌ وَ أَمَّا الصَّوْمُ الْحَرَامُ فَصَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحَى وَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَصَوْمُ يَوْمِ الشَّكِّ أُمِرْنَا بِهِ وَ نُهِينَا عَنْهُ أُمِرْنَا بِهِ أَنْ نَصُومَهُ مَعَ صِيَامِ شَعْبَانَ وَ نُهِينَا عَنْهُ أَنْ يَنْفَرِدَ الرَّجُلُ بِصِيَامِهِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ النَّاسُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ شَيْئاً كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَنْوِي لَيْلَةَ الشَّكِّ أَنَّهُ صَائِمٌ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنْ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَجْزَأَ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ يَضُرَّهُ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ يُجْزِئُ صَوْمُ تَطَوُّعٍ عَنْ فَرِيضَةٍ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً صَامَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ تَطَوُّعاً وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدُ بِذٰلِكَ لَأَجْزَأَ عَنْهُ لِأَنَّ الْفَرْضَ إِنَّمَا وَقَعَ عَلَى الْيَوْمِ بِعَيْنِهِ وَ صَوْمُ الْوِصَالِ

حَرَامٌ وَ صَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ الدَّهْرِ حَرَامٌ، وَ أَمَّا الصَّوْمُ الَّذِى صَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَصَوْمُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الْخَمِيسِ وَ صَوْمُ الْبِيضِ، وَ صَوْمُ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَكُلُّ ذَلِكَ صَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَ أَمَّا صَوْمُ الْإِذْنِ فَالْمَرْأَةُ لَا تَصُومُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَ الْعَبْدُ لَا يَصُومُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ وَ الضَّيْفُ لَا يَصُومُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَ أَمَّا صَوْمُ التَّأْدِيبِ فَأَنْ يُؤْخَذَ الصَّبِيُّ إِذَا رَاهَقَ، بِالصَّوْمِ تَأْدِيباً وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَ كَذَلِكَ الْمُسَافِرُ إِذَا أَكَلَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ قَدِمَ أَهْلَهُ أُمِرَ بِالْإِمْسَاكِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَيْسَ بِفَرْضٍ، وَ أَمَّا صَوْمُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِياً أَوْ قَاءَ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ فَقَدْ أَبَاحَ اللهُ لَهُ ذَلِكَ وَ أَجْزَأَ عَنْهُ صَوْمُهُ وَ أَمَّا صَوْمُ السَّفَرِ وَ الْمَرَضِ فَإِنَّ الْعَامَّةَ قَدِ اخْتَلَفَتْ فِي ذَلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ يَصُومُ وَ قَالَ آخَرُونَ لَا يَصُومُ وَ قَالَ قَوْمٌ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَ أَمَّا نَحْنُ فَنَقُولُ يُفْطِرُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيعاً فَإِنْ صَامَ فِي السَّفَرِ أَوْ فِي حَالِ الْمَرَضِ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَهَذَا تَفْسِيرُ الصِّيَامِ".

"زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسینؑ نے مجھ سے کہا تم کہاں سے آرہے ہو، میں نے کہا مسجد سے، فرمایا: وہاں کیا کر رہے تھے، میں نے کہا: ہم یہ بحث کر رہے تھے کہ کتنے روزے واجب ہیں، میری اور میرے اصحاب کی رائے یہ تھی کہ ماہِ رمضان کے سوا اور کوئی روزہ واجب نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: اے زہری! جو تم نے کہا یہ بات نہیں ہے، روزہ کی چالیس صورتیں ہیں ان میں سے واجب ہیں: جیسے ماہ صیام کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام ہیں اور چودہ صورتیں ایسی ہیں چاہے رکھے یا نہ رکھے اور صوم الاذن کی تین صورتیں ہیں، صوم التادیب، صوم الاباحت، اور صوم السفر والمرض، میں نے کہا: ذرا اس کی توضیح فرما دیجیے، فرمایا: جو روزے واجب ہیں وہ ماہ رمضان کے روزے

ہیں، دو مہینے لگاتار کفارہ، ظہار کے روزے ہیں، جیسا کہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کریں اور پھر رجوع کرنا چاہیں تو کفارہ قبل عورت کے پاس جانے کے غلام آزاد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے روزے پے در پے رکھے اور غلطی سے قتل کرنے کا کفارہ دو ماہ کے متواتر روزہ ہیں اور جو غلطی سے کسی کو قتل کر دے اور غلام آزاد نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے۔ (عمداً نہیں) تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور خوں بہا دینا ہے اس کے اہل کو۔ پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دو ماہ کے متواتر روزہ رکھے اور اللہ سے توبہ کرے اللہ علیم و حکیم ہے اور قسم کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھنا واجب ہے، جیسا کہ خدا فرماتا ہے: تین دن روزہ رکھنا تمہاری قسم کا کفارہ ہے، یہ اس کے لئے جو کھانا نہ کھلا سکے اور یہ روزے پے در پے رکھے متفرق نہ ہوں اور سر منڈوانے سے اگر تکلیف ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو اور وہ حج میں سر نہ منڈا سکے تو اس کا فدیہ روزہ ہے یا صدقہ یا عبادت، اختیار ہے ان میں سے جو چاہے بجالائے۔ اگر روزہ رکھے تو تین دن رکھے اور حج تمتع میں جو قربانی نہ کر سکے تو اس پر واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو عمرہ تمتع بجالائے اور قربانی نہ کر سکے تو تین دن ایام حج میں روزہ رکھے اور سات دن لوٹنے کے بعد اس طرح دس پورے ہو جائیں گے اور ایام حج میں شکار کے کفارہ میں روزہ واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں سے کسی جانور کو قصداً مار ڈالے تو اس کا کفارہ مثل چوپایہ کے قتل کے ہے جس پر فیصلہ کریں تم میں سے عادل لوگ یا تو قربانی کو کعبہ تک پہنچایا جائے یا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا اس کے برابر روزے رکھے جائیں، اے زہری! تم جانتے ہو یہ برابری کیسے ہوگی، اس نے کہا: میں نہیں جانتا، فرمایا: اس شکار کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے، پھر یہ قیمت گیہوں پر لگائی جائے اور پھر گیہوں صاع صاع کر کے ناپے جائیں پھر ہر نصف صاع پر ایک روزہ رکھا جائے پھر نذر کا روزہ واجب ہے اور سوم اعتکاف واجب ہے (یہ ہے واجب روزوں کی صورت) اور جو روزے حرام ہیں وہ عید الفطر اور عید الضحیٰ کا روزہ ہے اور تین دن ایام تشریق کے اور یوم شک کا روزہ جس کا ہمیں حکم بھی دیا گیا ہے اور منع بھی کیا گیا ہے، حکم دیا گیا ہے اس کا کہ ہم یوم شک کا روزہ

شعبان کے روزوں کے ساتھ رکھیں اور منع کیا گیا اس سے کہ جس دن لوگوں کو شک ہو کوئی تنہا بہ نیتِ صوم رمضان روزے رکھے، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر اس نے شعبان کا کوئی روزہ ہی نہ رکھا ہو تو کیا صورت ہوگی فرمایا یوم شک کی رات کو نیت کرے روزہ رکھتا ہوں ماہ شعبان کا۔ پس اگر رمضان کا چاند ہوجائے گا یہ تو روزہ اس میں شامل ہوجائے گا اور اگر ماہ شعبان ہی رہے گا تو اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا، میں نے کہا: سنت روزہ فرض کے لئے کیسے کافی ہوگا، فرمایا اگر کوئی ایک دن رمضان میں سنتی روزہ اس بناء پر رکھے کہ وہ نہیں جانتا کہ ماہ رمضان شروع ہوگیا ہے اور پھر اسے علم ہو تو یہ کافی ہوگا ماہ رمضان کے روزہ کے لئے کیونکہ فرض کی صورت بعینہ یہی ہوگی اور ملا کر دو روزہ رکھنا حرام ہے، چپ روزہ رکھنا حرام ہے اور صوم نذر معصیت بھی حرام ہے اور صوم دہر بھی حرام ہے۔ اور جن روزوں میں اختیار ہے وہ روز جمعہ کا روزہ ہے اور جمعرات کا اور ایام بیض اور ماہ رمضان کے بعد چھ دن ماہ شوال کے روزے، عرفہ کا روزہ، عاشور کا روزہ، ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے، اور سوم اذن سے مراد یہ ہے کہ عورت سنتی روزہ نہ رکھے بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے اور غلام نہ رکھے بغیر آقا کی اجازت کے اور مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے اور رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو کسی قوم کا مہمان ہو تو اس کے اذن کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے اور صوم تادیب جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچے تو تادیباً اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ کہ کسی غرض کے لئے ایسے ہی مسافر جب کھالے اول روز میں، پھر وہ اپنے گھر آجائے تو اسے چاہیے کہ بقیہ روز کچھ کھائے پیئے نہیں، لیکن یہ فرض نہیں اور صوم اباحت یہ ہے کہ کوئی شخص بھول کر روزہ میں کچھ کھا پی لے یا بلا قصد قے آجائے تو یہ اللہ نے مباح کر دیا ہے اور روزہ باقی رہے گا، لیکن صوم سفر و مرض تو عام مسلمانوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں نہ رکھے، بعض کہتے ہیں چاہے رکھے چاہے نہ رکھے۔ ہم کہتے ہیں دونوں حال میں نہ رکھے اگر رکھے گا تو اس پر قضا لازم ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے مہینے اس کی قضا بجا لائے، یہ ہے تقسیم روزوں کی"۔

۳۸۔ روزوں کا حق مولا سجادؑ کی زبانی

"رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَحَقُّ الصَّوْمِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ حِجَابٌ ضَرَبَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِكَ وَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَبَطْنِكَ وَفَرْجِكَ لِيَسْتُرَكَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ تَرَكْتَ الصَّوْمَ خَرَقْتَ سِتْرَ اللهِ عَلَيْكَ".

"حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روزے کے حق کے بارے میں فرماتے ہیں:
روزے کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ یہ ایک پردہ ہے جسے اللہ نے تیری زبان تیرے کان تیری آنکھ تیری شرمگاہ اور تیرے پیٹ کے سامنے لٹکا دیا ہے تاکہ وہ اس پردے کے ذریعے تجھے آگ سے بچائے پس اگر تم روزہ ترک کرو گے تو گویا تم نے اللہ کے اس پردے کو چاک کر دیا ہے"۔

چوتھا باب

ماہِ برکت و رحمت صحیفۂ سجادیہ میں[1]

- دعائے استقبال ماہِ رمضان (۴۴).
- دعائے وداع ماہِ رمضان (۴۵).
- دعائے بعد نمازِ عید الفطر (۴۶).

۱۔ صحیفۂ سجادیہ امام زین العابدین علیہ السلام کی دعاؤں کی کتاب.

ماہِ برکت و رحمت صحیفۂ سجادیہ میں

الف): دعائے استقبال ماہِ رمضان

یہ دُعا ماہِ رمضان کے استقبال کے سلسلہ میں ہے، ماہِ رمضان قمری سال کا نواں مہینہ ہے، جس میں طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروب شرعی تک چند امور بقصد قربت ترک کئے جاتے ہیں جیسے کھانا، پینا وغیرہ، اس ترکِ عمل کا نام "روزہ" ہے جو اسلامی عبادات میں ایک اہم عبادت ہے، روزہ صرف مذہب اسلام ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام ملل و مذاہب کسی نہ کسی صورت میں روزہ رکھتے اور اس کی افادیت کا اقرار کرتے ہیں، البتہ ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا اسلام سے مختص ہے، اسی لئے حضرت امام امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی دعا میں اس مہینے کو "شہر الاسلام" [اسلام کا مہینہ] فرمایا ہے۔

اس مہینہ کو ماہِ رمضان کے نام سے موسوم کرنے کے سلسلے میں یہ ہے کہ "رمضان" "رمض" سے ماخوذ ہے اور "رمض" کے معنی دھوپ کی شدت سے پتھر یا ریت وغیرہ گرم ہونے کے ہیں، اسی لئے جلتی ہوئی زمین کو "رمضاء" کہا جاتا ہے اور جب پہلی دفعہ روزے واجب ہوئے تو ماہِ رمضان سخت گرمی میں پڑا تھا اور روزوں کی وجہ سے گرمی و تپش کا احساس بڑھا تو اس مہینہ کا نام ماہِ رمضان یعنی ماہِ آتش فشاں پڑ گیا، یا اس لئے کہ یہ مہینہ گناہوں کو اس طرح جلاتا اور فنا کر دیتا ہے جس طرح سورج کی تمازت زمین کی رطوبتوں کو جلاتی اور فنا کرتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"إِنَّمَا سُمِّيَ رَمَضَانُ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ تُرْمَضُ فِيهِ الذُّنُوبُ أَيْ تُحْرَقُ".

"ماہ رمضان کو ماہ رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے"۔[1]

---

[1] مستدرک الوسائل، ج ۷، ص ۴۸۴.

۱۔ حمد و شکر الٰہی سے دعا کا آغاز

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِحَمْدِهٖ وَ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِهٖ لِنَكُوْنَ لِاِحْسَانِهٖ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ، وَلِيَجْزِيَنَا عَلٰى ذٰلِكَ جَزَآءَ الْمُحْسِنِيْنَ".

"تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی حمد و سپاس کی طرف ہماری رہنمائی کی اور ہمیں حمد گزاروں میں سے قرار دیا، تاکہ ہم اس کے احسانات پر شکر کرنے والوں میں محسوب ہوں اور ہمیں اس شکر کے بدلہ میں نیکو کاروں کا اجر دے"۔

"وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَبَانَا بِدِيْنِهٖ، وَ اخْتَصَّنَا بِمِلَّتِهٖ، وَ سَبَّلَنَا فِيْ سُبُلِ اِحْسَانِهٖ، لِنَسْلُكَهَا بِمَنِّهٖ اِلٰى رِضْوَانِهٖ، حَمْدًا يَّتَقَبَّلُهٗ مِنَّا، وَيَرْضٰى بِهٖ عَنَّا".

"اور تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنا دین عطا کیا اور اپنی ملت میں سے قرار دے کر امتیاز بخشا اور اپنے لطف و احسان کی راہوں پر چلایا، تاکہ ہم اس کے فضل و کرم سے ان راستوں پر چل کر اس کی خوشنودی تک پہنچیں، ایسی حمد جسے وہ قبول فرمائے اور جس کی وجہ سے ہم سے وہ راضی ہو جائے"۔

۲۔ دعا میں ماہِ رمضان کے نام

"وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ تِلْكَ السُّبُلِ شَهْرَهٗ شَهْرَ رَمَضَانَ، شَهْرَ الصِّيَامِ، وَ شَهْرَ الْاِسْلَامِ، وَ شَهْرَ الطَّهُوْرِ، وَ شَهْرَ التَّمْحِيْصِ، وَ شَهْرَ الْقِيَامِ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ، هُدًى لِّلنَّاسِ، وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ".

"اور تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے لطف و احسان کے راستوں میں سے ایک راستہ اپنے مہینہ کو قرار دیا، یعنی رمضان کا مہینہ، صیام کا مہینہ، اسلام کا مہینہ، پاکیزگی کا مہینہ، تصفیہ و تطہیر کا مہینہ، عبادت و قیام کا مہینہ، وہ مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا، جو لوگوں کے لئے رہنما ہے، ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی روشن صداقتیں رکھتا ہے"۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اس دعا میں رمضان المبارک کو چھ ناموں سے یاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں:

۱) شَهْرُ الإِسْلَامِ — ماہِ رمضان اسلام کا مہینہ ہے۔

۲) شَهْرُ الرَّمَضَانْ — ماہِ رمضان رمضان کا مہینہ ہے۔

۳) شَهْرُ الصِّيَامِ — ماہِ رمضان روزوں کا مہینہ ہے۔

۴) شَهْرُ الطُّهُوْر — ماہِ رمضان پاکیزگی کا مہینہ ہے۔

۵) شَهْرُ التَّمْحِيْصِ — ماہِ رمضان سختیوں کا مہینہ۔

۶) شَهْرُ الْقِيَامِ — ماہِ رمضان اٹھ کھڑے ہونے کا مہینہ۔

اس کے علاوہ معصومین علیہم السلام کی دیگر مختلف دُعاؤں، خطبات اور مناجات نیز احادیث وروایات میں ماہِ رمضان کو متعدد ناموں سے یاد کیا گیا، جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱) شَهْرُ الله — ماہِ رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

۲) شَهْرُ التَّوبَة — ماہِ رمضان توبہ کا مہینہ ہے۔

۳) شَهْرُ الْعَظِيْم — ماہِ رمضان عظیم مہینہ ہے۔

۴) شَهْرُ اللهِ الأَعْظَم — ماہِ رمضان اللہ کا ماہِ اعظم ہے۔

۵) شَهْرُ ضِيَافَةِ الله — ماہِ رمضان ضیافت خدا مہینہ ہے

۶) شَهْرُ نُزُوْلُ الْقُرآن — ماہِ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔

۷) شَهْرُ عِتْقٍ مِّنَ النَّار — ماہِ رمضان آتش جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔

۸) شَهْرُ مَغْفِرَة — ماہِ رمضان مغفرت کا مہینہ ہے۔

۹) شَهْرُ الْبَرَكَة — ماہِ رمضان برکت کا مہینہ ہے۔

۱۰) شَهْرُ الرَّحْمَة — ماہِ رمضان رحمت کا مہینہ ہے۔

۱۱) شَهْرُ إِطَاعَة — ماہِ رمضان اطاعت کا مہینہ ہے۔

۱۲) شَهْرُ الْعِبَادَة ماہِ رمضان عبادت کا مہینہ ہے۔
۱۳) شَهْرُ الْاِنَابَة ماہِ رمضان خدا کی طرف بازگشت کا مہینہ ہے۔
۱۴) شَهْرُ الْقِيَام ماہِ رمضان قیام کا مہینہ ہے۔
۱۵) شَهْرُ سَيِّدِ الشُّهُوْر ماہِ رمضان مہینوں کا سردار ہے۔
۱۶) شَهْرُ عِيْدُ اَوْلِيَاء ماہِ رمضان اولیاء خدا کی عید کا مہینہ ہے۔
۱۷) شَهْرُ الْمُؤْمِنِيْن ماہِ رمضان مومنوں کا مہینہ ہے۔
۱۸) شَهْرُ رَبِيْعِ الْقرآن ماہِ رمضان قرآن کی بہار کا مہینہ ہے۔
۱۹) شَهْرُ رَبِيْعِ الْفُقَرَاء ماہِ رمضان فقراء کی بہار کا مہینہ ہے۔
۲۰) شَهْرُ الصَّبْر ماہِ رمضان صبر کا مہینہ ہے۔
۲۱) شَهْرُ الْاِسْتِغْفَار ماہِ رمضان استغفار کا مہینہ ہے۔
۲۲) شَهْرُ الدُّعَاء ماہِ رمضان دُعا کا مہینہ ہے۔[1]

۳۔ماہِ رمضان کو تمام مہینوں پر فوقیت

" فَاَبَانَ فَضِيْلَتَهٗ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ، بِمَا جَعَلَ لَهٗ مِنَ الْحُرُمَاتِ الْمَوْفُوْرَةِ، وَ الْفَضَائِلِ الْمَشْهُوْرَةِ، فَحَرَّمَ فِيْهِ مَا اَحَلَّ فِيْ غَيْرِهٖ اِعْظَامًا، وَ حَجَرَ فِيْهِ الْمَطَاعِمَ وَالْمَشَارِبَ اِكْرَامًا، وَ جَعَلَ لَهٗ وَقْتًا بَيِّنًا، لَا يُجِيْزُ- جَلَّ وَ عَزَّ- اَنْ يُّقَدَّمَ قَبْلَهٗ، وَلَا يَقْبَلُ اَنْ يُؤَخَّرَ عَنْهُ".

"چنانچہ تمام مہینوں پر اس کی فضیلت و برتری کو آشکارا کیا، ان فراواں عزتوں اور نمایاں فضیلتوں کی وجہ سے جو اس کے لئے قرار دیں، اور اس کی عظمت کے اظہار کے لئے جو چیزیں دوسرے مہینوں میں جائز کی تھیں اس میں حرام کر دیں، اور اس کے احترام کے پیش نظر کھانے پینے کی چیزوں سے منع کر دیا، اور ایک واضح زمانہ اس کے

---

[1] ۔فیضانِ ماہِ رمضان، ص ۲۸، مؤلفہ مظاہر حسین مظفر نگری۔

لئے معین کر دیا، خدائے بزرگ و برتر یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسے اس کے معینہ وقت سے آگے بڑھا دیا جائے، اور نہ یہ قبول کرتا ہے کہ اس سے مؤخر کر دیا جائے"۔

ماہِ رمضان بعض خصوصیات کی بناء پر منفرد مہینہ ہے اور انھیں خصوصیات کی بناء پر وہ دوسرے مہینوں سے ممتاز ہے، ماہِ رمضان کی بعض خصوصیات جو دوسرے مہینوں کو حاصل نہیں، یہ ہیں:

۱) ماہِ رمضان کا نام قرآن مجید میں آیا ہے، دوسرے مہینوں کا نہیں۔
۲) ماہِ رمضان میں روزہ کو فرض قرار دیا گیا، دوسرے مہینوں میں نہیں۔
۳) ماہِ رمضان کا روزہ صرف انبیائے کرامؑ پر فرض تھا یا پھر اُمت محمدیؐ پر فرض کیا گیا اور یہ خصوصیت دوسرے مہینوں کو حاصل نہیں۔
۴) ماہِ رمضان میں شب قدر ہے، دوسرے مہینوں میں نہیں۔
۵) ماہِ رمضان میں قرآن مجید نازل ہوا، دوسرے مہینوں میں نہیں۔
۶) ماہِ رمضان میں تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئی، دوسرے مہینوں میں نہیں۔
۷) ماہِ رمضان کو اللہ نے اپنا مہینہ کہا، دوسرے مہینوں کو نہیں۔
۸) ماہِ رمضان کے بعد مسلمانوں کی عید رکھی گئی، دوسرے مہینوں میں ایسا نہیں۔
۹) ماہِ رمضان کی پہلی شب میں جماع مستحب ہے، دوسرے مہینوں میں مکروہ ہے۔
۱۰) ماہِ رمضان میں اسلام کی سب سے پہلی جنگ "جنگ بدر" واقع ہوئی دوسرے مہینوں میں پہلی جنگ نہیں ہوئی۔
۱۱) ماہِ رمضان میں کعبہ سے بتوں کا صفایا ہوا جس کے بعد سے آج تک کوئی کعبہ میں بُت نہ رکھ سکا، یہ خصوصیت اسی مہینے کو حاصل ہے کسی دوسرے مہینے کو نہیں۔
۱۲) ماہِ رمضان میں جس قدر دعا، تلاوت، نماز، روزہ، صدقہ اور اذکار کی تاکید کی گئی ہے اتنی تاکید دوسرے مہینوں کے لئے نہیں۔

۱۳) ماہِ رمضان میں ایک آیت کی تلاوت کا ثواب ختمِ قرآن کے برابر ہے، یہ خصوصیت دوسرے مہینوں میں نہیں۔[۱]

۴۔ شب قدر کی فضیلت

"ثُمَّ فَضَّلَ لَيْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَّيَالِيْهِ عَلٰى لَيَالِىْ اَلْفِ شَهْرٍ، وَسَمَّاهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ، دَآئِمُ الْبَرَكَةِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ بِمَا اَحْكَمَ مِنْ قَضَآئِهٖ".

"پھر یہ کہ اس کی راتوں میں سے ایک رات کو ہزار مہینوں کی راتوں پر فضیلت دی اور اس کا نام "شب قدر" رکھا، اس رات میں فرشتے اور روح القدس ہر اس امر کے ساتھ جو اس کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے اس کے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں، وہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے جس کی برکت طلوع فجر تک دائم و برقرار ہے"۔

۵۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کے ساتھ معرفت ماہ رمضان کی دعا

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اَلْهِمْنَا مَعْرِفَةَ فَضْلِهٖ وَ اِجْلَالَ حُرْمَتِهٖ، وَ التَّحَفُّظَ مِمَّا حَظَرْتَ فِيْهِ، وَ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهٖ بِكَفِّ الْجَوَارِحِ عَنْ مَّعَاصِيْكَ، وَ اسْتِعْمَالِهَا فِيْهِ بِمَا يُرْضِيْكَ، حَتّٰى لَا نُصْغِيَ بِاَسْمَاعِنَا اِلٰى لَغْوٍ، وَ لَا نُسْرِعَ بِاَبْصَارِنَا اِلٰى لَهْوٍ، وَ حَتّٰى لَا نَبْسُطَ اَيْدِيَنَا اِلٰى مَحْظُوْرٍ، وَ لَا نَخْطُوَ بِاَقْدَامِنَا اِلٰى مَحْجُوْرٍ، وَ حَتّٰى لَا تَعِيَ بُطُوْنُنَا اِلَّا مَا اَحْلَلْتَ، وَ لَا تَنْطِقَ اَلْسِنَتُنَا اِلَّا بِمَا مَثَّلْتَ، وَ لَا نَتَكَلَّفَ اِلَّا مَا يُدْنِيْ مِنْ ثَوَابِكَ، وَ لَا نَتَعَاطٰى اِلَّا الَّذِيْ يَقِيْ مِنْ عِقَابِكَ، ثُمَّ خَلِّصْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنْ رِئَآءِ الْمُرَآئِيْنَ، وَ سُمْعَةِ الْمُسْمِعِيْنَ، لَا نُشْرِكُ فِيْهِ اَحَدًا دُوْنَكَ، وَ لَا نَبْتَغِيْ فِيْهِ مُرَادًا سِوَاكَ".

---

[۱] فیضانِ ماہِ رمضان، ص ۳۶، مؤلفہ مظاہر حسین مظفرنگری۔

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ہدایت فرما کہ ہم اس مہینہ کے فضل و شرف کو پہچانیں، اس کی عزت و حرمت کو بلند جانیں، اور اس میں ان چیزوں سے جن سے تو نے منع کیا ہے اجتناب کریں، اور اس کے روزے رکھنے میں ہمارے اعضاء کو نافرمانیوں سے روکنے اور ان کاموں میں مصروف رکھنے سے جو تیری خوشنودی کا باعث ہوں ہماری اعانت فرما، تاکہ ہم نہ بیہودہ باتوں کی طرف کان لگائیں، نہ فضول چیزوں کی طرف بے محابا نگاہیں اٹھائیں، نہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھائیں نہ امر ممنوع کی طرف پیش قدمی کریں، نہ تیری حلال کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کسی چیز کو ہمارے شکم قبول کریں، اور نہ تیری بیان کی ہوئی باتوں کے سوا ہماری زبانیں گویا ہوں، صرف ان چیزوں کے بجالانے کا بار اٹھائیں جو تیرے ثواب سے قریب کریں، اور صرف ان کاموں کو انجام دیں جو تیرے عذاب سے بچالے جائیں، پھر ان تمام اعمال کو ریاکاروں کی ریاکاری اور شہرت پسندوں کی شہرت پسندی سے پاک کر دے، اس طرح کہ تیرے علاوہ کسی کو ان میں شریک نہ کریں، اور تیرے سوا کسی سے کوئی مطلب نہ رکھیں"۔

۶۔ اوقات نماز، آداب اور حصولِ درجات کی دعا

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ، وَ قِفْنَا فِیْہِ عَلٰی مَوَاقِیْتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، بِحُدُوْدِھَا الَّتِیْ حَدَّدْتَّ، وَفُرُوْضِھَا الَّتِیْ فَرَضْتَ، وَوَظَآئِفِھَا الَّتِیْ وَظَّفْتَ، وَ اَوْقَاتِھَا الَّتِیْ وَقَّتَّ، وَاَنْزِلْنَا فِیْھَا مَنْزِلَةَ الْمُصِیْبِیْنَ لِمَنَازِلِھَا، الْحَافِظِیْنَ لِاَرْکَانِھَا، الْمُؤَدِّیْنَ لَھَا فِیْٓ اَوْقَاتِھَا عَلٰی مَا سَنَّہٗ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ - صَلَوَاتُكَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ - فِیْ رُکُوْعِھَا وَ سُجُوْدِھَا وَجَمِیْعِ فَوَاضِلِھَا عَلٰٓی اَتَمِّ الطَّھُوْرِ وَاَسْبَغِہٖ، وَاَبْیَنِ الْخُشُوْعِ وَاَبْلَغِہٖ".

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس میں نمازہائے پنجگانہ کے اوقات سے ان حدود کے ساتھ جو تو نے معین کئے ہیں، اور ان واجبات کے ساتھ جو تو نے عائد کئے ہیں، اور ان آداب کے ساتھ جو تو نے قرار دیئے ہیں، اور ان لحات کے ساتھ جو تو نے مقرر کئے ہیں آگاہ فرما، اور ہمیں ان نمازوں میں ان لوگوں کے مرتبہ پر

فائز کر جوان نمازوں کے درجات عالیہ حاصل کرنے والے، ان کے واجبات کی نگہداشت کرنے والے، اور انہیں ان کے اوقات میں اسی طریقہ پر جو تیرے عبدِ خاص اور رسولؐ نے رکوع و سجود اور ان کے تمام فضیلت و برتری کے پہلوؤں میں جاری کیا تھا، کامل اور پوری پاکیزگی اور نمایاں و مکمل خشوع و فروتنی کے ساتھ ادا کرنے والے ہیں"۔

۷۔ صلہ رحم اور معاشرتی ہمدردی و خیر خواہی کی دعا

"وَ وَفِّقْنَا فِيهِ لِاَنْ نَّصِلَ اَرْحَامَنَا بِالْبِرِّ وَ الصِّلَةِ، وَ اَنْ نَّتَعَاهَدَ جِيْرَانَنَا بِالْاِفْضَالِ وَ الْعَطِيَّةِ، وَ اَنْ نُّخَلِّصَ اَمْوَالَنَا مِنَ التَّبِعَاتِ، وَ اَنْ نُّطَهِّرَهَا بِاِخْرَاجِ الزَّكَوَاتِ، وَ اَنْ نُّرَاجِعَ مَنْ هَاجَرَنَا، وَ اَنْ نُّنْصِفَ مَنْ ظَلَمَنَا، وَ اَنْ نُّسَالِمَ مَنْ عَادَانَا، حَاشٰى مَنْ عُوْدِيَ فِيْكَ وَ لَكَ، فَاِنَّهُ الْعَدُوُّ الَّذِيْ لَا نُوَالِيْهِ، وَ الْحِزْبُ الَّذِيْ لَا نُصَافِيْهِ"۔

"اور ہمیں اس مہینہ میں توفیق دے کہ نیکی و احسان کے ذریعہ عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی اور انعام و بخشش سے ہمسایوں کی خبرگیری کریں، اور اپنے اموال کو مظلوموں سے پاک و صاف کریں، اور زکوٰۃ دے کر انہیں پاکیزہ و طیب بنالیں، اور یہ کہ جو ہم سے علیحدگی اختیار کرے اس کی طرف دستِ مصالحت بڑھائیں، جو ہم پر ظلم کرے اس سے انصاف برتیں، جو ہم سے دشمنی کرے اس سے صلح و صفائی کریں، سوائے اس کے جس سے تیرے لئے اور تیری خاطر دشمنی کی گئی ہو، کیونکہ وہ ایسا دشمن ہے جسے ہم دوست نہیں رکھ سکتے، اور ایسے گروہ کا (فرد) ہے جس سے ہم صاف نہیں ہو سکتے"۔

۸۔ پاکیزہ اعمال سے تمسک اور برے اعمال سے اجتناب کی تمنا

"وَ اَنْ نَتَقَرَّبَ اِلَيْكَ فِيْهِ مِنَ الْاَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ، بِمَا تُطَهِّرُنَا بِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَ تَعْصِمُنَا فِيْهِ مِمَّا نَسْتَاْنِفُ مِنَ الْعُيُوْبِ، حَتّٰى لَا يُوْرِدَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ مَّلٰٓئِكَتِكَ اِلَّا دُوْنَ مَا نُوْرِدُ مِنْ اَبْوَابِ الطَّاعَةِ لَكَ، وَ اَنْوَاعِ الْقُرْبَةِ اِلَيْكَ"۔

”اور ہمیں اس مہینہ میں ایسے پاک و پاکیزہ اعمال کے وسیلہ سے تقرب حاصل کرنے کی توفیق دے جن کے ذریعہ تو ہمیں گناہوں سے پاک کر دے، اور از سر نو برائیوں کے ارتکاب سے بچا لے جائے، یہاں تک کہ فرشتے تیری بارگاہ میں جو اعمال نامے پیش کریں وہ ہماری ہر قسم کی اطاعتوں اور ہر نوع کی عبادت کے مقابلہ میں سبک ہوں“۔

۹۔ حرمتِ رمضان اور اہلِ رمضان تقرب کا وسیلہ

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الشَّهْرِ، وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِیْهِ، مِنِ ابْتِدَآئِهٖ اِلٰی وَقْتِ فَنَآئِهٖ: مِنْ مَّلَكٍ قَرَّبْتَهٗ، اَوْ نَبِیٍّ اَرْسَلْتَهٗ، اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ اخْتَصَصْتَهٗ، اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اَهِّلْنَا فِیْهِ لِمَا وَعَدْتَّ اَوْلِیَآءَكَ مِنْ كَرَامَتِكَ، وَ اَوْجِبْ لَنَا فِیْهِ مَا اَوْجَبْتَ لِاَهْلِ الْمُبَالَغَةِ فِیْ طَاعَتِكَ، وَ اجْعَلْنَا فِیْ نَظْمِ مَنِ اسْتَحَقَّ الرَّفِیْعَ الْاَعْلٰی بِرَحْمَتِكَ“۔

”اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینہ کے حق و حرمت اور نیز ان لوگوں کا وسیلہ دے کر سوال کرتا ہوں جنہوں نے اس مہینہ میں شروع سے لے کر اس کے ختم ہونے تک تیری عبادت کی ہو، وہ مقرب بارگاہ فرشتہ ہو یا نبی مرسل یا کوئی مرد صالح و برگزیدہ، کہ تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرمائے اور جس عزت و کرامت کا تو نے اپنے دوستوں سے وعدہ کیا ہے اس کا ہمیں اہل بنا، اور جو انتہائی اطاعت کرنے والوں کے لئے تو نے اجر مقرر کیا ہے وہ ہمارے لئے بھی مقرر فرما، اور ہمیں اپنی رحمت سے ان لوگوں میں شامل کر جنہوں نے بلند ترین مرتبہ کا استحقاق پیدا کیا“۔

۱۰۔ خدایا! ہمیں توحید پر قائم اور شک و تردید سے بچائے رکھ

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ جَنِّبْنَا الْاِلْحَادَ فِیْ تَوْحِیْدِكَ، وَ التَّقْصِیْرَ فِیْ تَمْجِیْدِكَ، وَ الشَّكَّ فِیْ دِیْنِكَ، وَ الْعَمٰی عَنْ سَبِیْلِكَ، وَ الْاِغْفَالَ لِحُرْمَتِكَ، وَ الْاِنْخِدَاعَ لِعَدُوِّكَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“۔

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس چیز سے بچائے رکھ کہ ہم توحید میں کج اندیشی، تیری تمجید و بزرگی میں کوتاہی، تیرے دین میں شک تیرے راستے سے بے راہ روی اور تیری حرمت سے لاپرواہی کریں، اور تیرے دشمن شیطان مردود سے فریب خوردگی کا شکار ہوں"۔

۱۱۔ خدایا! ہمیں اس مہینے کے بہترین اصحاب میں شمار فرما

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ إِذَا كَانَ لَكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِيْ شَهْرِنَا هٰذَا رِقَابٌ يُّعْتِقُهَا عَفْوُكَ، اَوْ يَهَبُهَا صَفْحُكَ، فَاجْعَلْ رِقَابَنَا مِنْ تِلْكَ الرِّقَابِ، وَ اجْعَلْنَا لِشَهْرِنَا مِنْ خَيْرِ اَهْلٍ وَّ اَصْحَابٍ"۔

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور جب کہ اس مہینے کی راتوں میں ہر رات میں تیرے کچھ ایسے بندے ہوتے ہیں جنہیں تیرا عفو و کرم آزاد کرتا ہے، یا تیری بخشش و درگزر انہیں بخش دیتی ہے، تو ہمیں بھی انہی بندوں میں داخل کر، اور اس مہینہ کے بہترین اہل و اصحاب میں قرار دے"۔

۱۲۔ خدایا! ماہِ رمضان ختم ہونے تک ہمارے گناہوں کا وبال دور فرما

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ امْحَقْ ذُنُوْبَنَا مَعَ امِّحَاقِ هِلَالِهٖ، وَ اسْلَخْ عَنَّا تَبِعَاتِنَا مَعَ انْسِلَاخِ اَيَّامِهٖ، حَتّٰى يَنْقَضِيَ عَنَّا وَ قَدْ صَفَّيْتَنَا فِيْهِ مِنَ الْخَطِيْٓئَاتِ، وَ اَخْلَصْتَنَا فِيْهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ"۔

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور اس چاند کے گھٹنے کے ساتھ ہمارے گناہوں کو بھی محو کر دے، اور جب اس کے دن ختم ہونے پر آئیں تو ہمارے گناہوں کا وبال ہم سے دور کر دے، تاکہ یہ مہینہ اس طرح تمام ہو کہ تو ہمیں خطاؤں سے پاک اور گناہوں سے بری کر چکا ہو"۔

۱۳۔ خدایا! ہم منحرف ہو جائیں تو سیدھے راستے پر لگادے

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ، وَاِنْ مِلْنَا فِیْہِ فَعَدِّلْنَا، وَاِنْ زُغْنَا فِیْہِ فَقَوِّمْنَا، وَ اِنِ اشْتَمَلَ عَلَیْنَا عَدُوُّکَ الشَّیْطٰنُ فَاسْتَنْقِذْنَا مِنْہُ".

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور اس مہینہ میں اگر ہم حق سے منہ موڑیں تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا دے، اور کجروی اختیار کریں تو ہماری اصلاح و درستگی فرما، اور اگر تیرا دشمن شیطان ہمارے گرد احاطہ کرے تو اس کے پنجے سے چھڑا لے"۔

۱۴۔ خدایا! اس مہینہ کا دامن ہماری عبادتوں سے بھر دے

"اَللّٰھُمَّ اشْحَنْہُ بِعِبَادَتِنَا اِیَّاکَ، وَزَیِّنْ اَوْقَاتَہٗ بِطَاعَتِنَا لَکَ، وَاَعِنَّا فِیْ نَہَارِہٖ عَلٰی صِیَامِہٖ، وَفِیْ لَیْلِہٖ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالتَّضَرُّعِ اِلَیْکَ، وَالْخُشُوْعِ لَکَ، وَالذِّلَّۃِ بَیْنَ یَدَیْکَ، حَتّٰی لَا یَشْھَدَ نَہَارُہٗ عَلَیْنَا بِغَفْلَۃٍ وَلَا لَیْلُہٗ بِتَفْرِیْطٍ".

"خدایا! اس مہینہ کا دامن ہماری عبادتوں سے جو تیرے لئے بجالائی گئی ہوں بھر دے، اور اس کے لحات کو ہماری اطاعتوں سے سجا دے، اور اس کے دنوں میں روزے رکھنے اور اس کی راتوں میں نمازیں پڑھنے، تیرے حضور گڑگڑانے، تیرے سامنے عجز والحاح کرنے اور تیرے روبرو ذلت و خواری کا مظاہرہ کرنے، ان سب میں ہماری مدد فرما تاکہ اس کے دن ہمارے خلاف غفلت کی اور اس کی راتیں کوتاہی و تقصیر کی گواہی نہ دیں"۔

۱۵۔ خدایا! ہمیں وارثانِ جنت میں شامل فرما

"اَللّٰھُمَّ وَاجْعَلْنَا فِیْ سَائِرِ الشُّھُوْرِ وَالْاَیَّامِ کَذٰلِکَ مَا عَمَّرْتَنَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ﴾، ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ﴾، وَمِنَ الَّذِیْنَ ﴿یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ﴾".

"خدایا! تمام مہینوں اور دنوں میں جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ایسا ہی قرار دے، اور ہمیں ان بندوں میں شامل فرما جو فردوس بریں کی زندگی کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وارث ہوں گے، اور وہ کہ جو کچھ وہ خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں دیتے ہیں پھر بھی ان کے دلوں کو یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے، اور ان لوگوں میں سے جو نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں، اور وہی تو وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں"۔

۱۶۔ خدایا! محمد وآل محمد پر نزولِ رحمت فرما

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّ كُلِّ اَوَانٍ وَّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، وَ اَضْعَافَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِالْاَضْعَافِ الَّتِيْ لَا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ، اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ".

"خدایا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر ہر وقت اور ہر گھڑی اور ہر حال میں اس قدر رحمت نازل فرما جتنی تو نے کسی پر نازل کی ہو، اور ان سب رحمتوں سے دوگنی چوگنی کہ جسے تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے، بیشک تو جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے"۔

ب): دعائے وداع ماہِ رمضان

صحیفۂ سجادیہ کی پینتالیسویں دعا امام سجاد علیہ السلام کی خوبصورت دعاؤں میں سے ایک ہے جسے آپ ماہِ رمضان کو وداع کرتے ہوئے پڑھا کرتے تھے، امام سجادؑ اس دعا میں اللہ کی نعمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور ماہِ رمضان کی فضیلتوں اور اس مہینے میں ہماری ذمہ داریوں کو شمار کرتے ہوئے نہایت احساساتی انداز میں الوداع کرتے ہیں اور بارگاہ خدا میں دعا کرتے ہیں کہ اگلے سال کا رمضان المبارک بھی نصیب ہوجائے، عید فطر کو توبہ کرنا، دوسروں کے حق میں دعا کرنا، محمدؐ وآل محمدؑ پر درود اس دعا کے مضامین میں شامل ہیں:

۱۔ یا اللہ! تیرا تفضل و احسان بلا عوض ہے

"اَللّٰهُمَّ يَامَنْ لَّا يَرْغَبُ فِي الْجَزَاءِ، وَيَامَنْ لَّا يَنْدَمُ عَلَى الْعَطَاءِ، وَيَامَنْ لَّا يُكَافِئُ عَبْدَهٗ عَلَى السَّوَاءِ، مِنَّتُكَ ابْتِدَاءٌ، وَ عَفْوُكَ تَفَضُّلٌ، وَ عُقُوْبَتُكَ عَدْلٌ، وَ قَضَاؤُكَ خِيَرَةٌ، اِنْ اَعْطَيْتَ لَمْ تَشُبْ عَطَاءَكَ بِمَنٍّ، وَاِنْ مَّنَعْتَ لَمْ يَكُنْ مَّنْعُكَ تَعَدِّيًا" ۔

"یا اللہ! اے وہ جو (اپنے احسانات کا) بدلہ نہیں چاہتا، اے وہ جو عطا و بخشش پر پشیمان نہیں ہوتا، اے وہ جو اپنے بندوں کو (ان کے عمل کے مقابلہ میں) نپا تلا اجر نہیں دیتا، تیری نعمتیں بغیر کسی سابقہ استحقاق کے ہیں، اور تیرا عفو و درگزر تفضل و احسان ہے، تیرا سزا دینا عین عدل اور تیرا فیصلہ خیر و بہبودی کا حامل ہے، تو اگر دیتا ہے تو اپنی عطا کو منت گزاری سے آلودہ نہیں کرتا، اور اگر منع کر دیتا ہے تو یہ ظلم و زیادتی کی بنا پر نہیں ہوتا"۔

۲۔ جو تیرا شکر ادا کرتا ہے تو اس کے شکر کی جزا دیتا ہے

"تَشْكُرُ مَنْ شَكَرَكَ وَ اَنْتَ اَلْهَمْتَهٗ شُكْرَكَ، وَ تُكَافِئُ مَنْ حَمِدَكَ وَ اَنْتَ عَلَّمْتَهٗ حَمْدَكَ، تَسْتُرُ عَلٰى مَنْ لَّوْ شِئْتَ فَضَحْتَهٗ، وَ تَجُوْدُ عَلٰى مَنْ لَّوْ شِئْتَ مَنَعْتَهٗ، وَ كِلَاهُمَا اَهْلٌ مِّنْكَ لِلْفَضِيْحَةِ وَ الْمَنْعِ، غَيْرَ اَنَّكَ بَنَيْتَ اَفْعَالَكَ عَلَى التَّفَضُّلِ، وَ اَجْرَيْتَ قُدْرَتَكَ عَلَى التَّجَاوُزِ، وَ تَلَقَّيْتَ مَنْ عَصَاكَ بِالْحِلْمِ، وَ اَمْهَلْتَ مَنْ قَصَدَ لِنَفْسِهٖ بِالظُّلْمِ، تَسْتَنْظِرُهُمْ بِاَنَاتِكَ اِلَى الْاِنَابَةِ، وَ تَتْرُكُ مُعَاجَلَتَهُمْ اِلَى التَّوْبَةِ لِكَيْلَا يَهْلِكَ عَلَيْكَ هَالِكُهُمْ، وَ لَا يَشْقٰى بِنِعْمَتِكَ شَقِيُّهُمْ اِلَّا عَنْ طُوْلِ الْاِعْذَارِ اِلَيْهِ، وَ بَعْدَ تَرَادُفِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ، كَرَمًا مِّنْ عَفْوِكَ يَا كَرِيْمُ، وَعَائِدَةً مِّنْ عَطْفِكَ يَا حَلِيْمُ" ۔

"جو تیرا شکر ادا کرتا ہے تو اس کے شکر کی جزا دیتا ہے حالانکہ تو ہی نے اس کے دل میں شکر گزاری کا القا کیا ہے، اور جو تیری حمد کرتا ہے اسے بدلہ دیتا ہے حالانکہ تو ہی نے اسے حمد کی تعلیم دی ہے، اور ایسے شخص کی پردہ پوشی کرتا ہے کہ اگر چاہتا تو اسے رسوا کر دیتا، اور ایسے شخص کو دیتا ہے کہ اگر چاہتا تو اسے نہ دیتا، حالانکہ وہ دونوں تیری بارگاہ عدالت میں رسوا و محروم کئے جانے ہی کے قابل تھے، مگر تو نے اپنے افعال کی بنیاد تفضل و احسان

پر رکھی ہے، اور اپنے اقتدار کو عفو و درگزر کی راہ پر لگایا ہے، اور جس کسی نے تیری نافرمانی کی تو نے اس سے بردباری کا رویہ اختیار کیا، اور جس کسی نے اپنے نفس پر ظلم کا ارادہ کیا تو نے اسے مہلت دی، تُو ان کے رجوع ہونے تک اپنے حلم کی بنا پر مہلت دیتا ہے، اور توبہ کرنے تک انہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا، تاکہ تیری منشاء کے خلاف تباہ ہونے والا تباہ نہ ہو، اور تیری نعمت کی وجہ سے بدبخت ہونے والا بدبخت نہ ہو، مگر اس وقت کہ جب اس پر پوری عذر داری اور اتمام حجت ہو جائے اے کریم! (یہ اتمام حجت) تیرے عفو و درگزر کا کرم اور اے بردبار! تیری شفقت و مہربانی کا فیض ہے"۔

۳۔ تیری عطا کی جانب توبہ کا دروازہ کھلا ہے

"اَنْتَ الَّذِیْ فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ بَابًا اِلٰی عَفْوِكَ، وَ سَمَّیْتَهُ التَّوْبَةَ، وَ جَعَلْتَ عَلٰی ذٰلِكَ الْبَابِ دَلِیْلًا مِّنْ وَحْیِكَ لِئَلَّا یَضِلُّوْا عَنْهُ، فَقُلْتَ- تَبَارَكَ اسْمُكَ-: ﴿ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾، فَمَا عُذْرُ مَنْ اَغْفَلَ دُخُوْلَ ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ بَعْدَ فَتْحِ الْبَابِ وَ اِقَامَةِ الدَّلِیْلِ".

"تو ہی ہے وہ جس نے اپنے بندوں کے لئے عفو و بخشش کا دروازہ کھولا ہے اور اس کا نام توبہ رکھا ہے، اور تو نے اس دروازہ کی نشاندہی کے لئے اپنی وحی کو رہبر قرار دیا ہے تاکہ وہ اس دروازہ سے بھٹک نہ جائیں، چنانچہ اے مبارک نام والے تو نے فرمایا ہے کہ: "خدا کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہوں کو محو کر دے اور تمہیں اس بہشت میں داخل کرے جس کے (محلّات و باغات کے) نیچے نہریں بہتی ہیں، اس دن جب خدا اپنے رسولؐ اور ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا بلکہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں

جانب چلتا ہوگا اور وہ لوگ یہ کہتے ہوں گے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارے نور کو کامل فرما اور ہمیں بخش دے، اس لئے کہ تو ہر چیز پر قادر ہے"، تو اب جو اس گھر میں داخل ہونے سے غفلت کرے جبکہ دروازہ کھولا اور رہبر مقرر کیا جا چکا ہے تو اس کا عذر و بہانہ کیا ہو سکتا ہے؟"۔

۴۔ جو تجھ سے سودا کرے گا نفع پائے گا

"وَاَنْتَ الَّذِیْ زِدْتَّ فِی السَّوْمِ عَلٰی نَفْسِكَ لِعِبَادِكَ، تُرِیْدُ رِبْحَهُمْ فِیْ مُتَاجَرَتِهِمْ لَكَ، وَفَوْزَهُمْ بِالْوِفَادَةِ عَلَیْكَ، وَالزِّیَادَةِ مِنْكَ، فَقُلْتَ - تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَیْتَ-: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا﴾، وَقُلْتَ: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾، وَقُلْتَ: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾، وَمَا اَنْزَلْتَ مِنْ نَظَآئِرِهِنَّ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ تَضَاعِیْفِ الْحَسَنَاتِ".

" تو وہ ہے جس نے اپنے بندوں کے لئے لین دین میں اونچے نرخوں کا ذمہ لے لیا ہے، اور یہ چاہا ہے کہ وہ جو سودا تجھ سے کریں اس میں انہیں نفع ہو، اور تیری طرف بڑھنے اور زیادہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوں، چنانچہ تو نے کہ جو مبارک نام والا اور بلند مقام والا ہے فرمایا ہے: "جو میرے پاس نیکی لے کر آئے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی کا مرتکب ہوگا تو اس کو برائی کا بدلہ بس اتنا ہی ملے گا جتنی بُرائی ہے"، اور تیرا ارشاد ہے کہ: "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس بیج کی سی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے دگنا کر دیتا ہے"، اور تیرا ارشاد گرامی ہے کہ: "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تاکہ خدا اس کے مال کو کئی گنا زیادہ کر کے ادا کرے" اور ایسی ہی افزائش حسنات کے وعدہ پر مشتمل دوسری آیتیں کہ جو تو نے قرآن مجید میں نازل کی ہیں"۔

۵۔ شاکر بندوں پر تیرا لطف و کرم بے نظیر ہے

"وَاَنْتَ الَّذِیْ دَلَلْتَهُمْ بِقَوْلِكَ مِنْ غَیْبِكَ وَتَرْغِیْبِكَ الَّذِیْ فِیْهِ حَظُّهُمْ عَلٰی مَا لَوْ سَتَرْتَهٗ عَنْهُمْ لَمْ تُدْرِكْهُ اَبْصَارُهُمْ، وَ لَمْ تَعِهٖ اَسْمَاعُهُمْ، وَ لَمْ تَلْحَقْهُ اَوْهَامُهُمْ، فَقُلْتَ: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾، وَ قُلْتَ: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ﴾، وَ قُلْتَ: ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾".

"اور تو ہی وہ ہے جس نے وحی و غیب کے کلام اور ایسی ترغیب کے ذریعہ کہ جو ان کے فائدہ پر مشتمل ہے ایسے امور کی طرف ان کی رہنمائی کی کہ اگر ان سے پوشیدہ رکھتا تو نہ ان کی آنکھیں دیکھ سکتیں، نہ ان کے کان سن سکتے، اور نہ ان کے تصورات وہاں تک پہنچ سکتے۔ چنانچہ تیرا ارشاد ہے کہ: "تم مجھے یاد رکھو! میں بھی تمہاری طرف سے غافل نہیں ہوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو" اور تیرا ارشاد ہے کہ: "اگر میرا شکر کرو گے تو میں یقیناً تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت عذاب ہے" اور تیرا ارشاد ہے کہ: "مجھ سے دعا مانگو تو میں قبول کروں گا، وہ لوگ جو غرور کی بنا پر میری عبادت سے منہ موڑ لیتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

۶۔ تو نے دُعا کا نام عبادت رکھا

"فَسَمَّیْتَ دُعَآءَكَ عِبَادَةً، وَ تَرْكَهٗ اسْتِكْبَارًا، وَ تَوَعَّدْتَ عَلٰی تَرْكِهٖ دُخُوْلَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ، فَذَكَرُوْكَ بِمَنِّكَ، وَ شَكَرُوْكَ بِفَضْلِكَ، وَ دَعَوْكَ بِاَمْرِكَ، وَ تَصَدَّقُوْا لَكَ طَلَبًا لِمَزِیْدِكَ، وَفِیْهَا كَانَتْ نَجَاتُهُمْ مِنْ غَضَبِكَ، وَفَوْزُهُمْ بِرِضَاكَ، وَلَوْ دَلَّ مَخْلُوْقٌ مَخْلُوْقًا مِنْ نَفْسِهٖ عَلٰی مِثْلِ الَّذِیْ دَلَلْتَ عَلَیْهِ عِبَادَكَ مِنْكَ كَانَ مَحْمُوْدًا، فَلَكَ الْحَمْدُ مَا وُجِدَ فِیْ حَمْدِكَ مَذْهَبٌ، وَمَا بَقِیَ لِلْحَمْدِ لَفْظٌ تُحْمَدُ بِهٖ، وَمَعْنًی یَنْصَرِفُ اِلَیْهِ".

" چنانچہ تو نے دُعا کا نام عبادت رکھا اور اس کے ترک کو غرور سے تعبیر کیا اور اس کے ترک پر جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہونے سے ڈرایا۔ اس لئے انہوں نے تیری نعمتوں کی وجہ سے تجھے یاد کیا، تیرے فضل و کرم کی بنا پر تیرا شکریہ ادا کیا، اور تیرے حکم سے تجھے پکارا، اور (نعمتوں میں) طلب افزائش کے لئے تیری راہ میں صدقہ دیا، اور تیری یہ رہنمائی ہی ان کے لئے تیرے غضب سے بچاؤ اور تیری خوشنودی تک رسائی کی صورت تھی، اور جن باتوں کی تو نے اپنی جانب سے اپنے بندوں کی رہنمائی کی ہے، اگر کوئی مخلوق اپنی طرف سے دوسرے مخلوق کی ایسی ہی چیزوں کی طرف رہنمائی کرتا تو وہ قابل تحسین ہوتا، تو پھر تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے، جب تک تیری حمد کے لئے راہ پیدا ہوتی رہے، اور جب تک حمد کے وہ الفاظ جن سے تیری تحمید کی جا سکے، اور حمد کے وہ معنی جو تیری حمد کی طرف پلٹ سکیں باقی رہیں "۔

۷۔ اے وہ جو اپنے فضل و احسان سے بندوں کی حمد کا سزاوار ہے

" يَا مَنْ تَحَمَّدَ إِلَى عِبَادِهِ بِالْإِحْسَانِ وَ الْفَضْلِ، وَ غَمَرَهُمْ بِالْمَنِّ وَ الطَّوْلِ، مَا أَفْشٰى فِيْنَا نِعْمَتَكَ، وَ أَسْبَغَ عَلَيْنَا مِنَّتَكَ، وَ أَخَصَّنَا بِبِرِّكَ! هَدَيْتَنَا لِدِيْنِكَ الَّذِي اصْطَفَيْتَ، وَ مِلَّتِكَ الَّتِي ارْتَضَيْتَ، وَ سَبِيْلِكَ الَّذِي سَهَّلْتَ، وَ بَصَّرْتَنَا الزُّلْفَةَ لَدَيْكَ، وَ الْوُصُوْلَ إِلَى كَرَامَتِكَ "۔

" اے وہ جو اپنے فضل و احسان سے بندوں کی حمد کا سزاوار ہوا ہے اور انہیں اپنی نعمت و بخشش سے ڈھانپ لیا ہے، ہم پر تیری نعمتیں کتنی آشکارا ہیں، اور تیرا انعام کتنا فراواں ہے، اور کس قدر ہم تیرے انعام و احسان سے مخصوص ہیں، تو نے اس دین کی جسے منتخب فرمایا، اور اس طریقہ کی جسے پسند فرمایا، اور اس راستہ کی جسے آسان کر دیا، ہمیں ہدایت کی، اور اپنے ہاں قرب حاصل کرنے اور عزت و بزرگی تک پہنچنے کے لئے بصیرت دی "۔

۸۔ یااللہ! تونے روزہ، شب قدر اور نزول قرآن سے اس ماہ کو افضل بنایا

"اَللّٰھُمَّ وَ اَنْتَ جَعَلْتَ مِنْ صَفَایَا تِلْكَ الْوَظَآئِفِ، وَ خَصَآئِصِ تِلْكَ الْفُرُوْضِ شَھْرَ رَمَضَانَ الَّذِیْ اخْتَصَصْتَهٗ مِنْ سَآئِرِ الشُّھُوْرِ، وَ تَخَیَّرْتَهٗ مِنْ جَمِیْعِ الْاَزْمِنَةِ وَ الدُّھُوْرِ، وَ اٰثَرْتَهٗ عَلٰی كُلِّ اَوْقَاتِ السَّنَةِ بِمَا اَنْزَلْتَ فِیْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَ النُّوْرِ، وَ ضَاعَفْتَ فِیْهِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَ فَرَضْتَ فِیْهِ مِنَ الصِّیَامِ، وَ رَغَّبْتَ فِیْهِ مِنَ الْقِیَامِ، وَ اَجْلَلْتَ فِیْهِ مِنْ لَّیْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِیْ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، ثُمَّ اٰثَرْتَنَا بِهٖ عَلٰی سَآئِرِ الْاُمَمِ، وَ اصْطَفَیْتَنَا بِفَضْلِهٖ دُوْنَ اَهْلِ الْمِلَلِ، فَصُمْنَا بِاَمْرِكَ نَهَارَهٗ، وَ قُمْنَا بِعَوْنِكَ لَیْلَهٗ، مُتَعَرِّضِیْنَ بِصِیَامِهٖ وَ قِیَامِهٖ لِمَا عَرَّضْتَنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ، وَ تَسَبَّبْنَا اِلَیْهِ مِنْ مَثُوْبَتِكَ، وَ اَنْتَ الْمَلِیْءُ بِمَا رُغِبَ فِیْهِ اِلَیْكَ، الْجَوَادُ بِمَا سُئِلْتَ مِنْ فَضْلِكَ، الْقَرِیْبُ اِلٰی مَنْ حَاوَلَ قُرْبَكَ"۔

"یااللہ! تونے ان منتخب فرائض اور مخصوص واجبات میں سے ماہ رمضان کو قرار دیا ہے، جسے تونے تمام مہینوں میں امتیاز بخشا، اور تمام وقتوں اور زمانوں میں اسے منتخب فرمایا ہے، اور اس میں قرآن اور نور کو نازل فرماکر اور ایمان کو فروغ و ترقی بخش کر اسے سال کے تمام اوقات پر فضیلت دی، اور اس میں روزے واجب کئے اور نمازوں کی ترغیب دی، اور اس میں شب قدر کو بزرگی بخشی جو خود ہزار مہینوں سے بہتر ہے، پھر اس مہینہ کی وجہ سے تونے ہمیں تمام امتوں پر ترجیح دی، اور دوسری امتوں کے بجائے ہمیں اس کی فضیلت کے باعث منتخب کیا، چنانچہ ہم نے تیرے حکم سے اس کے دنوں میں روزے رکھے اور تیری مدد سے اس کی راتیں عبادت میں بسر کیں، اس حالت میں کہ ہم اس روزہ نماز کے ذریعہ تیری اس رحمت کے خواستگار تھے جس کا دامن تونے ہمارے لئے پھیلایا ہے، اور اسے تیرے اجر و ثواب کا وسیلہ قرار دیا، اور تو ہر اس چیز کے عطا کرنے پر قادر ہے جس کی تجھ سے خواہش کی جائے، اور ہر اس چیز کا بخشنے والا ہے جس کا تیرے فضل سے سوال کیا جائے، تو ہر اس شخص سے قریب ہے جو تجھ سے قرب حاصل کرنا چاہے"۔

۹۔ماہِ رمضان سب سے اچھا ہم نشیں

" وَ قَدْ اَقَامَ فِيْنَا هٰذَا الشَّهْرُ مُقَامَ حَمْدٍ، وَ صَحِبَنَا صُحْبَةَ مَبْرُوْرٍ، وَ اَرْبَحَنَا اَفْضَلَ اَرْبَاحِ الْعٰلَمِيْنَ، ثُمَّ قَدْ فَارَقَنَا عِنْدَ تَمَامِ وَقْتِهٖ، وَ انْقِطَاعِ مُدَّتِهٖ، وَ وَفَاءِ عَدَدِهٖ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوْهُ وِدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهٗ عَلَيْنَا، وَ غَمَّنَا وَ اَوْحَشَنَا انْصِرَافُهٗ عَنَّا، وَلَزِمَنَا لَهُ الذِّمَامُ الْمَحْفُوْظُ، وَالْحُرْمَةُ الْمَرْعِيَّةُ، وَالْحَقُّ الْمَقْضِيُّ، فَنَحْنُ قَآئِلُوْنَ" .

"اس مہینہ نے ہمارے درمیان قابل ستائش دن گزارے، اور اچھی طرح حق رفاقت ادا کیا، اور دنیا جہان کے بہترین فائدوں سے ہمیں مالا مال کیا، پھر جب اس کا زمانہ ختم ہو گیا، مدت بیت گئی اور گنتی تمام ہو گئی تو وہ ہم سے جدا ہو گیا، اب ہم اسے رخصت کرتے ہیں اس شخص کے رخصت کرنے کی طرح جس کی جدائی ہم پر شاق ہو، اور جس کا جانا ہمارے لئے غم افزا اور وحشت انگیز ہو، اور جس کے عہد و پیمان کی نگہداشت عزت و حرمت کا پاس اور اس کے واجب الاداء حق سے سبکدوشی از بس ضروری ہو، اس لئے ہم کہتے ہیں":

۱۰۔السلام اے ماہِ رمضاں السلام

" اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللهِ الْاَكْبَرَ، وَيَا عِيْدَ اَوْلِيَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ مَصْحُوْبٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ، وَيَا خَيْرَ شَهْرٍ فِي الْاَيَّامِ وَ السَّاعَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ قَرُبَتْ فِيْهِ الْاٰمَالُ، وَ نُشِرَتْ فِيْهِ الْاَعْمَالُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ قَرِيْنٍ جَلَّ قَدْرُهٗ مَوْجُوْدًا، وَ اَفْجَعَ فَقْدُهٗ مَفْقُوْدًا، وَمَرْجُوٍّ اٰلَمَ فِرَاقُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ اَلِيْفٍ اٰنَسَ مُقْبِلًا فَسَرَّ، وَ اَوْحَشَ مُنْقَضِيًا فَمَضَّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مُّجَاوِرٍ رَقَّتْ فِيْهِ الْقُلُوْبُ، وَ قَلَّتْ فِيْهِ الذُّنُوْبُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ نَاصِرٍ اَعَانَ عَلَى الشَّيْطٰنِ، وَ صَاحِبٍ سَهَّلَ سُبُلَ الْاِحْسَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا اَكْثَرَ عُتَقَآءَ اللهِ فِيْكَ، وَ مَا اَسْعَدَ مَنْ رَّعٰى حُرْمَتَكَ بِكَ!، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ اَمْحَاكَ لِلذُّنُوْبِ، وَ اَسْتَرَكَ لِاَنْوَاعِ الْعُيُوْبِ" .

"اے اللہ کے بزرگ ترین مہینے، تجھ پر سلام! اے دوستان خدا کی عید تجھ پر سلام! اے اوقات میں بہترین رفیق اور دنوں اور ساعتوں میں بہترین مہینے تجھ پر سلام! اے وہ مہینے جس میں امیدیں بر آتی ہیں اور اعمال کی فروانی ہوتی ہے، تجھ پر سلام! اے وہ ہم نشین کہ جو موجود ہو تو اس کی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے، اور نہ ہونے پر بڑا دکھ ہوتا ہے، اور اے وہ سرچشمہ امید ورجا جس کی جدائی الم انگیز ہے، تجھ پر سلام! اے وہ ہمدم جو انس ودل بستگی کا سامان لئے ہوئے آیا تو شادمانی کا سبب ہوا اور واپس گیا تو وحشت بڑھا کر غمگین بنا گیا، تجھ پر سلام! اے وہ ہمسائے جس کی ہمسائیگی میں دل نرم اور گناہ کم ہو گئے، تجھ پر سلام! اے وہ مددگار جس نے شیطان کے مقابلہ میں مدد و اعانت کی، اے وہ ساتھی جس نے حسن عمل کی راہیں ہموار کیں، تجھ پر سلام! (اے ماہ رمضان) تجھ میں اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے بندے کس قدر زیادہ ہیں، اور جنہوں نے تیری حرمت و عزت کا پاس و لحاظ رکھا وہ کتنے خوش نصیب ہیں، تجھ پر سلام! تو کس قدر گناہوں کو محو کرنے والا اور قسم قسم کے عیبوں کو چھپانے والا ہے، تجھ پر سلام!"۔

" اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ اَطْوَلَكَ عَلَى الْمُجْرِمِيْنَ، وَ اَهْيَبَكَ فِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ!، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ لَّا تُنَافِسُهُ الْاَيَّامُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ غَيْرَ كَرِيْهِ الْمُصَاحَبَةِ، وَ لَا ذَمِيْمِ الْمُلَابَسَةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ كَمَا وَفَدْتَّ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ، وَ غَسَلْتَ عَنَّا دَنَسَ الْخَطِيْئَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ بَرَمًا وَّلَا مَتْرُوْكٍ صِيَامُهُ سَاَمًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مَّطْلُوْبٍ قَبْلَ وَقْتِهٖ، وَ مَحْزُوْنٍ عَلَيْهِ قَبْلَ فَوْتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ كَمْ مِّنْ سُوْٓءٍ صُرِفَ بِكَ عَنَّا، وَ كَمْ مِنْ خَيْرٍ اُفِيْضَ بِكَ عَلَيْنَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِيْ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا كَانَ اَحْرَصَنَا بِالْاَمْسِ عَلَيْكَ، وَ اَشَدَّ شَوْقَنَا غَدًا اِلَيْكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى فَضْلِكَ الَّذِيْ حُرِمْنَاهُ، وَ عَلٰى مَاضٍ مِّنْ بَرَكَاتِكَ سُلِبْنَاهُ ".

"تو گنہگاروں کے لئے کتنا طویل اور مومنوں کے دلوں میں کتنا پر ہیبت ہے، تجھ پر سلام! اے وہ مہینے جس سے دوسرے ایام ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتے، تجھ پر

سلام! اے وہ مہینے جو ہر امر سے سلامتی کا باعث ہے، تجھ پر سلام! اے وہ جس کی ہم نشینی بار خاطر اور معاشرت ناگوار نہیں، تجھ پر سلام! جب کہ تو برکتوں کے ساتھ ہمارے پاس آیا اور گناہوں کی آلودگیوں کو دھو دیا، تجھ پر سلام! اے وہ جسے دل تنگی کی وجہ سے رخصت نہیں کیا گیا اور نہ خستگی کی وجہ سے اس کے روزے چھوڑے گئے، تجھ پر سلام! اے وہ کہ جس کے آنے کی پہلے سے خواہش تھی اور جس کے ختم ہونے سے قبل ہی دل رنجیدہ ہیں، تجھ پر سلام! تیری وجہ سے کتنی برائیاں ہم سے دور ہو گئیں اور کتنی بھلائیوں کے سرچشمے ہمارے لئے جاری ہو گئے، تجھ پر سلام! (اے ماہِ رمضان!) تجھ پر اور اس شب قدر پر جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے سلام ہو! ابھی کل ہم کتنے تجھ پر وارفتہ تھے اور آنے والے کل میں ہمارے شوق کی کتنی فراوانی ہوگی، تجھ پر سلام! (اے ماہِ مبارک تجھ پر) اور تیری ان فضیلتوں پر جن سے ہم محروم ہو گئے اور تیری گزشتہ برکتوں پر جو ہمارے ہاتھ سے جاتی رہیں، سلام ہو!"۔

۱۱۔ یا اللہ! تو نے اس مہینہ سے ہمیں شرف بخشا

" اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَهْلُ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِیْ شَرَّفْتَنَا بِهٖ وَ وَفَّقْتَنَا بِمَنِّكَ لَهٗ حِیْنَ جَهِلَ الْاَشْقِیَآءُ وَقْتَهٗ وَ حُرِمُوْا لِشَقَآئِهِمْ فَضْلَهٗ اَنْتَ وَلِیُّ مَا اٰثَرْتَنَا بِهٖ مِنْ مَّعْرِفَتِهٖ وَ هَدَیْتَنَا لَهٗ مِنْ سُنَّتِهٖ وَ قَدْ تَوَلَّیْنَا بِتَوْفِیْقِكَ صِیَامَهٗ وَ قِیَامَهٗ عَلٰی تَقْصِیْرٍ وَ اَدَّیْنَا فِیْهِ قَلِیْلًا مِّنْ كَثِیْرٍ. اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ اِقْرَارًا بِالْاِسَآءَةِ وَ اعْتِرَافًا بِالْاِضَاعَةِ وَ لَكَ مِنْ قُلُوْبِنَا عَقْدُ النَّدَمِ وَ مِنْ اَلْسِنَتِنَا صِدْقُ الْاِعْتِذَارِ، فَاْجُرْنَا عَلٰی مَا اَصَابَنَا فِیْهِ مِنَ التَّفْرِیْطِ اَجْرًا نَّسْتَدْرِكُ بِهِ الْفَضْلَ الْمَرْغُوْبَ فِیْهِ وَ نَعْتَاضُ بِهٖ مِنْ اَنْوَاعِ الذُّخْرِ الْمَحْرُوْصِ عَلَیْهِ وَ اَوْجِبْ لَنَا عُذْرَكَ عَلٰی مَا قَصَّرْنَا فِیْهِ مِنْ حَقِّكَ وَ ابْلُغْ بِاَعْمَارِنَا مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُقْبِلِ، فَاِذَا بَلَّغْتَنَاهُ فَاَعِنَّا عَلٰی تَنَاوُلِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ مِنَ الْعِبَادَةِ وَ اَدِّنَا اِلَی الْقِیَامِ بِمَا یَسْتَحِقُّهٗ مِنَ الطَّاعَةِ وَ اَجْرِ لَنَا مِنْ صَالِحِ الْعَمَلِ مَا یَكُوْنُ دَرَكًا لِّحَقِّكَ فِی الشَّهْرَیْنِ مِنْ شُهُوْرِ الدَّهْرِ ".

"اے اللہ! ہم اس مہینہ سے مخصوص ہیں جس کی وجہ سے تو نے ہمیں شرف بخشا، اور اپنے لطف و احسان سے اس کی حق شناسی کی توفیق دی، جب کہ بدنصیب لوگ اس کے وقت (کی قدر و قیمت) سے بے خبر تھے، اور اپنی بدبختی کی وجہ سے اس کے فضل سے محروم رہ گئے، اور تو ہی ولی و صاحب اختیار ہے کہ ہمیں اس کی حق شناسی کے لئے منتخب کیا، اور اس کے احکام کی ہدایت فرمائی، بیشک تیری توفیق سے ہم نے اس ماہ میں روزے رکھے، عبادت کے لئے قیام کیا، مگر کمی و کوتاہی کے ساتھ اور مشتے از خروار سے زیادہ نہ بجا لا سکے، اے اللہ! ہم اپنی بداعمالی کا اقرار اور سہل انگاری کا اعتراف کرتے ہوئے تیری حمد کرتے ہیں، اور اب تیرے لئے کچھ ہے تو وہ ہمارے دلوں کی واقعی شرمساری اور ہماری زبانوں کی سچی معذرت ہے، لہٰذا اس کمی و کوتاہی کے باوجود جو ہم سے ہوئی ہے ہمیں ایسا اجر عطا کر کہ ہم اس کے ذریعہ دلخواہ فضیلت و سعادت کو پا سکیں، اور طرح طرح کے اجر و ثواب کے ذخیرے جن کے ہم آرزومند تھے اس کے عوض حاصل کر سکیں، اور ہم نے تیرے حق میں جو کمی و کوتاہی کی ہے اس میں ہمارے عذر کو قبول فرما، اور ہماری عمر آئندہ کا رشتہ آنے والے ماہِ رمضان سے جوڑ دے، اور جب اس تک پہنچا دے تو جو عبادت تیرے شایان شان ہو اس کے بجالانے پر ہماری اعانت فرمانا، اور اس اطاعت پر جس کا وہ مہینہ سزاوار ہے عمل پیرا ہونے کی توفیق دینا، اور ہمارے لئے ایسے نیک اعمال کا سلسلہ جاری رکھنا کہ جو زمانۂ زیست کے مہینوں میں ایک کے بعد دوسرے ماہ، ماہِ رمضان میں تیری حق ادائیگی کا باعث ہوں"۔

۱۲۔ یا اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل کر اور ہمیں اپنے پردے میں ڈھانپ لے

"اَللّٰهُمَّ وَمَا اَلْمَمْنَا بِهٖ فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا مِنْ لَّمَمٍ اَوْ اِثْمٍ، اَوْ وَاقَعْنَا فِيْهِ مِنْ ذَنْبٍ، وَاكْتَسَبْنَا فِيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ عَلٰى تَعَمُّدٍ مِّنَّا، اَوْ عَلٰى نِسْيَانٍ ظَلَمْنَا فِيْهِ اَنْفُسَنَا، اَوِ انْتَهَكْنَا بِهٖ حُرْمَةً مِنْ غَيْرِنَا، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَاسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ، وَاعْفُ عَنَّا بِعَفْوِكَ، وَلَا تَنْصِبْنَا فِيْهِ لِاَعْيُنِ الشَّامِتِيْنَ، وَلَا تَبْسُطْ عَلَيْنَا فِيْهِ اَلْسُنَ

الطَّاعِنِيْنَ، وَ اسْتَعْمِلْنَا بِمَا يَكُوْنُ حِطَّةً وَّ كَفَّارَةً لِّمَا اَنْكَرْتَ مِنَّا فِيْهِ بِرَأْفَتِكَ الَّتِيْ لَا تَنْفَدُ، وَفَضْلِكَ الَّذِيْ لَا يَنْقُصُ ".

"اے اللہ! ہم نے اس مہینہ میں جو صغیرہ یا کبیرہ معصیت کی ہو، یا کسی گناہ سے آلودہ اور کسی خطا کے مرتکب ہوئے ہوں، جان بوجھ کر یا بھولے چوکے، خود اپنے نفس پر ظلم کیا ہو یا دوسرے کا دامن حرمت چاک کیا ہو، تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنے پردہ میں ڈھانپ لے، اور اپنے عفوو درگزر سے کام لیتے ہوئے معاف کر دے، اور ایسا نہ ہو کہ اس گناہ کی وجہ سے طنز کرنے والوں کی آنکھیں ہمیں گھوریں، اور طعنہ زنی کرنے والوں کی زبانیں ہم پر کھلیں، اور اپنی شفقت بے پایاں اور مرحمت روز افزوں سے ہمیں ان اعمال پر کاربند کر کہ جو ان چیزوں کو برطرف کریں، اور ان باتوں کی تلافی کریں جنہیں تو اس ماہ میں ہمارے لئے ناپسند کرتا ہے"۔

۱۳۔ یا اللہ! ماہِ رمضان کے جانے کا جو قلق ہو رہا ہے اس کا جبران کر

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اجْبُرْ مُصِيْبَتَنَا بِشَهْرِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَوْمِ عِيْدِنَا وَفِطْرِنَا، وَاجْعَلْهُ مِنْ خَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْنَا اَجْلَبِهٖ لِعَفْوٍ، وَ اَمْحَاهُ لِذَنْبٍ، وَاغْفِرْ لَنَا مَا خَفِيَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا عَلَنَ ".

"اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور اس مہینہ کے رخصت ہونے سے جو قلق ہمیں ہوا ہے اس کا چارہ کر، اور عید اور روزہ چھوڑنے کے دن کو ہمارے لئے مبارک قرار دے، اور اسے ہمارے گزرے ہوئے دنوں میں بہترین دن قرار دے، جو عفوو درگزر کو سمیٹنے والا، اور گناہوں کو محو کرنے والا ہو، اور تو ہمارے ظاہر و پوشیدہ گناہوں کو بخش دے"۔

۱۴۔ یا اللہ! ماہِ رمضان کی بدولت ہمیں خوش نصیبی عطا فرما

" اَللّٰهُمَّ اسْلَخْنَا بِانْسِلَاخِ هٰذَا الشَّهْرِ مِنْ خَطَايَانَا، وَ اَخْرِجْنَا بِخُرُوْجِهٖ مِنْ سَيِّئَاتِنَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ اَسْعَدِ اَهْلِهٖ بِهٖ، وَاَجْزَلِهِمْ قِسْمًا فِيْهِ، وَاَوْفَرِهِمْ حَظًّا مِّنْهُ ".

"بار الٰہا! اس مہینہ کے الگ ہونے کے ساتھ تو ہمیں گناہوں سے الگ کردے، اور اس کے نکلنے کے ساتھ تو ہمیں برائیوں سے نکال لے، اور اس مہینہ کی بدولت اس کو آباد کرنے والوں میں ہمیں سب سے بڑھ کر خوش بخت، بانصیب اور بہرہ مند قرار دے۔

۱۵۔ یا اللہ! ہمیں اہلِ رمضان کے زمرہ میں شامل فرما

"اَللّٰهُمَّ وَمَنْ رَّعٰى هٰذَا الشَّهْرَ حَقَّ رِعَايَتِهٖ، وَحَفِظَ حُرْمَتَهٗ حَقَّ حِفْظِهَا، وَقَامَ بِحُدُوْدِهٖ حَقَّ قِيَامِهَا، وَ اتَّقٰى ذُنُوْبَهٗ حَقَّ تُقَاتِهَا، اَوْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ بِقُرْبَةٍ اَوْجَبَتْ رِضَاكَ لَهٗ، وَعَطَفَتْ رَحْمَتَكَ عَلَيْهِ، فَهَبْ لَنَا مِثْلَهٗ مِنْ وُّجْدِكَ، وَ اَعْطِنَا اَضْعَافَهٗ مِنْ فَضْلِكَ، فَاِنَّ فَضْلَكَ لَا يَغِيْضُ، وَ اِنَّ خَزَآئِنَكَ لَا تَنْقُصُ بَلْ تَفِيْضُ، وَ اِنَّ مَعَادِنَ اِحْسَانِكَ لَا تَفْنٰى، وَاِنَّ عَطَآءَكَ لَلْعَطَآءُ الْمُهَنَّا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اكْتُبْ لَنَا مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ صَامَهٗ، اَوْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

"اے اللہ! جس کسی نے جیسا چاہیے اس مہینے کا پاس و لحاظ کیا ہو، اور کماحقہ اس کا احترام ملحوظ رکھا ہو، اور اس کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا رہا ہو، اور گناہوں سے جس طرح بچنا چاہیے اس طرح بچا ہو، یا بہ نیت تقرب ایسا عمل خیر بجالایا ہو جس نے تیری خوشنودی اس کے لئے ضروری قرار دی ہو، اور تیری رحمت کو اس کی طرف متوجہ کردیا ہو، تو جو اسے بخشے ویسا ہی ہمیں بھی اپنی دولت بے پایاں میں سے بخش، اور اپنے فضل و کرم سے اس سے بھی کئی گنا زائد عطا کر، اس لئے کہ تیرے فضل کے سوتے خشک نہیں ہوتے، اور تیرے خزانے کم ہونے میں نہیں آتے بلکہ بڑھتے ہی جاتے ہیں، اور نہ تیرے احسانات کی کانیں فنا ہوتی ہیں، اور تیری بخشش و عطا تو ہر لحاظ سے خوشگوار بخشش و عطا ہے اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور جو لوگ روز قیامت تک اس ماہ کے روزے رکھیں یا تیری عبادت کریں ان کے اجر و ثواب کے مانند ہمارے لئے اجر و ثواب ثبت فرما"۔

۱۶۔ یااللہ! روزِ عید کو ہمارے لئے توبہ وخوشی کا دن قرار دے

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَيْكَ فِيْ يَوْمِ فِطْرِنَا الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عِيْدًا وَّ سُرُوْرًا، وَ لِاَهْلِ مِلَّتِكَ مَجْمَعًا وَّ مُحْتَشَدًا مِّنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْنَاهُ اَوْ سُوْءٍ اَسْلَفْنَاهُ اَوْ خَاطِرِ شَرٍّ اَضْمَرْنَاهُ، تَوْبَةَ مَنْ لَّا يَنْطَوِيْ عَلٰى رُجُوْعٍ اِلٰى ذَنْبٍ، وَلَا يَعُوْدُ بَعْدَهَا فِيْ خَطِيْئَةٍ، تَوْبَةً نَصُوْحًا خَلَصَتْ مِنَ الشَّكِّ وَالْاِرْتِيَابِ، فَتَقَبَّلْهَا مِنَّا، وَارْضَ عَنَّا، وَثَبِّتْنَا عَلَيْهَا".

"اے اللہ! ہم اس روز فطر میں جسے تونے اہل ایمان کے لئے عید ومسرت کا روز اور اہل اسلام کے لئے اجتماع و تعاون کا دن قرار دیا ہے، ہر اس گناہ سے جس کے ہم مرتکب ہوئے ہوں، اور ہر اس برائی سے جسے پہلے کرچکے ہوں، اور ہر بری نیت سے جسے دل میں لئے ہوئے ہوں، اس شخص کی طرح توبہ کرتے ہیں جو گناہ کی طرف دوبارہ پلٹنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو، اور نہ توبہ کے بعد خطا کا مرتکب ہوتا ہو، ایسی سچی توبہ جو ہر شک و شبہ سے پاک ہو، تواب ہماری توبہ کو قبول فرما، ہم سے راضی و خوشنود ہوجا، اور ہمیں اس پر ثابت قدم رکھ"۔

۱۷۔ یااللہ! ہم تجھ سے خوف ورجا اور ثواب کی درخواست کرتے ہیں

"اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَوْفَ عِقَابِ الْوَعِيْدِ، وَشَوْقَ ثَوَابِ الْمَوْعُوْدِ، حَتّٰى نَجِدَ لَذَّةَ مَا نَدْعُوْكَ بِهِ، وَ كَاٰبَةَ مَا نَسْتَجِيْرُكَ مِنْهُ، وَ اجْعَلْنَا عِنْدَكَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ لَهُمْ مَحَبَّتَكَ، وَقَبِلْتَ مِنْهُمْ مُرَاجَعَةَ طَاعَتِكَ، يَا اَعْدَلَ الْعَادِلِيْنَ".

"اے اللہ! گناہوں کی سزا کا خوف اور جس ثواب کا تونے وعدہ کیا ہے اس کا شوق ہمیں نصیب فرما، تاکہ جس ثواب کے تجھ سے خواہشمند ہیں اس کی لذت اور جس عذاب سے پناہ مانگ رہے ہیں اس کی تکلیف واذیت پوری طرح جان سکیں، اور ہمیں اپنے نزدیک ان توبہ گزاروں میں سے قرار دے جن کے لئے تونے اپنی محبت کو لازم کردیا ہے، اور جن سے فرمانبرداری واطاعت کی طرف رجوع ہونے کو تونے قبول فرمایا ہے، اے عدل کرنے والوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے"۔

۱۸۔ یا اللہ! ہمارے والدین اور اہل مذہب وملت سے درگزر فرما

"اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اَھْلِ دِیْنِنَا جَمِیْعًا، مَنْ سَلَفَ مِنْھُمْ وَ مَنْ غَبَرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ"۔

"اے اللہ! ہمارے ماں باپ اور ہمارے تمام اہل مذہب وملت، خواہ وہ گزر چکے ہوں یا قیامت کے دن تک آیندہ آنے والے ہوں، سب سے درگزر فرما"۔

۱۹۔ یا اللہ! محمدؐ وآل محمدؐ پر فرشتوں اور نبیوں والی رحمت نازل فرما

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا وَ اٰلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ، وَ صَلِّ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ، وَ صَلِّ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ، وَ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، صَلٰوۃً تَبْلُغُنَا بَرَکَتُھَا، وَیَنَالُنَا نَفْعُھَا، وَیُسْتَجَابُ لَھَا دُعَآؤُنَا، اِنَّکَ اَکْرَمُ مَنْ رُغِبَ اِلَیْہِ، وَ اَکْفٰی مَنْ تُوُکِّلَ عَلَیْہِ، وَ اَعْطٰی مَنْ سُئِلَ مِنْ فَضْلِہٖ، وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"۔

"اے اللہ! ہمارے نبی محمدؐ اور ان کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما جیسی رحمت تو نے اپنے مقرب فرشتوں پر کی ہے، اور ان پر اور ان کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما جیسی تو نے اپنے فرستادہ نبیوں پر نازل فرمائی ہے، اور ان پر اور ان کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما جیسی تو نے اپنے نیکوکار بندوں پر نازل کی ہے، (بلکہ) اس سے بہتر وبرتر، اے تمام جہان کے پروردگار! ایسی رحمت جس کی برکت ہم تک پہنچے، جس کی منفعت ہمیں حاصل ہو، اور جس کی وجہ سے ہماری دُعائیں قبول ہوں۔ اس لئے کہ تو ان لوگوں سے جن کی طرف رجوع ہوا جاتا ہے زیادہ کریم، اور ان لوگوں سے جن پر بھروسا کیا جاتا ہے زیادہ بے نیاز کرنے والا ہے، اور ان لوگوں سے جن کے فضل کی بنا پر سوال کیا جاتا ہے، زیادہ عطا کرنے والا ہے، اور تو ہر چیز پر قادر وتوانا ہے"۔

ج): دعائے روزِ عیدو یوم جمعہ

ہر قوم وملت میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے جو کسی تاریخی پس منظر کی وجہ سے یادگار کی حیثیت رکھتا ہے اور اسے وہ اپنے طریقہ سے مناتے اور اس میں سرور و مسرت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود سرد ہوئی اور وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں سے زندہ وسلامت نکل آئے، وہ دن ان کے ماننے والوں کے لئے عید قرار پا گیا اور جس دن حضرت یونس علیہ السلام شکم ماہی کے زنداں سے رہا ہوئے وہ دن ان کی قوم کے لئے عید کا دن بن گیا۔ اور جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر مائدہ نازل ہوا وہ ان کے لئے عید کا دن قرار پا گیا۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا﴾.

"اے ہمارے رب! تو ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر جو ہمارے لئے عید قرار پائے"۔

اسی طرح اسلام میں بھی مختلف یادگاروں کے سلسلہ میں متعدد عیدیں منائی جاتی ہیں، جن میں سے "عید الاضحیٰ" اور "عید الفطر" زیادہ مشہور ہیں، "عید الاضحیٰ" اس بے مثال قربانی کی یادگار ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربان گاہِ منیٰ میں پیش کی تھی اور "عید الفطر" ماہ مبارک رمضان کے اختتام پر فریضۂ صیام سے عہدہ برآ ہونے کے شکرانہ میں منائی جاتی ہے۔

اس عید کی مسرت کو ہمہ گیر بنانے کے لئے اسلام نے ہر ذی استطاعت پر ایک مخصوص مقدار زکوٰۃ فطرہ کی واجب کر دی ہے، اس ہدایت کے ساتھ کہ نماز سے پہلے مستحقین تک پہنچا دی جائے، تاکہ وہ بھی عید کی مسرتوں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہو سکیں اور یہ اسلام کی حکیمانہ موقع شناسی ہے کہ اس نے عید الفطر کے موقع پر غرباء کی اعانت ضروری قرار دی۔ اس لئے کہ تیس دن بھوک پیاس میں گزارنے اور فاقہ کشی کی تکلیف سے آشنا ہونے کے بعد غریبوں کے دکھ درد کا احساس اور ان سے ہمدردی کا جذبہ ابھر آتا ہے جو غریبوں اور ناداروں کی اعانت کا محرک ہوتا ہے اور انسان بطیب خاطر اس مختصر مالی قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

ادائے فطرہ کے بعد دو گانہ عید سے اس دن کا افتتاح کیا جاتا ہے، جس میں اہل شہر مجتمع ہو کر اجتماعی شان، ملی تنظیم اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پھر خطبہ عید پڑھا جاتا ہے جو تحمید و تقدیس، درود و سلام، پند و نصیحت اور سورۃ قرآنی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ، سلام و دُعا اور میل ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اسی مسرت افزا ماحول میں یہ دن تمام ہوتا ہے، یہ ہے اسلامی تہوار جس کی مسرت میں سنجیدگی، کیف میں شائستگی اور لطف و سرور میں تہذیب کو سمو دیا گیا ہے اور اس کے آداب و رسوم میں اعلیٰ اخلاقی مقاصد کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے۔ جس دن کی ابتدا فریضہ صبح کے علاوہ زکوٰۃ و نماز اور استماع خطبہ سے ہو اور اس کے لحات میل ملاقات اور رنجشوں اور کدورتوں کو دور کرنے میں صرف ہوں وہ دن یقیناً دل میں ایک مسرت آمیز طمانیت کا احساس پیدا کرے گا اور نیکی کے جذبات ابھار کر نیک کرداری و خدا پرستی اور قلب و روح کی تطہیر کا سامان کرے گا۔ اور حقیقی عید یہی ہے کہ انسان اپنے قلب و ضمیر کو پاک و صاف کرے، گناہوں سے دامن بچائے اور برائیوں سے محفوظ رہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نمازِ عید الفطر سے فارغ ہوتے تو رو بہ قبلہ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے اسی طرح جمعہ کے دن بھی اس دُعا کو پڑھا کرتے تھے، صحیفۂ سجادیہ میں یہ دعا ۴۶ ویں نمبر کی دعا ہے جسے ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں:

۱۔ اے وہ جو اس پر رحم کرتا ہے جس پر بندے رحم نہیں کرتے

"یَامَنْ یَّرْحَمُ مَنْ لَّا یَرْحَمُهُ الْعِبَادُ، وَیَامَنْ یَّقْبَلُ مَنْ لَّا تَقْبَلُهُ الْبِلَادُ، وَیَامَنْ لَّا یَحْتَقِرُ اَهْلَ الْحَاجَةِ اِلَیْهِ، وَیَامَنْ لَّا یُخَیِّبُ الْمُلِحِّیْنَ عَلَیْهِ، وَیَامَنْ لَّا یَجْبَهُ بِالرَّدِّ اَهْلَ الدَّالَّةِ عَلَیْهِ، وَیَامَنْ یَّجْتَبِیْ صَغِیْرَ مَا یُتْحَفُ بِهٖ، وَیَشْكُرُ یَسِیْرَ مَا یُعْمَلُ لَهٗ، وَیَامَنْ یَّشْكُرُ عَلَی الْقَلِیْلِ وَیُجَازِیْ بِالْجَلِیْلِ، وَیَامَنْ یَّدْنُوْ اِلٰی مَنْ دَنَا مِنْهُ، وَیَامَنْ یَّدْعُوْ اِلٰی

نَفْسِهٖ مَنْ اَدْبَرَ عَنْهُ، وَ يَا مَنْ لَّا يُغَيِّرُ النِّعْمَةَ، وَلَا يُبَادِرُ بِالنَّقِمَةِ، وَ يَا مَنْ يُّثْمِرُ الْحَسَنَةَ حَتّٰى يُنْمِيَهَا، وَيَتَجَاوَزُ عَنِ السَّيِّئَةِ حَتّٰى يُعَفِّيَهَا"۔

"اے وہ جو ایسے شخص پر رحم کرتا ہے جس پر بندے رحم نہیں کرتے، اے وہ جو ایسے (گنہگار) کو قبول کرتا ہے جسے کوئی قطعہ زمین قبول نہیں کرتا، اے وہ جو اپنے حاجتمند کو حقیر نہیں سمجھتا، اے وہ جو گڑگڑانے والوں کو ناکام نہیں پھیرتا، اے وہ جو نازش بے جا کرنے والوں کو ٹھکراتا نہیں، اے وہ جو چھوٹے سے چھوٹے تحفہ کو بھی پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتا ہے، اور جو معمولی سے معمولی عمل اس کے لئے بجالایا گیا ہو اس کی جزادیتا ہے، اے وہ جو اس سے قریب ہو وہ اس سے قریب ہوتا ہے، اے وہ کہ جو اس سے روگردانی کرے اسے اپنی طرف بلاتا ہے، اور وہ جو نعمت کو بدلتا نہیں اور نہ سزا دینے میں جلدی کرتا ہے، اے وہ جو نیکی کے نہال کو بار آور کرتا ہے تاکہ اسے بڑھا دے، اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے تاکہ انہیں ناپید کردے"۔

۲۔امیدیں تیری سرحدِ کرم کو چھونے سے پہلے کامراں ہو کر پلٹ آئیں

"اِنْصَرَفَتِ الْاٰمَالُ دُوْنَ مَدٰى كَرَمِكَ بِالْحَاجَاتِ، وَ امْتَلَاَتْ بِفَيْضِ جُوْدِكَ اَوْعِيَةُ الطَّلِبَاتِ، وَتَفَسَّخَتْ دُوْنَ بُلُوْغِ نَعْتِكَ الصِّفَاتُ، فَلَكَ الْعُلُوُّ الْاَعْلٰى فَوْقَ كُلِّ عَالٍ، وَ الْجَلَالُ الْاَمْجَدُ فَوْقَ كُلِّ جَلَالٍ، كُلُّ جَلِيْلٍ عِنْدَكَ صَغِيْرٌ، وَ كُلُّ شَرِيْفٍ فِيْ جَنْبِ شَرَفِكَ حَقِيْرٌ"۔

"امیدیں تیری سرحد کرم کو چھونے سے پہلے کامران ہو کر پلٹ آئیں، اور طلب وآرزو کے ساغر تیرے فیضان جود سے چھلک اٹھے، اور صفتیں تیرے کمال ذات کی منزل تک پہنچنے سے درماندہ ہو کر منتشر ہو گئیں، اس لئے کہ بلند ترین رفعت جو ہر کنگرۂ بلند سے بالاتر ہے، اور بزرگ ترین عظمت جو ہر عظمت سے بلند تر ہے، تیرے لئے مخصوص ہے، ہر بزرگ تیری بزرگی کے سامنے چھوٹا، اور ہر ذی شرف تیرے شرف کے مقابلہ میں حقیر ہے"۔

۳۔ جس نے تیرے غیر کا رخ کیا وہ نامراد ہوا

"خَابَ الْوَافِدُوْنَ عَلٰى غَيْرِكَ، وَخَسِرَ الْمُتَعَرِّضُوْنَ اِلَّا لَكَ، وَضَاعَ الْمُلِمُّوْنَ اِلَّا بِكَ، وَ اَجْدَبَ الْمُنْتَجِعُوْنَ اِلَّا مَنِ انْتَجَعَ فَضْلَكَ . بَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِّلرَّاغِبِيْنَ، وَ جُوْدُكَ مُبَاحٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ، وَ اِغَاثَتُكَ قَرِيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، لَا يَخِيْبُ مِنْكَ الْاٰمِلُوْنَ، وَلَا يَيْاَسُ مِنْ عَطَآئِكَ الْمُتَعَرِّضُوْنَ، وَلَا يَشْقٰى بِنَقِمَتِكَ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ رِزْقُكَ مَبْسُوْطٌ لِّمَنْ عَصَاكَ، وَ حِلْمُكَ مُعْتَرِضٌ لِّمَنْ نَّاوَاكَ، عَادَتُكَ الْاِحْسَانُ اِلَى الْمُسِيْٓئِيْنَ، وَ سُنَّتُكَ الْاِبْقَآءُ عَلَى الْمُعْتَدِيْنَ، حَتّٰى لَقَدْ غَرَّتْهُمْ اَنَاتُكَ عَنِ الرُّجُوْعِ، وَصَدَّهُمْ اِمْهَالُكَ عَنِ النُّزُوْعِ، وَاِنَّمَا تَاَنَّيْتَ بِهِمْ لِيَفِيْٓئُوْا اِلٰى اَمْرِكَ، وَ اَمْهَلْتَهُمْ ثِقَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَتَمْتَ لَهٗ بِهَا، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ خَذَلْتَهٗ لَهَا، كُلُّهُمْ صَآئِرُوْنَ اِلٰى حُكْمِكَ، وَ اُمُوْرُهُمْ اٰئِلَةٌ اِلٰى اَمْرِكَ، لَمْ يَهِنْ عَلٰى طُوْلِ مُدَّتِهِمْ سُلْطَانُكَ، وَ لَمْ يَدْحَضْ لِتَرْكِ مُعَاجَلَتِهِمْ بُرْهَانُكَ، حُجَّتُكَ قَآئِمَةٌ لَّا تُدْحَضُ، وَسُلْطَانُكَ ثَابِتٌ لَّا يَزُوْلُ".

"جنہوں نے تیرے غیر کا رخ کیا وہ ناکام ہوئے، جنہوں نے تیرے سوا دوسروں سے طلب کیا وہ نقصان میں رہے، جنہوں نے تیرے سوا دوسروں کے ہاں منزل کی وہ تباہ ہوئے، جو تیرے فضل کے بجائے دوسروں سے رزق و نعمت کے طلبگار ہوئے وہ قحط و مصیبت سے دوچار ہوئے، تیرا دروازہ طلبگاروں کے لئے وا ہے اور تیرا جود و کرم سائلوں کے لئے عام ہے، تیری فریاد رسی داد خواہوں سے نزدیک ہے، امیدوار تجھ سے محروم نہیں رہتے، اور طلبگار تیری عطا و بخشش سے مایوس نہیں ہوتے، اور مغفرت چاہنے والے پر تیرے عذاب کی بدبختی نہیں آتی، تیرا خوانِ نعمت ان کے لئے بھی بچھا ہوا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں، اور تیری بُردباری ان کے بھی آڑے آتی ہے جو تجھ سے دشمنی رکھتے ہیں، بُروں سے نیکی کرنا تیری روش، اور سرکشوں پر مہربانی کرنا تیرا طریقہ ہے، یہاں تک کہ نرمی و حلم نے انہیں (حق کی طرف) رجوع ہونے سے غافل کر دیا، اور تیری دی ہوئی مہلت نے انہیں اجتنابِ معاصی سے روک دیا، حالانکہ

تونے ان سے نرمی اس لئے کی تھی کہ وہ تیرے فرمان کی طرف پلٹ آئیں اور مہلت اس لئے دی تھی کہ تجھے اپنے تسلط و اقتدار کے دوام پر اعتماد تھا (کہ جب چاہے انہیں اپنی گرفت میں لے سکتا ہے)، اب جو خوش نصیب تھا اس کا خاتمہ بھی خوش نصیبی پر کیا اور جو بدنصیب تھا اسے ناکام رکھا۔ (وہ خوش نصیب ہوں یا بدنصیب) سب کے سب تیرے حکم کی طرف پلٹنے والے ہیں اور ان کا مآل تیرے امر سے وابستہ ہے، ان کی طویل مدت مہلت سے تیری دلیل و حجت میں کمزوری رُونما نہیں ہوتی (جیسے اس شخص کی دلیل کمزور ہو جاتی ہے جو اپنے حق کے حاصل کرنے میں تاخیر کرے) اور فوری گرفت کو نظر انداز کرنے سے تیری حجت و برہان باطل نہیں قرار پائی (کہ یہ کہا جائے کہ اگر اس کے پاس ان کے خلاف دلیل و برہان ہوتی تو وہ مہلت کیوں دیتا)، تیری حجت برقرار ہے جو باطل نہیں ہو سکتی اور تیری دلیل محکم ہے جو زائل نہیں ہو سکتی"۔

۴۔ دائمی حسرت واندوہ اس شخص کے لئے جو تجھ سے روگرداں ہوا

"مَا اَكْثَرَ تَصَرُّفَهٗ فِيْ عَذَابِكَ، وَمَا اَطْوَلَ تَرَدُّدَهٗ فِيْ عِقَابِكَ، وَمَا اَبْعَدَ غَايَتَهٗ مِنَ الْفَرَجِ وَمَا اَقْنَطَهٗ مِنْ سُهُوْلَةِ الْمَخْرَجِ عَدْلًا مِّنْ قَضَآئِكَ لَا تَجُوْرُ فِيْهِ، وَاِنْصَافًا مِّنْ حُكْمِكَ لَا تَحِيْفُ عَلَيْهِ فَالْوَيْلُ الدَّآئِمُ لِمَنْ جَنَحَ عَنْكَ، وَالْخَيْبَةُ الْخَاذِلَةُ لِمَنْ خَابَ مِنْكَ، وَالشَّقَآءُ الْاَشْقٰى لِمَنِ اغْتَرَّ بِكَ".

"لہٰذا دائمی حسرت واندوہ اسی شخص کے لئے ہے جو تجھ سے روگردان ہوا، اور رسوا کن نامرادی اسی کے لئے ہے جو تیرے ہاں سے محروم رہا، اور بدترین بدبختی اسی کے لئے ہے جس نے تیری چشم پوشی سے فریب کھایا، ایسا شخص کس قدر تیرے عذاب میں الٹے پلٹے کھاتا، اور کتنا طویل زمانہ تیرے عقاب میں گردش کرتا رہے گا، اور اس کی رہائی کا مرحلہ کتنی دور، اور بآسانی نجات حاصل کرنے سے کتنا مایوس ہو گا، یہ تیرا فیصلہ از روئے عدل ہے جس میں ذرا بھی ظلم نہیں کرتا اور تیرا یہ حکم مبنی بر انصاف ہے جس میں اس پر زیادتی نہیں کرتا"۔

۵۔ تو نے پے در پے اور قابل قبول حجتیں آشکارا کر دیں

" فَقَدْ ظَاهَرْتَ الْحُجَجَ، وَ اَبْلَيْتَ الْاَعْذَارَ، وَ قَدْ تَقَدَّمْتَ بِالْوَعِيْدِ، وَ تَلَطَّفْتَ فِي التَّرْغِيْبِ، وَضَرَبْتَ الْاَمْثَالَ، وَاَطَلْتَ الْاِمْهَالَ وَ اَخَّرْتَ، وَاَنْتَ مُسْتَطِيْعٌ لِّلْمُعَاجَلَةِ، وَتَاَنَّيْتَ وَاَنْتَ مَلِيْءٌ بِالْمُبَادَرَةِ، لَمْ تَكُنْ اَنَاتُكَ عَجْزًا، وَ لَا اِمْهَالُكَ وَهْنًا، وَ لَا اِمْسَاكُكَ غَفْلَةً، وَ لَا انْتِظَارُكَ مُدَارَاةً، بَلْ لِتَكُوْنَ حُجَّتُكَ اَبْلَغَ، وَ كَرَمُكَ اَكْمَلَ، وَاِحْسَانُكَ اَوْفٰى، وَنِعْمَتُكَ اَتَمَّ، كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ وَ لَمْ تَزَلْ، وَهُوَ كَائِنٌ وَّلَا تَزَالُ".

" اس لئے کہ تو نے پے در پے دلیلیں قائم اور قابل قبول حجتیں آشکارا کر دی ہیں، اور پہلے سے ڈرانے والی چیزوں کے ذریعہ آگاہ کر دیا ہے، اور لطف و مہربانی سے (آخرت کی) ترغیب دلائی ہے، اور طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں، مہلت کی مدت بڑھا دی ہے، اور (عذاب میں) تاخیر سے کام لیا ہے حالانکہ تو فوری گرفت پر اختیار رکھتا تھا، اور نرمی و مدارات سے کام لیا ہے باوجودیکہ تو تعجیل کرنے پر قادر تھا، یہ نرم روی، عاجزی کی بنا پر اور مہلت دہی کمزوری کی وجہ سے نہ تھی، اور نہ عذاب میں توقف کرنا غفلت و بے خبری کے باعث اور نہ تاخیر کرنا نرمی و ملاطفت کی بنا پر تھا، بلکہ یہ اس لئے تھا کہ تیری حجت ہر طرح سے پوری ہو، تیرا کرم کامل تر، تیرا احسان فراواں اور تیری نعمت تمام تر ہو، یہ تمام چیزیں تھیں اور رہیں گی درآنحالیکہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۶۔ تیری حجت کے تمام گوشے ناقابلِ بیاں ہیں

" حُجَّتُكَ اَجَلُّ مِنْ اَنْ تُوْصَفَ بِكُلِّهَا، وَ مَجْدُكَ اَرْفَعُ مِنْ اَنْ يُّحَدَّ بِكُنْهِهٖ، وَ نِعْمَتُكَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى بِاَسْرِهَا، وَاِحْسَانُكَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُشْكَرَ عَلٰى اَقَلِّهٖ، وَ قَدْ قَصَّرَ بِيَ السُّكُوْتُ عَنْ تَحْمِيْدِكَ، وَ فَهَّهَنِيَ الْاِمْسَاكُ عَنْ تَمْجِيْدِكَ، وَ قُصَارَايَ الْاِقْرَارُ بِالْحُسُوْرِ، لَا رَغْبَةً - يَا اِلٰهِيْ - بَلْ عَجْزًا، "فَهَا اَنَا ذَا اَؤُمُّكَ بِالْوِفَادَةِ، وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ الرِّفَادَةِ".

"تیری حجت اس سے بالاتر ہے کہ اس کے تمام گوشوں کو پوری طرح بیان کیا جا سکے، اور تیری عزت و بزرگی اس سے بلند تر ہے کہ اس کی کنہ و حقیقت کی حدیں قائم کی جائیں، اور تیری نعمتیں اس سے فزوں تر ہیں کہ ان سب کا شمار ہو سکے، اور تیرے احسانات اس سے کہیں زیادہ تر ہیں کہ ان میں کے ادنیٰ احسان پر بھی تیرا شکریہ ادا کیا جا سکے، (میں تیری حمد و سپاس سے عاجز اور درماندہ ہوں، گویا) خاموشی نے تیری پے در پے حمد و سپاس سے مجھے ناتواں کر دیا ہے، اور توقف نے تیری تمجید و ستائش سے مجھے گنگ کر دیا ہے، اور اس سلسلہ میں میری توانائی کی حد یہ ہے کہ اپنی درماندگی کا اعتراف کروں، یہ بے رغبتی کی وجہ سے نہیں ہے اے میرے معبود! بلکہ عجز و ناتوانی کی بنا پر ہے، اچھا تو میں اب تیری بارگاہ میں حاضر ہونے کا قصد کرتا ہوں اور تجھ سے حسنِ اعانت کا خواستگار ہوں"۔

۷۔ محمد و آلِ محمد پر رحمت نازل فرما اور میری دعا کو شرفِ قبولیت بخش

"فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اسْمَعْ نَجْوَایَ، وَ اسْتَجِبْ دُعَآئِیْ، وَلَا تَخْتِمْ یَوْمِیْ بِخَیْبَتِیْ، وَلَا تَجْبَهْنِیْ بِالرَّدِّ فِیْ مَسْئَلَتِیْ، وَ اَكْرِمْ مِنْ عِنْدِكَ مُنْصَرَفِیْ، وَ اِلَیْكَ مُنْقَلَبِیْ، اِنَّكَ غَیْرُ ضَآئِقٍ بِمَا تُرِیْدُ، وَلَا عَاجِزٍ عَمَّا تُسْئَلُ، وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"۔

"تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور میری راز و نیاز کی باتوں کو سن، اور میری دُعا کو شرفِ قبولیت بخش، اور میرے دن کو ناکامی کے ساتھ ختم نہ کر، اور میرے سوال میں مجھے ٹھکرا نہ دے، اور اپنی بارگاہ سے پلٹنے اور پھر پلٹ کر آنے کو عزت و احترام سے ہمکنار فرما اس لئے کہ تجھے تیرے ارادہ میں کوئی دشواری حائل نہیں ہوتی، اور جو چیز تجھ سے طلب کی جائے اس کے دینے سے عاجز نہیں ہوتا، اور تو ہر چیز پر قادر ہے، اور قوت و طاقت نہیں سوا اللہ کے سہارے کے جو بلند مرتبہ عظیم ہے"۔

پانچواں باب

ماہِ برکت ورحمت کے خاص موضوعات

- ماہِ رمضان ماہِ استغفار وتوبہ۔
- ماہِ رمضان ماہ تزکیہ۔

پہلا موضوع: ماہِ رمضان ماہِ استغفار و توبہ

الف): استغفار و توبہ قرآن کی روشنی میں

ا۔ توبہ کا مفہوم

"توبہ" عربی زبان کا لفظ ہے، اس کے حقیقی معنی رجوع کرنے کے ہیں اور اصطلاحِ شریعت میں توبہ سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں جو کچھ مذموم ہے اس سے لوٹ کر قابلِ تعریف شئے کی طرف آجانا۔

" مذمُوم " یعنی برا، بد، خراب، قبیح، وہ شئے جس کی برائی کی جائے، مذمت کیا ہوا، مذمُوم ہونا لائق ملامت ہونا، بُرا ہونا۔ مذمُوم عزائم یعنی بُرے عزائم، قابل مذمت ارادے۔

۲۔ توبہ واستغفار

توبہ و استغفار دو عظیم عبادتیں ہیں اور نماز و روزہ کی طرح دو جدا جدا عبادتیں ہیں، یہ فرق معلوم ہو گا تبھی یہ ممکن ہو گا کہ ہم نے توبہ بھی کی ہے اور استغفار بھی۔

۳۔ توبہ اور استغفار میں فرق

یہ سوال اور یہ عنوان محض اس لئے ہی نہیں کہ ان دو عبادتوں کے فرق سے باخبر رہیں بلکہ اس لئے بھی ہے کہ غیر شعوری طور پر دو الگ الگ عبادتوں کو ایک ہی نہ سمجھ بیٹھیں، اب اگر اس فرق کو ایک جملے میں کہنا چاہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ "استغفار" پچھلے گناہ سے مفارقت کا نام ہے اور "توبہ" مفارقت کے فوراً رجوع الی اللہ کا نام ہے۔

۴۔ توبہ واستغفار قرآن مجید میں

پہلی آیت:

خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴾.

" اور اے میری قوم! اپنے پالنے والے مالک سے معافی مانگو، پھراسی کی طرف پلٹ کر صرف اسی سے لو لگاؤ، تو وہ تمہاری طرف (اپنی نعمتوں کی) خوب موسلا دھار برستی ہوئی گھٹا بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت بڑھادے گا، (اس لئے) تم مجرموں کی طرح (خدا سے) منہ نہ پھیرو"۔[1]

"تفسیر مبین" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "معاویہ" کا دربان حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آقا میں بے اولاد ہوں مجھے کوئی طریقہ بتائیے کہ صاحبِ اولاد ہو جاؤں، آپ نے اسے کثرت سے استغفار پڑھنے یعنی گناہوں کی خدا سے معافی مانگنے کا مشورہ دیا، اس نے پڑھنا شروع کیا اور وہ کبھی کبھی ایک دن میں ۷۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ لیا کرتا تھا، لہٰذا اس استغفار کی برکت سے خدا نے اس کو ۲۰ بیٹے عطا فرمائے، جب معاویہ کو یہ معلوم ہوا تو اس نے دربان سے کہا کہ یہ کیسے تم کو نصیب ہوا، اس نے بتایا: مجھے حضرت امام حسن علیہ السلام نے ورد بتایا تھا، معاویہ نے امام عالی مقامؑ کو خط لکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ طریقہ کہاں سے معلوم ہوا مولا نے فرمایا: اس آیت سے:

﴿ يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴾.

---

[1] ۔ سورۂ ہود، آیت ۵۲.

کیونکہ تمہاری قوت میں مزید قوت بڑھادے گا یعنی اولاد انسان کی طاقت ہے اور استغفار طاقت میں طاقت بڑھانے کا سبب ہے۔

دوسری آیت

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾.

"اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح (ع) کو بھیجا، انہوں نے کہا: "اے میری قوم والو! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، اسی نے تو تم کو شروع شروع زمین میں پیدا کیا اور تمہیں اسی میں آباد بھی کیا، لہٰذا تم اسی خدا سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگو اور اسی کی طرف لو لگائے ہوئے پلٹو، یہ حقیقت ہے کہ میرا پالنے والا مالک (تم سے) بہت ہی قریب ہے اور وہ دعاؤں کو جواب دے کر قبول کرنے والا ہے"۔[1]

حضرت صالح علیہ السلام نے جاہلیت کے اس محل کو دو لفظوں میں مسمار کر دیا کہ اللہ ہم سے قریب ہے دور نہیں، دوسرے یہ کہ وہ مجیب ہے یعنی خود دعاؤں کا سننے اور جواب دینے والا ہے، براہ راست اس سے دعا کر سکتے ہیں اور دعاؤں کا جواب حاصل کر سکتے ہیں اگرچہ وہ بہت بلند و بالا ہے مگر اس کے باوجود وہ تم سے بہت قریب ہے، اتنا قریب کہ وہ خود فرماتا ہے کہ ہم تمہاری شہ رگِ گردن سے بھی بہت زیادہ تم سے قریب ہیں، اس لئے کہ تم میں سے ہر شخص خدا سے براہِ راست گفتگو کر سکتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"پشیمانی و شرمندگی کا ایک قطرہ جہنم کی آگ کو بجھانے کے لئے کافی ہے"۔

۱۔ سورۂ ہود، آیت ۶۱۔

تیسری آیت

﴿وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ، إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ﴾.

" اپنے پالنے والے مالک سے معافی مانگ لو اور اسی کی طرف پلٹ آؤ، کیونکہ حقیقتاً میرا پالنے والا مالک بڑا ہی رحم کرنے والا اور محبت کرنے والا ہے "۔[1]

خداوند کریم غفور و رحیم ہے جس کی بارگاہ میں جب بندے معافی کے طلبگار ہوتے ہیں تو وہ ان سے بہت خوش ہوتا ہے، بالکل ایسے جیسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم مثال دیتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کا اونٹ سہرا میں کھو جائے جس پر تمہارا کھانا پینا بستر وغیرہ سب کچھ لدا ہوا ہو اور تم اس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مایوس ہو جاؤ عین اسی وقت تم اچانک دیکھو کہ وہ گم شدہ اونٹ تمہارے سامنے کھڑا ہے تو اس وقت تمہیں کتنی خوشی ہوگی بس اس سے بھی کہیں زیادہ خوشی خدا کو اپنے بھٹکے ہوئے بندے کے پلٹ آنے سے ہوتی ہے۔

جب حضورؐ کے پاس کچھ قیدی گرفتار ہو کر آئے ان میں ایک عورت تھی جس کا بچہ کھو گیا تھا وہ مامتا کی ماری جس بچے کو دیکھتی چھاتی سے چمٹا کر دودھ پلانے لگتی، حضورؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ اگر یہ عورت اپنے بچے کو پالے تو کس طرح سے اسے اپنے سینے سے لگائے گی، یہ مخلصین کہ جو دور ہیں، اللہ غیر کو بھی دے رہا ہے لیکن جیسے ہی اس کے مخلصین آتے ہیں تو وہ اپنی بارگاہ سے بہت زیادہ تحفے اور نعمتیں انھیں عطا فرماتا ہے۔

چوتھی آیت

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ، إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾.

" اپنے پالنے والے مالک کی حمد و تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئے اور خدا سے اس کی رحمت یا بخشش کی دعا مانگیے، حقیقتاً وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے "۔[2]

---

[1]۔ سورۂ ہود، آیت ۹۰.

[2]۔ سورۂ النصر، آیت ۳.

پانچویں آیت

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾.

''مگر اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُن پر عذاب اُتار دے جب کہ آپؐ اُن کے درمیان موجود ہوں اور نہ ہی اللہ اُن پر اِس حالت میں عذاب نازل کرنے والا ہے جب کہ وہ خدا سے اپنے گناہوں پر معافی مانگ رہے ہوں''۔[1]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار کے بچنے کے دو راستے ہیں ایک اگر رسولؐ درمیان میں ہوں، دوسرے استغفار کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

ب): استغفار و توبہ احادیث کی روشنی میں

۱۔ حکمت ۴۱۷

" لِقَائِلٍ قَالَ بِحَضْرَتِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! أَتَدْرِي مَا الْإِسْتِغْفَارُ؟ الْإِسْتِغْفَارُ دَرَجَةُ الْعِلِّيِّينَ، وَهُوَ اسْمٌ وَاقِعٌ عَلَى سِتَّةِ مَعَانٍ: أَوَّلُهَا: النَّدَمُ عَلَى مَا مَضَى، وَ الثَّانِي: الْعَزْمُ عَلَى تَرْكِ الْعَوْدِ إِلَيْهِ أَبَدًا، وَ الثَّالِثُ: أَنْ تُؤَدِّيَ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ حُقُوقَهُمْ حَتَّى تَلْقَى اللّٰهَ أَمْلَسَ لَيْسَ عَلَيْكَ تَبِعَةٌ، وَالرَّابِعُ: أَنْ تَعْمِدَ إِلَى كُلِّ فَرِيضَةٍ عَلَيْكَ ضَيَّعْتَهَا فَتُؤَدِّيَ حَقَّهَا. وَ الْخَامِسُ: أَنْ تَعْمِدَ إِلَى اللَّحْمِ الَّذِي نَبَتَ عَلَى السُّحْتِ فَتُذِيبَهُ بِالْأَحْزَانِ، حَتَّى تُلْصِقَ الْجِلْدَ بِالْعَظْمِ، وَ يَنْشَأَ بَيْنَهُمَا لَحْمٌ جَدِيدٌ. وَ السَّادِسُ: أَنْ تُذِيقَ الْجِسْمَ أَلَمَ الطَّاعَةِ كَمَا أَذَقْتَهُ حَلَاوَةَ الْمَعْصِيَةِ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُولُ: «أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ»".

''ایک کہنے والے نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے سامنے ''استغفر اللہ'' کہا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: تمہاری ماں تمہارا سوگ منائے! کچھ معلوم بھی ہے کہ

[1] سورۂ انفال، آیت ۳۳۔

استغفار کیا ہے؟ استغفار بلند منزلت لوگوں کا مقام ہے اور یہ ایک ایسا لفظ ہے جو چھ باتوں پر حاوی ہے: پہلے یہ کہ جو ہو چکا اس پر نادم ہو، دوسرے ہمیشہ کے لئے اس کے مرتکب نہ ہونے کا تہیہ کرنا، تیسرے مخلوق کے حقوق ادا کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حضور میں اس حالت میں پہنچو کہ تمہارا دامن پاک وصاف اور تم پر کوئی مواخذہ نہ ہو، چوتھے یہ کہ جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے تھے اور تم نے انہیں ضائع کر دیا تھا انہیں اب پورے طور پر بجالاؤ، پانچویں یہ کہ جو گوشت حرام سے نشوونما پاتا رہا ہے اس کو غم و اندوہ سے پگھلاؤ یہاں تک کہ کھال کو ہڈیوں سے ملا دو کہ پھر سے ان دونوں کے درمیان نیا گوشت پیدا ہو، چھٹے یہ کہ اپنے جسم کو اطاعت کے رنج سے آشنا کرو جس طرح اسے گناہ کی شیرینی سے لذت اندوز کیا ہے، تو اب کہو: استغفر اللہ"۔

۲۔ حکمت ۱۳۵

"وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقَبُوْلَ، وَمَنْ أُعْطِيَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ".

"جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا اور جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا"۔

خوبصورت بات یہ ہے کہ جب بندہ اللہ سے یہ کہہ رہا ہے کہ میں پرانی چیزوں کو چھوڑ کر اچھائیوں کی طرف آ رہا ہوں تو خالی ہر نماز میں استغفر اللہ کہہ رہا ہے یا چھوڑ بھی رہا ہے اور اگر چھوڑ رہا ہے تو کیا اچھائیوں کی طرف آگے بڑھ بھی رہا ہے کہ نہیں، یعنی وہ یہ دیکھے جھوٹ کو چھوڑ کے سچائی میں آگے بڑھا کہ نہیں، شراب کو چھوڑ کے وہ اچھائیوں میں آگے بڑھا کہ نہیں، چوری کو چھوڑ کے اچھائیوں کی طرف آگے بڑھا کہ نہیں، وہ فٹ پاتھ پہ بیٹھنے کو چھوڑ کر مصلے پہ آیا کہ نہیں ، نیکیوں کا رخ کیا کہ نہیں، ماں باپ کی خدمت کی طرف آیا کہ نہیں، حرام کو چھوڑ کے حلال کی طرف آگے بڑھا کہ نہیں، کنجوسی کو چھوڑ کر سخاوت کی طرف آگے بڑھا کہ نہیں، ہاں جھوٹوں کو چھوڑ کر سچوں کے ساتھ ہوا کہ نہیں، یاد رکھو! جیسوں کی صحبت اختیار کرے گا ویسا ہی اثر پائے

ہوگا، جھوٹوں کی صحبت اختیار کرے گا تو سدا جھوٹا رہے گا اور اگر سچوں کی معیت اختیار کرے گا تو جہاں سچے ہوں گے وہ بھی سچوں کے ساتھ رہے گا، اس دنیا میں بھی سچوں کے ساتھ ہوگا اور آخرت میں بھی سچوں کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ خطبہ ۱۴۱

"اِنَّ اللهَ يَبْتَلِيْ عِبَادَهُ عِنْدَ الْاَعْمَالِ السَّيِّئَةِ بِنَقْصِ الثَّمَرَاتِ، وَ حَبْسِ الْبَرَكَاتِ، وَ اِغْلَاقِ خَزَآئِنِ الْخَيْرَاتِ، لِيَتُوْبَ تَآئِبٌ، وَ يُقْلِعَ مُقْلِعٌ، وَ يَتَذَكَّرَ مُتَذَكِّرٌ، وَيَزْدَجِرَ مُزْدَجِرٌ، وَقَدْ جَعَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ الْاِسْتِغْفَارَ سَبَبًا لِّدُرُوْرِ الرِّزْقِ وَ رَحْمَةِ الْخَلْقِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ، اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا، يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا، وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ﴾. فَرَحِمَ اللهُ امْرَاً اَسْتَقْبَلَ تَوْبَتَهٗ، وَاسْتَقَالَ خَطِيْئَتَهٗ، وَبَادَرَ مَنِيَّتَه"۔

"اللہ سبحانہٗ بندوں کو ان کی بداعمالیوں کے وقت پھلوں کے کم کرنے، برکتوں کے روک لینے اور انعامات کے خزانوں کو بند کر دینے سے آزماتا ہے، تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرے، (انکار و سرکشی سے) باز آنے والا باز آجائے، نصیحت و عبرت حاصل کرنے والا نصیحت و بصیرت حاصل کرے اور گناہوں سے رکنے والا رک جائے، اللہ سبحانہٗ نے توبہ و استغفار کو روزی کے اترنے کا سبب اور خلق پر رحم کھانے کا ذریعہ قرار دیا ہے، چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ: "اپنے پروردگار سے توبہ واستغفار کرو، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا ہے، وہی تم پر موسلا دھار مینہ برساتا ہے اور مال و اولاد سے تمہیں سہارا دیتا ہے"، خدا اس شخص پر رحم کرے جو توبہ کی طرف متوجہ ہو اور گناہوں سے ہاتھ اٹھائے اور موت سے پہلے نیک اعمال کر لے"۔

ہم روزانہ کی نماز میں "استغفر الله ربی و أتوب اليه" کتنی مرتبہ کہتے ہیں: صبح میں دو مرتبہ، ظہر میں چار، عصر میں چار، مغرب میں تین، عشاء میں چار، کل ۱۷ مرتبہ "استغفر الله ربی و أتوب اليه" کہتے ہیں، اس کے علاوہ رمضان المبارک کی ۱۹ ویں، ۲۱ ویں اور

۲۳ویں شب ہائے قدر میں ۷۰ مرتبہ "استغفر الله أتوب اليه" اور ۱۰۰ مرتبہ "استغفر الله ربي وأتوب اليه"، اب اس راز کو سمجھئے، یہ تو اعمال ہیں لیکن ہر نماز کے بعد "استغفر الله ربي وأتوب اليه" کہنے کی جگہ دیکھئے، پہلے سجدے میں جاتے ہیں اور کہتے ہیں: "سبحان ربي الاعلى وبحمده"، حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ سے کہہ رہا ہے: خدایا تو اعلیٰ ہے اور تو نے مجھے اس مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر بیٹھنے کے بعد کہتا ہے: "استغفر الله ربي وأتوب اليه"، کیا مطلب ہوا؟ مطلب یہ ہے کہ تو نے اس دنیا میں ہمیں پیدا کیا ہے، ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں اور جب غلطیاں ہوئی ہیں تو شرمندگی کے ساتھ کہہ رہا ہوں: اے معبود! مجھ سے جتنی غلطیاں ہوئی ہیں ان پر میں شرمندہ ہوں، معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں، یعنی پرانی چیزوں کو چھوڑ کر تیری اچھائیوں کی طرف آگے بڑھ رہا ہوں، یہ کہتے ہی فوراً دوسرے سجدے میں جاتا ہے، وہاں پھر وہی جملہ کہتا ہے: "سبحان ربي الأعلى وبحمده"، کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ جب اچھائیوں کی طرف آگیا ہوں تو خدایا مجھے پلٹ کر اسی مٹی میں آنا ہے، یعنی انسان استغفار سے فارغ ہو کر توبہ یعنی خوبیوں کی طرف آئے، اس لئے کہ اُسے اسی مٹی میں دفن ہونا ہے، پہلے سجدے میں اپنے خاکی ہونے کا اعلان اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد زندگی کے اندر پیدا ہونے والی غلطیوں کی معافی اور دوسرے سجدے میں معافی کے بعد سیدھے خوبیوں کی طرف سبقت اور پھر آخرت کی طرف عروج۔

۴۔ استغفار تعقیبات عصر کی دعا میں

ہم تعقیبات عصر میں یہ دعا پڑھتے ہیں:

"أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَائِسٍ مِسْكِيْنٍ مُسْتَكِيْنٍ مُسْتَجِيْرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُوْرًا..."۔

"اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پائندہ ہے، بڑے رحم والا مہربان، صاحب جلال و اکرام ہے، میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ توبہ قبول فرمائے اپنے عاجز، خاضع بندے کی محتاج، مصیبت زدہ، مسکین، بے چارہ، طالبِ پناہ بندے کی جو اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہے نہ ہی اپنی موت و حیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے"۔

۵۔ فرشتوں کی دعائے مغفرت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ عَادَ مَرِيضاً شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ"۔

"جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور جب تک گھر لوٹتا ہے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔

نماز کے دوران ہو یا نماز کے بعد یا پھر مریض کی عیادت، قدم قدم پر توبہ و استغفار کی تلقین اس بات کا ثبوت ہے کہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کے لئے لغزشوں سے نکلنے کے جگہ جگہ پر ذرائع مہیا فرمائے ہیں، اب یہ بندوں کو اختیار ہے کہ وہ رحمٰن کے بندے بن کر زندگی گزاریں یا شیطان کے بندے ہو کر چلتی پھرتی لاشیں بن جائیں۔

۶۔ مسجد نبوی کا ستونِ توبہ

مسجد نبویؐ میں ایک ستون ہے جس کا نام ہے "ستونِ توبہ"، ایک طویل واقعہ ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے بنی قریظہ یہودی تھے، یہ لوگ مدینۂ منورہ سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر آباد تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس "ابولبابہ" کو ایک ذمہ داری دے کر بھیجا، وہ وہاں گئے اور ان لوگوں سے ملنے کے بعد ایک مشورے میں زبان سے جو بات کہی اشارے میں اس کی نفی کر ڈالی اور گلے کی طرف اشارہ کر دیا کہ اگر تسلیم ہو گئے تو تمہیں مار دیا جائے گا، یعنی زبان سے کہا تسلیم ہو جاؤ اور انگلی سے گلے کی طرف اشارہ کر دیا کہ اگر تسلیم ہو گئے تو مار

دئے جاؤگے، اس کے بعد "ابولبابہ" اپنے اس طرزِ عمل پر پشیمان ہوئے اور سوچنے لگے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیانت کی ہے، پھر وہ وہاں سے واپس آئے اور مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے اور ایک ستون سے خود کو باندھ لیا اور دل میں عہد کرلیا کہ میں اس وقت تک نہیں نکلوں گا جب تک اللہ میری توبہ قبول نہ کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدت سے انتظار تھا ابولبابہ کے واپس آنے کا، ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اس نے اپنے آپ کو ستون کے ساتھ باندھا ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر "ابولبابہ" ہمارے پاس چلا آتا اور توبہ کی درخواست کرتا تو ہم اللہ سے اس کے گناہ کی معافی دلاتے، الغرض کئی دن کے بعد خدا نے وحی کے ذریعے رسول اللہؐ کو مطلع کیا کہ ان کی توبہ قبول کرلی گئی ہے، چنانچہ رسول اللہؐ خود تشریف لے گئے اور ان کو ستون سے کھولا اور قبولیتِ توبہ کی بشارت دی، اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ صرف اظہارِ ندامت و پشیمانی کافی نہیں بلکہ اس پر قائم رہنا بھی ضروری ہے۔

۷۔ توبہ و استغفار کے لئے وسیلہ کی ضرورت

اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ توبہ کے لئے وسیلہ کی ضرورت ہے، ابولبابہ نے حضورؐ کو اپنی لغزش کے تدارک کے لئے وسیلہ قرار دیا اور اس بات کو واضح کیا کہ جب تک حضورؐ تشریف نہیں لائیں گے میں اسی طرح خود کو ستون سے باندھے رکھوں گا۔

اس بات کو حضرت آدم علیہ السلام نے بھی بتایا تھا کہ خطاؤں کی تلافی اور معافی کسی اور راہ سے نہیں محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے، اسی لئے آپ نے اللہ کی بارگاہ میں کہا تھا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّأَنْتَ الْمَحْمُود. وَبِحَقِّ عَلِيٍّ وَّأَنْتَ الْأَعْلٰى وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ وَأَنْتَ فَاطِر السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَأَنْتَ الْمُحْسِن وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَأَنْتَ قَدِيْمُ الْأَحْسَانِ".

۸۔ سلاطینِ بنی امیہ کا ایک کاتب

علی ابن حمزہؒ روایت کرتے ہیں کہ سلاطین بنی امیہ کا ایک کاتب میرا دوست تھا، اس نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں اس کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اجازت طلب کروں، میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ سلاطین بنی امیہ کا ایک کاتب آپ سے ملنے کا خواہشمند ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کروں، آپ نے اجازت دی، میں اسے امام عالی مقامؑ کی خدمت میں لے گیا، اس نے حضرتؑ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، پھر عرض کی: فرزندِ رسولؐ! میں ایک عرصے تک سلاطین بنی امیہ کا کاتب رہا ہوں اور ان کے دفتروں میں کام کرتا رہا ہوں، دورانِ ملازمت میں نے بہت سی دولت جمع کی اور دولت کی جمع آوری کے لئے کبھی حلال و حرام کی تمیز نہیں کی، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر بنی امیہ کو ایسے افراد نہ ملتے جو ان کے کاتب بنتے، ان کے لئے خراج کی رقم اصول کرتے، ان کی طاغوتی حکومت کے لئے جنگ کرتے اور ان کے درباروں کی زینت بنتے تو وہ کبھی بھی ہمارا حق نہیں چھین سکتے تھے، اگر لوگ ان کا تعاون نہ کرتے تو انہیں یہ جرأت نہ ہوتی کہ لوگوں کے حقوق غضب کرتے اور ان کے ہاتھوں میں کچھ نہ رہتا، اس شخص نے عرض کیا کہ میرے لئے اب نجات کی کیا صورت ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میں تیری رہنمائی کرتا ہوں، کیا تو میرے حکم پر عمل کرے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم نے ان کی نوکری سے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے اس سے ہاتھ اٹھالو اور جو صاحبانِ حق تمہیں یاد ہوں ان تک ان کا حق پہنچادو اور جنہیں تم بھول چکے ہو ان کی طرف سے صدقہ کردو، اگر تم نے میرے حکم پر عمل کیا تو میں خدا کی طرف سے تمہاری جنت کی ضمانت لیتا ہوں، آپ کا فرمان سن کر اس شخص نے کچھ دیر تک سر جھکائے رکھا پھر ایک نئے عزم اور ولولے سے کہا: میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا، راوی کہتا ہے کہ ہم دونوں واپس اپنے گھر کوفہ آئے اس شخص کے گھر میں جو کچھ تھا سب کا سب صاحبانِ حقوق کو واپس کردیا اور جس کے مالک کا علم نہ تھا ان کی طرف سے صدقہ دے

دیا، اس شخص نے اپنے جسم کے کپڑے بھی دے دیے اور نہایت سادہ انداز میں رہنے لگا، میں نے اس کے لئے اپنے ایمانی بھائیوں سے تعاون کی درخواست کی اور کچھ چیزیں لاکر اور کچھ رقم اس کے حوالے کی، اس کے بعد وہ شخص محنت مزدوری کرنے لگا اور اپنی ضروریات زندگی فراہم کرنے لگا، چندماہ بعد وہ بیمار ہوا، میں عیادت کے لئے اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ اس پر نزاع کا عالم ہے، جیسے ہی اس نے آنکھ کھولی اور مجھے دیکھا تو کہا: اے بھائی آپ کے مولا و آقاؑ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا، یہ الفاظ کہہ کر وہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور ہم نے اس کو غسل و کفن دیا اور دفنایا، کچھ عرصے بعد مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ہم نے تمہارے دوست سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

۹۔ ایک جوان کی توبہ

ایک دفعہ "معاذ ابن جبلؓ" گریہ کرتے ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پر سلام کیا اور رونے لگے حضور اکرمؐ نے رونے کا سبب پوچھا، انھوں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! مسجد کے دروازے پر ایک خوبصورت نوجوان آیا ہوا ہے اور وہ زار و قطار رو رہا ہے جیسے ایک ماں اپنے جوان بیٹے پر روتی ہے اور آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہے، حضورؐ نے اجازت دی، وہ جوان لایا گیا، اس نے آکر آپ کو سلام عرض کیا اور رونے لگا، آپؐ نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اللہ تعالی مجھے معاف نہیں کرے گا اور مجھے دوزخ میں ڈال دے گا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، کیا تو نے کسی محترم ہستی کا قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تیرا گناہ پہاڑوں سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں یارسول اللہؐ! میرا گناہ پہاڑوں سے بھی بلند ہے، پھر آپ نے فرمایا: کیا تیرا گناہ سات زمینوں، دریا کے ذروں، درختوں کے پتوں اور آسمان کے ستاروں سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میرا گناہ ان سب چیزوں سے بڑا ہے، آپ نے فرمایا کہ اب تو اپنا گناہ بیان کر پھر اس

نے اپنی داستان سنائی کہ سات سال سے قبریں کھود کر مردوں کے کفن اتار کر بازار میں فروخت کرتا ہوں، ایک رات میں نے انصار کی ایک لڑکی کی قبر کھودی اور اس کے کفن کو اس سے جدا کیا تو شیطان نے میرے ذہن میں وسوسہ ڈالا اور میں نے اس لاش سے مقاربت کی، جب میں واپس آرہا تھا تو لاش سے آواز آئی: جوان تجھے خدا کی حکومت سے کوئی خوف نہیں آتا، آتشِ دوزخ کے لئے تجھ پر افسوس ہو، جوان کہنے لگا: یارسول اللہ! اب بتائیں کہ میں کیا کروں آپ نے فرمایا: دور ہو جا، ہٹ جا یہاں سے، وہ اٹھ کر ایک پہاڑ کی طرف چلا گیا اس نے اپنے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ لئے وہ توبہ مناجات اور عبادت میں مشغول ہو گیا، ۴۰ روز تک وہ شب و روز گریہ کرتا رہا، اس نے اتنا گریہ کیا کہ پرندے اور وحشی حیوانات بھی اس سے متاثر ہو گئے، ۴۰ روز کے بعد اس نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی: خدایا تو مجھ پر آگ نازل کر یا میرے گناہ کو معاف فرما کر احسان فرما، قیامت کے روز مجھے رسوا نہ فرما، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت نازل فرمائی:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾.

"اور یہ لوگ اگر کوئی بڑا برا کام کر لیتے ہیں یا (کوئی گناہ کر کے) اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، اور وہ (لوگ) اپنے برے کام پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے"۔[1]

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر تلاوت کی اور فرمایا: کون ہے جو مجھے اس جوان تک لے جائے، معاذ بن جبلؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! میں جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذؓ کے ساتھ اس جوان کے پاس گئے، دیکھا کہ اس نے دو پتھروں کے درمیان اپنے ہاتھوں کو گردن میں باندھا

[1]۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۳۵۔

ہوا ہے، شدت گرما کی وجہ سے اس کا رنگ سیاہ ہو چکا تھا، شدت گریہ کے سبب اس کی آنکھ کے گرد بال گر چکے تھے اور محو مناجات تھا، وہ اپنے سر پر خاک ڈال رہا تھا، صحرا کے درندے اس کے گرد کھڑے تھے اور پرندے اس کے سر پر سایہ فگن تھے، آپ اس کے پاس گئے اور اپنے دست مبارک سے اس کے ہاتھ کھولے، اس کے چہرے سے خاک کو صاف کیا اور فرمایا: تجھے بشارت ہو، خدا نے تجھے آتش دوزخ سے نجات دی، پھر آپ نے اپنے اصحابؓ سے کہا: دیکھو اپنے گناہوں کی تلافی اس طرح سے کیا کرو"۔[1]

۱۰۔ ایک حدیث کی وضاحت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً".

"میں ہر روز ستّر مرتبہ استغفار کرتا ہوں"۔

ظاہر ہے کہ یہ توبہ و استغفار کسی گناہ کے نتیجہ میں نہیں ہوتی تھی، بلکہ یہ ایک طرح سے عبودیت کا مظاہرہ ہے، چنانچہ صاحب کشف الغمہ نے تحریر کیا ہے کہ انبیاء وآئمہ علیہم السلام ہمہ وقت ذکر و عبادت میں مستغرق اور اُن کے قلوب و اذہان ملاء اعلیٰ سے وابستہ رہتے تھے اور جب وہ اللہ کی عظمت و جلال اور اس کے مقامِ رفیع کے تصور کے بعد اپنی عبادتوں اور ریاضتوں کا جائزہ لیتے اور زندگی کے ان لمحات کو دیکھتے جو عبادت و استغراق کے علاوہ دوسرے مشاغل میں بسر ہوتے تھے، جیسے کھانا پینا، آرام و استراحت وغیرہ تو وہ ان مشغولیتوں کو اللہ کے حقوق میں کوتاہی کا مترادف سمجھتے اور انہیں گناہ سے تعبیر کرتے ہوئے توبہ و استغفار کا سہارا ڈھونڈتے تھے۔

اسی طرح حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعائے توبہ ہو یا معصومین کا استغفار، اس میں یہ چیز سمجھ میں آتی ہے کہ جس کے ماتحت مثلاً نوکر، غلام یا گھر کا کوئی فرد جب بھی کوئی خطا

[1]۔ کتاب سو موضوع ۵۰۰ داستان، ص ۱۲۶۔

کرے گا اور بات گھر کے بزرگ تک آئے گی تو وہ سامنے والے سے معافی بھی منگوائے گا اور ساتھ میں خود بھی کہے گا میں بھی معافی مانگتا ہوں، اہل بیتؑ کے استغفار و توبہ سے اس بات کا احساس ہے کہ انہوں نے ہماری خاطر بہت سی راہوں کو ہموار کر رکھا ہے۔

۱۱۔ حدیثِ کساء کے آخری جملے

آخر میں اپنی گفتگو کو ان شیریں کلیمات سے متبرک کرتے ہیں جو حدیثِ کساء کے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے شیعوں اور محبوں کو مغفرت کی بشارت دیتے ہوتے ارشاد فرماتے ہیں:

"فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ۔ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ۔ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى أَنْ يَتَفَرَّقُوْا"۔

"تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لئے چنا، اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوست دار جمع ہوں گے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی، فرشتے ان کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہ ہوں گے وہ ان کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کریں گے"۔

دوسرا موضوع: ماہِ رمضان ماہ تزکیہ

الف): تزکیہ قرآن کی روشنی میں

پہلی آیت

خداوند عالم تزکیۂ نفس اور کامیاب زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ﴾

"حقیقی کامیابی اس نے حاصل کی جس نے پاکیزگی اختیار کرلی"۔[1]

دوسری آیت

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾.

حقیقی طور پر وہی کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک صاف کیا"۔[2]

ان دونوں آیتوں سے پتا چلتا ہے کہ جس جس نے بھی خود کو پاک کرلیا کامیاب ہوگیا، لیکن پاک کرنا ہے کیا؟، وضو وغسل کرنا؟ نہیں! یہاں یہ مراد نہیں ہے، بلکہ گناہوں، بُری حرکتوں اور کفر و شرک جیسی پلیدگیوں سے خود کو پاک کرنا ہے، پس جس نے ان نجاستوں سے خود کو پاک کرلیا وہی کامیاب ہوگیا، مولا علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اس کے ظاہر کی اصلاح کردیتا ہے، جی ہاں! ظاہر کو پاک کرنا آسان ہے لیکن باطن کو پاک کرنا بڑا مشکل مرحلہ ہے، بڑے برتن باہر سے کم دھوئے جاتے ہیں، لیکن اندر سے خوب مانجھے جاتے ہیں، چیزوں کی رکھنے کی جگہ پاک کی جاتی ہے، جس دل میں اہل بیت علیہم السلام کی ولا ہوگی وہ

---

[1] ۔ سورۂ اعلیٰ، آیت ۱۴۔

[2] ۔ سورۂ شمس، آیت ۹۔

محبتِ خدا کا مرکز بن جاتا ہے اور جہاں محبتِ خدا ہو گی وہ دل اور وہ دماغ کفر و شرک کی آلائشوں سے پاک ہونا چاہیے۔

تیسری آیت

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾۔

”وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسولؐ بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے“۔[1]

رسولؐ قرآن سناتے ہیں اور لوگوں کے نفوس کو پاک کرتے ہیں، مزہ کی بات یہ ہے کہ ﴿یُزَكِّیْهِمْ﴾ پہلے آیا ہے اور ﴿یُعَلِّمُهُمُ﴾ بعد میں ذکر ہوا ہے، اس کا مطلب یہ ہے پہلے تزکیہ ہے پھر کتاب و حکمت کا علم ہے، یعنی کتاب و حکمت کا علم پاکیزہ ظرف میں ہی آسکتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پاک کرتے ہیں، پانی سے نہیں، اخلاق و کردار کے آبِ شفاف سے، لہٰذا جن کے دل نرم تھے وہ بلالؓ و ابوذرؓ و سلمانؓ بن گئے اور جن کے دل سخت تھے وہ پاک نہیں ہو سکے اور ابولہب و ابوجہل جیسے بن گئے۔

چوتھی آیت

خداوند عالم ایمان والوں کے لئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ، وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ، وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ

---

[1] ۔ سورۂ جمعہ، آیت ۲۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾.

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، جو شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گا وہ اسے فحش، گندے اور برے کاموں ہی کے لئے کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل وکرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص کبھی بھی پاک صاف نہ ہو سکتا، [یعنی شیطان کے وسوسوں کے نتیجے میں کوئی شخص خود اپنے بل بوتے پر برائیوں سے نہیں بچ سکتا تھا، نیز خدا کا توبہ قبول کر لینا بھی ہماری پاکی کا سبب بنا ہوا ہے] لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اللہ بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے"۔[1]

کامیاب وہ ہے جس نے خود کو پاک کر لیا، مشرک نجس ہے کیسے پاک ہوگا یہ کافر اسلام قبول کرنا چاہتا ہے کیسے پاک ہوگا غسل کر کے؟، سمندر کے پانی سے؟ نہیں نہیں کلمہ طیبہ سے، اللہ کے نام سے، رسولؐ اور اہل بیتؑ کے ناموں سے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام سمندر کا پانی نہیں کر سکتا وہ کام خدا اور رسولؐ اور اہل بیتؑ کے ناموں سے ہوتا ہے، کافر و مشرک کلمے سے پاک ہوں گے، اہل بیتؑ کی محبت سے پاک ہوں گے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ علیؑ کی محبت گناہوں کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے، جب گناہ جل جائیں گے تو ہم پاک ہو جائیں گے اور گناہ کو جلانے کے لئے علیؑ سے محبت ضروری ہے۔

پانچویں آیت

خداوند عالم مومنین کے لئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾.

---

[1] سورۂ نور، آیت ۲۱۔

"مومنین، [یعنی حق کو دل سے ماننے والے] سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ بات ان کے اخلاق کی درستی کا بہترین ثبوت ہے، جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں، یقیناً اللہ اس سے بخوبی واقف ہے"۔[1]

حضرات ایک ہے پاک ہونا اور ایک ہے صاف ہونا، دنیا صاف زندگی گزار رہی ہے، پاک زندگی بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، یہ کیا ہے پاک ہونا اور صاف ہونا؟ آپ دیکھ لیں خوبصورت صاف گھر ہیں، صاف گاڑیاں ہیں، صاف چہرے ہیں، صاف لباس ہیں، یہ سب بہت آسان کام ہیں اور اسے پوری دنیا انجام دے رہی ہے، بہت اچھی صفائی ہے، لیکن زبان کا کیا حال ہے، دل کا کیا حال ہے، دماغ کا کیا حال ہے، آنکھوں کا کیا حال ہے، آنکھیں دیکھنے میں صاف ہیں پاک نہیں ہے۔ ایک بچہ جو آپ کی گود میں بیٹھا تھا، پیشاب کر گیا، کپڑے نجس ہو گئے کچھ ہی دیر میں وہ سوکھ گئے دیکھنے میں صاف ہیں لیکن ہیں وہ نجس، یہی حال ہماری زندگی کا ہے، ہم ممکن ہے بظاہر صاف ہوں لیکن گناہوں کی آلودگی ہمیں پاک نہیں کر سکتی۔

چھٹی آیت

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ، إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾.

"آپ اُن کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لیا کیجیے جس کے ذریعہ سے آپ انہیں پاک کر دیجیے اور انہیں برکت بھی دیجیے اور اُن کے لئے دعائے خیر و رحمت بھی فرمائیے یقیناً آپ کی دعائے خیر و برکت اُن کے لئے باعث تسکین و راحت ہوگی، یہ حقیقت ہے کہ اللہ، (آپؐ کی دعائیں) سننے والا اور (آپؐ کے مرتبے کو) خوب جاننے والا ہے"۔[2]

---

[1]۔ ایضاً، آیت ۳۰.

[2]۔ سورۂ توبہ، آیت ۱۰۳.

ب): تزکیہ احادیث کی روشنی میں

پہلی حدیث

" قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع) صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَ تَدْفَعُ الْبَلْوَى وَ تُنْمِي الْأَمْوَالَ وَ تُنْسِئُ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ تُوَسِّعُ فِي رِزْقِهِ وَ تُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَ لْيَصِلْ رَحِمَهُ ".

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے، مصیبت کو دور کرتا ہے، دولت کو بڑھاتا ہے، عمر کو زیادہ کرتا ہے، رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلۂ رحم کرنا چاہیے"۔[1]

دوسری حدیث

" عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص يَوْماً لِأَصْحَابِهِ مَلْعُونٌ كُلُّ مَالٍ لَا يُزَكَّى مَلْعُونٌ كُلُّ جَسَدٍ لَا يُزَكَّى وَ لَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْماً مَرَّةً فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا زَكَاةُ الْمَالِ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا زَكَاةُ الْأَجْسَادِ فَقَالَ لَهُمْ أَنْ تُصَابَ بِآفَةٍ قَالَ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ أَلْوَانُهُمْ قَالَ لَهُمْ أَتَدْرُونَ مَا عَنَيْتُ بِقَوْلِي قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَلَى الرَّجُلُ يُخْدَشُ الْخَدْشَةَ وَ يُنْكَبُ النَّكْبَةَ وَ يَعْثُرُ الْعَثْرَةَ وَ يُمْرَضُ الْمَرْضَةَ وَ يُشَاكُ الشَّوْكَةَ وَ مَا أَشْبَهَ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ اخْتِلَاجَ الْعَيْنِ ".

"فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوۃ نہ دی جائے، اگر ہر چالیس

---

[1] الکافی، ج ۲، ص ۱۵۲، حدیث ۱۳.

دن بعد ایک ہی بار ہو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! زکوۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے لیکن زکوۃ جسم کیا چیز ہے، فرمایا: کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم سمجھے کہ اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے؟۔ انھوں نے کہا: نہیں! فرمایا: اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح جھنجھوڑ دے یا ایسی بلا ہے جو اسے اندھا کر دے یا کوئی لغزش ہے جو پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوادث روز گار کا کوئی جھٹکا پہنچے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھڑکنے تک کا ذکر کیا"۔[1]

توضیح: مقصد یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحتیوں کا امتحان ہوتا ہے، صبر کی آزمائش ہوتی ہے، اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے، اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے، اسی لئے اللہ تعالی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان لیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

تیسری حدیث

"مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص ثَلَاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ جَبَّارٌ وَمُقِلٌّ مُخْتَالٌ".

"فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا [یعنی نہ انھیں صالحین میں شمار کرے گا] اور ان کے لئے سخت عذاب ہو گا: اول بوڑھا زناکار، دوسرے ظالم بادشاہ اور تیسرے فقیر متکبر"۔[2]

---

[1]۔ الکافی، ج۲، ص۱۵۸، حدیث۲۶۔

[2]۔ ایضاً، ج۲، ص۳۱۱، حدیث۱۳۔

چوتھی حدیث

"حُكَيْمٍ مُؤَذِّنِ ابْنِ عِيسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى- وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ هِيَ وَاللهِ الْإِفَادَةُ يَوْماً بِيَوْمٍ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِيعَتَهُ فِي حِلٍّ لِيَزْكُوا".

"حکیم موذن بن عیسی مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا آیت ﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ ﴾ کے متعلق، حضرتؑ نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا: واللہ یہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے، میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں"۔[1]

پانچویں حدیث

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ..."

"امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقہ میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلاؤں کو دور کرتا ہے اور جو زکوۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں کی مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہوجائیں، جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے، مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے، واللہ! یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں"۔[2]

---

[1] الکافی، ج ۱، ص ۵۴۴، حدیث ۱۰۔

[2] الکافی، ج ۲، ص ۴۵۱، حدیث ۱۔

چھٹا باب

ماہِ برکت و رحمت کتاب مفاتیح الجنان میں

- ماہِ رمضان کی فضیلت.
- ماہِ رمضان کی دعائیں.
- ماہِ رمضان کے اعمال.
- ماہِ رمضان کی نمازیں.

ماہِ رمضان کی فضیلت پر شیخ عباس قمیؒ کا بیان

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ رمضان مبارک خدائے تعالیٰ کا مہینہ ہے اور یہ سارے مہینوں سے افضل ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں آسمان جنت اور رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اس مہینے میں ایک رات ایسی بھی ہے، جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، پس اے انسانو! تمہیں سوچنا چاہیئے کہ تم اس مہینے کے رات دن کس طرح گزارتے ہو اور اپنے اعضائے بدن کو خدا کی نافرمانی سے کیونکر بچاسکتے ہو، خبردار کوئی شخص اس مہینے کی راتوں میں سوتا نہ رہے اور اس کے دنوں میں حق تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ماہِ رمضان میں دن کا روزہ افطار کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ ایک لاکھ انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور شبِ جمعہ یا جمعہ کے دن ہر گھڑی میں خدائے تعالیٰ ایسے ہزاروں انسانوں کو آتشِ دوزخ سے رہائی بخشتا ہے جو دوزخی بن چکے ہوتے ہیں، نیز اس مہینے کی آخری رات اور دن میں حق تعالیٰ اپنے اتنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جتنے کہ پورے رمضان میں آزاد کر چکا ہے۔ پس اے عزیزو! توجہ کرو کہ مبادا یہ مبارک مہینہ تمام ہوجائے اور تمہاری گردن پر گناہوں کا بوجھ باقی رہ جائے اور جب روزہ دار اپنے روزوں کا اجر پا رہے ہوں تو تم ان لوگوں میں گنے جاؤ جن کو محروم کیا جارہا ہو، تمہیں تلاوتِ قرآن کر کے افضل وقت میں نمازیں بجالاکر دیگر عبادتوں میں سعی کر کے اور توبہ و استغفار کر کے خدا کا تقرب حاصل کرنا چاہیئے، کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس بابرکت مہینے میں نہیں بخشا گیا تو وہ آئندہ رمضان تک نہیں بخشا جائیگا سوائے اس کے کہ وہ عرفہ میں حاضر ہوجائے۔ پس تمہیں ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جن کو خدائے تعالیٰ نے حرام کیا ہے، یعنی حرام چیزوں سے روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے اور

تمہیں اس طرح رہنا چاہیئے جیسے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت فرمائی ہے کہ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کانوں آنکھوں بدن کے رونگٹوں اور جلد اور دوسرے سب اعضاء کو بھی روزہ دار ہونا چاہیئے یعنی ان کو حرام بلکہ مکروہ چیزوں اور کاموں سے بچائے رکھو، نیز فرمایا کہ تمہارے روزہ دار ہونے کا دن اس طرح کا نہ ہو جیسے تمہارا روزہ دار نہ ہونے کا دن تھا، پھر فرمایا کہ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے تک ہی نہیں۔ بلکہ حالتِ روزہ میں اپنی زبانوں کو جھوٹ سے اور آنکھوں کو حرام سے دور رکھو۔ روزے کی حالت میں کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرو، کسی سے حسد نہ رکھو۔ کسی کا گلہ شکوہ نہ کرو اور جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔ بلکہ سچی قسم سے بھی پرہیز کرو، گالیاں نہ دو، ظلم نہ کرو، جہالت کا رویہ نہ اپناؤ۔ بیزاری ظاہر نہ کرو اور یاد خدا اور نماز سے غفلت نہ برتو۔ ہر وہ بات جو نہ کہنی چاہیئے اس سے خاموشی اختیار کرو، صبر سے کام لو، سچی بات کہو برے آدمیوں سے الگ رہو، بری باتوں، جھوٹ بولنے، بہتان لگانے، لوگوں سے جھگڑنے، گلہ کرنے اور چغلی کھانے جیسی سب چیزوں سے پرہیز کرو، اپنے آپ کو آخرت کے قریب جانو، حضرت قائم آلِ محمدؑ کے ظہور کے انتظار میں رہو، آخرت کے ثواب کی امید رکھو، آخرت کے لئے اچھے اعمال کا ذخیرہ تیار کرو، تمہیں خدا کے خوف میں اس طرح عاجز و خوار رہنا چاہیئے، جیسے وہ غلام کہ جو اپنے آقا سے ڈرتا ہے، اس کا دل رکا ہوا اور جسم سہا ہوا ہوتا ہے، خدا کے عذاب سے ڈرو اور اس کی رحمت کی امید رکھو، اے روزہ دارو! تمہارے دل عیبوں سے تمہارے باطن مکر و فریب سے اور تمہارے بدن آلودگیوں سے پاک ہونے چاہیے۔ اللہ کے سوا دوسرے خداؤں سے بیزاری اختیار کرو اور روزے کی حالت میں اپنی محبت و نصرت کو اللہ کے لئے خالص کرو، ہر وہ چیز ترک کردو جس سے خدا نے ظاہر و باطن میں روکا ہے خداوند قہار سے ظاہر و باطن میں ایسا خوف رکھو جو خوف رکھنے کا حق ہے اور روزے کی حالت میں اپنا بدن اور روح خدا کے حوالے کردو اور اپنے دل کو صرف اس کی محبت اور یاد کے لئے یکسو کرلو اور اپنے جسم کو ہر اس چیز کے لئے فرماں بردار بناؤ جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اگر تم ان سب چیزوں پر عمل کرلو جو روزے کے لئے مناسب ہیں تو پھر تم نے خدا کی فرمائشوں پر عمل کیا ہے اور جن

چیزوں کا میں نے تذکرہ کیا ہے اگر ان میں سے کچھ کم کر دو گے تو تمہارے ثواب اور فضیلت میں کمی آجائے گی، بے شک میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ: رسول اللہ ؐ نے سنا کہ ایک عورت بحالت روزہ اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی ہے تو حضرتؐ نے کھانا منگوایا اور اس عورت سے کہا کہ یہ کھانا کھالو۔ اس نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کس طرح کا روزہ ہے جب کہ تو نے اپنی کنیز کو گالیاں دی ہیں۔ روزہ محض کھانے پینے سے رکنے ہی کا نام نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے تو روزے کو تمام قبیح کاموں یعنی بد کرداری و بد گفتاری وغیرہ سے محفوظ قرار دیا ہے پس اصل و حقیقی روزے دار بہت کم اور بھوکے پیاسے رہنے والے بہت زیادہ ہیں امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ جن کے لئے اس میں بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ نہیں اور کتنے ہی عبادت گزار ہیں کہ جن کا حصہ ان میں سوائے بدن کی زحمت اور تھکن کے کچھ نہیں ہے۔ کیا کہنا اس عقل مند کی نیند کا جو جاہل کی بیداری سے بہتر ہے اور کیا کہنا اس صاحب فراست کا جس کا روزے سے نہ ہونا روزداروں سے بہتر ہے، جابر بن یزید نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابر ابن عبداللہؓ سے فرمایا: اے جابر! یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے، جو شخص اس کے دنوں میں روزہ رکھے اور اس کی راتوں کے کچھ حصے میں عبادت کرے۔ اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچائے رکھے اپنی زبان کو روکے رکھے تو وہ شخص گناہوں سے اس طرح باہر آئے گا جیسے یہ مہینہ جلدی ختم ہو گیا ہے۔ جابرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپ نے بہت اچھی حدیث فرمائی ہے، آپ نے فرمایا وہ شرطیں کتنی سخت ہیں جو میں نے روزے کے لئے بیان کی ہیں۔[1]

ماہِ رمضان کے مشترکہ اعمال

شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ نے ان اعمال کو چار قسموں میں بیان کیا ہے، ہم یہاں اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں، تفصیل کے لئے کتاب "مفاتیح الجنان" میں رجوع فرمائیں:

---

[1] ۔ مفاتیح الجنان، ص ۳۵۶، ترجمہ علامہ جوادیؒ۔

پہلی قسم: ماہِ رمضان میں شب وروز کے اعمال

۱۔ دعائے یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ

ہر فریضہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

"یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ، یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ، أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ، وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَ کَرَّمْتَهٗ، وَشَرَّفْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ عَلَی الشُّهُوْرِ، وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِیَامَهٗ عَلَیَّ، وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ، هُدًی لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ، وَجَعَلْتَ فِیْهِ لَیْلَةَ الْقَدْرِ، وَجَعَلْتَهَا خَیْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، فَیَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْكَ مُنَّ عَلَیَّ، بِفَکَاكِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ، فِیْ مَنْ تَمُنُّ عَلَیْهِ وَأَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ".

۲۔ دعائے اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰی أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ

شیخ کفعمیؒ نے مصباح و بلد الامین میں اور شیخ شہیدؒ نے اپنے مجموعہ میں رسول اللہؐ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے قیامت تک کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰی أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ، اَللّٰهُمَّ أَغْنِ کُلَّ فَقِیْرٍ، اَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ کُلَّ جَائِعٍ، اَللّٰهُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدِیْنٍ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوْبٍ، اَللّٰهُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ، اَللّٰهُمَّ فُكَّ کُلَّ أَسِیْرٍ، اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ، اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا

بِغِنَاكَ ، اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ".

۳۔ ماہِ رمضان میں ہر فریضہ نماز میں پڑھے جانے والی دعا

سید ابن طاؤسؒ نے حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ پورے رمضان میں ہر فریضہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ، مَا أَبْقَيْتَنِيْ فِيْ يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَسَعَةِ رِزْقٍ، وَلَا تُخْلِنِيْ مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ وَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيْفَةِ، وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ، وَفِيْ جَمِيْعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَكُنْ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ، أَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ، الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمْ، الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمْ، الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ، وَاجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ، أَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ، وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِيْ، وَتُؤَدِّيَ عَنِّيْ أَمَانَتِيْ وَدَيْنِيْ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ".

۴۔ ماہِ رمضان کی ہر رات میں پڑھے جانے والی دعا

سید ابن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ جو شخص ماہِ رمضان کی ہر رات یہ دعا پڑھے تو اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے، وہ دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ، الَّذِيْ أَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ، وَافْتَرَضْتَ عَلٰى عِبَادِكَ فِيْهِ الصِّيَامَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ، وَاغْفِرْ لِيْ تِلْكَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا عَلَّامُ".

۵۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں پڑھے جانے والی ایک اور دعا

"اللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِينَ فَأَدْخِلْنَا وَفِي عِلِّيِّينَ فَارْفَعْنَا وَبِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيلٍ فَاسْقِنَا وَمِنَ الْحُورِ الْعِينِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِينَ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ فَأَخْدِمْنَا وَمِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَلُحُومِ الطَّيْرِ فَأَطْعِمْنَا وَمِنْ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ فَأَلْبِسْنَا وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَقَتْلاً فِي سَبِيلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا يَا خَالِقَنَا اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ لَنَا وَإِذَا جَمَعْتَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَارْحَمْنَا وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ فَاكْتُبْ لَنَا وَفِي جَهَنَّمَ فَلَا تَغُلَّنَا وَفِي عَذَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَمِنَ الزَّقُّومِ وَالضَّرِيعِ فَلَا تُطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّيَاطِينِ فَلَا تَجْمَعْنَا وَفِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِنَا فَلَا تَكُبَّنَا وَمِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَسَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ سُوءٍ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَنَجِّنَا".

۶۔ماہِ رمضان میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

کافی میں شیخ کلینیؒ نے ابو بصیرؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رمضان المبارک میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي بِكَ وَمِنْكَ أَطْلُبُ حاجَتِي، وَمَنْ طَلَبَ حاجَةً إِلَى النَّاسِ فَإِنِّي لاَ أَطْلُبُ، حاجَتِي إِلاَّ مِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ وَرِضْوانِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي فِي عامِي هذَا إِلَى بَيْتِكَ الْحَرامِ سَبِيلاً حِجَّةً مَبْرُورَةً مُتَقَبَّلَةً زاكِيَةً خالِصَةً لَكَ تَقَرُّ بِها عَيْنِي وَتَرْفَعُ بِها دَرَجَتِي، وَتَرْزُقَنِي أَنْ أَغُضَّ بَصَرِي وَأَنْ أَحْفَظَ فَرْجِي وَأَنْ

أَكُفَّ بِهَا عَنْ جَمِيعِ مَحَارِمِكَ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ آثَرَ عِنْدِي مِنْ طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ وَالْعَمَلِ بِمَا أَحْبَبْتَ وَالتَّرْكِ لِمَا كَرِهْتَ وَنَهَيْتَ عَنْهُ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ فِي يُسْرٍ وَيَسَارٍ وَعَافِيَةٍ وَمَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ وَفَاتِي قَتْلاً فِي سَبِيلِكَ تَحْتَ رَايَةِ نَبِيِّكَ مَعَ أَوْلِيَائِكَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْتُلَ بِي أَعْدَائَكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُكْرِمَنِي بِهَوَانِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا تُهِنِّي بِكَرَامَةِ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً، حَسْبِيَ اللهُ، مَا شَاءَ اللهُ".

شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اس دعا کو دعائے حج کہا جاتا ہے سید نے اپنی کتاب اقبال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ماہِ رمضان کی راتوں میں بعد مغرب یہ دعا پڑھے، کفعمی نے بلد الامین میں فرمایا ہے کہ ماہِ رمضان میں ہر روز اور اس مہینے کی پہلی رات میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے، نیز مقنع میں شیخ مفیدؒ نے یہ دعا خصوصاً ماہِ رمضان کی پہلی رات بعد نماز مغرب پڑھنے کے لئے نقل فرمائی ہے۔

۷۔ ماہِ رمضان میں قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرے

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں: یاد رہے کہ ماہِ رمضان کے دنوں اور راتوں میں بہترین عمل تلاوت قرآن پاک ہے، پس اس مہینے میں بکثرت تلاوت کرے کیونکہ قرآن اسی ماہ میں نازل ہوا ہے، روایت ہے کہ ہر چیز کے لئے بہار ہے اور قرآن کی بہار ماہِ رمضان ہے، دیگر مہینوں میں سے ہر ایک میں ایک ختم قرآن سنت ہے اور کم از کم چھ دن میں ختم قرآن مستحب ہے، لیکن ماہِ رمضان مبارک میں ہر تین روز میں ایک ختم قرآن سنت ہے اور اگر ہر روز پورا قرآن ختم کرے تو اور بہتر ہے، علاّمہ مجلسیؒ نے فرمایا کہ ائمہ طاہرینؑ میں سے چند ایک اس ماہِ مبارک میں چالیس قرآن ختم فرماتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ قرآن ختم کر لیا کرتے تھے، اگر ختم قرآن کا

ثواب چہاردہ معصومینؑ میں سے کسی معصومؑ کی روح پاک کو ہدیہ کر دے تو اس کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کا اجر روز قیامت ان معصومؑ کی رفاقت ہے۔

۸۔ماہِ رمضان میں بکثرت دعا و صلوات پڑھے

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ اس ماہ میں بکثرت دعا و صلوات پڑھے اور بہت زیادہ استغفار کرے نیز "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ " کا بہت ورد کرے، روایت میں ہے کہ حضرت امام سجاد علیہ السلام ماہِ رمضان میں دعا، تسبیح، تکبیر اور استغفار کے سوا کوئی اور بات نہیں کرتے تھے پس اس مہینے میں دن رات کی عبادات اور نوافل کا خاص اہتمام کرے۔

دوسری قسم: ماہِ رمضان کی راتوں کے اعمال

۱۔افطار کے اعمال

۱۔ افطار نماز عشاء کے بعد کرنا مستحب ہے، مگر یہ کہ کمزوری زیادہ ہو یا افطار میں کوئی شخص اس کا منتظر ہو۔

۲۔ حرام اور مشکوک چیزوں سے افطار نہ کرے بلکہ اس کے لئے حلال و پاکیزہ چیزیں استعمال کرے، حلال خرما سے افطار کرے تا کہ اس کی نماز کا ثواب چار سو گنا زیادہ ہو جائے، پانی، تازہ کھجور، دودھ، حلوہ، مٹھائی اور گرم پانی میں سے جس چیز سے افطار کرے بہتر ہے۔

۳۔ افطار کے وقت جو دعائیں وارد ہیں وہ پڑھے یا ان میں سے مشہور دعا پڑھے تا کہ اسے ساری دنیا کے روزہ داروں جتنا ثواب حاصل ہو، افطار کے وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں:

۲۔افطار کی دعا

"بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمۡتُ ، وَعَلٰى رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ، وَعَلَيۡكَ تَوَكَّلۡتُ".

۳۔ وقتِ افطار حضرت علی علیہ السلام کی دعا

روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ بوقت افطار یہ دعا پڑھتے تھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا ، وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا ، فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ".

۴۔ پہلا لقمہ اٹھاتے وقت کی دعا

پہلا لقمہ اٹھاتے وقت یہ دعا پڑھے تاکہ گناہ بخشے جائیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، اِغْفِرْلِيْ".

روایت میں ہے کہ ماہِ رمضان کی ہر شام ایک لاکھ انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جاتا ہے، لہٰذا دعا کرے کہ وہ بھی ان میں سے ایک ہو۔

۵۔ وقتِ افطار سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت

شیخ عباس قمیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت سورۂ "اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ" پڑھے۔

۶۔ وقتِ افطار صدقہ دے

افطار کے وقت صدقہ دے اور دیگر مومنوں کا روزہ افطار کرائے چاہے چند کھجوریں یا پانی سے ہی کیوں نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص کسی کا روزہ افطار کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا جب کہ اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، نیز اس طعام کی قوت سے افطار کرنے والا جو نیکی کرے گا اس کا ثواب افطار کرانے والے کو بھی ملے گا، علاّمہ حلیؒ نے "رسالہ سعدیہ" میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کا روزہ افطار کرائے اس کو تیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور خدا کے ہاں اس کی ایک دعا بھی قبول ہوگی۔

۷۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں دعائے افتتاح پڑھے

ہر روز نماز مغرب کے بعد دعاءِ حج پڑھے، اس کے علاوہ ماہ رمضان کی ہر رات میں دعائے افتتاح پڑھے، دعائے افتتاح باب ۹ میں ملاحظہ فرمائیں:

۸۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں انیس الصالحین کی یہ دعا پڑھے

انیس الصالحین میں ہے کہ ماہ رمضان کی ہر رات یہ دعا پڑھے:

"أَعُوذُ بِجَلالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّي شَهْرُ رَمَضانَ أَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ".

۹۔ماہِ رمضان کی ہر رات میں سورۂ انا فتحنا کی تلاوت کرے

روایت میں ہے کہ ماہِ رمضان کی ہر رات کی نافلہ نماز میں سورہ "انا فتحنا" پڑھے تو وہ اس سال میں ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۱۰۔ماہِ رمضان کی ہر شب کی نماز و تسبیحات

شیخ کفعمی نے "بلدالامین" کے حاشیہ میں "سید بن باقیؒ" سے نقل کیا ہے کہ ماہِ رمضان کی ہر شب دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے کہ اس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

"سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيظٌ لَا يَغْفُلُ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيمٌ لَا يَعْجَلُ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُو".

اس کے بعد سات مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے اور پھر کہے:

"سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ، يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ".

اس کے بعد حضرت رسول خداؐ اور ان کی آلؑ پر دس مرتبہ صلوات بھیجے، جو شخص یہ نماز بجالائے گا حق تعالیٰ اس کے ستر ہزار گناہ بخش دے گا۔

۱۱۔ماہِ رمضان کی ایک ہزار نمازیں

واضح ہو کہ ماہِ رمضان کی راتوں کے اعمال میں ایک ہزار رکعت نماز بھی ہے جو اس پورے مہینے میں پڑھی جائے گی، بزرگ علماء نے کتب فقہ اور کتب عبادات میں اس کا ذکر کیا ہے تاہم اس کی ترکیب کے سلسلے میں مختلف حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

"ابن قرۃ" کی روایت کے مطابق امام محمد تقی علیہ السلام کا فرمان ہے جسے شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب "الغریہ والاشراف" میں نقل کیا ہے اور وہ وہی قول مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ ماہِ رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرے میں ہر رات دو دو رکعت کر کے نماز پڑھے ان میں سے آٹھ رکعت نماز مغرب کے بعد اور بارہ رکعت عشاء کے بعد بجالائے پھر ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہر رات تیس رکعت نماز مذکورہ ترتیب سے اس طرح پڑھے کہ آٹھ رکعت نماز مغرب کے بعد اور بائیس رکعت عشاء کے بعد ادا کرے باقی تین سو رکعت اس طرح پوری کرے کہ سو رکعت انیس کی شب، سو رکعت اکیس کی شب اور سو رکعت تئیس کی شب میں بجالائے تو مجموعی طور پر ایک ہزار رکعت پوری ہو جائے گی۔

روایت ہے کہ ماہِ رمضان کے نافلہ کی ہر دو رکعت کے بعد یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمْ، الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمْ، الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي فِي طَاعَتِكَ، وَتُوَسِّعَ لِي فِي رِزْقِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

تیسری قسم: ماہِ رمضان میں سحری کے اعمال

۱۔ سحری کھانا

ماہِ رمضان میں سحری کھانا ترک نہ کرنا چاہیئے اگرچہ اس میں ایک کھجور اور ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو اور سحری کے وقت کی بہترین خوارک ستو ہے، جس میں کھجور کا سفوف ملا ہو اور روایت ہوئی ہے کہ خداوند عالم اور ملائکہ درود بھیجتے ہیں ان پر جو استغفار کرتے ہیں سحری کے وقت اور سحری کھاتے ہیں۔

۲۔ سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت

سحری کے وقت سورۂ "انا انزلناہ" پڑھنا چاہیئے، روایت میں ہے کہ جو شخص سحری وافطاری اوران وقتوں کے درمیان سورۂ "انا انزلناہ" کی تلاوت کرے تو اس کے لئے اس شخص جتنا ثواب ہے جوراہِ خدا میں زخم کھائے اور جان قربان کرے۔

۳۔ مختصر دعائے سحر يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں وقتِ سحر میں یہ دعا پڑھے جو سحری کی دعاؤں میں سب سے مختصر ہے اور سیّدؒ کی کتاب اقبال میں ہے، وہ دعا یہ ہے:

"يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ، وَيَا غَوْثِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ، اِلَيْكَ فَزِعْتُ، وَ بِكَ اسْتَغَثْتُ، وَبِكَ لُذْتُ لَا أَلُوذُ بِسِوَاكَ وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا مِنْكَ، فَأَغِثْنِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ، يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ، وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ، اقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ، وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِيْ، وَيَقِيْنًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَرَضِّنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا عُدَّتِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ، وَيَا صَاحِبِيْ فِيْ

شِدَّتِي، وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي، أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي، وَالْآمِنُ رَوْعَتِي، وَالْمُقِيلُ عَثْرَتِي، فَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ "۔

۴۔ دعاے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِأَبْهَاهُ

سحری کے وقت یہ عظیم القدر دعا پڑھے جو امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ وہی دعا ہے جسے امام محمد باقر علیہ السلام سحر کے وقت پڑھتے تھے اور وہ دعا یہ ہے:

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِأَبْهَاهُ، وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِيٌّ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِأَجْمَلِهِ، وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِأَجَلِّهِ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِأَعْظَمِهَا، وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيمَةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ نُورِكَ بِأَنْوَرِهِ، وَكُلُّ نُورِكَ نَيِّرٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِكَ كُلِّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِأَوْسَعِهَا، وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِأَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِأَكْمَلِهِ، وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ أَسْمَائِكَ بِأَكْبَرِهَا، وَكُلُّ أَسْمَائِكَ كَبِيرَةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِأَعَزِّهَا، وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيزَةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِأَمْضَاهَا، وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَكُلُّ

قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ عِلْمِكَ بِأَنْفَذِهِ، وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ
اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِأَرْضَاهُ، وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِأَحَبِّهَا اِلَيْكَ، وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ
حَبِيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ
بِأَشْرَفِهِ، وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ، وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ
بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ، وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِأَعْلَاهُ، وَكُلُّ
عُلُوِّكَ عَالٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ
بِأَقْدَمِهِ، وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ اٰيَاتِكَ بِأَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيمَةٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا. اَللّٰهُمَّ
اِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّأْنِ وَالْجَبَرُوتِ، وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ
وَحْدَهُ وَجَبَرُوتٍ وَحْدَهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ،
فَأَجِبْنِي يَا اَللّٰهُ". اس کے بعد اپنی ہر حاجت طلب کرے تا کہ خدائے تعالیٰ اسے بر لائے۔

۵۔ دعائے سحر يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي

"يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي، وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي، وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، وَيَا غَايَتِي فِي
رَغْبَتِي، أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي، وَالْمُؤْمِنُ رَوْعَتِي، وَالْمُقِيلُ عَثْرَتِي، فَاغْفِرْ لِي
خَطِيئَتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ خُشُوعَ الْإِيمَانِ، قَبْلَ خُشُوعِ الذُّلِّ فِي النَّارِ، يَا
وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا مَنْ

يُعْطِيْ مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً، وَيَبْتَدِئُ بِالْخَيْرِ مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ تَفَضُّلًا مِنْهُ وَكَرَمًا، بِكَرَمِكَ الدَّائِمِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَهَبْ لِيْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً جَامِعَةً، أَبْلُغُ بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ إِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ أَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ، فَخَالَطَنِيْ فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاعْفُ عَنْ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ بِحِلْمِكَ وَجُوْدِكَ، يَا كَرِيْمُ، يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهُ، وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ، يَا مَنْ عَلَا فَلَا شَيْءَ فَوْقَهُ، وَدَنَا فَلَا شَيْءَ دُوْنَهُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْنِيْ يَا فَالِقَ الْبَحْرِ لِمُوْسٰى، اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ، السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، يَا رَبِّ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ، هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ، هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَغِيْثِ بِكَ مِنَ النَّارِ، هٰذَا مَقَامُ الْهَارِبِ إِلَيْكَ مِنَ النَّارِ، هٰذَا مَقَامُ مَنْ يَبُوْءُ لَكَ بِخَطِيْئَتِهٖ، وَيَعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ، وَيَتُوْبُ إِلٰى رَبِّهٖ، هٰذَا مَقَامُ الْبَائِسِ الْفَقِيْرِ، هٰذَا مَقَامُ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ، هٰذَا مَقَامُ الْمَحْزُوْنِ الْمَكْرُوْبِ، هٰذَا مَقَامُ الْمَغْمُوْمِ الْمَهْمُوْمِ، هٰذَا مَقَامُ الْغَرِيْبِ الْغَرِيْقِ، هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَوْحِشِ الْفَرِقِ، هٰذَا مَقَامُ مَنْ لَا يَجِدُ لِذَنْبِهٖ غَافِرًا غَيْرَكَ، وَلَا لِضَعْفِهٖ مُقَوِّيًا إِلَّا أَنْتَ، وَلَا لِهَمِّهٖ مُفَرِّجًا سِوَاكَ، يَا اللّٰهُ يَا كَرِيْمُ، لَا تُحْرِقْ وَجْهِيْ بِالنَّارِ، بَعْدَ سُجُوْدِيْ لَكَ وَتَعْفِيْرِيْ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّيْ عَلَيْكَ، بَلْ لَكَ الْحَمْدُ وَالْمَنُّ وَالتَّفَضُّلُ عَلَيَّ، ارْحَمْ أَيْ رَبِّ، أَيْ رَبِّ، أَيْ رَبِّ، ضَعْفِيْ، وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ، وَرِقَّةَ جِلْدِيْ، وَتَبَدُّدَ أَوْصَالِيْ، وَتَنَاثُرَ لَحْمِيْ وَجِسْمِيْ وَجَسَدِيْ، وَوَحْدَتِيْ وَوَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ، وَجَزَعِيْ مِنْ صَغِيْرِ الْبَلَاءِ، أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ قُرَّةَ الْعَيْنِ وَالْاِغْتِبَاطَ، يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ، بَيِّضْ

وَجْهِيْ يَا رَبِّ يَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوْهُ، اٰمِنِّيْ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، أَسْأَلُكَ الْبُشْرٰى
يَوْمَ تُقَلَّبُ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ، وَالْبُشْرٰى عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
أَرْجُوْهُ عَوْنًا لِّيْ فِيْ حَيَاتِيْ، وَأُعِدُّهٗ ذُخْرًا لِيَوْمِ فَاقَتِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَدْعُوْهُ وَ
لَا أَدْعُوْ غَيْرَهٗ، وَلَوْ دَعَوْتُ غَيْرَهٗ لَخَيَّبَ دُعَائِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَرْجُوْهُ وَلَا أَرْجُوْ
غَيْرَهٗ، وَلَوْ رَجَوْتُ غَيْرَهٗ لَأَخْلَفَ رَجَائِيْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ، الْمُجْمِلِ
الْمُفْضِلِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، وَلِيِّ كُلِّ نِعْمَةٍ، وَصَاحِبِ كُلِّ حَسَنَةٍ، وَمُنْتَهٰى
كُلِّ رَغْبَةٍ، وَقَاضِيْ كُلِّ حَاجَةٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِي
الْيَقِيْنَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ، وَأَثْبِتْ رَجَائَكَ فِيْ قَلْبِيْ، وَاقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ
سِوَاكَ، حَتّٰى لَا أَرْجُوْ غَيْرَكَ وَلَا أَثِقَ إِلَّا بِكَ، يَا لَطِيْفًا لِّمَا تَشَاءُ، اُلْطُفْ لِيْ فِيْ
جَمِيْعِ أَحْوَالِيْ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، يَا رَبِّ إِنِّيْ ضَعِيْفٌ عَلَى النَّارِ فَلَا تُعَذِّبْنِيْ
بِالنَّارِ، يَا رَبِّ ارْحَمْ دُعَائِيْ وَتَضَرُّعِيْ وَخَوْفِيْ، وَذُلِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ وَتَعْوِيْذِيْ
وَتَلْوِيْذِيْ، يَا رَبِّ إِنِّيْ ضَعِيْفٌ عَنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَاسِعٌ كَرِيْمٌ، أَسْأَلُكَ
يَا رَبِّ بِقُوَّتِكَ عَلٰى ذٰلِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلَيْهِ، وَغِنَاكَ عَنْهُ، وَحَاجَتِيْ إِلَيْهِ، أَنْ
تَرْزُقَنِيْ فِيْ عَامِيْ هٰذَا، وَشَهْرِيْ هٰذَا، وَيَوْمِيْ هٰذَا، وَسَاعَتِيْ هٰذِهٖ، رِزْقًا تُغْنِيْنِيْ بِهٖ
عَنْ تَكَلُّفِ مَا فِيْ أَيْدِي النَّاسِ، مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، أَيْ رَبِّ مِنْكَ
أَطْلُبُ، وَإِلَيْكَ أَرْغَبُ، وَإِيَّاكَ أَرْجُوْ، وَأَنْتَ أَهْلُ ذٰلِكَ، لَا أَرْجُوْ غَيْرَكَ وَلَا أَثِقُ
إِلَّا بِكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، أَيْ رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ، يَا
سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، وَيَا جَامِعَ كُلِّ فَوْتٍ، وَيَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، يَا مَنْ لَا
تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ، وَلَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ، وَلَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، أَعْطِ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ أَفْضَلَ مَا سَأَلَكَ، وَأَفْضَلَ مَا سُئِلْتَ لَهٗ، وَأَفْضَلَ مَا
أَنْتَ مَسْؤُوْلٌ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهَبْ لِيَ الْعَافِيَةَ حَتّٰى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيْشَةَ،

وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ حَتّٰی لَا تَضُرَّنِی الذُّنُوْبُ، اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ حَتّٰی لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَیْئًا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِیْ خَزَائِنَ رَحْمَتِكَ، وَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً لَا تُعَذِّبُنِیْ بَعْدَھَا أَبَدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا، لَا تُفْقِرُنِیْ إِلٰی أَحَدٍ بَعْدَہٗ سِوَاكَ، تَزِیْدُنِیْ بِذٰلِكَ شُکْرًا، وَإِلَیْكَ فَاقَةً وَفَقْرًا، وَبِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنًی وَتَعَفُّفًا، یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ، یَا مُفْضِلُ یَا مَلِیْكُ یَا مُقْتَدِرُ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاکْفِنِی الْمُھِمَّ کُلَّہٗ، وَاقْضِ لِیْ بِالْحُسْنٰی، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ أُمُوْرِیْ، وَاقْضِ لِیْ جَمِیْعَ حَوَائِجِیْ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ مَا أَخَافُ تَعْسِیْرَہٗ، فَإِنَّ تَیْسِیْرَ مَا أَخَافُ تَعْسِیْرَہٗ عَلَیْكَ سَھْلٌ یَسِیْرٌ، وَسَھِّلْ لِیْ مَا أَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ، وَنَفِّسْ عَنِّیْ مَا أَخَافُ ضِیْقَہٗ، وَکُفَّ عَنِّیْ مَا أَخَافُ ھَمَّہٗ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ مَا أَخَافُ بَلِیَّتَہٗ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قَلْبِیْ حُبًّا لَكَ، وَخَشْیَةً مِنْكَ، وَتَصْدِیْقًا لَكَ، وَإِیْمَانًا بِكَ، وَفَرَقًا مِنْكَ، وَشَوْقًا إِلَیْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ، اَللّٰھُمَّ إِنَّ لَكَ حُقُوْقًا فَتَصَدَّقْ بِھَا عَلَیَّ، وَلِلنَّاسِ قِبَلِیْ تَبِعَاتٌ فَتَحَمَّلْھَا عَنِّیْ، وَقَدْ أَوْجَبْتَ لِکُلِّ ضَیْفٍ قِرًی، وَأَنَا ضَیْفُكَ فَاجْعَلْ قِرَایَ اللَّیْلَةَ الْجَنَّةَ، یَا وَھَّابَ الْجَنَّةِ، یَا وَھَّابَ الْمَغْفِرَةِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ"۔

۶۔ وقتِ سحر یہ تسبیحات پڑھے

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ وقت سحر یہ تسبیحات پڑھے جو کتاب "اقبال" میں بھی مذکور ہیں:

"سُبْحَانَ مَنْ یَعْلَمُ جَوَارِحَ الْقُلُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ یُحْصِی عَدَدَ الذُّنُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَةٌ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِیْنَ سُبْحَانَ الرَّبِّ الْوَدُوْدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوِتْرِ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْأَعْظَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی أَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یُؤَاخِذُ أَھْلَ الْأَرْضِ بِأَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ

الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْجَوادِ سُبْحَانَ الْكَرِيمِ الْحَلِيمِ سُبْحَانَ الْبَصِيرِ الْعَلِيمِ سُبْحَانَ الْبَصِيرِ الْواسِعِ سُبْحَانَ اللهِ عَلَى إِقْبالِ النَّهارِ سُبْحَانَ اللهِ عَلَى إِدْبارِ النَّهارِ، سُبْحَانَ اللهِ عَلَى إِدْبارِ اللَّيْلِ وَ إِقْبالِ النَّهارِ وَلَهُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِياءُ مَعَ كُلِّ نَفَسٍ وَكُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَكُلِّ لَمْحَةٍ سَبَقَ فِي عِلْمِهِ، سُبْحَانَكَ مِلْءَ مَا أَحْصى كِتابُكَ، سُبْحَانَكَ زِنَةَ عَرْشِكَ، سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ".

۷۔ روزہ کی نیت کرے

معلوم ہونا چاہئے کہ علماء فرماتے ہیں کہ روزے کی نیت سحری کے بعد کرے تو بہتر ہے وگرنہ اول رات سے آخر رات تک جس وقت چاہے روزے کی نیت کرلے نیت کے سلسلے میں اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو علم ہو اور اس کا ارادہ ہو کہ کل خدا کی اطاعت میں روزہ رکھے گا پھر ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے جو روزے کو باطل کرتی ہے نیز بہتر ہے کہ سحری کے وقت نماز تہجد کا بجالانا ترک نہ کرے۔

چوتھی قسم: ماہِ رمضان کے دنوں کے اعمال

ا۔ ماہِ رمضان کے ہر دن یہ ذکر پڑھے

"خلاصۃ الاذکار" میں نقل کیا گیا ہے کہ ہر روز سو مرتبہ اس ذکر کا ورد کرے:

"سُبْحَانَ الضَّارِّ النَّافِعِ سُبْحَانَ الْقاضِي بِالْحَقِّ، سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْأَعْلى سُبْحَانَهُ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعالى".

۲۔ماہِ رمضان کے ہر دن یہ دعائیں، تسبیحات اور صلوات پڑھے

۲۔شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی سنتوں میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا ہے کہ ہر روز سو مرتبہ صلوات بھیجے اور اگر اس سے زیادہ بھیجے تو یہ افضل عمل ہے، اس کے علاوہ کچھ تسبیحات، صلوات اور مخصوص دعائیں ہیں جن کے لئے مفاتیح الجنان یا دیگر کتب ادعیہ میں رجوع کریں، اختصار کے پیش نظر صرف ایک دعا نقل کرتے ہیں:

شیخ وسید فرماتے ہیں کہ ہر روز یہ دعا بھی پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِأَفْضَلِهِ وَكُلُّ فَضْلِكَ فاضِلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ بِأَعَمِّهِ وَكُلُّ رِزْقِكَ عامٌّ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرِزْقِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عَطائِكَ بِأَهْنَئِهِ وَكُلُّ عَطائِكَ هَنِيءٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَطائِكَ كُلِّهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ بِأَعْجَلِهِ وَكُلُّ خَيْرِكَ عاجِلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ إِحْسانِكَ بِأَحْسَنِهِ وَكُلُّ إِحْسانِكَ حَسَنٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِإِحْسانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِما تُجِيبُنِي بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ فَأَجِبْنِي يا اللهُ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الْمُرْتَضى، وَرَسُولِكَ الْمُصْطَفى، وَأَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ دُونَ خَلْقِكَ وَنَجِيبِكَ مِنْ عِبادِكَ، وَنَبِيِّكَ بِالصِّدْقِ وَحَبِيبِكَ، وَصَلِّ عَلَى رَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنَ الْعالَمِينَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ، السِّراجِ الْمُنِيرِ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَبْرارِ الطّاهِرِينَ، وَعَلَى مَلائِكَتِكَ الَّذِينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَحَجَبْتَهُمْ عَنْ خَلْقِكَ، وَعَلَى أَنْبِيائِكَ الَّذِينَ يُنْبِئُونَ عَنْكَ بِالصِّدْقِ وَعَلَى رُسُلِكَ الَّذِينَ خَصَصْتَهُمْ بِوَحْيِكَ وَفَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعالَمِينَ بِرِسالاتِكَ، وَعَلَى عِبادِكَ الصّالِحِينَ الَّذِينَ أَدْخَلْتَهُمْ فِي رَحْمَتِكَ الْأَئِمَّةِ الْمُهْتَدِينَ الرّاشِدِينَ وَأَوْلِيائِكَ الْمُطَهَّرِينَ، وَعَلَى جَبْرائِيلَ، وَمِيكائِيلَ وَإِسْرافِيلَ

وَمَلَكِ الْمَوْتِ، وَعَلٰى رِضْوانَ خازِنِ الْجِنانِ، وَعَلٰى مالِكٍ خازِنِ النَّارِ، وَرُوحِ الْقُدُسِ، وَالرُّوحِ الْاَمِينِ، وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَعَلَى الْمَلَكَيْنِ الْحافِظَيْنِ عَلَيَّ بِالصَّلاةِ الَّتِي تُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ بِها عَلَيْهِمْ أَهْلُ السَّماواتِ وَأَهْلُ الْاَرَضِينَ صَلاةً طَيِّبَةً كَثِيرَةً مُبارَكَةً زاكِيَةً نامِيَةً ظاهِرَةً باطِنَةً شَرِيفَةً فاضِلَةً تُبَيِّنُ بِها فَضْلَهُمْ عَلَى الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيلَةَ وَاجْزِهِ خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ ۔ اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَعَ كُلِّ زُلْفَةٍ زُلْفَةً، وَمَعَ كُلِّ وَسِيلَةٍ وَسِيلَةً وَمَعَ كُلِّ فَضِيلَةٍ فَضِيلَةً، وَمَعَ كُلِّ شَرَفٍ شَرَفاً تُعْطِي مُحَمَّداً وَآلَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ أَحَداً مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَدْنَى الْمُرْسَلِينَ مِنْكَ مَجْلِساً وَأَفْسَحَهُمْ فِي الْجَنَّةِ عِنْدَكَ مَنْزِلاً وَأَقْرَبَهُمْ إِلَيْكَ وَسِيلَةً وَاجْعَلْهُ أَوَّلَ شافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، وَأَوَّلَ قائِلٍ، وَأَنْجَحَ سائِلٍ، وَابْعَثْهُ الْمَقامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْاٰخِرُونَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَسْمَعَ صَوْتِي وَتُجِيبَ دَعْوَتِي، وَتَتَجاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي، وَتَصْفَحَ عَنْ ظُلْمِي، وَتُنْجِحَ طَلِبَتِي، وَتَقْضِيَ حاجَتِي، وَتُنْجِزَ لِي مَا وَعَدْتَنِي، وَتُقِيلَ عَثْرَتِي، وَتَغْفِرَ ذُنُوبِي، وَتَعْفُوَ عَنْ جُرْمِي، وَتُقْبِلَ عَلَيَّ وَلاَ تُعْرِضَ عَنِّي وَتَرْحَمَنِي وَلاَ تُعَذِّبَنِي، وَتُعافِيَنِي وَلاَ تَبْتَلِيَنِي، وَتَرْزُقَنِي مِنَ الرِّزْقِ أَطْيَبَهُ وَأَوْسَعَهُ وَلاَ تَحْرِمَنِي، يَا رَبِّ وَاقْضِ عَنِّي دَيْنِي، وَضَعْ عَنِّي وِزْرِي، وَلاَ تُحَمِّلْنِي مَا لاَ طاقَةَ لِي بِهِ، يَا مَوْلايَ وَأَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ ‘‘۔

پھر تین مرتبہ کہے: " اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي پھر کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلِيلاً مِنْ كَثِيرٍ مَعَ حَاجَةٍ بِي إِلَيْهِ عَظِيمَةٍ، وَغِنَاكَ عَنْهُ قَدِيمٌ، وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ".

۳۔ ماہِ رمضان کے دنوں میں تاریخ وار پڑھے جانے والی دعائیں

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کا ہر روزہ اپنی جگہ فضیلت رکھتا ہے، لیکن ہر دن کی مخصوص دعا پڑھنے سے اس کی عظمت دوچند ہوجاتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے دنوں میں پڑھی جانے والی دعاؤں کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے، مگر یہاں ہم صرف ہر دن کی دعا ہی کا ذکر کرتے ہیں:

پہلے دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ صِيَامَ الصَّائِمِينَ وَقِيَامِي فِيهِ قِيَامَ الْقَائِمِينَ وَنَبِّهْنِي فِيهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِينَ، وَهَبْ لِي جُرْمِي فِيهِ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ، وَاعْفُ عَنِّي يَا عَافِياً عَنِ الْمُجْرِمِينَ".

"اے اللہ! میرا آج کا روزہ حقیقی روزے داروں جیسا قرار دے، میری عبادت کو سچے عبادت گزاروں جیسی قرار دے، آج مجھے غافل لوگوں کے جیسی نیند سے بیدار کردے اور آج میرے گناہ بخش دے، اے عالمین کے خدا اور مجھ سے درگزر کر، اے گناہگاروں اور سے درگزر کرنے والے"۔

دوسرے دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ سَخَطِكَ وَ نَقِمَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

"اے اللہ! آج کے دن مجھے اپنی رضاؤں کے قریب کر دے، آج کے دن مجھے اپنی ناراضگی اور اپنی سزاؤں سے بچائے رکھ اور آج کے دن مجھے اپنی آیات پڑھنے کی توفیق دے، اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے"۔

تیسرے دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ الذِّهْنَ وَالتَّنْبِيهَ، وَبَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيهِ، وَاجْعَلْ لِي نَصِيباً مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيهِ، بِجُودِكَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے ہوش اور آگاہی عطا فرما، مجھے ہر طرح کی ناسمجھی اور بے راہ روی سے بچا کے رکھ اور اس بھلائی میں سے حصہ دار بنا جو آج تیری عطاؤں سے نازل ہوا ہے، اے سب سے زیادہ عطا کرنے والے"۔

چوتھے دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلَى إِقَامَةِ أَمْرِكَ وَأَذِقْنِي فِيهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَأَوْزِعْنِي فِيهِ لِأَدَاءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ وَاحْفَظْنِي فِيهِ بِحِفْظِكَ وَسَتْرِكَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے قوت دے کہ تیرے حکم کی تعمیل کروں اس میں مجھے اپنے ذکر کی مٹھاس کا مزہ عطا کر، آج کے دن اپنے کرم سے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق دے، مجھے اپنی نگہداری اور پردہ پوشی کی حفاظت میں رکھ، اے دیکھنے والوں میں زیادہ دیکھنے والے"۔

پانچویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ، وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْقَانِتِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُقَرَّبِينَ بِرَأْفَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے استغفار کرنے والوں میں سے قرار دے، آج کے دن مجھے اپنے نیکوکار اور عبادت گزار بندوں میں سے قرار دے اور آج کے دن مجھے اپنے نزدیکی دوستوں میں جگہ عنایت فرما اپنی محبت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے"۔

چھٹے دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ لاَ تَخْذُلْنِي فِيهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلاَ تَضْرِبْنِي بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ وَزَحْزِحْنِي فِيهِ مِنْ مُوجِبَاتِ سَخَطِكَ، بِمَنِّكَ وَأَيَادِيكَ يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے چھوڑ نہ دینا کہ تیری نافرمانی میں لگ جاؤں اور نہ مجھے اپنے غضب کا تازیانہ مارنا، بلکہ آج کے دن اپنے احسان و نعمت سے مجھے اپنی ناراضی کے کاموں سے بچائے رکھنا، اے رغبت کرنے والوں کی آخری امید گاہ"۔

ساتویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي فِيهِ عَلَى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ، وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَآثَامِهِ، وَارْزُقْنِي فِيهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهِ، بِتَوْفِيقِكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے روزہ رکھنے اور عبادت کرنے میں مدد دے اور اس میں مجھے بے کار باتوں اور گناہوں سے بچائے رکھ اور اس میں مجھے یہ توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے ذکر و فکر میں رہوں اے گمراہوں کو ہدایت دینے والے"۔

آٹھویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْاَيْتَامِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ، بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَأَ الْآمِلِينَ".

”معبود! آج کے دن مجھے یتیموں پر رحم کرنے، کھانا کھلانے، کھلے دل سے سلام کرنے اور شرفاء کے پاس بیٹھنے کی توفیق عطا فرما، اپنے فضل سے، اے آرزومندوں کی پناہ گاہ“۔

نویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيباً مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ وَاهْدِنِي فِيهِ لِبَرَاهِينِكَ السَّاطِعَةِ، وَخُذْ بِنَاصِيَتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ، بِمَحَبَّتِكَ يَا أَمَلَ الْمُشْتَاقِينَ".

”اے معبود! آج کے دن مجھے اپنی وسیع رحمت میں سے بہت زیادہ حصہ دے، اس میں مجھ کو اپنے روشن دلائل کی ہدایت فرما اور میری مہار پکڑ کے مجھے اپنی ہمہ جہتی رضاؤں کی طرف لے جا اپنی محبت سے، اے شوق رکھنے والوں کی آرزو“۔

دسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ، وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ لَدَيْكَ، وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ، بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ".

”اے معبود! آج کے دن مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو تجھ پر توکّل کرتے ہیں، اس میں مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو تیرے حضور میں کامیاب ہیں اور اس دن اپنے احسان وکرم سے مجھے مقرّبین میں قرار دے، اے طلبگاروں کے مقصود“۔

گیارہویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ وَكَرِّهْ إِلَيَّ فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السَّخَطَ وَالنِّيرَانَ، بِعَوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ".

"اے معبود! آج کے دن نیکی و احسان کو میرے لئے محبوب بنادے، اس دن میں میرے لئے گناہ و نافرمانی کو مکروہ قرار دے اور اس میں غیظ و غضب کو مجھ پر حرام کر دے اپنی حمایت کے ساتھ اے فریادیوں کے فریادرس"۔

بارہویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّي فِيهِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ، وَاسْتُرْنِي فِيهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوعِ وَالْكَفَافِ وَاحْمِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ وَآمِنِّي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا أَخَافُ بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے پردے اور عفاف و پاکدامنی سے زینت دے، اس دن میں مجھے قناعت اور خودداری کے لباس سے ڈھانپ دے، اس دن میں مجھے عدل و انصاف پر آمادہ فرما اور اس دن میں مجھے اپنی پناہ کے ساتھ ان چیزوں سے امن دے جن سے ڈرتا رہا ہوں اے ڈرنے والوں کی پناہ گاہ"۔

تیرہویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْذَارِ وَصَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَائِنَاتِ الْأَقْدَارِ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِلتُّقَى وَصُحْبَةِ الْأَبْرَارِ، بِعَوْنِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْمَسَاكِينِ".

"اے معبود! آج کے دن مجھ کو میل کچیل سے پاک و صاف رکھ اس میں مجھے مقدر شدہ مشکلات پر صبر عطا فرما اور آج اپنی مدد کے ساتھ مجھ کو پرہیز گاری اور نیکو کاروں کے ساتھ رہنے کی توفیق دے، اے بے چاروں کی خنکی چشم"۔

چودھویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثَرَاتِ وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْهَفَوَاتِ وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ غَرَضاً لِلْبَلَايَا وَالْآفَاتِ، بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِينَ".

ترجمہ: "اے معبود! آج کے دن لغزشوں پر میری گرفت نہ فرما اس میں میری خطاؤں اور فضول باتوں سے درگزر کر اور آج مجھ کو مشکلوں اور مصیبتوں کا نشانہ قرار نہ دے بواسطہ اپنی عزت کے اے مسلمانوں کی عزت"۔

پندرہویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ طاعَةَ الْخاشِعِينَ، وَاشْرَحْ فِيهِ صَدْرِي بِإِنابَةِ الْمُخْبِتِينَ، بِأَمانِكَ يا أَمانَ الْخائِفِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے خاشعین کی سی اطاعت نصیب فرما اور اس میں دلدادہ لوگوں کے جیسی بازگشت کے لئے میرا سینہ کشادہ فرما اپنی پناہ کے ساتھ، اے خوف زدوں کی پناہ گاہ"۔

سولہویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي فِيهِ لِمُوافَقَةِ الْأَبْرارِ، وَجَنِّبْنِي فِيهِ مُرافَقَةَ الْأَشْرارِ وَآوِنِي فِيهِ بِرَحْمَتِكَ إِلى دارِ الْقَرارِ، بِإِلٰهِيَّتِكَ يا إِلٰهَ الْعالَمِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے نیکوں سے سنگت کرنے کی توفیق عطا فرما اس میں مجھ کو بروں کی صحبت سے بچائے رکھ اور اس میں اپنی رحمت سے مجھے دار القرار میں جگہ عطا فرما، بواسطہ اپنی معبودیت کے اے جہانوں کے معبود"۔

سترہویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيهِ لِصالِحِ الْأَعْمالِ، وَاقْضِ لِي فِيهِ الْحَوائِجَ وَالْآمالَ يا مَنْ لا يَحْتاجُ إِلَى التَّفْسِيرِ وَالسُّؤالِ، يا عالِماً بِما فِي صُدُورِ الْعالَمِينَ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ".

''اے معبود! آج کے دن مجھے نیک اعمال بجالانے کی ہدایت دے اور اس میں میری حاجتیں اور خواہشیں پوری فرما، اے وہ جو سوال کرنے اور ان کی تشریح کا محتاج نہیں، اے ان باتوں کے جاننے والے، جو اہل عالم کے سینوں میں ہیں، محمدؐ اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر رحمت نازل فرما''۔

اٹھارہویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ أَسْحَارِهِ، وَنَوِّرْ فِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ أَنْوَارِهِ، وَخُذْ بِكُلِّ أَعْضَائِي إِلَى اتِّبَاعِ آثَارِهِ، بِنُورِكَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ".

''اے معبود! آج کے دن مجھ کو اس مہینے کی سحریوں کی برکتوں سے آگاہ کر اس میں میرے دل کو اس کی روشنیوں سے چمکا دے اور اس میں میرے اعضاء کو اس ماہ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف لگا دے بواسطہ اپنے نور کے، اے صاحبانِ معرفت کے دلوں کو روشن کرنے والے''۔

انیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ فِيهِ حَظِّي مِنْ بَرَكَاتِهِ وَسَهِّلْ سَبِيلِي إِلَى خَيْرَاتِهِ وَلَا تَحْرِمْنِي قَبُولَ حَسَنَاتِهِ يَا هَادِيًا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ".

''اے اللہ! آج کے دن اس ماہ کی برکتوں میں میرا حصہ بڑھا دے، اس کی بھلائیوں کے لئے میرا راستہ آسان فرما دے اور میری نیکیوں کی قبولیت سے مجھے محروم نہ کر، اے روشن حق کی طرف ہدایت کرنے والے''۔

بیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الْجِنَانِ، وَأَغْلِقْ عَنِّي فِيهِ أَبْوَابَ النِّيرَانِ، وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، يَا مُنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ".

"اے معبود! میرے لئے جنت کے دروازے کھول دے، جہنم کے دروازے بند کر دے اور قرآن پڑھنے کی توفیق فرما، اے مومنین کے دلوں کو تسلی بخشنے والے"۔

اکیسویں شب کی خاص دعا

اکیسویں شب سے ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوجاتا ہے لہٰذا اس عشرہ کی ہر شب کی مخصوص دعائیں نقل کی گئی ہیں، شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ کفعمیؒ نے سیدؒ سے نقل کیا ہے کہ رمضان کی اکیسویں شب میں یہ دُعا پڑھی جائے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْسِمْ لِي حِلْماً يَسُدُّ عَنِّي بَابَ الْجَهْلِ وَهُدًى تَمُنُّ بِهِ عَلَيَّ مِنْ كُلِّ ضَلَالَةٍ، وَغِنًى تَسُدُّ بِهِ عَنِّي بَابَ كُلِّ فَقْرٍ، وَقُوَّةً تَرُدُّ بِهَا عَنِّي كُلَّ ضَعْفٍ، وَعِزّاً تُكْرِمُنِي بِهِ عَنْ كُلِّ ذُلٍّ، وَرِفْعَةً تَرْفَعُنِي بِهَا عَنْ كُلِّ ضَعَةٍ، وَأَمْناً تَرُدُّ بِهِ عَنِّي كُلَّ خَوْفٍ، وَعَافِيَةً تَسْتُرُنِي بِهَا عَنْ كُلِّ بَلَاءٍ، وَعِلْماً تَفْتَحُ لِي بِهِ كُلَّ يَقِينٍ، وَيَقِيناً تُذْهِبُ بِهِ عَنِّي كُلَّ شَكٍّ، وَدُعَاءً تَبْسُطُ لِي بِهِ الْإِجَابَةَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ، السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ يَا كَرِيمُ، وَخَوْفاً تَنْشُرُ لِي بِهِ كُلَّ رَحْمَةٍ، وَعِصْمَةً تَحُولُ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَ الذُّنُوبِ حَتَّى أُفْلِحَ بِهَا عِنْدَ الْمَعْصُومِينَ عِنْدَكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

"اے معبود! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت فرما اور مجھے وہ نرم خوئی عطا فرما جو جہالت کا دروازہ مجھ پر بند کرے اور ہدایت نصیب کر جس کے ذریعے تو مجھ پر ہر گمراہی سے بچانے کا احسان کرے اور تونگری دے جس کے ذریعے تو مجھ پر ہر محتاجی کا دروازہ بند کرے اور قوت عطا کر جس کے ذریعے تو مجھ سے کمزوریاں دور کرے اور وہ عزت دے جس سے تو ہر ذلت کو مجھ سے دور کرے اور وہ بلندی دے کہ جس کے ذریعے تو مجھے ہر پستی سے بلند کردے اور ایسا امن عطا کر کہ جس کے ذریعے تو مجھے ہر خوف سے بچائے اور وہ پناہ دے کہ جس کے ذریعے تو مجھے ہر مصیبت سے محفوظ رکھے اور وہ علم دے جس کے ذریعے تو میرے لئے ہر یقین کا دروازہ کھول دے اور وہ یقین عطا کر کہ جس کے

ذریعے ہر شک کو مجھ سے دور کر دے اور ایسی دُعا نصیب فرما کہ جسے تو قبول فرمائے اسی رات میں اور اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں، اسی گھڑی میں، ابھی، اے کرم کرنے والے، اور وہ خوف دے جس سے تو مجھ پر رحمتیں برسائے اور وہ تحفظ دے کہ میرے اور گناہوں کے درمیان آڑ بن جائے یہاں تک کہ اس کے ذریعے تیرے معصومینؑ کی خدمت میں پہنچ پاؤں تیری رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم والے"۔

اکیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيلاً، وَلاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ عَلَيَّ سَبِيلاً، وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِي مَنْزِلاً وَمَقِيلاً، يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ".

"اے اللہ! آج کے دن اپنی رضاؤں کی طرف میری رہنمائی کا سامان فراہم کر اور اس میں شیطان کو مجھ پر کسی طرح کا اختیار نہ دے اور جنت کو میرا مقام و منزل گاہ قرار دے، اے طالبانِ حاجت کو حاجتوں کو پورا کرنے والے"۔

بائیسویں شب کی خاص دعا

"يَا سَالِخَ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَحْنُ مُظْلِمُونَ وَمُجْرِيَ الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا بِتَقْدِيرِكَ يَا عَزِيزُ يَا عَلِيمُ وَمُقَدِّرَ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ، يَا نُورَ كُلِّ نُورٍ، وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، وَوَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ، يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ، يَا اللهُ يَا قُدُّوسُ، يَا أَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا فَرْدُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَاناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي، وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ، وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ

وَشُكْرَكَ، وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ، وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ".

"اے وہ جو دن کو رات پر سے کھینچ لے جاتا ہے تو ہم تاریکی میں گھر جاتے ہیں اور اپنے اندازے سے سورج کو اس کے راستے پر چلاتا ہے اے زبردست اور اے دانا، تو نے چاند کی منزلیں ٹھہرائیں کہ وہ گھٹتے گھٹتے کھجور کی پرانی سوکھی شاخ جیسا رہ جاتا ہے، اے ہر شی کی نورانیت کے نور، اے ہر چاہت کے مرکز و محور اور ہر نعمت کے مالک اے اللہ، اے رحمن، اے اللہ، اے پاکیزہ، اے یکتا، اے یگانہ، اے تنہا، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے ہی لئے اچھے اچھے نام ہیں اور بلند ترین نمونے اور تیرے ہی لئے ہیں بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں میں لکھ دے، میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو میرے دل میں بسا رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں تیرا شکر بجا لاؤں، تیری طرف توجہ رکھوں اور تیرے حضور توبہ کروں اور مجھے توفیق دے اس عمل کی جس کی توفیق تو نے محمدؐ و آل محمدؐ کو دی ان سب پر سلام ہو"۔

بائیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِمُوجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَ أَسْكِنِّي فِيهِ بُحْبُوحَاتِ جَنَّاتِكَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ".

"اے معبود! آج کے دن میرے لئے اپنے کرم کے دروازے کھول دے اس میں مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما اس میں مجھے اپنی رضاؤں کے ذرائع اختیار کرنے کی توفیق دے

اور اس دن میں مجھے مرکزِ بہشت میں سکونت عنایت فرما، اے بے قرار لوگوں کی دُعائیں قبول فرمانے والے"۔

تیئسویں شب کی خاص دعا

"یَا رَبَّ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَجَاعِلَهَا خَیْراً مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَرَبَّ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْجِبَالِ وَالْبِحَارِ وَالظُّلَمِ وَالْأَنْوَارِ وَالْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ، یَا اللهُ یَا رَحْمٰنُ یَا اللهُ یَا قَیُّومُ یَا اللهُ یَا بَدِیعُ، یَا اللهُ یَا اللهُ یَا اللهُ، لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ، وَالْأَمْثَالُ الْعُلْیَا، وَالْكِبْرِیَاءُ وَالْآلَاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ، وَإِحْسَانِي فِي عِلِّیِّینَ، وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي یَقِیناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِیمَاناً یُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِیَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَآتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیقِ، وَارْزُقْنِي فِیهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَیْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ"۔

"اے شب قدر کے پروردگار اور اس کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دینے والے اے رات اور دن کے رب اے پہاڑوں اور دریائوں، تاریکیوں اور روشنیوں و زمین اور آسمان کے رب اے پیدا کرنے والے، اے صورتگر، اے محبت والے، اے احسان والے، اے اللہ، اے رحمن، اے اللہ، اے نگہبان، اے اللہ اے پیدا کرنے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے ہی لئے ہیں اچھے اچھے نام، بلندترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں تیرے لئے ہیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں میں قرار دے، میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے، میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا

رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کردے اور مجھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالاؤں، تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمدؐ وآل محمدؐ کو دی کہ ان سب پر سلام ہو"۔

تئیسویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَطَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الْعُيُوبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِي فِيهِ بِتَقْوَى الْقُلُوبِ، يَا مُقِيلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِينَ "۔

"اے اللہ! آج کے دن میرے گناہوں کو دھو ڈال میرے عیوب و نقائص دور فرما دے اور اس میں میرے دل کو آزما کر اہل تقویٰ کا درجہ دے، اے گناہگاروں کی لغزشیں معاف کرنے والے"۔

چوبیسویں شب کی خاص دُعا

" يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَناً، وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً، يَا عَزِيزُ يَا عَلِيمُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اللهُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اللهُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ، يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ، وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً، وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَإِيمَاناً يُذْهِبُ بِالشَّكِّ عَنِّي، وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ، وَارْزُقْنِي

فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ".

"اے صبح کی سفیدی کو ظاہر کرنے، والے اے رات کو وقت آرام بنانے والے اور سورج اور چاند کو رواں کرنے والے اے زبردست، اے دانا، اے احسان ونعمت والے، اے قوت وحرکت کے مالک، اے مہربانی وعطاکرنے والے، اے جلالت اور بزرگی والے، اے اللہ، اے رحمن، اے اللہ، اے تنہا، اے یکتا، اے اللہ، اے ظاہر اے باطن، اے زندہ، کہ صرف تو ہی معبود ہے تیرے لئے اچھے اچھے نام، بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرمااور یہ کہ آج کی رات میں میرانام نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچااور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس پر راضی بناجو حصہ تونے مجھے دیا ہے اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کراور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچااور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالائوں، تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تونے محمدؐ وآل محمدؐ کو دی کہ تیری رحمت ہو آنحضرتؐ اور ان کی ساری آل اطہارؑ پر"۔

چوبیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيهِ مَا يُرْضِيكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيكَ وَ أَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ لِأَنْ أُطِيعَكَ وَلاَ أَعْصِيَكَ، يَا جَوَادَ السَّائِلِينَ".

”اے معبود! آج کے دن میں وہ چیز مانگتا ہوں جو تجھے پسند ہے اور اس چیز سے پناہ لیتا ہوں جو تجھے ناپسند ہے اور اس میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں تاکہ میں فرمانبرداری کروں اور تیری نافرمانی نہ کروں اے سائلوں کو کثرت سے عطا کرنے والے“۔

پچیسویں شب کی دعا

”یَا جاعِلَ اللَّیْلِ لِباساً وَالنَّهارِ مَعاشاً، وَالْاَرْضِ مِهاداً، وَالْجِبالِ أَوْتاداً یَا اللهُ یَا قاهِرُ، یَا اللهُ یَا جَبّارُ، یَا اللهُ یَا سَمِیعُ، یَا اللهُ یَا قَرِیبُ، یَا اللهُ یَا مُجِیبُ، یَا اللهُ یَا اللهُ یَا اللهُ .لَكَ الْاَسْماءُ الْحُسْنی، وَالْاَمْثالُ الْعُلْیا، وَالْكِبْرِیاءُ وَالْآلَاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِی فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَداءِ وَرُوحِی مَعَ الشُّهَداءِ وَ إِحْسانِی فِی عِلِّیِّینَ وَ إِساءَتِی مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِی یَقِیناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبِی، وَإِیماناً یُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّی، وَرِضیً بِما قَسَمْتَ لِی وَآتِنا فِی الدُّنْیا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ النّارِ الْحَرِیقِ وَارْزُقْنِی فِیها ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَیْكَ وَالْإِنابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیقَ لِما وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ“.

”اے رات کو بنانے والے پردہ اور دن کو وقت کاروبار، زمین کو جائے آرام اور پہاڑوں کو میخیں اے اللہ، اے غالب، اے اللہ، اے دبدبہ والے، اے اللہ، اے سننے والے، اے اللہ، اے نزدیک تر، اے اللہ، اے قبول کرنے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ تیرے لئے اچھے اچھے نام، بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا ہے اور ہمیں دنیا میں بہترین

زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالاؤں، تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمدؐ وآل محمد کو دی کہ تیری رحمت ہو آنحضرتؐ اور ان کی ساری آلؑ پر"۔

پچیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُحِبّاً لِاَوْلِيائِكَ وَمُعادِياً لِاَعْدائِكَ، مُسْتَنّاً بِسُنَّةِ خاتَمِ أَنْبِيائِكَ، يا عاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ".

"معبود! آج کے دن مجھے اپنے دوستوں کا دوست قرار دے اور اپنے دشمنوں کا دشمن نیز مجھے خاتم الانبیاءؐ کی سنت پر قائم رکھ، اے نبیوں کے دلوں کی نگہداری کرنے والے"۔

چھبیسویں شب کی دعا

" يا جاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ آيَتَيْنِ، يا مَنْ مَحا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلَ آيَةَ النَّهارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْهُ وَرِضْواناً يا مُفَصِّلَ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيلاً يا ماجِدُ يا وَهّابُ يا اللهُ يا جَوادُ. يا اللهُ يا اللهُ يا اللهُ ، لَكَ الْاَسْماءُ الْحُسْنى، وَالْاَمْثالُ الْعُلْيا، وَالْكِبْرِياءُ وَالْآلاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَداءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَداءِ، وَإِحْسانِي فِي عِلِّيِّينَ وَ إِساءَتِي مَغْفُورَةً، وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَإِيماناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِما قَسَمْتَ لِي، وَآتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ النّارِ الْحَرِيقِ، وَارْزُقْنِي فِيها ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِما وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ".

"اے رات اور دن کو اپنی نشانیاں بنانیوالے، اے رات کی نشانی کو تاریک اور دن کی نشانی کو روشن بنانے والے تاکہ لوگ اس میں تیرے فضل اور خوشنودی کو تلاش کریں اے ہر چیز کی حد اور فرق مقرر کرنے والے اے شان والے، اے بہت دینے والے، اے اللہ، اے عطا کرنے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے لئے اچھے اچھے نام، بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر، میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا اور برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے یقین دے جو میرے دل میں بس جائے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالائوں تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمدؐ و آل محمدؐ کو دی کہ خدا آنحضرتؐ اور ان کی آل پر رحمت کرے"۔

چھبیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مَشْكُوراً، وَذَنْبِي فِيهِ مَغْفُوراً، وَعَمَلِي فِيهِ مَقْبُولاً، وَعَيْبِي فِيهِ مَسْتُوراً، يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ".

"اے معبود! آج کے دن میری کوشش کو پسندیدہ قرار دے اس میں میرے گناہ کو معاف اور اس میں میرے عمل کو مقبول اور اس میں میرے عیب کو چھپا ہوا قرار دے اے سب سے زیادہ سننے والے"۔

ستائیسویں شب کی دعا

"یَامَادَّ الظِّلِّ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهُ سَاكِناً وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلاً ثُمَّ قَبَضْتَهُ إِلَيْكَ قَبْضاً يَسِيراً، يَاذَا الْجُودِ وَالطَّوْلِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْآلَاءِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اللهُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ، يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَإِسَائَتِي مَغْفُورَةً، وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَإِيمَاناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي، وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ، وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ".

"اے سایہ کو پھیلانے والے اور اگر تو چاہتا تو اس کو ایک جگہ ٹھہرا دیتا تو نے سورج کو سایہ کے لئے رہنما قرار دیا اور پھر اسے قابو میں کیا، تو آسانی سے قابو کیا اے سخاوت وعطا والے اور بڑائیوں اور نعمتوں والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ ظاہر و باطن باتوں کا جاننے والا، بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے تیرے سواء کوئی معبود نہیں اے پاک ترین، اے سلامتی والے، اے امن دینے والے، اے نگہدار، اے زبردست ،اے غلبہ والے، اے بڑائی والے، اے اللہ، اے خلق کرنے والے، اے پیدا کرنے والے، اے صورت بنانے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے لئے اچھے اچھے نام، بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں مجھے نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر اور میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے، میری اطاعت کو مقام علیین

میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو میرے دل میں بس جائے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالائوں، تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جسکی توفیق تو نے محمدؐ وآل محمدؑ کو دی کہ خدا کی رحمت ہو آنحضرتؐ اور ان کی آلؑ پر"۔

ستائیسویں دن کی دعا

" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَصَيِّرْ أُمُورِي فِيهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِيرِي، وَحُطَّ عَنِّي الذَّنْبَ وَالْوِزْرَ، يَا رَؤُوفاً بِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے شب قدر کا فضل نصیب فرمادے اس میں میرے معاملوں کو مشکل سے آسان بنادے اور میرا عذر و معذرت قبول کرلے اور میرا گناہ معاف اور بوجھ دور کردے اے اپنے نیکوکار بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے"۔

اٹھائیسویں شب کی دعا

" يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْهَوَاءِ، وَخَازِنَ النُّورِ فِي السَّمَاءِ، وَمَانِعَ السَّمَاءِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَحَابِسَهُمَا أَنْ تَزُولَا، يَا عَلِيمُ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا دَائِمُ يَا اللهُ يَا وَارِثُ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ، لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ، وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً، وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي،

وَإِيماناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي، وَتُرْضِيَنِي بِما قَسَمْتَ لِي، وَآتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيها ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِما وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ"۔

"اے رات کو ہوا میں جگہ دینے والے، اے روشنی کو آسمان میں جگہ دینے والے اور آسمان کو روکنے والے کہ وہ زمین پر نہ آپڑے لیکن اس کے حکم سے اور ان دونوں کے نگہدار کہ ٹوٹ نہ جائیں اے جاننے والے اے عظمت والے، اے بہت بخشنے والے، اے ہیشگی والے، اے اللہ، اے ورثہ والے، اے قبروں سے اٹھا کھڑا کرنے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ تیرے لئے اچھے اچھے نام بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں مجھے نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالاؤں، تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمدؐ وآل محمدؑ کو دی کہ خدا رحمت کرے آنحضرتؐ اور ان کی آلؑ پر"۔

اٹھائیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ حَظِّي فِيهِ مِنَ النَّوافِلِ وَأَكْرِمْنِي فِيهِ بِإِحْضارِ الْمَسائِلِ وَقَرِّبْ فِيهِ وَسِيلَتِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسائِلِ، يا مَنْ لا يَشْغَلُهُ إِلْحاحُ الْمُلِحِّينَ"۔

"اے معبود! آج کے دن مجھے نوافل میں حصہ دار بنادے اور اس میں مجھے مسائل دین یاد کرنے کی عزت دے اور اس دن کو تہمت تراشی کی تاریکیوں سے پاک فرمادے، اے اپنے ایماندار بندوں پر بہت بڑے مہربان"۔

انتیسویں شب کی دعا

"يَا مُكَوِّرَ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ، وَمُكَوِّرَ النَّهَارِ عَلَى اللَّيْلِ، يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ، يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ، وَسَيِّدَ السَّادَاتِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا أَقْرَبَ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ، وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَإِسَائَتِي مَغْفُورَةً، وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَإِيمَاناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ، وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ"۔

"اے رات کو دن پر چڑھانے والے اور دن کو رات پر لپیٹ دینے والے اے دانا، اے حکمت والے، اے پالنے والوں کے پالنے والے، اور سرداروں کے سردار، تیرے سواء کوئی معبود نہیں اے مجھ سے میری رگِ جان سے زیادہ قریب اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ تیرے لئے ہیں اچھے اچھے نام، بلند ترین نمونے اور بڑائیاں اور مہربانیاں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کی فہرست میں درج فرما میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے میری نیکی کو مقامِ علیینّ میں پہنچا اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے آخرت

میں خوش ترین اجر عطا کر اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ اس ماہ میں تجھے یاد کروں، تیرا شکر بجالاؤں تیری طرف توجہ رکھوں، تیری طرف پلٹوں اور توبہ کروں اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمدؐ وآل محمدؑ کو دی کہ خدا رحمت کرے آنحضرتؐ اور ان کی آلِ پاکؑ پر"۔

انتیسویں دن کی دعا

"اَللّٰهُمَّ غَشِّنِی فِیهِ بِالرَّحْمَةِ، وَارْزُقْنِی فِیهِ التَّوْفِیقَ وَالْعِصْمَةَ، وَطَهِّرْ قَلْبِی مِنْ غَیاهِبِ التُّهَمَةِ، یَا رَحِیماً بِعِبادِهِ الْمُؤْمِنِینَ".

"اے معبود! آج کے دن مجھے رحمت سے ڈھانپ دے اس میں مجھے نیکی کی توفیق اور برائی سے تحفظ نصیب فرما اور میرے دل کو تہمت تراشی کی تاریکیوں سے پاک کردے، اے اپنے ایماندار بندوں پر بہت مہربان"۔

آخری شب کی دعا

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ هذا شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِی أَنْزَلْتَ فِیهِ الْقُرْآنَ وَقَدْ تَصَرَّمَ، وَأَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیمِ یا رَبِّ أَنْ یَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَیْلَتِی هذِهِ أَوْ یَتَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضانَ وَلَكَ قِبَلِی تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُرِیدُ أَنْ تُعَذِّبَنِی بِهِ یَوْمَ أَلْقاكَ".

"اے معبود! یہ ماہ رمضان المبارک ہے جس میں تو نے قرآن کریم نازل فرمایا اور وہ مہینہ ختم ہو گیا ہے اور پناہ لیتا ہوں میں تیری ذات کریم کی اے پروردگار اس سے کہ آج کی رات ختم ہو اور صبح ہو جائے یا رمضان مبارک کا مہینہ گزر جائے اور مجھ پر تیری کوئی سزا باقی ہو یا کوئی گناہ ہو کہ تو مجھے اس پر عذاب دینا چاہتا ہو جس دن میں پیش ہوں گا"۔

آخری دن کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْہِ بِالشُّکْرِ وَالْقَبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاہُ وَیَرْضَاہُ الرَّسُوْلُ، مُحْکَمَۃً فُرُوْعُہُ بِالْاُصُوْلِ، بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ".

"اے معبود! میرے اس ماہ کے روزوں کو پسندیدہ اور قبول کئے ہوئے قرار دے، اس صورت میں جس کو تو اور تیرا رسولؐ پسند فرماتا ہو کہ اس کے فروع اس کے اصول سے پختہ تعلق رکھتے ہوں ہمارے سید و سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آلِ اطہارؑ کے طفیل میں اور حمد ہے خدا کے لئے جو جہانوں کا ربّ ہے"۔

۴۔ماہِ رمضان کی راتوں میں تاریخ وار پڑھے جانے والی نمازیں

علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد کی آخری فصل میں ماہِ رمضان کی راتوں کی نمازوں اور دنوں کی خاص دعاؤں کا ذکر کیا ہے، یہاں ہم انہی بزرگوار کے فرمودات نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

- پہلی رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ توحید۔
- دوسری رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ قدر۔
- تیسری رات کی نماز: یہ دس رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید۔
- چوتھی رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ قدر۔
- پانچویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید اور سلام کے بعد سو مرتبہ صلوات۔
- چھٹی رات کی نماز: یہ چار رکعت نماز ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ ملک۔
- ساتویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد تیرہ مرتبہ سورۂ قدر۔
- آٹھویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید اور سلام کے بعد ہزار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ۔

- نویں رات کی نماز: یہ مغرب و عشا کے درمیان چھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات مرتبہ آیۃ الکرسی اور سلام کے بعد پچاس مرتبہ صلوات۔
- دسویں رات کی نماز: یہ بیس رکعت ہے ہر رکعت میں الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ توحید۔
- گیارہویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ کوثر۔
- بارہویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ قدر۔
- تیرہویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ توحید۔
- چودہویں رات کی نماز: یہ چھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ زلزال۔
- پندرہویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، پہلی دو رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری دو رکعت میں الحمد کے بعد پچاس پچاس مرتبہ سورۂ توحید۔
- سولہویں رات کی نماز: یہ بارہ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ تکاثر۔
- سترہویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے، پہلی رکعت میں الحمد کے بعد کوئی ایک سورہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید اور سلام کے بعد سو مرتبہ لاالٰہ الاّاللہ۔
- اٹھارہویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ کوثر۔
- انیسویں رات کی نماز: یہ پچاس رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچاس بار سورۂ زلزال۔
- بیسویں، اکیسویں، بائیسویں، تئیسویں اور چوبیسویں رات کی نماز: ان راتوں میں سے ہر ایک میں آٹھ رکعت نماز ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔
- پچیسویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید۔
- چھبیسویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید۔
- ستائیسویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ ملک پڑھے اگر یہ نہ ہوسکے تو پچیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

- اٹھائیسویں رات کی نماز: یہ چھ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ آیۃ الکرسی، سو مرتبہ سورۂ توحید اور سو مرتبہ سورۂ کوثر اور بعد از نماز سو مرتبہ صلوات پڑھے۔

مؤلف کہتے ہیں کہ میری دانست میں اٹھائیسویں رات کی نماز چھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی، دس مرتبہ سورۂ کوثر اور دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد سو مرتبہ پر محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے۔

- انتیسویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ توحید۔
- تیسویں رات کی نماز: یہ بارہ رکعت ہے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور بعد از نماز سو مرتبہ صلوات پڑھے۔

واضح رہے کہ یہ سب نمازیں دو، دو رکعت کر کے ایک تشہد و سلام کیساتھ پڑھی جاتی ہیں

ماہِ رمضان کی اہم تاریخوں کے اعمال

۱۔ پہلی رمضان کی رات

الف) چاندرات کے اعمال

ماہِ رمضان کی پہلی یعنی چاندرات کے کچھ خاص اعمال یہ ہیں:

۱۔ ماہِ رمضان کا چاند دیکھے: بلکہ بعض علماء نے تو ہلال رمضان کا دیکھنا واجب قرار دیا ہے۔

۲۔ رؤیت ہلال کی خاص دُعائیں پڑھے: جن کا ذکر آنے والا ہے۔

۳۔ غسل: ماہِ رمضان کی پہلی رات میں غسل کرے، کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص اس رات میں غسل کرے گا وہ آئندہ رمضان تک خارش وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ غسل بہتی نہر میں کرے: ماہِ رمضان کی پہلی رات میں بہتی ہوئی نہر میں غسل کرے اور تیس چلو پانی سر پر ڈالے تاکہ آنے والے رمضان تک باطنی پاکیزگی کا حامل رہے۔

۵۔ زیارت امام حسینؑ: اس رات میں حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرے تاکہ گناہ جھڑ جائیں اور اس کو اس سال میں عمرہ و حج کرنے والے تمام افراد جتنا ثواب حاصل ہو۔

۶۔ صحیفۂ کاملہ کی دعائیں پڑھیں: یعنی ۴۳ویں اور ۴۴ویں دُعا۔

۷۔ بیوی سے مجامعت کرے: ماہِ رمضان کی پہلی رات میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے کہ یہ صرف اس ماہ کی خصوصیت ہے ورنہ دیگر مہینوں کی پہلی رات میں جماع کرنا مکروہ ہے۔

۸۔ رویتِ ہلال کی دعا پڑھے: جب ہلال ماہِ رمضان دیکھے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے اور ہلال سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ دُعا پڑھے:

"رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا وَارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاصْرِفْ عَنَّا ضَرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلَاءَهُ وَفِتْنَتَهُ".

"میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اے معبود! اس چاند کو ہمارے لئے امن و امان اور سلامتی و تسلیم کے ساتھ طلوع کر اور پسندیدہ چیزوں کی طرف جلدی کرنے کا ذریعہ بنا دے، اے معبود! اس مہینے میں ہم پر خیر و برکت نازل فرما اور ہمیں خیر و بھلائی سے ہمکنار کر دے اس مہینے میں ہم سے نقصان تکلیف مصیبت اور آزمائش کو دور رکھ"۔

- حضرت رسول اکرمؐ رمضان المبارک کی پہلی رات میں یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَجَعَلْتَهُ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ فَبَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَعِنَّا عَلَى صِيَامِهِ وَصَلَوَاتِهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا".

"اے معبود! یقیناً رمضان کا مہینہ آگیا ہے اے معبود! اے ماہِ رمضان کے پروردگار جس میں تو نے قرآن کریم نازل کیا اور تو نے اس کو ہدایت کی نشانیاں اور حق و باطل میں

فرق کرنے والا بنایا اے معبود! پس ماہِ رمضان میں ہم پر برکت نازل فرما اور اس میں روزوں، نمازوں کے لئے ہماری مدد کر اور انہیں ہم سے قبول فرما"۔

● امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلالِ رمضان دیکھتے وقت یہ کہے:

" اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنا صِيامَهُ، وَأَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدىً لِلنّاسِ وَبَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى وَالْفُرْقانِ. اَللّٰهُمَّ أَعِنّا عَلى صِيامِهِ، وَتَقَبَّلْهُ مِنّا وَسَلِّمْنا فِيهِ، وَسَلِّمْنا مِنْهُ، وَسَلِّمْهُ لَنا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعافِيَةٍ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يا رَحْمنُ يا رَحِيمُ ".

"اے معبود! ماہ رمضان آگیا اور تو نے ہم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں تو نے اس میں قرآن اتارا کہ جس میں لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی دلیلیں اور یہ حق و باطل کا فرق ہے اے معبود! روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما اور انہیں قبول کر ہمیں اس ماہ میں تندرست رکھ اس سے مستفید کر اس پورے مہینے میں ہمیں آسانی نصیب فرما اور آسائش دے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے بڑے رحم والے اے مہربان"۔

۹۔ صحیفۂ کاملہ کی تینالیسویں دعا پڑھے: سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ امام سجاد علیہ السلام جا رہے تھے کہ ہلال رمضان پر نظر پڑی تو آپ رک گئے اور یہ کہا:

" أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ، الدّائِبُ السَّرِيعُ، الْمُتَرَدِّدُ فِي مَنازِلِ التَّقْدِيرِ، الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَكِ التَّدْبِيرِ آمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَأَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ آيَةً مِنْ آياتِ مُلْكِهِ وَعَلامَةً مِنْ عَلاماتِ سُلْطانِهِ فَحَدَّ بِكَ الزَّمانَ وَامْتَهَنَكَ بِالْكَمالِ وَالنُّقْصانِ وَالطُّلُوعِ وَالْأُفُولِ وَالْإِنارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذلِكَ أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ، وَإِلى إِرادَتِهِ سَرِيعٌ، سُبْحانَهُ ما أَعْجَبَ ما دَبَّرَ مِنْ أَمْرِكَ وَأَلْطَفَ ما صَنَعَ فِي شَأْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتاحَ شَهْرٍ حادِثٍ لِأَمْرٍ حادِثٍ فَأَسْأَلُ اللهَ رَبِّي وَرَبَّكَ وَخالِقِي وَخالِقَكَ وَمُقَدِّرِي وَمُقَدِّرَكَ، وَمُصَوِّرِي وَمُصَوِّرَكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَكَ هِلالَ بَرَكَةٍ لا تَمْحَقُها

الْأَيَّامُ، وَطَهَارَةٍ لاَ تُدَنِّسُهَا الْآثَامُ، هِلاَلَ أَمْنٍ مِنَ الْآفَاتِ، وَسَلاَمَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلاَلَ سَعْدٍ لاَ نَحْسَ فِيهِ وَيُمْنٍ لاَ نَكَدَ مَعَهُ وَيُسْرٍ لاَ يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لاَ يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلاَلَ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلاَمَةٍ وَإِسْلاَمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضَىٰ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَأَزْكَىٰ مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ، وَأَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ، وَوَفِّقْنَا اَللّٰهُمَّ فِيهِ لِلطَّاعَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَاعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ الْآثَامِ وَالْحَوْبَةِ، وَأَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ النِّعْمَةِ، وَأَلْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ، وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ، إِنَّكَ أَنْتَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَاجْعَلْ لَنَا فِيهِ عَوْناً مِنْكَ عَلَى مَا نَدَبْتَنَا إِلَيْهِ مِنْ مُفْتَرَضِ طَاعَتِكَ وَتَقَبَّلْهَا إِنَّكَ الْأَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ وَالْأَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ، آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ".

"اے فرمانبردار مخلوق جلد تر حرکت کرنے والے، مقررہ منزلوں میں گردش کرنے والے، تدبیر کے آسمان میں اپنا اثر دکھانے والے، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھ سے تاریکی میں روشنی کی اور تجھ سے مدھم چیزوں کو واضح کیا اور تجھے اپنی حکمرانی کی نشانی قرار دیا اور اپنے اقتدار کی علامتوں میں سے ایک علامت بنایا ہے پس تجھ سے وقت کی حد مقرر کی اور تیرے عروج وزوال، طلوع وغروب اور روشنی وتاریکی کی حالتیں قرار دیں کہ تو ان میں سے ہر حال میں اس کا فرمانبردار اور اس کے ارادے پر جلد عمل کرنے والا ہے وہ پاک ہے عجیب کام کرنے والا جو اس نے تیرے بارے میں کیا اور تجھے بڑی باریک بینی کے ساتھ بنایا اس نے تجھے نئے مہینے کی کلید نئے امر کا آغاز قرار دیا پس سوال کرتا ہوں اللہ سے جو میرا اور تیرا رب، میرا اور تیرا خالق، میرا اور تیرا اندازہ ٹھہرانے والا اور مجھے اور تجھے صورت دینے والا ہے کہ وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت فرمائے اور یہ کہ تجھے بابرکت چاند بنائے کہ جس کی برکت کو زمانہ ختم نہ کر سکے ایسی پاکیزگی عطا کرے جسے گناہ آلودہ نہ کریں تجھے ایسا چاند بنائے جو بلاؤں سے مبرا ہو جس میں برائیوں سے بچاؤ ہو وہ چاند جس میں اچھائی ہو برائی نہ ہو جس میں نفع حاصل ہو نقصان نہ

ہو جس میں آسانی ہو، تنگی نہ آئے جس میں بھلائی ہو برائی نہ ہو تجھے وہ چاند بنائے کہ جس میں آرام و سہولت، نعمت واحسان، سلامتی اور تسلیم حاصل رہے اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور قرار دے ہمیں پسندیدہ لوگوں میں جن پر یہ چاند طلوع ہوا اور پاکیزہ لوگوں میں جنہوں نے اسے دیکھا اور نیک لوگوں میں جو اس میں تیری عبادت کریں گے اے معبود! توفیق دے ہمیں اس چاند میں عبادت کرنے اور توبہ کرنے کی اور اس میں ہمیں گناہوں اور برائیوں سے بچا اور نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت دے اس ماہ میں حفاظت کی زرہیں پہنادے اور ہمارا یہ مہینہ بندگی میں کمال حاصل کرنے میں گزار اور احسان فرما بے شک تو احسان کرنے والا اور تعریف والا ہے اور خدا محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت فرمائے جو پاکیزہ تر ہیں اور اس ماہ میں ہماری مدد فرما اس امر میں جس کا حکم تو نے دیا ہے یعنی عبادت ہم پر فرض کی ہے اور اسے قبول فرما بے شک تو ہر مہربان سے زیادہ مہربان اور ہر رحم والے سے بڑا رحم والا ہے ایسا ہی ہے اے جہانوں کے پروردگار"۔

۱۰۔ دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ الْمُبَارَكَ پڑھے: رجوع کریں مفاتیح الجنان ماہ شعبان کی آخری شب کے اعمال میں۔

۱۱۔ نماز مغرب کے بعد: اپنے ہاتھ بلند کر کے وہ دعا پڑھے جو امام جواد علیہ السلام سے وارد ہے اور اقبال میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ یَمْلِكُ التَّدْبِیرَ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، یَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُورُ وَتُجِنُّ الضَّمِیرُ وَھُوَ اللَّطِیفُ الْخَبِیرُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ نَوىٰ فَعَمِلَ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ شَقِیَ فَکَسِلَ، وَلَا مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی غَیْرِ عَمَلٍ یَتَّکِلُ اَللّٰھُمَّ صَحِّحْ اَبْدَانَنَا مِنَ الْعِلَلِ، وَاَعِنَّا عَلٰی مَا افْتَرَضْتَ عَلَیْنَا مِنَ الْعَمَلِ، حَتّٰی یَنْقَضِیَ عَنَّا شَھْرُكَ ھٰذَا وَقَدْ اَدَّیْنَا مَفْرُوضَكَ فِیهِ عَلَیْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی صِیَامِهِ، وَوَفِّقْنَا لِقِیَامِهِ، وَنَشِّطْنَا فِیهِ لِلصَّلَاةِ وَلَا تَحْجُبْنَا مِنَ الْقِرَائَةِ وَسَھِّلْ لَنَا فِیهِ اِیْتَاءَ الزَّکَاةِ اَللّٰھُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا وَصَباً وَلَا تَعَباً وَلَا سَقَماً وَلَا عَطَباً اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْاِفْطَارَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ، اَللّٰھُمَّ

سَهِّلْ لَنا فِيهِ مَا قَسَمْتَهُ مِنْ رِزْقِكَ، وَيَسِّرْ مَا قَدَّرْتَهُ مِنْ أَمْرِكَ، وَاجْعَلْهُ حَلالاً طَيِّباً نَقِيّاً مِنَ الآثامِ، خالِصاً مِنَ الآصارِ وَالأَجْرامِ، اَللّٰهُمَّ لاَ تُطْعِمْنا إلاَّ طَيِّباً غَيْرَ خَبِيثٍ وَلاَ حَرامٍ، وَاجْعَلْ رِزْقَكَ لَنا حَلالاً لاَ يَشُوبُهُ دَنَسٌ وَلاَ أَسْقامٌ، يَا مَنْ عِلْمُهُ بِالسِّرِّ كَعِلْمِهِ بِالإِعْلانِ، يَا مُتَفَضِّلاً عَلَى عِبادِهِ بِالإِحْسانِ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ خَبِيرٌ أَلْهِمْنا ذِكْرَكَ وَجَنِّبْنا عُسْرَكَ وَأَنِلْنا يُسْرَكَ وَاهْدِنا لِلرَّشادِ وَوَفِّقْنا لِلسَّدادِ وَاعْصِمْنا مِنَ الْبَلايا، وَصُنَّا مِنَ الأَوْزارِ وَالْخَطايا، يَا مَنْ لاَ يَغْفِرُ عَظِيمَ الذُّنُوبِ غَيْرُهُ وَلاَ يَكْشِفُ السُّوءَ إلاَّ هُوَ يَا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ وَأَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ، وَاجْعَلْ صِيامَنا مَقْبُولاً، وَبِالْبِرِّ وَالتَّقْوى مَوْصُولاً، وَكَذٰلِكَ فَاجْعَلْ سَعْيَنا مَشْكُوراً، وَقِيامَنا مَبْرُوراً، وَقُرْآنَنا مَرْفُوعاً، وَدُعاءَنا مَسْمُوعاً، وَاهْدِنا لِلْحُسْنى، وَجَنِّبْنا الْعُسْرى، وَيَسِّرْنا لِلْيُسْرى، وَأَعْلِ لَنا الدَّرَجاتِ، وَضاعِفْ لَنا الْحَسَناتِ، وَاقْبَلْ مِنَّا الصَّوْمَ وَالصَّلاةَ، وَاسْمَعْ مِنَّا الدَّعَواتِ وَاغْفِرْ لَنا الْخَطِيئاتِ وَتَجاوَزْ عَنَّا السَّيِّئاتِ وَاجْعَلْنا مِنَ الْعامِلِينَ الْفائِزِينَ وَلاَ تَجْعَلْنا مِنَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ، حَتَّى يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضانَ عَنَّا وَقَدْ قَبِلْتَ فِيهِ صِيامَنا وَقِيامَنا، وَزَكَّيْتَ فِيهِ أَعْمالَنا، وَغَفَرْتَ فِيهِ ذُنُوبَنا، وَأَجْزَلْتَ فِيهِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ نَصِيبَنا، فَإِنَّكَ الإلٰهُ الْمُجِيبُ، وَالرَّبُّ الْقَرِيبُ، وَأَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ".

"اے معبود! اے وہ جو نظام عالم کا مالک ہے اور وہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے وہ جو جانتا ہے آنکھوں کی خاینت کو سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو اور باطن میں ٹھہری خواہشوں کو اور وہ باریک بین خبردار ہے اے معبود! ہمیں ان لوگوں میں قرار

دے جو نیت باندھتے، پھر عمل کرتے ہیں ہمیں بدبخت اور سست لوگوں میں سے نہ بنانہ ان میں سے جو بے عملی پر تکیہ کر کے بیٹھے رہتے ہیں اے معبود! ہمارے بدنوں کو بیماریوں سے بچائے رکھ اور جو اعمال تو نے ہم پر واجب کیے ہیں ان کی ادائیگی میں ہماری مدد فرما یہاں تک کہ تیرا یہ مہینہ بیت جائے اور ہم نے اس ماہ میں تیرے واجبات ادا کر لئے ہوں جو ہم پر عائد تھے اے معبود! اس ماہ کے روزے رکھنے میں مدد فرما نمازیں پڑھنے کی توفیق دے اور نماز میں ہمیں سرور دے ہمیں قرآن پڑھنے سے دور نہ رکھ اور اس ماہ میں زکوۃ دینا ہمارے لئے آسان قرار دے اے معبود! اس مہینے میں ہم پر تھکاوٹ، تنگی، بیماری اور بے ہمتی کو مسلط نہ ہونے دے اے معبود! اس ماہ میں ہمیں اپنے رزق حلال سے افطاری نصیب فرما اے معبود! اس ماہ میں وہ رزق ہمیں آسانی سے دے جو تو نے مقرر کر رکھا ہے اور جو امر تو نے طے کیا ہے وہ ہمارے لئے آسان بنا دے اور اس ماہ کو ہمارے لئے حلال، پاکیزہ اور پاک تر رکھ کہ اس میں ہم گناہوں، سزاؤں اور جرموں سے بچے رہیں اے معبود! اس مہینے میں ہمیں وہی غذا دے جو پاک و پاکیزہ ہو جس میں حرام نہ ملا ہو اور ہمارے لئے اپنا حلال رزق قرار دے جس میں بیماری و گندگی کا عنصر شامل نہ ہو اے وہ ذات جس کا علم پوشیدہ چیزوں کے بارے میں ایسا ہی ہے جیسا اشیاء کے بارے باتوں میں ہے اے اپنے بندوں پر احسان میں اضافہ کرنے والے اے وہ کہ جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کے متعلق علم و خبر رکھتا ہے اپنے ذکر کی طرف ہماری رہنمائی فرما، ہمیں سختی سے بچائے رکھ اور آسانی سے ہمکنار کر دے ہمیں حق کی طرف لے چل اور راستی کی توفیق دے ہمیں مصیبتوں سے محفوظ فرما اور ہم کو خطاؤں اور غلطیوں سے بچائے رکھ اے وہ جس کے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں اور نہ کوئی برائی کو دور کرنے والا ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور سب سے بڑھ کر عطا و بخشش کرنے والے حضرت محمدؐ پر اور ان کے اہل بیتؑ پر رحمت فرما جو پاکیزہ تر ہیں ہمارے رمضان کے روزے قبول فرما اور ہمیں نیکی و پرہیزگاری کی منزل پر پہنچا اور اسی طرح ہماری کوششوں کو پسندیدہ قرار دے ہماری نماز و قیام کو منظور فرما ہماری تلاوتِ قرآن کو اوپر لے جا ہماری

دعائیں قبول کر اور ہمیں نیکی کی طرف لے چل ہمیں سختیوں سے بچا اور آسانیوں سے بہرہ ور فرما ہمارے درجے بلند کر دے اور ہماری نیکیوں میں اضافہ فرما ہمارے روزوں اور نمازوں کو قبول فرما اور ہماری حاجتوں کو پورا فرما ہماری خطائیں معاف فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے ہمیں عمل کرنے والوں اور کامیاب ہونے والوں میں قرار دے اور ہمیں ان میں قرار نہ دے جن پر غضب ہوا نہ ان میں جو گمراہی میں پڑ گئے یہاں تک کہ ہمارا یہ رمضان گزر جائے جب کہ تو نے ہمارے روزے اور ہماری نمازیں قبول کر لی ہوں اس میں ہمارے اعمال خالص کیے ہوں ہمارے گناہ بخش دیے ہوں اور اس ماہ میں ہمیں نیکیوں کا بڑا حصہ دیا ہو بے شک تو معبود ہے قبول کرنے والا اور تو رب ہے جو نزدیک ہے اور تو نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے"۔

۱۲۔ یہ دعا پڑھے: جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے کتاب اقبال میں منقول ہے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضانَ، مُنَزِّلَ الْقُرْآنِ، هٰذا شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِی أَنْزَلْتَ فِیهِ الْقُرْآنَ وَأَنْزَلْتَ فِیهِ آیاتٍ بَیِّناتٍ مِنَ الْهُدیٰ وَالْفُرْقانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنا صِیامَهُ، وَأَعِنَّا عَلیٰ قِیامِهِ۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْهُ لَنا، وَسَلِّمْنا فِیهِ، وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا فِی یُسْرٍ مِنْكَ وَمُعافاةٍ، وَاجْعَلْ فِیما تَقْضِی وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِیما تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَکِیمِ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضاءِ الَّذِی لا یُرَدُّ وَلا یُبَدَّلُ أَنْ تَکْتُبَنِی مِنْ حُجّاجِ بَیْتِكَ الْحَرامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْکُورِ سَعْیُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُکَفَّرِ عَنْهُمْ سَیِّئاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِیما تَقْضِی وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِیلَ لِی فِی عُمْرِی، وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلالِ"۔

"اے معبود: اے ماہ رمضان کے پروردگار اے قرآن کے اتارنے والے یہ ماہ رمضان ہے کہ جس میں تو نے قرآن کریم کو نازل کیا اور اس میں ہدایت کی روشن نشانیاں نازل کیں اور یہ حق و باطل کا فرق ہے اے معبود! ہمیں اسکے روزے نصیب کر اور اس میں عبادت کرنے کی توفیق دے اے معبود! ہمیں پورا مہینہ نصیب کر اور اس میں سلامتی عطا فرما اسے ہم سے اپنی دی ہوئی آسانی اور عافیت کے ساتھ قبول کر

اور جن یقینی کاموں میں تیری بست وکشاد طے کی جاتی ہے اور جن پر حکمت معاملوں کے فیصلے تو شب قدر میں کرتا ہے اور وہ ایسے فیصلے ہیں کہ جن میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا ان کے ضمن میں مجھے اپنے بیت الحرام کعبہ کے ان حاجیوں میں لکھ دے کہ جن کا حج قبول ہے، ان کی کوشش پسندیدہ، ان کے گناہ بخشے ہوئے اور ان کی برائیاں مٹادی گئی ہیں اور جن معاملوں کی تو بست وکشاد کرتا ہے ان مین میری عمر طویل کردے اور میرے لئے رزق حلال میں کشادگی وفراخی قرار دے"۔

۱۳۔ روایت ہے کہ جب ماہِ رمضان کا آغاز ہوتا تو حضورؐ شبِ اول میں یہ دعا پڑھتے تھے:

" اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَجَعَلْتَهُ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ فَبَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهِ وَصَلَوَاتِهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا "۔

"اے معبود! یقیناً رمضان کا مہینہ آگیا ہے اے معبود! اے ماہ رمضان کے پروردگار جس میں تونے قرآن کریم نازل کیا اور تونے اس کو ہدایت کی نشانیاں اور حق وباطل میں فرق کرنیوالا بنایا اے معبود! پس ماہ رمضان میں ہم پر برکت نازل فرما اور اس میں روزوں، نمازوں کے لئے ہماری مدد کر اور انہیں ہم سے قبول فرما"۔

۱۴۔ یہ روایت بھی وارد ہوئی ہے کہ حضورؐ ماہِ رمضان کی پہلی رات میں یہ دعا پڑھتے تھے:

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِكَ أَيُّهَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ اَللّٰهُمَّ فَقَوِّنَا عَلٰى صِيَامِنَا وَقِيَامِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ فَلَا وَلَدَ لَكَ وَأَنْتَ الصَّمَدُ فَلَا شِبْهَ لَكَ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ فَلَا يُعِزُّكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ الْمَوْلٰى وَأَنَا الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْغَفُورُ وَأَنَا الْمُذْنِبُ وَأَنْتَ الرَّحِيمُ وَأَنَا الْمُخْطِئُ وَأَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ وَأَنْتَ الْحَيُّ وَأَنَا الْمَيِّتُ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَتَتَجَاوَزَ عَنِّي إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "۔

”حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے تیرے ذریعے سے ہمیں عزت دی اے برکت والے مہینے اے معبود! پس ہمیں قوت دے روزوں اور نمازوں کے لئے اور ہمارے قدم جمادے اور کافر گروہ کے مقابل ہماری نصرت فرما اے معبود! تو یکتا ہے پس تیرا کوئی بیٹا نہیں ہے اور تو بے نیاز ہے پس تیری کوئی مثال نہیں تو صاحب عزت ہے پس کوئی چیز تجھے عزت نہیں دیتی اور تو مالکِ ثروت ہے اور میں محتاج ہوں تو آقا ہے اور میں غلام ہوں تو بخشنے والا ہے اور میں گناہگار ہوں تو رحم والا ہے اور میں خطاکار ہوں تو خلق کرنے والا ہے اور میں مخلوق ہوں اور تو زندہ ہے اور میں مردہ ہوں بواسطہ تیری رحمت کے سوالی ہوں کہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھ سے درگزر کر بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے“۔

۱۵۔ دعائے جوشن کبیر پڑھے: ماہِ رمضان کی پہلی رات میں دعائے جوشن کبیر پڑھنا مستحب ہے۔

۱۶۔ دعائے حج پڑھے: جس کا ذکر اس مہینے کے مشترکہ اعمال میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۷۔ قرآن کریم کی تلاوت کرے: جب ماہ رمضان آئے تو اس مہینے میں بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرے اور روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تلاوت شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلَى رَسُولِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكَلَامُكَ النَّاطِقُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهُ هَادِياً مِنْكَ إِلَى خَلْقِكَ وَحَبْلاً مُتَّصِلاً فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي نَشَرْتُ عَهْدَكَ وَكِتَابَكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِي فِيهِ عِبَادَةً، وَقِرَائَتِي فِيهِ فِكْراً، وَفِكْرِي فِيهِ اعْتِبَاراً وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ اتَّعَظَ بِبَيَانِ مَوَاعِظِكَ فِيهِ، وَاجْتَنَبَ مَعَاصِيَكَ، وَلَا تَطْبَعْ عِنْدَ قِرَائَتِي عَلَى سَمْعِي، وَلَا تَجْعَلْ عَلَى بَصَرِي غِشَاوَةً، وَلَا تَجْعَلْ قِرَائَتِي قِرَائَةً لَا تَدَبُّرَ فِيهَا بَلِ اجْعَلْنِي أَتَدَبَّرُ آيَاتِهِ وَأَحْكَامَهُ آخِذاً بِشَرَائِعِ دِينِكَ وَلَا تَجْعَلْ نَظَرِي فِيهِ غَفْلَةً وَلَا قِرَائَتِي هَذْراً، إِنَّكَ أَنْتَ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ“.

”اے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیری کتاب (قرآن) ہے جو تیری جانب سے نازل ہوئی ہے تیرے آخری رسول محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ تیرا

کلام ہے جو تیرے نبیؐ کی زبان سے ظاہر ہوا ہے جسے تو نے اپنی طرف سے اپنی مخلوق کا ہادی بنایا ہے اور یہ وہ رسی ہے جو تیرے بندوں کی درمیان تنی ہوئی ہے اے معبود! بے شک میں نے تیرے حکم نامے اور تیری کتاب کو کھولا ہے اے معبود! پس اس پر میرے نظر کرنے کو عبادت اور میری تلاوت کو اس پر غور اور میرے اس غور کو نصیحت قرار دے اور مجھے ان لوگوں میں رکھ جو اس میں تیرے بیان سے نصیحت پکڑتے ہیں اور تیری نافرمانیوں سے درکنار رہتے ہیں اور اس کی تلاوت کے وقت میرے کان بند نہ کر میری آنکھوں پر پردہ نہ ڈال اور میری تلاوت کو ایسی تلاوت نہ بنا جس میں غور و فکر نہ ہو بلکہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں اسکی آیتوں اور احکام پر غور کروں اور تیرے دین کے اصول معلوم کروں اور اس پر میری نظر کو بے توجہی اور میری تلاوت کو بے فائدہ نہ بنا بے شک تو بہت مہربان، بڑے رحم والا ہے"۔

تلاوت کے بعد کی یہ دعا پڑھے: آنحضرتؐ تلاوت کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ قَدْ قَرَأْتُ مَا قَضَیْتَ مِنْ کِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَهُ عَلٰی نَبِیِّكَ الصَّادِقِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُحِلُّ حَلَالَهٗ وَیُحَرِّمُ حَرَامَهٗ وَیُؤْمِنُ بِمُحْکَمِهٖ وَمُتَشَابِهِهٖ وَاجْعَلْهُ لِیْ أُنْساً فِیْ قَبْرِیْ وَأُنْساً فِیْ حَشْرِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُرَقِّیْهِ بِکُلِّ آیَةٍ قَرَأَهَا دَرَجَةً فِیْ أَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ، آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ".

"اے معبود میں نے تیری کتاب میں سے اتنا پڑھا جتنا تو نے چاہا کہ جسے تو نے نازل فرمایا اپنے سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، پس حمد تیرے ہی لئے ہے اے ہمارے رب اے معبود! مجھے ان لوگوں میں رکھ جنھوں نے قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانا اور اس کی مستقل اور ذو معنی آیتوں پر ایمان لائے اور قرآن کو میری قبر کا ہمدم اور میرے حشر کا ساتھی بنا دے اور مجھے ان لوگوں میں رکھ کہ جو ہر آیت کے پڑھنے سے ایک ایک درجہ بلند ہوتے جاتے ہیں بلند تر جنت میں ایسا ہو اے جہانوں کے رب"۔

ب): چاندرات کی نمازیں

۱۔ دو رکعت نماز پڑھے: جو ہر ماہ کی پہلی رات میں پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ یہ دو رکعت نماز بھی پڑھے: ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ انعام کی تلاوت کرے اور سوال کرے کہ خدا کفایت کرے اس کے لئے اور جس سے ڈرتا ہو اس سے محفوظ رکھے۔

۳۔ ہر شب کی دو رکعت نماز پڑھے: جس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

۴۔ ایک ہزار رکعت نمازوں کا آغاز کرے: اس طرح کہ چاندرات سے بیسویں شب تک دو دو رکعت کرکے آٹھ رکعت نماز مغرب کے بعد اور بارہ رکعت نماز عشاء کے بعد پڑھے پھر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہر رات تیس رکعت نماز مذکورہ ترتیب سے اس طرح پڑھے کہ آٹھ رکعت نماز مغرب کے بعد اور بائیس رکعت عشاء کے بعد ادا کرے باقی تین سو رکعت اس طرح پوری کرے کہ سو رکعت انیس کی شب، سو رکعت اکیس کی شب اور سو رکعت تئیس کی شب میں بجالائے تو مجموعی طور پر ایک ہزار رکعت پوری ہوجائے گی۔

ج): رؤیتِ ہلال کیسے ثابت ہوگی

مہینے کی پہلی تاریخ مندرجہ ذیل طریقوں سے ثابت ہوتی ہے:

۱) مکلف بذات خود چاند دیکھے۔

۲) دو عادل افراد چاند دیکھنے کی گواہی دیں۔

۳) ایسی شہرت جس سے رؤیت کا یقین ہوجائے۔

۴) تیس دن گزر جائیں۔

۵) حاکم شرع حکم دے کہ پہلی تاریخ ہوگئی ہے۔[1]

---

[1] فقہی مسائل کا مجموعہ، آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی: ص ۲۶۳.

۲۔ پہلی رمضان کا دن

اس میں چند اعمال ہیں:

۱۔ آب جاری میں غسل کرنا اور تیس چلو پانی سر میں ڈالنا کہ یہ سال بھر تک تمام دردوں اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کا موجب ہے۔

۲۔ ایک چلو عرق گلاب اپنے چہرے پر ڈالے: تاکہ ذلت و پریشانی سے نجات ہو اور تھوڑا سا عرق گلاب سر میں ڈالے کہ سال بھر سرسام سے بچا رہے۔

۳۔ اول ماہ کی نماز پڑھے: جو دو رکعت ہے اور صدقہ دے۔

۴۔ دو رکعت نماز پڑھے: جس کی پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد کوئی سورہ پڑھے تاکہ خدائے تعالیٰ اس سال تمام برائیوں کو اس سے دور رکھے اور آخر سال تک اس کی حفاظت کرے۔

۵۔ طلوع فجر کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنا صِيامَهُ، وَأَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدىً لِلنّاسِ وَبَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى وَالْفُرْقانِ، اَللّٰهُمَّ أَعِنّا عَلى صِيامِهِ، وَتَقَبَّلْهُ مِنّا وَتَسَلَّمْهُ مِنّا، وَسَلِّمْهُ لَنا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعافِيَةٍ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ".

"اے معبود! ماہ رمضان آگیا ہے اور تو نے اس کے روزے ہم پر فرض کیے ہیں اس میں تو نے قرآن اتارا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی نشانیاں اور حق و باطل میں فرق کرتا ہے اے معبود! اس کے روزے رکھنے میں مدد کر اور اسے ہم سے قبول فرما اسکو ہم سے پورا لے اور ہمارے لئے پورا فرما اپنی طرف سے آسانی و سہولت کے ساتھ بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"۔

۶۔ صحیفہ کاملہ کی چوالیسویں دعا پڑھے: اگر اس ماہ کی پہلی رات میں نہ پڑھ سکے تو آج کے دن میں پڑھے:

۷۔ یہ دعا بھی پڑھے تاکہ آفتوں سے محفوظ رہے: زادالمعاد میں علامہ مجلسیؒ نے فرمایا کہ شیخ کلینیؒ و شیخ طوسیؒ اور دیگر بزرگوں نے معتبر سند کیساتھ روایت کی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ماہ مبارک رمضان میں اول سال یعنی اس ماہ کے پہلے دن جو شخص دکھاوے یا کسی غلط ارادے کے بغیر محض رضاءِ الٰہی کے لئے اس دعا کو پڑھے تو خدا سال بھر تک فتنہ و فساد اور بدن کو ضرر پہنچانے والی ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور وہ دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَانَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي تَوَاضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي قَهَرَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ، يَا أَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَا بَاقِياً بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُدِيلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي يُسْتَحَقُّ بِهَا نُزُولُ الْبَلَاءِ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ الَّتِي لَا تُرَامُ وَعَافِنِي مِنْ شَرِّ مَا أُحَاذِرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي مُسْتَقْبَلِ سَنَتِي هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَرَبَّ السَّبْعِ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَجَبْرَائِيلَ، وَرَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِمَا سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ يَا عَظِيمُ أَنْتَ الَّذِي

تَمُنُّ بِالْعَظِيمِ، وَتَدْفَعُ كُلَّ مَحْذُورٍ، وَتُعْطِي كُلَّ جَزِيلٍ، وَتُضاعِفُ الْحَسَناتِ
بِالْقَلِيلِ وَبِالْكَثِيرِ وَتَفْعَلُ مَا تَشاءُ يَا قَدِيرُ يَا اللهُ يَا رَحْمنُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَلْبِسْنِي فِي مُسْتَقْبَلِ لِسَنَتِي هذِهِ سِتْرَكَ وَنَضِّرْ وَجْهِي بِنُورِكَ،
وَأَحِبَّنِي بِمَحَبَّتِكَ، وَبَلِّغْنِي رِضْوانَكَ، وَشَرِيفَ كَرامَتِكَ، وَجَسِيمَ عَطِيَّتِكَ،
وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ وَمِنْ خَيْرِ مَا أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ،
وَأَلْبِسْنِي مَعَ ذلِكَ عافِيَتَكَ، يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوىٰ، وَيَا شاهِدَ كُلِّ نَجْوىٰ، وَ
يَاعالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ، وَيَا دافِعَ مَا تَشاءُ مِنْ بَلِيَّةٍ، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ
التَّجاوُزِ تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّةِ إِبْراهِيمَ وَفِطْرَتِهِ، وَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسُنَّتِهِ، وَعَلَى خَيْرِ الْوَفاةِ فَتَوَفَّنِي مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ، وَمُعادِياً
لِأَعْدائِكَ اَللّٰهُمَّ وَجَنِّبْنِي فِي هذِهِ السَّنَةِ كُلَّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُباعِدُنِي
مِنْكَ، وَاجْلِبْنِي إِلى كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِي مِنْكَ فِي هذِهِ السَّنَةِ،
يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَامْنَعْنِي مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يَكُونُ مِنِّي أَخافُ
ضَرَرَ عاقِبَتِهِ، وَأَخافُ مَقْتَكَ إِيَّايَ عَلَيْهِ حِذارَ أَنْ تَصْرِفَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ
عَنِّي فَأَسْتَوْجِبَ بِهِ نَقْصاً مِنْ حَظٍّ لِي عِنْدَكَ يَا رَؤُوفُ يَا رَحِيمُ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقْبَلِ سَنَتِي هذِهِ فِي حِفْظِكَ وَفِي جِوارِكَ وَفِي كَنَفِكَ وَجَلِّلْنِي
سِتْرَ عافِيَتِكَ وَهَبْ لِي كَرامَتَكَ عَزَّ جارُكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ، وَلاَ إِلهَ غَيْرُكَ۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي تابِعاً لِصالِحِي مَنْ مَضىٰ مِنْ أَوْلِيائِكَ، وَأَلْحِقْنِي بِهِمْ، وَاجْعَلْنِي
مُسَلِّماً لِمَنْ قالَ بِالصِّدْقِ عَلَيْكَ مِنْهُمْ، وَأَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ أَنْ تُحِيطَ بِي
خَطِيئَتِي وَظُلْمِي وَإِسْرافِي عَلَى نَفْسِي وَ اتِّباعِي لِهَوايَ وَاشْتِغالِي بِشَهَواتِي
فَيَحُولُ ذلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوانِكَ فَأَكُونَ مَنْسِيّاً عِنْدَكَ،
مُتَعَرِّضاً لِسَخَطِكَ وَنِقْمَتِكَ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِكُلِّ عَمَلٍ صالِحٍ تَرْضىٰ بِهِ عَنِّي،

وَقَرِّبْنِي إِلَيْكَ زُلْفَى اَللّٰهُمَّ كَمَا كَفَيْتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَفَرَّجْتَ هَمَّهُ وَكَشَفْتَ غَمَّهُ وَصَدَقْتَهُ وَعْدَكَ وَأَنْجَزْتَ لَهُ عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَبِذٰلِكَ فَاكْفِنِي هَوْلَ هٰذِهِ السَّنَةِ وَآفَاتِهَا وَأَسْقَامَهَا وَفِتْنَتَهَا وَشُرُورَهَا وَأَحْزَانَهَا وَضِيقَ الْمَعَاشِ فِيهَا وَبَلِّغْنِي بِرَحْمَتِكَ كَمَالَ الْعَافِيَةِ بِتَمَامِ دَوَامِ النِّعْمَةِ عِنْدِي إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِي، أَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنْ أَسَاءَ وَظَلَمَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي حَصَرْتَهَا حَفَظَتُكَ وَأَحْصَتْهَا كِرَامُ مَلَائِكَتِكَ عَلَيَّ وَأَنْ تَعْصِمَنِي اَللّٰهُمَّ مِنَ الذُّنُوبِ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِي يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَآتِنِي كُلَّ مَا سَأَلْتُكَ وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيهِ فَإِنَّكَ أَمَرْتَنِي بِالدُّعَاءِ، وَتَكَفَّلْتَ لِي بِالْإِجَابَةِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

۳۔ چھٹی رمضان کا دن

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں: ۶؍رمضان المبارک ۲۰۱ھ میں اہلِ طوس نے بطور ولی عہد کے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی بیعت کی ہے، وہ لکھتے ہیں:

"سیدؒ نے روایت کی ہے کہ مومنین کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکرانے کی دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ توحید کی تلاوت کریں"۔

۴۔ تیرھویں رمضان کی رات

یہ شب ہائے بیض (روشن راتوں) کی پہلی رات ہے اور اس میں تین عمل ہیں:

۱۔ غسل کرے: شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ اس شب میں غسل بجالائے۔

۲۔ چار رکعت نماز پڑھے: ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

۳۔ دو رکعت نماز پڑھے: جیسے رجب اور شعبان کی تیرھویں رات میں پڑھی جاتی ہے، یعنی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ یٰسین، سورۂ ملک اور سورۂ توحید پڑھے، ماہ رمضان کی چودھویں رات کو بھی چار رکعت نماز دو دو کر کے اسی ترکیب سے پڑھے، جو شخص ماہ رمضان کی شب ہائے بیض میں یہ نماز پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے چاہے وہ درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں جتنے کیوں نہ ہوں۔

۵۔ پندرہویں رمضان کی رات

اس کا شمار بابرکت راتوں میں ہے اور اس میں چند ایک اعمال ہیں:

۱۔ غسل کرے: اس رات میں بھی غسل کرے۔

۲۔ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو شخص پندرہویں رمضان کی رات ضریح امام حسین علیہ السلام کے قریب ہو کر زیارت کرے تو اس کا ثواب کس قدر ہو گا؟ آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد نافلہ شب کے علاوہ ضریح مبارک کے نزدیک دس رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید کی تلاوت کرے اور نماز سے فارغ ہو کر آتش جہنم سے خدائے تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ اسے جہنم کی آگ سے آزادی عطا کرے گا، وہ شخص قبل از مرگ خواب میں ایسے ملائکہ کو دیکھے گا جو اس کو جنت کی بشارت اور جہنم سے امان کی خوشخبری دے رہے ہوں گے۔

۳۔ چھ رکعت نماز پڑھے: ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ یٰسین، سورۂ ملک اور سورۂ توحید کی تلاوت کرے۔

۴۔ سو رکعت نماز پڑھے: ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید کی تلاوت کرے، مقنعہ میں شیخ مفیدؒ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص اس عمل کو بجا لائے تو حق تعالیٰ کی طرف سے دس فرشتوں کو مقرر کیا جائے گا کہ وہ اس کے

دشمنوں (جنّ ہوں یا انسان) کو اس سے دور رکھیں، نیز اس کی موت کے وقت تیس فرشتے آئیں گے جو اس کو جہنم کی آگ سے بچانے کا بندوبست کریں گے۔

۶۔ پندرہویں رمضان کا دن

۱۵ ر رمضان ۲ھ میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور شیخ مفیدؒ کا قول ہے کہ ۱۹۵ھ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت بھی اسی روز ہوئی، لیکن بعض روایات میں کسی اور تاریخ کا ذکر آیا ہے وہی مشہور بھی ہے، بہر حال یہ بڑی عظمت والا دن ہے اور اس میں صدقات و حسنات کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

۷۔ سترھویں رمضان کی رات

یہ بڑی بابرکت رات ہے کہ اس میں لشکر اسلام و فوجِ کفر کا آمنا سامنا ہوا اور ۱۷ ر رمضان کے دن جنگ بدر واقع ہوئی، جس میں مسلمانوں کو فتح و نصرت نصیب ہوئی یہ اسلام کی عظیم ترین فتح تھی، اس ضمن میں علماء اعلام کا فرمان ہے کہ ہر مومن اس روز صدقہ دے اور خدا کا شکر بجالائے، اس رات میں غسل کرنا اور نوافل پڑھنا باعثِ فضیلت ہے۔

مؤلف [شیخ عباس قمیؒ] کہتے ہیں بہت سی روایات میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو آج کی رات کنویں سے پانی لائے؟ اس پر سب خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا، تب حضرت امیر المومنینؑ نے مشکیزہ لیا اور چل دیئے، وہ نہایت تاریک اور سرد رات تھی اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں، آپؑ کنوئیں پر پہنچے جو بہت تاریک اور گہرا تھا، پھر وہاں ڈول اور رسّی وغیرہ بھی نہ تھی، پس حضرتؑ کنوئیں میں اترے، مشکیزہ بھرا اور واپس چلے تو اچانک ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا، حضرتؑ رک گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چلنے کا ارادہ کیا تو پھر ویسا ہی سخت جھونکا آیا اور حضرتؑ رک گئے، پھر اٹھے لیکن سخت ہوا کے باعث رک گئے اور یوں ہی رکتے چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں آپہنچے، آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! بہت دیر لگادی، عرض کی: ہوا بہت تیز اور سرد تھی ، اس لئے تین دفعہ رک رک کر چلنا پڑا، آپؐ نے پوچھا: یا علیؑ! آیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا ماجرا تھا؟ عرض کیا آپ ہی بتادیں، فرمایا: پہلی ہوا حضرت جبرائیلؑ کی ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آمد تھی کہ ان سب نے آپ کو سلام کیا، دوسری مرتبہ ہزار فرشتوں کے ساتھ میکائیلؑ آئے اور ان سب نے آپ کو سلام کیا اور آخر میں ہزار فرشتوں کیساتھ اسرافیلؑ آئے اور انہوں نے بھی آپ کو سلام کیا، ہاں تو یہ سب فرشتے کل کی جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں گے۔

سید حمیری اپنے اشعار میں امیرالمومنینؑ کی مدح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱ أَقْسِمُ بِا اللهِ وَآلائِهِ وَالْمَرْءُ عَمّا قالَ مَسْؤُولَ
۲۔ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ عَلَى التُّقى وَالبِرِّ مَجْبُولُ
۳۔ كانَ إِذَا الْحَرْبُ مَرَتْهَا الْقَنا وَأَحْجَمَتْ عَنْهَا الْبَهالِيلُ
۴۔ يَمْشِي إِلَى الْقِرْنِ وَفِي كَفِّهِ أَبْيَضُ ماضِي الْحَدِّ مَصْقُولُ
۵۔ مَشْيَ الْعَفَرْنا بَيْنَ أَشْبالِهِ أَبْرَزَهُ لِلْقَنَصِ الْغِيلُ
۶۔ ذاكَ الَّذِي سَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ عَلَيْهِ مِيكالٌ وَجِبْرِيلُ
۷۔ مِيكالُ فِي أَلْفٍ وَجِبْرِيلُ فِي أَلْفٍ وَيَتْلُوهُمْ سَرافِيلُ
۸۔ لَيْلَةَ بَدْرٍ مَدَداً أُنْزِلُوا كَأَنَّهُمْ طَيْرٌ أَبابِيلُ

۱۔ خدا اوراس کی نعمتوں کی قسم ☆ انسان اپنے قول کا جوابدہ ہے۔
۲۔ بیشک علیؑ ابن ابی طالب ☆ نیکی وپرہیز گاری پر پیدا کیے گئے۔
۳۔ جب نیزے لہرانے سے جنگ تیز ہوئی ☆ اور بڑے بڑے بہادر رک جاتے۔
۴۔ علیؑ مقابل کی طرف بڑھتے ان کے ہاتھ میں ☆ صیقل کی ہوئی تیز تلوار ہوتی۔
۵۔ جیسے شیر اپنے بچوں میں چلتا ہے ☆ تاکہ شکار سے انہیں بچا لے۔
۶۔ علیؑ وہ ہے سلام کیا ایک رات ☆ اس پر میکائیلؑ وجبرائیلؑ نے۔
۷۔ میکائیلؑ ایک ہزار فرشتوں میں جبرائیلؑ ☆ ایک ہزار فرشتوں میں اسرافیلؑ بھی۔
۸۔ جنگ بدر کی شب مدد کے لئے آئے ☆ جیسے ابابیلوں کے جھنڈ ہوں۔

۸۔ شبہائے قدر کے مشترکہ اعمال

حسب ذیل اعمال وہ ہیں جو ۱۹، ۲۱، اور ۲۳ میں مشترک ہیں:

۱۔ غسل کرنا: علامہ مجلسی کا فرمان ہے کہ غروب آفتاب کے نزدیک غسل کیا جائے اور نماز مغرب اسی غسل کے ساتھ ادا کی جائے۔

۲۔ دو رکعت نماز بجالانا: ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

۳۔ بعد از نماز ستر مرتبہ کہے: "أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ".

حضرت رسولؐ اللہ سے مروی ہے کہ ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہ ہوگا کہ حق تعالیٰ اس کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ معاف کردے گا۔

۴۔ قرآن کریم کو کھول کر اپنے سامنے رکھے اور کہے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجَى أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ"۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

۵۔ قرآن پاک کو اپنے سر پر رکھے اور کہے: "اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ، وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ فِيهِ، وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا أَحَدَ أَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ".

۶۔ اس کے بعد میں ہر ایک نام کو دس مرتبہ کہے مثلاً: "بِكَ يَا اللهُ دس بار، بِمُحَمَّدٍ علیہ السلام دس بار، بِعَلِيٍّ علیہ السلام دس بار، بِفَاطِمَةَ علیہا السلام دس بار، بِالْحَسَنِ علیہ السلام دس بار، بِالْحُسَيْنِ علیہ السلام دس بار، بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام دس بار، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام دس بار، بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام دس بار، بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام دس بار، بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى علیہ السلام دس بار، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام دس بار، بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام دس بار، بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام دس بار، بِالْحُجَّةِ (حجت القائم علیہ السلام دس بار"، پھر اپنی حاجات طلب کرے۔

۷۔ امام حسینؑ کی زیارت پڑھے: روایت ہے کہ شب قدر میں ساتویں آسمان پر عرش کے نزدیک ایک منادی ندا دیتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جو زیارت امام حسینؑ کے لئے آیا ہے۔

۸۔ شب بیداری کرے: ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں جاگتا رہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ آسمانوں کے ستاروں، پہاڑوں کی جسامت اور دریاؤں کے پانی جتنے ہوں۔

۹۔ سو رکعت نماز بجالائے: جس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید کا پڑھنا افضل ہے۔

۱۰۔ شب قدر کی راتوں میں یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَمْسَيْتُ لَكَ عَبْدًا دَاخِرًا لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا، وَلَا أَصْرِفُ عَنْهَا سُوْءً، أَشْهَدُ بِذٰلِكَ عَلٰى نَفْسِيْ، وَأَعْتَرِفُ لَكَ بِضَعْفِ قُوَّتِيْ وَقِلَّةِ حِيْلَتِيْ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَأَتْمِمْ عَلَيَّ مَا اٰتَيْتَنِيْ، فَإِنِّيْ عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ الْمُسْتَكِيْنُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ الْمَهِيْنُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ نَاسِيًا لِذِكْرِكَ فِيْمَا أَوْلَيْتَنِيْ، وَلَا غَافِلًا لِإِحْسَانِكَ فِيْمَا أَعْطَيْتَنِيْ وَلَا اٰيِسًا مِنْ إِجَابَتِكَ، وَإِنْ أَبْطَأَتْ عَنِّيْ فِيْ سَرَّاءَ أَوْ ضَرَّاءَ، أَوْ شِدَّةٍ أَوْ رَخَاءٍ أَوْ عَافِيَةٍ أَوْ بَلَاءٍ أَوْ بُؤْسٍ أَوْ نَعْمَاءَ، إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ".

شیخ کفعمی سے روایت ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ اس دعا کو تینوں شبہائے قدر میں قیام و قعود اور رکوع و سجود کی حالت میں پڑھتے تھے۔

۱۱۔ بخشش کی دعا کرے: علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ ان راتوں کا بہترین عمل یہ ہے کہ اپنی بخشش کی دعا کرے اپنے والدین، اقرباء اور زندہ و مردہ مومنین کی دنیا و آخرت کے لئے دعا مانگے۔

۱۲۔ درود شریف پڑھے: ان راتوں میں جس قدر ممکن ہو محمدؐ و آل محمدؑ پر صلوات بھیجے۔

۱۳۔ دعائے جوشن کبیر پڑھے: بعض روایات میں ہے کہ شب قدر کی تینوں راتوں میں دعائے جوشن کبیر پڑھی جائے۔

۹۔ انیسویں شب کے مخصوص اعمال

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ رات شب قدر کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور شبِ قدر ایسی عظیم رات ہے کہ عام راتیں اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ اس رات کا عمل ہزار مہینوں کے عمل سے افضل ہے، اسی رات میں تقدیر بنتی ہے اور "روح" کہ جو ملائکہ میں سب سے عظیم ہے، پروردگار کے حکم سے فرشتوں کے ہمراہ روئے زمین پر اس کا نزول ہوتا ہے، یہ ملائکہ امام العصر(عج) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ہر کسی کے مقدر میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کی تفصیل حضرتؑ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

انیسویں شب میں شبہائے قدر کے مشترکہ اعمال کے علاوہ کہ جن ذکر گزر چکا ہے حسب ذیل مخصوص اعمال بھی بجالائے:

۱۔ سومرتبہ کہے: "أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ".

۲۔ سومرتبہ کہے: "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ".

۳۔ یہ دُعا پڑھے: شیخ مفیدؒ نے علی بن مہزیارؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا: ماہِ رمضان کے دنوں اور راتوں میں اس دُعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھے:

" يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، ثُمَّ يَبْقَى وَيَفْنَى كُلُّ شَيْءٍ يَا ذَا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلَى، وَلَا فِي الْأَرَضِيْنَ السُّفْلَى، وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ وَلَا بَيْنَهُنَّ إِلٰهٌ يُعْبَدُ غَيْرُهُ، لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهِ إِلَّا أَنْتَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ".

۴۔ انیسویں شب میں یہ دُعا بھی پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَفِي الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي، وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ فِي رِزْقِي، وَتَفْعَلَ بِي كَذَا كَذَا" "کذا و کذا" کی بجائے اپنی حاجات کا نام لے۔

۱۰۔ اکیسویں شب کے مخصوص اعمال

اکیسویں شب کی فضیلت انیسویں رمضان کی رات سے زیادہ ہے، لہٰذا انیسویں رات کے جو اعمال مشترکہ ہیں وہ اس رات میں بھی بجالائے:

۱) غسل۔

۲) زیارتِ حضرت امام حسین علیہ السلام۔

۳) سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید والی نماز۔

۴) قرآن کو سر پر رکھنے والا عمل جو مشترکہ اعمال کے بیان میں گزر چکا ہے۔

۵) سو رکعت نماز۔

۶) دُعائے جوشن کبیر وغیرہ۔

۷) عبادت کے ساتھ شب بیداری:

روایت میں ہے کہ "حماد بن عثمانؒ" اکیسویں شب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرتؑ نے پوچھا: کیا تم نے غسل کر لیا ہے؟ انھوں نے عرض کی: عرض کی جی ہاں! آپ پر قربان ہو جاؤں، حضرتؑ نے مصلیٰ طلب فرمایا، حماد کو اپنے قریب بلایا اور نماز میں مشغول ہو گئے، حماد بھی حضرتؑ کے ساتھ ساتھ نماز پڑھتے رہے، یہاں تک کہ

آپ نماز سے فارغ ہوئے تب حضرتؑ نے دعا مانگی اور حماد آمین کہتے رہے، اس اثناء میں صبح صادق کا وقت ہوگیا، پس حضرتؑ نے اذان و اقامت کہی پھر اپنے غلاموں کو بلایا اور نماز صبح باجماعت ادا کی، پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ توحید پڑھی، نماز کے بعد تسبیح و تقدیس، حمد و ثناء الٰہی اور حضرت رسول اللہؐ پر درود و سلام بھیجا اور مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات، سبھی کے لئے دعا فرمائی، پھر آپ نے سر سجدہ میں رکھا اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے جب کہ آپ کے سانس کے سوا کوئی آواز نہ آتی تھی، اس کے بعد یہ دعا تا آخر پڑھی کہ جو سید بن طاؤس کی کتاب اقبال میں مذکور ہے اور وہ اس جملے سے شروع ہوتی ہے: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْاَبْصَارِ"۔

روایات میں مذکور ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ معین طور پر فرمائیں کہ شب قدر کونسی رات ہے؟ آپ نے کسی رات کا تعین نہ کیا، فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے کہ تم ان دو راتوں میں اعمال خیر بجالاتے رہو۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگ عالم شیخ صدوقؒ نے فرمایا کہ علماء امامیہ کے ایک اجتماع میں میرے ایک استاد نے یہ بات املا کرائی کہ جو شخص ان دو (اکیسویں اور تیئسویں رمضان کی) راتوں کو مسائل دینی بیان کرتے ہوئے جاگ کر گزارے تو وہ سب لوگوں سے افضل ہے۔

۸۔ آخری عشرے کی دعائیں شروع کریں:

آج کی رات سے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی دعائیں شروع کردے، ان دعاؤں میں سے ایک وہ دعا ہے جسے شیخ کلینیؒ نے کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہر رات کو یہ دعا پڑھے:

" أَعُوذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّي شَهْرُ رَمَضَانَ أَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ وَلَكَ قِبَلِي ذَنْبٌ أَوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ ".

شیخ کفعمی نے حاشیہ بلدالامین میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ہر رات فرائض ونوافل کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ أَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَضىٰ مِنْ شَهْرِ رَمَضانَ وَاغْفِرْ لَنا تَقْصِيرَنا فِيهِ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا مَقْبُولاً، وَلاَ يُؤاخِذْ نا بِإِسْرافِنا عَلَى أَنْفُسِنا، وَاجْعَلْنا مِنَ الْمَرْحُومِينَ وَلاَ تَجْعَلْنا مِنَ الْمَحْرُومِينَ".

جو دعائیں کافی کی سند کے ساتھ اور مقنعہ ومصباح میں مرسلہ طور پر نقل ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو اکیسویں رمضان کی رات پڑھے:

"يَا مُولِجَ اللَّيْلِ فِي النَّهارِ، وَمُولِجَ النَّهارِ فِي اللَّيْلِ، وَ مُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَمُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ، يَا رازِقَ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ، يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ، يَا اللهُ يَا رَحِيمُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْماءُ الْحُسْنىٰ، وَالْأَمْثالُ الْعُلْيا وَالْكِبْرِياءُ وَالْآلاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَداءِ، وَرُوحِي مَعَ الشُّهَداءِ، وَإِحْسانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَ إِساءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُباشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَإِيماناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي، وَتُرْضِيَنِي بِما قَسَمْتَ لِي، وَآتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنا عَذابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيها ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ، وَالْإِنابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِما وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ".

کفعمیؒ نے سیدؒ سے نقل کیا ہے کہ رمضان کی اکیسویں شب میں یہ دُعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْسِمْ لِي حِلْماً يَسُدُّ عَنِّي بابَ الْجَهْلِ وَهُدىً تَمُنُّ بِهِ عَلَيَّ مِنْ كُلِّ ضَلالَةٍ، وَغِنىً تَسُدُّ بِهِ عَنِّي بابَ كُلِّ فَقْرٍ، وَقُوَّةً تَرُدُّ بِها عَنِّي كُلَّ ضَعْفٍ، وَعِزّاً تُكْرِمُنِي بِهِ عَنْ كُلِّ ذُلٍّ، وَرِفْعَةً تَرْفَعُنِي بِها عَنْ كُلِّ ضَعَةٍ، وَأَمْناً تَرُدُّ بِهِ عَنِّي كُلَّ خَوْفٍ، وَعافِيَةً تَسْتُرُنِي بِها عَنْ كُلِّ بَلاءٍ، وَعِلْماً

تَفْتَحُ لِی بِهٖ كُلَّ يَقِينٍ، وَيَقِيناً تُذْهِبُ بِهٖ عَنِّي كُلَّ شَكٍّ، وَدُعاءً تَبْسُطُ لِي بِهٖ الإِجابَةَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السّاعَةِ، السّاعَةَ السّاعَةَ السّاعَةَ يا كَرِيمُ، وَخَوْفاً تَنْشُرُ لِي بِهٖ كُلَّ رَحْمَةٍ، وَعِصْمَةً تَحُولُ بِها بَيْنِي وَبَيْنَ الذُّنُوبِ حَتّٰى أُفْلِحَ بِها عِنْدَ الْمَعْصُومِينَ عِنْدَكَ بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ".

۹۔ اکیسویں شب اعتکاف میں بیٹھے:

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے بلکہ اس کی بڑی فضیلت ہے اور یہی اعتکاف کا افضل وقت ہے، ایک روایت میں مذکور ہے کہ ان ایام میں اعتکاف بیٹھنے پر دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملتا ہے، حضرت رسول اللہؐ ماہِ رمضان کے ان آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف بیٹھتے تھے، تب مسجد میں آپ کے لئے چھولداری لگا دی جاتی، آپ اپنا بستر لپیٹ دیتے اور شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۱۰۔ اکیسویں شب، عاشوراء کی شب سے کم نہیں

یاد رہے کہ ۴۰ھ میں رمضان کی اسی اکیسویں رات میں امیرالمومنین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تھی، لہٰذا اس شب میں آل محمدؐ اور ان کے پیروکاروں کا رنج و غم تازہ ہو جاتا ہے، اس شب میں جن انس اور حجر و شجر نے حضرت امیرؑ کا غم منایا ہے، لہٰذا مجالسِ عزاء برپا کی جائیں، روایت میں ہے: اکیسویں شب حضرت امام حسینؑ کی شبِ شہادت کے مانند ہے کہ جو پتھر بھی اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون ابل پڑتا تھا۔

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ اکیسویں شب میں بکثرت درود شریف پڑھے، آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں پر نفرین کرے اور امیرالمومنینؑ کے قاتل پر لعنت بھیجے۔

۱۱۔ اکیسویں دن کے اعمال

شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں امیرالمومنین علیہ السلام شہید ہوئے پس اس میں حضرتؑ کی زیارت پڑھنا مناسب ہے اور بہتر ہے کہ اس میں حضرت خضرؑ کے کلمات دہرائے جائیں جو زیارت ہی کے مشابہ ہیں اور یہ کلمات کتاب "ہدیۃ الزائر" میں مذکور ہیں۔

اکیسویں شب کی طرح اس دن کے بھی اعمال بھی ہیں جن میں سے ایک اس دعا کا پڑھنا ہے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيلاً، وَلاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ عَلَيَّ سَبِيلاً، وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِي مَنْزِلاً وَمَقِيلاً، يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ".

۱۲۔ تیئسویں شب کے مخصوص اعمال

"ہدیۃ الزائر" میں ہے کہ یہ رات "شب قدر" کی پہلی دو راتوں سے افضل ہے اور بہت سی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی شب قدر یہی ہے، اس شب میں تمام امور حکمتِ خدا کے مطابق مقدر ہوتے ہیں، پس اس میں پہلی دو راتوں کے مشترکہ اعمال بجالائے، اس کے علاوہ اس رات کے چند مخصوص اعمال بھی بجالائے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ سورۂ عنکبوت، سورۂ روم پڑھے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم کھاتے ہوئے فرمایا کہ اس رات ان دو سورتوں کا پڑھنے والا اہل جنت میں سے ہے۔

۲۔ سورۂ حٰم دخان پڑھے۔

۳۔ سورۂ انا انزلناہ کا ہزار مرتبہ پڑھنا۔

۴۔ دعائے جوشن کبیر پڑھنا کہ علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے۔

۵۔ دُعائے "اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ" پڑھے: رمضان المبارک کے آخری عشرے کی دعاؤں کے سلسلے میں تیئسویں شب کی دعا کے بعد اس کا ذکر ہوا ہے۔

۶۔ اوّل شب کے غسل کے علاوہ ایک غسل آخری شب میں بھی وارد ہوا ہے۔

۷۔ یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَأَوْسِعْ لِي فِي رِزْقِي وَأَصِحَّ لِي جِسْمِي وَبَلِّغْنِي أَمَلِي وَإِنْ كُنْتُ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ فَامْحُنِي مِنَ الْأَشْقِيَاءِ وَاكْتُبْنِي مِنَ السُّعَدَاءِ فَإِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلَى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ".

۸۔ یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَفِيمَا تُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هٰذَا الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ، الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ، وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي، وَتُوَسِّعَ لِي فِي رِزْقِي".

۹۔ یہ دعا پڑھے جو کتاب اقبال میں ہے: "يَا بَاطِناً فِي ظُهُورِهِ وَيَا ظَاهِراً فِي بُطُونِهِ وَيَا بَاطِناً لَيْسَ يَخْفَى، وَيَا ظَاهِراً لَيْسَ يُرَى، يَا مَوْصُوفاً لَا يَبْلُغُ بِكَيْنُونَتِهِ مَوْصُوفٌ وَلَا حَدٌّ مَحْدُودٌ، وَيَا غَائِباً غَيْرَ مَفْقُودٍ، وَيَا شَاهِداً غَيْرَ مَشْهُودٍ، يُطْلَبُ فَيُصَابُ، وَلَمْ يَخْلُ مِنْهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ، لَا يُدْرَكُ بِكَيْفٍ، وَلَا يُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ وَلَا بِحَيْثٍ، أَنْتَ نُورُ النُّورِ وَرَبُّ الْأَرْبَابِ، أَحَطْتَ بِجَمِيعِ الْأُمُورِ، سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ". اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۱۰۔ زیارت امام حسین علیہ السلام

۱۱۔ سو رکعت نماز:

"تہذیب الاسلام" میں شیخؒ نے ابوبصیرؒ کے ذریعے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جس رات کے بارے میں یقین ہو کہ وہ شب قدر ہے تو اس میں

سو رکعت نماز اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھو، میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہوجاؤں! اگر یہ نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکوں تو بیٹھ کر پڑھ لوں؟ فرمایا اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہو، میں نے عرض کی اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکوں تو پھر کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہو تو پشت کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔

۱۲۔ عبادت وریاضت کے ساتھ شب بیداری کرے:

دعائم الاسلام میں روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اپنا بستر لپیٹ دیتے اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوجاتے، تیئیسویں کی رات آپ اپنے اہل وعیال کو بیدار کرتے اور پھر جس پر نیند کا غلبہ ہوتا اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیتے، حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا بھی اس رات اپنے گھر کے کسی فرد کو سونے نہ دیتیں، نیند کا علاج یوں کرتیں کہ دن کو کھانا کم دیتیں اور فرماتیں کہ دن کو سوجاؤ تاکہ رات کو بیدار رہ سکو، آپ فرماتی ہیں کہ بدقسمت ہے وہ شخص جو آج کی رات خیر ونیکی سے محروم رہ جائے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سخت علیل تھے کہ تیئیسویں رمضان کی رات آگئی آپ نے اپنے کنبے والوں اور غلاموں کو حکم دیا کہ مجھ کو مسجد لے چلو اور پھر آپ نے مسجد میں شب بیداری فرمائی۔

۱۳۔ تلاوت قرآن: علامہ مجلسیؒ کا ارشاد ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس رات تلاوت قرآن کرے۔

۱۴۔ صحیفۂ کاملہ کی دعائیں بالخصوص دعاء مکارم الاخلاق اور دعا توبہ پڑھے۔

۱۳۔ تیئیسویں دن کے اعمال

شیخ عباس قمیؒ تحریر فرماتے ہیں: ماہِ رمضان کا تیئیسواں دن شب قدر کا دن ہے، لہٰذا جو عظمت وبرکت شب قدر کی وہی شان اس کے دن کی ہے، معتبر روایات واحادیث سے بھی یہی ثابت ہے، لہٰذا روز قدر بھی تلاوت وعبادت اور دُعا ومناجات سے خالی نہ جائے اور جس شان سے شب قدر کے وقار کو برقرار رکھا گیا ہے اسی طرح روز قدر کی قدر کو بھی محفوظ رکھا جائے۔

۱۴۔ ستائیسویں رمضان کی رات اعمال

اس رات خاص طور پر غسل کرنے کا حکم ہے اور منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام اس رات میں پہلے سے پچھلے پہر تک اس دعا کو بار بار پڑھا کرتے تھے:

" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي التَّجَافِيَ عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالإِنَابَةَ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالاسْتِعْدَادَ لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُولِ الْفَوْتِ".

کفعمی نے ستائیسویں دن کی دعا کو انتیسویں دن کی دعا قرار دیا ہے تاہم مذہب شیعہ کے موافق اس کا تیسویں دن پڑھنا بھی بعید نہیں ہے۔

۱۵۔ جمعۃ الوداع کے اعمال

سیدؒ و شیخ صدوقؒ نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ دن رمضان مبارک کا آخری جمعہ تھا، جب آنحضرتؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا کہ اے جابر! یہ ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے پس ماہ رمضان کو الوداع کرو اور کہو:

" اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِنَا إِيَّاهُ فَإِنْ جَعَلْتَهُ فَاجْعَلْنِي مَرْحُوماً وَلاَ تَجْعَلْنِي مَحْرُوماً".

جو شخص اس دعا کو پڑھے تو یقیناً وہ دو سعادتوں میں سے ایک ضرور حاصل کرتا ہے یعنی وہ آئندہ رمضان کو پائے گا یا خدا کی انتہائی رحمت و بخشش سے ہم کنار ہو کر عالم بقاء میں راحتی حاصل کرے گا۔

۱۶۔ ماہِ رمضان کی آخری رات

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بڑی بابرکت رات ہے اور اس میں چند اعمال ہیں:

۱۔ غسل کرے۔

۲۔ زیارت امام حسین علیہ السلام۔

۳۔ سورۂ انعام، سورۂ کہف اور سورۂ یاسین کی تلاوت کرے اور سو مرتبہ کہے:

"أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ".

۴۔ شیخ کلینیؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَقَدْ تَصَرَّمَ، وَأَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ يَا رَبِّ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ أَوْ يَتَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَلَكَ قِبَلِي، تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُرِيدُ أَنْ تُعَذِّبَنِي بِهِ يَوْمَ أَلْقَاكَ".

۵۔ دعائے یامدبر الامور... پڑھے کہ جو تئیسویں کی رات کے اعمال میں ذکر ہوئی ہے۔

۶۔ وہ دعائیں پڑھ کر ماہ رمضان کو الوداع کرے کہ جو شیخ کلینیؒ، صدوقؒ، شیخ مفیدؒ، طوسیؒ اور سید ابن طاؤسؒ نے نقل کی ہیں، شاید ان میں سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی پینتالیسویں دعا ہے، نیز سید ابن طاؤسؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان کی آخری رات کو الوداع کرے تو یہ کلمات کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِي لِشَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِي".

جو شخص ان کلمات کے ساتھ ماہِ رمضان کو الوداع کرے گا تو حق تعالیٰ اسے صبح ہونے سے پہلے بخش دے گا اور اس کو توبہ واستغفار کی توفیق عطا کرے گا۔

۷۔ دس رکعت نماز پڑھے: سید ابن طاؤسؒ و شیخ کفعمیؒ نے حضرت رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ماہ رمضان کی آخری رات دس رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ توحید اور رکوع و سجود میں دس دس مرتبہ کہے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ".

نیز ہر دو رکعت کے بعد تشہد و سلام پڑھے اور یہ دس رکعت نماز ختم کرکے ہزار مرتبہ استغفار کرے پھر سجدہ میں جائے اور کہے:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، يَا ذَا الجَلالِ وَالإِكرامِ، يَارَحمانَ الدُّنيا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُما يَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ، يَاإِلٰهَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، اغفِرلَنا ذُنُوبَنا، وَتَقَبَّل مِنَّا صَلاتَنا وَصِيامَناوَقِيامَنا".

آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے اس ذات کے حق کی قسم کہ جس نے مجھے شرف نبوت سے نوازا ہے کہ جبرائیلؑ نے مجھے خبر دی ہے اسرفیلؑ کے ذریعہ اور اسرافیلؑ نے خداوندعالم سے لیا ہے وہ شخص ابھی سر سجدے سے نہیں اٹھائے گا کہ اس کے ماہ رمضان میں بجالائے ہوئے اعمال قبول کر لئے جائیں گے اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

یہ نماز شب عیدالفطر میں بھی پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اس روایت کے مطابق رکوع و سجود کے اذکار کی بجائے تسبیحات اربعہ پڑھے اور نماز سے فراغت کے بعد سجدہ میں جاکر جب مذکورہ بالا دعا پڑھے تو "اغفِرلَنَا ذُنُوبَنَا سے وَقِيامَنَا" تک کے بجائے یہ کہے:

"اغفِرلِي ذُنُوبِي، وتَقَبَّل صَومِي وَصَلاتِي وَقِيامِي".

۱۷۔ تیسویں رمضان کے اعمال

۱۔ سیدؒ نے ماہ رمضان کے آخری دن میں پڑھنے کے لئے ایک دعا نقل کی ہے جس کا پہلا جملہ یہ ہے: "اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَرحَمُ الرَّاحِمِينَ".

۲۔ عموماً لوگ اس دن رمضان مبارک میں شروع کیا ہوا قرآن مجید ختم کرتے ہیں، پس ختم قرآن کے بعد ان کے لئے صحیفہ کاملہ کی بیالیسویں دعا کا پڑھنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص اس کی بجائے مختصر دعا پڑھنا چاہے تو وہ یہ دعا پڑھے جو شیخ نے حضرت امیرالمومنینؑ سے نقل کی ہے:

"اَللّٰهُمَّ اشرَح بِالقُرآنِ صَدرِي وَاستَعمِل بِالقُرآنِ بَدَنِي، وَنَوِّر بِالقُرآنِ بَصَرِي، وَأَطلِق بِالقُرآنِ لِسانِي، وَأَعِنِّي عَلَيهِ مَا أَبقَيتَنِي فَإِنَّهُ لاحَولَ وَلاقُوَّةَ إِلاّبِكَ".

۳۔ نیز یہ دعا پڑھے جو امیرالمومنینؑ سے منقول ہے: " اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِخْبَاتَ الْمُخْبِتِينَ وَ إِخْلَاصَ الْمُوقِنِينَ، وَمُرَافَقَةَ الْأَبْرَارِ، وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَوُجُوبَ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ".

۱۸۔ شب عید الفطر کے اعمال اور دعائیں

یکم شوال کی رات بابرکت راتوں میں سے ہے، اس کی فضیلت، بیداری، عبادت اور ثواب سے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ رات مرتبے میں شب قدر سے کچھ کم نہیں ہے، اس شب کے چند اعمال ہیں:

۱۔ غروب آفتاب کے وقت غسل کرے۔

۲۔ شب بیداری یعنی نماز، دعا، استغفار اور خدا سے طلب حاجات کرتے ہوئے مسجد میں جاگ کر رات گزارے۔

۳۔ نماز مغرب، عشاء، فجر اور نماز عید کے بعد یہ تکبیریں پڑھے:

" اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ مَا هَدَانَا، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَوْلَانَا ".

۴۔ نماز مغرب فرائض ونافلہ کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے کہے:

" يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يَا ذَا الْجُودِ، يَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ وَنَاصِرَهُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَحْصَيْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ".

اس کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہے: " أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ " پس اب خدا سے جو حاجت بھی طلب کرے انشاء اللہ پوری ہوگی۔

شیخ نے روایت کی ہے کہ نماز مغرب سے فراغت کے بعد سجدے میں جائے اور یہ پڑھے:

"یَا ذَا الْحَوْلِ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا مُصْطَفِیاً مُحَمَّداً وَنَاصِرَہُ صَلِّ عَلَیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِی کُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُہُ وَنَسِیتُہُ أَنَا وَھُوَ عِنْدَکَ فِی کِتَابٍ مُبِینٍ".

اس کے بعد سو مرتبہ کہے: "أَتُوبُ إِلَی اللہِ".

۵۔ امام حسینؑ کی زیارت پڑھے۔ کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور آج کی رات امام حسینؑ کی مخصوص زیارت باب زیارت میں آئے گی۔

۶۔ شب جمعہ کے اعمال میں مذکورہ دعا: یَا دَائِمَ الْفَضْلِ...... دس مرتبہ پڑھے۔

۷۔ دس رکعت نماز پڑھے جس کا ذکر ماہ رمضان کی آخری شب کے اعمال میں ہو چکا ہے۔

۸۔ دو رکعت نماز ادا کرے جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورہ توحید پڑھے، اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھے نماز کا سلام دینے کے بعد سر سجدے میں رکھے اور سو مرتبہ کہے: "أَتُوبُ إِلَی اللہِ"

پھر کہے: "یَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُودِ، یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ صَلِّ عَلَیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَافْعَلْ بِی کَذَا وَ کَذَا ".["وَافْعَلْ بِی کَذَا وَ کَذَا" کی بجائے اپنی حاجت طلب کرے]۔

روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنینؑ یہ نماز اسی طریقے سے بجالاتے تھے اور جب سر سجدے سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اس خدا کے حق کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی شخص یہ نماز پڑھ کر خدا سے اپنی کوئی حاجت طلب کرے گا تو وہ یقیناً پوری ہوگی اور اس کے گناہ اگر ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایک اور روایت میں اس نماز کی پہلی رکعت میں ایک ہزار کی بجائے ایک سو مرتبہ سورہ توحید پڑھنے کا ذکر آیا ہے لیکن اس صورت میں اس نماز کو نافلہ مغرب کے بعد بجالانا ہوگا۔

شیخؒ و سیدؒ نے اس نماز کے بعد پڑھنے کے لئے یہ دعا نقل کی ہے:

"يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ ،يَا رَحْمٰنُ يَا اللهُ ،يَا رَحِيمُ يَا اللهُ ،يَا مَلِكُ يَا اللهُ ،يَا قُدُّوسُ
يَا اللهُ يَا سَلامُ يَا اللهُ ،يَا مُؤْمِنُ يَا اللهُ ،يَا مُهَيْمِنُ يَا اللهُ ،يَا عَزِيزُ يَا اللهُ ،يَا جَبَّارُ
يَا اللهُ ،يَا مُتَكَبِّرُ ،يَا اللهُ ،يَا خَالِقُ ،يَا اللهُ ،يَا بَارِئُ ،يَا اللهُ ،يَا مُصَوِّرُ ،يَا اللهُ ،يَا عَالِمُ
يَا اللهُ ،يَا عَظِيمُ يَا اللهُ ،يَا عَلِيمُ يَا اللهُ ،يَا كَرِيمُ يَا اللهُ ،يَا حَلِيمُ يَا اللهُ ،يَا حَكِيمُ
يَا اللهُ ،يَا سَمِيعُ يَا اللهُ ،يَا بَصِيرُ يَا اللهُ ،يَا قَرِيبُ يَا اللهُ ،يَا مُجِيبُ يَا اللهُ يَا جَوادُ يَا اللهُ
يَا مَاجِدُ يَا اللهُ ،يَا مَلِيُّ يَا اللهُ ،يَا وَفِيُّ يَا اللهُ ،يَا مَوْلَى يَا اللهُ ،يَا قَاضِي يَا اللهُ ،يَا سَرِيعُ
يَا اللهُ ،يَا شَدِيدُ يَا اللهُ ،يَا رَؤُوفُ يَا اللهُ ،يَا رَقِيبُ يَا اللهُ ،يَا مَجِيدُ يَا اللهُ ،يَا حَفِيظُ
يَا اللهُ ،يَا مُحِيطُ يَا اللهُ ،يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا اللهُ ، يَا أَوَّلُ يَا اللهُ ،يَا آخِرُ يَا اللهُ ،
يَا ظَاهِرُ يَا اللهُ ،يَا بَاطِنُ يَا اللهُ ،يَا فَاخِرُ يَا أَللهُ ،يَا قَاهِرُ يَا أَللهُ يَا رَبَّاهُ يَا أَللهُ يَا رَبَّاهُ
يَا أَللهُ ،يَا رَبَّاهُ يَا أَللهُ ،يَا وَدُودُ يَا أَللهُ ،يَا نُورُ يَا أَللهُ يَا رَافِعُ يَا أَللهُ يَا مَانِعُ يَا اللهُ ،يَا دَافِعُ
يَا اللهُ ،يَا فَاتِحُ يَا اللهُ ،يَا نَفَّاحُ يَا اللهُ يَا جَلِيلُ يَا اللهُ يَا جَمِيلُ يَا اللهُ ،يَا شَهِيدُ يَا اللهُ
،يَا شَاهِدُ يَا اللهُ ،يَا مُغِيثُ يَا اللهُ ،يَا حَبِيبُ يَا اللهُ ،يَا فَاطِرُ يَا اللهُ ،يَا مُطَهِّرُ يَا اللهُ
،يَا مَلِكُ يَا اللهُ ،يَا مُقْتَدِرُ يَا اللهُ ،يَا قَابِضُ يَا اللهُ ،يَا بَاسِطُ يَا اللهُ ،يَا مُحْيِي يَا اللهُ ،
يَا مُمِيتُ يَا اللهُ ،يَا بَاعِثُ يَا اللهُ ،يَا وَارِثُ يَا اللهُ ،يَا مُعْطِي يَا اللهُ ،يَا مُفْضِلُ يَا اللهُ ،
يَا مُنْعِمُ يَا اللهُ ،يَا حَقُّ يَا اللهُ ،يَا مُبِينُ يَا اللهُ ،يَا طَيِّبُ يَا اللهُ يَا مُحْسِنُ يَا اللهُ ،
يَا مُجْمِلُ يَا اللهُ ،يَا مُبْدِئُ يَا اللهُ ،يَا مُعِيدُ يَا اللهُ ،يَا بَارِئُ يَا اللهُ يَا بَدِيعُ يَا اللهُ ،
يَا هَادِي يَا اللهُ ،يَا كَافِي يَا اللهُ ،يَا شَافِي يَا اللهُ ،يَا عَلِيُّ يَا اللهُ ،يَا عَظِيمُ يَا اللهُ ،
يَا حَنَّانُ يَا اللهُ ،يَا مَنَّانُ يَا اللهُ ،يَا ذَا الطَّوْلِ يَا اللهُ ،يَا مُتَعَالِي يَا اللهُ ،يَا عَدْلُ يَا اللهُ
،يَا ذَا الْمَعَارِجِ يَا اللهُ ،يَا صَادِقُ يَا اللهُ ،يَا صَدُوقُ يَا اللهُ ،يَا دَيَّانُ يَا اللهُ ،يَا بَاقِي يَا
اللهُ يَا وَاقِي يَا اللهُ ،يَا ذَا الْجَلالِ يَا اللهُ ،يَا ذَا الْإِكْرَامِ يَا اللهُ ،يَا مَحْمُودُ يَا اللهُ ،يَا
مَعْبُودُ يَا اللهُ ،يَا صَانِعُ يَا اللهُ ،يَا مُعِينُ يَا اللهُ ،يَا مُكَوِّنُ يَا اللهُ ،يَا فَعَّالُ يَا اللهُ ،يَا

لَطِيفُ يَا اللهُ، يَا غَفُورُ يَا اللهُ، يَا شَكُورُ يَا اللهُ، يَا نُورُ يَا اللهُ، يَا قَدِيرُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، يَا رَبَّاهُ يَا اللهُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَمُنَّ عَلَيَّ بِرِضَاكَ، وَتَعْفُوَ عَنِّي بِحِلْمِكَ، وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَمِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ، فَإِنِّي عَبْدُكَ لَيْسَ لِي أَحَدٌ سِوَاكَ، وَلَا أَحَدٌ أَسْأَلُهُ غَيْرُكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ".

پھر سجدے میں جائے اور کہے:

"يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ، يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ، يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ بِكَ تُنْزَلُ كُلُّ حَاجَةٍ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ فِي مَخْزُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَالْأَسْمَاءِ الْمَشْهُورَةِ عِنْدَكَ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى سُرَادِقِ عَرْشِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْبَلَ مِنِّي شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَكْتُبَنِي مِنَ الْوَافِدِينَ إِلَى بَيْتِكَ الْحَرَامِ، وَتَصْفَحَ لِي عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ، وَتَسْتَخْرِجَ لِي يَا رَبِّ كُنُوزَكَ يَا رَحْمٰنُ".

۹۔ چودہ رکعت نماز بجالائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد و آیۃ الکرسی کے بعد تین مرتبہ سورہ توحید پڑھے تاکہ اسے ہر رکعت کے بدلے میں چالیس سال کی عبادت کا ثواب ملے نیز اس شخص کے برابر مزید ثواب بھی حاصل ہو کہ جس نے ماہ رمضان کے پورے روزے رکھے ہوں اور عبادت کی ہو۔

۱۰۔ مصباح میں شیخ کا فرمان ہے کہ آخر شب غسل کرے اور مصلائے عبادت پر رہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔

۱۹۔ روز عید الفطر کے اعمال اور دعائیں

عید الفطر کا دن ہے اور اس میں چند ایک اعمال ہیں:

۱۔ نماز فجر اور نماز عید کے بعد وہ تکبیریں پڑھے جو شب عید کے اعمال میں ذکر ہو چکی ہیں۔

۲۔ وہ دعا پڑھے کہ سیدؒ نے روایت کی ہے کہ اسے نماز فجر کے بعد پڑھے اور شیخؒ کا فرمان ہے کہ اسے نماز عید کے بعد پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّي تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ اَمَامِي" ...الخ.

۳۔ نماز عید سے قبل گھر کے ہر چھوٹے بڑے فرد کی طرف سے زکات فطرہ ادا کرے کہ جس کی مقدار فی کس ایک صاع یعنی ۳۱/۲ چھٹانک جنس یا اس کی قیمت بتائی گئی ہے، اس کی تفصیل کے لئے کتب فقہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

واضح رہے کہ زکات فطرہ واجب مؤکد ہے جو ماہ مبارک کے روزوں کی قبولیت اور سال آئندہ تک حفظ وامان کا سبب ہے، خدا نے سورۂ اعلیٰ میں زکات کا ذکر نماز سے پہلے کیا ہے:

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى".

"کامیاب ہوا وہ جس نے زکوٰۃ دی اور اپنے پروردگار کو یاد کیا پھر نماز پڑھی"۔

اس سے ظاہر ہے کہ زکات فطرہ کا نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

۴۔ غسل کرے اور بہتر ہے کہ نہر میں غسل کیا جائے۔ اس کا وقت طلوع فجر سے نماز عید پڑھنے سے قبل تک ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ غسل چھت کے نیچے کرنا زیادہ مناسب ہے، غسل کرتے وقت یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ اِيْمَاناً بِكَ وَتَصْدِيْقاً بِكِتَابِكَ وَاِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ".

بسم اللہ پڑھ کر غسل شروع کرے اور غسل کے بعد کہے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الدَّنَسَ".

۵۔ عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائے۔ مکہ مکرمہ کے سوا کسی اور مقام پر ہو تو نماز عید صحرا میں کھلے آسمان تلے ادا کرے۔

۶۔ نماز عید سے پہلے دن کے آغاز میں افطار کرے اور بہتر ہے کہ کھجور یا مٹھائی سے ہو۔ شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ افطار میں تھوڑی سی خاک شفا کھائے تو وہ ہر بیماری سے شفا کا موجب بنے گی۔

۷۔ جب نماز عید کے لئے تیار ہوجائے تو طلوع آفتاب کے بعد گھر سے نکلے اور وہ دعائیں پڑھے جو سیدؒ نے کتاب اقبال میں نقل کی ہیں۔

اس ذیل میں ابو حمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے روز جب نماز کے لئے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ أَوْ تَعَبَّأَ أَوْ أَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ إِلٰى مَخْلُوقٍ رَجَاءَ رِفْدِهِ وَنَوَافِلِهِ وَفَوَاضِلِهِ وَعَطَايَاهُ فَإِنَّ إِلَيْكَ يَا سَيِّدِي تَهْيِئَتِي وَتَعْبِيئَتِي وَ إِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَوَائِزِكَ وَنَوَافِلِكَ وَفَوَاضِلِكَ وَفَضَائِلِكَ وَعَطَايَاكَ وَقَدْ غَدَوْتُ إِلٰى عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِ أُمَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَلَمْ أَفِدْ إِلَيْكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ أَثِقُ بِهِ قَدَّمْتُهُ وَلَا تَوَجَّهْتُ بِمَخْلُوقٍ أَمَّلْتُهُ وَلٰكِنْ أَتَيْتُكَ خَاضِعاً مُقِرّاً بِذُنُوبِي وَ إِسَائَتِي إِلٰى نَفْسِي، فَيَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِيَ الْعَظِيمَ مِنْ ذُنُوبِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ إِلَّا أَنْتَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ".

۸۔ نماز عید دو رکعت ہے، پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اعلیٰ پڑھے اور پانچ تکبیریں کہے کہ ہر تکبیر کے بعد یہ قنوت پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ أَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، وَأَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبَرُوتِ، وَأَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيداً وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذُخْراً وَمَزِيداً أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ"، پھر چھٹی تکبیر کہہ کر رکوع و سجود کرے۔

دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الشمس پڑھے اور چار تکبیریں کہے، ہر تکبیر کے بعد وہی قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع و سجود کرے اور تشہد و سلام کے بعد تسبیح فاطمہؑ پڑھے: نماز عید کے بعد پڑھنے کی بہت سی دعائیں منقول ہیں اور ان میں سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی چھیالیسویں دعا ہے۔

مستحب ہے کہ نماز عید زیر آسمان ایسی زمین پر پڑھے، جس کا فرش نہ کیا گیا ہو۔ نماز کے بعد گھر واپس آتے ہوئے اس راستے سے نہ آئے، جس سے نماز کے لئے گیا تھا اس روز اپنے لئے اور اپنے دینی بھائیوں کے لئے جو دعا بھی مانگے گا قبول ہوگی۔

۹۔ امام حسینؑ کی زیارت پڑھے:

۱۰۔ دعاء ندبہ پڑھے، سید ابن طاؤس کہتے ہیں کہ یہ دعاء پڑھنے کے بعد سجدے میں سر رکھے اور کہے:

"أَعُوذُبِكَ مِنْ نَارٍ حَرُّهَا لَا يُطْفَأُ وَجَدِيدُهَا لَا يَبْلَى وَعَطْشَانُهَا لَا يُرْوَى".

پھر دایاں رخسار رکھے اور کہے: "إِلٰهِي لَا تُقَلِّبْ وَجْهِي فِي النَّارِ بَعْدَ سُجُودِي وَتَعْفِيرِي لَكَ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّي عَلَيْكَ بَلْ لَكَ الْمَنُّ عَلَيَّ".

پھر بایاں رخسار رکھے اور کہے: "اِرْحَمْ مَنْ أَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ".

اور پھر سجدہ میں جائے اور کہے:

"إِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَأَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيمُ" پھر سو بار کہے: "اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ".

اس کے بعد سید ابن طاؤسؒ فرماتے ہیں: اور اپنے اس روز عید کو کھیل کود اور بے کار باتوں میں نہ گزاریں کہ تجھے نہیں معلوم آیا تیرے اعمال رد ہوئے یا قبول ہوئے ہیں پس اگر تجھے ان کے قبول ہونے کی امید ہے تو اس پر تجھے بہترین طریقے سے شکر ادا کرنا چاہیئے اور اگر تجھے اعمال کے رد ہونے کا ڈر ہے تو تجھے اس پر گہرے غم میں ڈوبے رہنا چاہیئے۔

روزِ عید امام حسنؑ و امام حسینؑ کے لئے جنت سے لباسِ نو کا آنا

عید کے مبارک موقع پر یہاں دو روایات بطور تبرک اور ہدیہ تبریک بیان کرتے ہیں جن کو علامہ مجلسیؒ نے اپنی مشہور کتاب "بحار الانوار" میں نقل فرمایا ہے:

پہلی روایت

"وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ الْأَخْيَارِ: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَخَلَا يَوْمَ عِيدٍ إِلَى حُجْرَةِ جَدِّهِمَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَا يَا جَدَّاهُ الْيَوْمُ يَوْمُ الْعِيدِ وَقَدْ تَزَيَّنَ أَوْلَادُ الْعَرَبِ بِأَلْوَانِ اللِّبَاسِ وَلَبِسُوا جَدِيدَ الثِّيَابِ وَلَيْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِيدٌ وَقَدْ تَوَجَّهْنَا لِذَلِكَ إِلَيْكَ فَتَأَمَّلَ النَّبِيُّ حَالَهُمَا وَبَكَى وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ ثِيَابٌ يَلِيقُ بِهِمَا وَلَا رَأَى أَنْ يَمْنَعَهُمَا فَيَكْسِرَ خَاطِرَهُمَا فَدَعَا رَبَّهُ وَقَالَ إِلَهِي اجْبُرْ قَلْبَهُمَا وَقَلْبَ أُمِّهِمَا فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ وَمَعَهُ حُلَّتَانِ بَيْضَاوَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ فَسُرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَالَ لَهُمَا يَا سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خُذَا أَثْوَاباً خَاطَهَا خَيَّاطُ الْقُدْرَةِ عَلَى قَدْرِ طُولِكُمَا فَلَمَّا رَأَيَا الْخِلَعَ بِيضاً قَالَا يَا جَدَّاهُ كَيْفَ هَذَا وَجَمِيعُ صِبْيَانِ الْعَرَبِ لَابِسُونَ أَلْوَانَ الثِّيَابِ فَأَطْرَقَ النَّبِيُّ سَاعَةً مُتَفَكِّراً فِي أَمْرِهِمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ طِبْ نَفْساً وَقَرَّ عَيْناً إِنَّ صَابِغَ صِبْغَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقْضِي لَهُمَا هَذَا الْأَمْرَ وَيُفَرِّحُ قُلُوبَهُمَا بِأَيِّ لَوْنٍ شَاءَا فَأْمُرْ يَا مُحَمَّدُ بِإِحْضَارِ الطَّسْتِ وَالْإِبْرِيقِ فَأُحْضِرَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى هَذِهِ الْخِلَعِ وَأَنْتَ تَفْرُكُهُمَا بِيَدِكَ فَتُصْبَغُ لَهُمَا بِأَيِّ لَوْنٍ شَاءَا فَوَضَعَ النَّبِيُّ حُلَّةَ الْحَسَنِ فِي الطَّسْتِ فَأَخَذَ جَبْرَئِيلُ يَصُبُّ الْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ عَلَى الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي بِأَيِّ لَوْنٍ تُرِيدُ

حُلَّتَكَ فَقَالَ أُرِيدُهَا خَضْرَاءَ فَفَرَكَهَا النَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذَٰلِكَ الْمَاءِ فَأَخَذَتْ بِقُدْرَةِ اللهِ لَوْناً أَخْضَرَ. فَائِقاً كَالزَّبَرْجَدِ الْأَخْضَرِ. فَأَخْرَجَهَا النَّبِيُّ وَ أَعْطَاهَا الْحَسَنَ فَلَبِسَهَا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّةَ الْحُسَيْنِ فِي الطَّسْتِ وَ أَخَذَ جَبْرَئِيلُ يَصُبُّ الْمَاءَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ إِلَى نَحْوِ الْحُسَيْنِ وَ كَانَ لَهُ مِنَ الْعُمُرِ خَمْسُ سِنِينَ وَقَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي أَيَّ لَوْنٍ تُرِيدُ حُلَّتَكَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدُّ أُرِيدُهَا حَمْرَاءَ فَفَرَكَهَا النَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذَٰلِكَ الْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ كَالْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ فَلَبِسَهَا الْحُسَيْنُ فَسُرَّ. النَّبِيُّ بِذَٰلِكَ وَ تَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ إِلَى أُمِّهِمَا فَرِحَيْنِ مَسْرُورَيْنِ فَبَكَى جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا شَاهَدَ تِلْكَ الْحَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَخِي جَبْرَئِيلُ فِي مِثْلِ هَٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي فَرِحَ فِيهِ وَلَدَايَ تَبْكِي وَ تَحْزَنُ فَبِاللهِ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي فَقَالَ جَبْرَئِيلُ اِعْلَمْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ اخْتِيَارَ ابْنَيْكَ عَلَى اخْتِلَافِ اللَّوْنِ فَلَا بُدَّ لِلْحَسَنِ أَنْ يَسْقُوهُ السَّمَّ وَ يَخْضَرَّ لَوْنُ جَسَدِهِ مِنْ عِظَمِ السَّمِّ وَلَا بُدَّ لِلْحُسَيْنِ أَنْ يَقْتُلُوهُ وَيَذْبَحُوهُ وَ يُخْضَبَ بَدَنُهُ مِنْ دَمِهِ فَبَكَى النَّبِيُّ وَزَادَ حُزْنُهُ لِذَٰلِكَ ".

"ایک دن بروز عید امام حسنؑ اور امام حسینؑ اپنے جدّ عالی مقام کے گھر میں آئے، عرض کیا یاجداہ! آج روز عید ہے، اطفال عرب نئے اور رنگا رنگ لباس پہنے ہیں ہمارے کپڑے پرانے ہیں کوئی نیا لباس ہمارے پاس نہیں ہے اس لئے آپ کی خدمت میں آئے ہیں کہ اپنا حال عرض کریں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس حال پہ رونے لگے اس وقت حضرتؐ کے پاس ان شہزادوں کے لائق لباس نہ تھا اور یہ بھی منظور نہ تھا کہ حسنین علیہ السلام کی خاطر شکنی کریں اسی وقت حضرتؐ نے دست دعا قاضی الحاجات میں بلند کیے اور کہا خداوندا ان کی دل شکنی نہ کرنا، دعا کے کرتے ہی فوراً حضرت جبرئیلؑ دو حلے سفید بہشت سے اپنے ہمراہ لے کر نازل ہوئے حضرت ان حلوں کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے، حسنینؑ سے فرمایا: اپنے کپڑے لو خیاطِ قدرت نے

سے ہیں، جب شہزادوں نے اپنے پوشاک سفید دیکھی عرض کیا یا جداہ! اطفالِ عرب کے لباس رنگین ہیں اور ہم سفید پہنیں گے، حضرت رسولؐ متفکر ہوئے، تھوڑی دیر اپنا سر جھکائے رکھا، جبرئیلؑ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ فکر نہ فرمائیے، اپنے دل کو خوش رکھیں آنکھیں آپ کی ٹھنڈی رہیں، قدرت ان کے کپڑوں کو برنگ مرغوب رنگین کرے گا اور ان کے دل شاد کرے گا، یا محمدؐ! ایک طشت اور آفتابہ آپ طلب فرمائیں، جب حاضر کیا تو جبرئیلؑ نے کہا: یا رسول اللہؐ! ان کپڑوں کو طشت میں رکھئے، فرمایا: پانی ڈالوں، آپ اپنے دست مبارک سے ملیں، بس جو رنگ شہزادوں کو پسند و مرغوب ہوگا اسی رنگ سے یہ کپڑے رنگین ہو جائیں گے حضرت نے پہلے لباس حسنؑ کو طشت میں رکھا اور جبرئیلؑ نے پانی ڈالا، حضرتؐ نے امام حسنؑ سے پوچھا: اے نورِ چشم! کون سا رنگ تم کو چاہیئے؟ عرض کیا: مجھے رنگ سبز مرغوب ہے، حضرتؐ نے اس جامع کو اپنے دست حق پرست سے ملا، قدرت خدا سے برنگ سبز مانند زبرجد کے رنگین ہو گیا، حضرت نے وہ لباس امام حسنؑ کو پہنا دیا، اس کے بعد امام حسینؑ کا لباس طشت میں رکھا، حضرت جبرئیلؑ نے پانی ڈالا، امام حسینؑ سے پوچھا: تمہیں کون سا رنگ مرغوب ہے؟ اس وقت آپ کی عمر شریف پانچ سال کی تھی، امام حسینؑ نے عرض کیا: یا جداہ! مجھے سرخ رنگ بہت مرغوب ہے، آنحضرتؐ نے اس لباس کو اپنے ہاتھ سے ملا تو وہ مثل یاقوت سرخ ہو گیا اور امام حسینؑ نے زیب تن کیا، رسول خداؐ یہ حال دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دونوں نور نگاہ رسالت شاداں و فرحان اپنی مادر گرامی کے پاس گئے جب حضرت جبرئیلؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا تو زار زار رونے لگے، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! تم ایسے خوشی کے دن بھی روتے ہو، تمہیں خدا کی قسم مجھے اس راز سے آگاہ کرو، حضرت جبرئیلؑ نے کہا: یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے فرزندوں نے جو رنگ ہائے مختلف کو اختیار کیا اس کا یہ سبب ہے کہ امام حسنؑ کو زہرِ ستم سے شہید کیا جائے گا اور ان کے جسم مبارک کا رنگ سبز ہو جائے گا

اور امام حسینؑ کو شمشیر سے قتل کیا جائے گا ، جس میں ان کا جسم خون سے سرخ ہو جائے گا، آنحضرتؐ نے یہ کلام سن کر گریہ کیا اور محزون و مغموم ہوئے"۔[۱]

دوسری روایت

"قَالَ الرِّضَا ع عُرِيَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَ أَدْرَكَهُمَا الْعِيدُ فَقَالا لِأُمِّهِمَا قَدْ زَيَّنُوا صِبْيَانَ الْمَدِينَةِ إِلاَّ نَحْنُ فَمَا لَكِ لاَ تزيننا [تُزَيِّنِينَا] فَقَالَتْ إِنَّ ثِيَابَكُمَا عِنْدَ الْخَيَّاطِ فَإِذَا أَتَانِي زَيَّنْتُكُمَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْعِيدِ أَعَادَا الْقَوْلَ عَلَى أُمِّهِمَا فَبَكَتْ وَ رَحِمَتْهُمَا فَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْأُولَى فَرَدَّا عَلَيْهَا فَلَمَّا أَخَذَ الظَّلاَمُ قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هَذَا قَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ أَنَا الْخَيَّاطُ جِئْتُ بِالثِّيَابِ فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَإِذَا رَجُلٌ وَ مَعَهُ مِنْ لِبَاسِ الْعِيدِ قَالَتْ فَاطِمَةُ وَ اللهِ لَمْ أَرَ رَجُلاً أَهْيَبَ سِيمَةً مِنْهُ فَنَاوَلَهَا مِنْدِيلاً مَشْدُوداً ثُمَّ انْصَرَفَ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَفَتَحَتِ الْمِنْدِيلَ فَإِذَا فِيهِ قَمِيصَانِ وَ دُرَّاعَتَانِ وَ سَرَاوِيلاَنِ وَ رِدَاءَانِ وَ عِمَامَتَانِ وَ خُفَّانِ أَسْوَدَانِ مُعَقَّبَانِ بِحُمْرَةٍ فَأَيْقَظَتْهُمَا وَ أَلْبَسَتْهُمَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُمَا مُزَيَّنَانِ فَحَمَلَهُمَا وَ قَبَّلَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتِ الْخَيَّاطَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَ الَّذِي أَنْفَذْتَهُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ يَا بُنَيَّةِ مَا هُوَ خَيَّاطٌ إِنَّمَا هُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَمَنْ أَخْبَرَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا عَرَجَ حَتَّى جَاءَنِي وَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ".

"حضرت امام رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب عید آئی تو حسنؑ و حسینؑ کے پاس لباس نہیں تھا، انھوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: ہمارے سوا مدینہ کے تمام فرزندوں کو آراستہ کیا گیا ہے، تو آپ ہمیں اس طرح آراستہ کیوں نہیں کرتیں جیسے آپ

---

[۱]۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۴۶۔

ہمیں سنوارتی ہیں؟ماں نے فرمایا: تمہارے کپڑے درزی کے پاس ہیں، جب وہ میرے پاس لائے گا تو میں تمہیں سنواروں گی، جب عید کی رات ہوئی توانھوں نے اپنی والدہ کے سامنے یہ بات دہرائی تووہ رو پڑیں اور افسوس کا اظہار کیا اور کہنے لگیں کہ ان کے پاس وہی جواب ہے جو پہلی بار کہا تھا، پھر اندھیرا چھا گیا تو کسی نے دروازے پر دستک دی، حضرت فاطمہؑ نے کہا یہ کون ہے؟اس نے کہا: اے رسول اللہؐ کی بیٹی میں درزی ہوں کپڑے لے کر آیا ہوں، آپ نے دروازہ کھولا تو عید کے کپڑے لئے ایک آدمی کو دیکھا، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ان سے زیادہ خوفناک شکل والا آدمی نہیں دیکھا، اس نے آپ کو بندھا رومال دیا، پھر چلا گیا اور آپ اندر آگئیں، حضرت فاطمہؑ نے رومال کھولا تو اس میں دو قمیض، دو قبائیں، دو پائجامے، دو عبائیں، دو عمامے اور دو کالے رنگ کی نعلین تھیں، جن کے سرخ کنارتھے، آپ نے بچوں جگایا اور کپڑے پہنائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بچوں گود میں اٹھایا اور بوسہ دیا، پھر فرمایا: کیا تم نے درزی کو دیکھا؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں اے اللہ کے رسولؐ!اور کیا آپ نے کپڑے بھیجے؟آنحضرتؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! وہ درزی نہیں ہے، وہ رضوان ہے جنت کا رکھوالا، حضرت فاطمہ زہراءؑ نے فرمایا: یارسول اللہؐ! آپ کو کس نے بتایا؟ حضرتؐ نے فرمایا: جب تک وہ میرے پاس نہیں آیا اور مجھے اس کی خبر نہ دی اوپر نہیں گیا"۔[1]

---

[1] ۔بحار الانوار، ج۴۳، ص۲۸۹۔

ساتواں باب

ماہِ برکت ورحمت کی خاص مناسبات

- ۱۰رمضان یوم وفات خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا.
- ۱۵رمضان یوم ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام.
- ۲۱رمضان شب شہادت حضرت علی علیہ السلام.
- یوم قدس.

۱۔ ۱۰ رمضان یومِ وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

۱۔ حضرت خدیجہ اسلام کی خاتون اوّل

محسنۂ اسلام، مجسمۂ عزت و شرافت، ملیکۃ العرب، امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کائنات کی وہ عظیم خاتون ہیں جنھیں، خاتم النبیین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، طٰہٰ و یاسین، اوّلِ مخلوقات، وجہ تخلیقِ کائنات، امام الانبیاء، محبوبِ کبریا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ اوّل ہونے کا شرف حاصل ہوا،[1] آپ ہی کائنات کی وہ عظیم خاتون ہیں جو بضعۃ الرسولؐ، حضرت فاطمۂ بتول سلام اللہ علیہا کی مادر گرامی ہیں کہ جن کے ذریعے نخلستانِ رسالت کو بہار ملی اور شجرِ نبوت بار آور ہوا،[2] آپ ہی کائنات کی وہ عظیم خاتون ہیں جنھیں اسلام کی خاتون اوّل ہونے کا شرف ملا کیونکہ آپ ہی روئے زمین پر عورتوں میں سب سے پہلے اللہ پر ایمان لائیں،[3] سب سے پہلے بعثتِ نبیؐ کی تصدیق کی،[4] سب سے پہلے رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی،[5] سب سے پہلے وحی الٰہی کا نغمہ سنا،[6] سب سے پہلے قیامِ دین کے لئے اپنی ساری دولت و ثروت لٹادی،[7] اور سب سے پہلے ولایتِ علی ابن ابی طالبؑ کا اقرار کیا اور بارگاہِ رسالت میں ارشاد فرمایا:

"یا رسول اللہؐ! میں نے حضرت علیؑ کی بیعت کی اور خدا اور رسولؐ کو گواہ قرار دیا"۔[8]

---

[1] ۔ بدایہ و نہایہ اردو ترجمہ: ج ۲، ص ۱۸۵.

[2] ۔ میزان الاعتدال، ذہبی: ج ۱، ص ۲۳۴، "اَنَا شَجَرَةٌ وَ فَاطِمَةُ اَصْلُهَا وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا".

[3] ۔ سیرۃ ابن اسحاق: ج ۲، ص ۱۱۲، کشف الغمہ: ج ۱، ص ۵۱۲، بحار الانوار: ج ۱۶، ص ۱۰.
"كَانَتْ خَدِيجَةُ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ رَسُولِه".

[4] ۔ الاصابہ: ج ۸، ص ۶۰، "خَدِيجَةُ زَوجَةُ النَّبِيِّ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَتْ بِبِعْثَتِهِ مُطْلَقاً".

[5] ۔ سورۂ طٰہٰ: آیت ۱۳۲ "وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ" اس آیت میں "اہل" سے جناب خدیجہؑ اور حضرت علیؑ مراد ہیں.

[6] ۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ الْقُرْآنَ وَ الْهُدَى وَ عِنْدَهُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ.

[7] ۔ تنقیح المقال: ج ۳، ص ۷۷، انوار الساطعہ: ص ۱۶۴: "مَا قَامَ وَ لَا اسْتَقَامَ الدِّيْنُ اِلَّا بِسَيْفِ عَلِيٍّ وَ مَالِ خَدِيجَة".

[8] ۔ بحار الانوار: ج ۱۸، ص ۲۳۳. "يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْتُهُ عَلَى مَا قُلْتَ، أُشْهِدُ اللهَ وَ أُشْهِدُكَ".

۲۔ حضرت خدیجہؑ کی فضیلت قرآن میں

خداوندعالم سورۂ ضحیٰ میں اشاد فرماتا ہے: ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى﴾.

''اور [ہم نے] تم کو تنگ دست پاکر غنی نہیں بنادیا''۔[۱]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنگدستی اللہ نے مالِ حضرت خدیجہؑ کے ذریعے دور کی۔ حضرت خدیجہؑ نے اپنا سارا مال و دولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت اسلام کے ابتدائی مشکل ترین حالات میں مدد ملی۔

کسی بھی دعوت کے ابتدائی مراحل نہایت اہم اور تقدیر ساز ہوتے ہیں، چونکہ ان مراحل میں اس تحریک کی کامیابی واضح طور پر نظر نہیں آرہی ہوتی اس لئے مددگار بھی میسر نہیں آتے، خصوصاً مکہ کی جہالت اور شرک وکفر کے وحشیانہ معاشرے میں ان کے معبودوں کی نفی کرکے خدائے وحدہ لاشریک کی دعوت کس قدر سنگین کام ہے۔

خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا﴾.

''عنقریب آپ پر ہم ایک بھاری حکم ڈالنے والے ہیں''۔[۲]

ایسے حالات میں دو قوتوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دیا، ایک حضرت ابوطالب سلام اللہ علیہ کی حمایت نے دوسرے حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی دولت نے۔ قران کی روشنی میں یوں کہا جائے کہ دو شخصیتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دیا: حضرت ابوطالب علیہ السلام نے ﴿فَآوٰى﴾ یعنی پناہ فراہم کی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے ﴿فَأَغْنٰى﴾ یعنی اپنی دولت سے غنی کیا۔[۳]

۱۔ سورۂ ضحیٰ، آیت ۸.

۲۔ سورۂ مزمل، آیت ۵.

۳۔ الکوثر فی تفسیر القرآن: ج ۱۰، ص ۲۰۳.

۳۔ حضرت خدیجہؑ کی فضلیت احادیث میں

الف): حضرت خدیجہؑ جنت کی بہترین خاتون

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَرْبَعَ خُطَطٍ فِي الْأَرْضِ وَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَا قُلْنَا أَللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَفْضَلُ نِسَاءِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ ".

"ابن عباسؓ کہتے ہیں، ایک دن نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار لکیریں کھینچیں، پھر پوچھا: جانتے ہو یہ لکیریں کیا ہیں؟ ہم نے کہا: خدا اور اس کے رسولؐ ہم سے دانا تر ہیں، پھر فرمایا جنت کی بہترین عورتیں، خدیجہ بنت خویلدؑ، فاطمہ بنت محمدؐ، مریم بنت عمرانؑ، اور آسیہ بنت مزاحمؑ زوجہ فرعون ہیں"۔[1]

ب): حضرت خدیجہؑ کی یاد میں نبیؐ روئے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد ہمیشہ ان کی وفاداری اور فداکاری کے شیریں واقعات کو یاد کرتے تھے تو آپ کے چہرۂ اقدس پر اشک جاری ہوجاتے تھے۔

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

" ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خَدِيجَةَ يَوماً وَ هُوَ عِنْدَ نِسَائِهِ فَبَكَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا يُبْكِيكَ عَلَى عَجُوزٍ حَمْرَاءَ مِنْ عَجَائِزِ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبْتُمْ وَ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرْتُمْ وَ وَلَدَتْ لِي إِذْ عَقِمْتُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا زِلْتُ أَتَقَرَّبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ بِذِكْرِهَا ".

---

[1] الخصال، ج۱، ص۲۰۵۔

"ایک دن رسول خداؐ اپنے ازواج کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت خدیجہؑ کا ذکر ہوا، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور ان کے چہرے پر اشکوں کے قطرے بہنا شروع ہو گئے ، حضرت عائشہ نے ان حضرتؐ سے کہا: آپ کیوں اشک بہا رہے ہیں ؟ کیا آپ کو قبیلہ اسد سے تعلق رکھنے والی ایک گندمی رنگ کی بوڑھی عورت کے لئے اشک بہانے چاہیں ؟ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جواب میں فرمایا: اس نے اس وقت میری تصدیق کی جب تم لوگوں نے میری تکذیب کی اور جب تم لوگ کافر تھے تو اس نے مجھ پر ایمان لایا اور اس نے میری اولاد کو دنیا میں لایا جب کہ تم بانجھ ہو، عائشہ نے کہا تو پھر میں ان کے ذکر سے منع نہیں کرتی"۔[1]

ج): حضرت خدیجہؑ کا مثل کہاں؟

ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

" فَلَمَّا ذَكَرْنَا خَدِيجَةَ بَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَ خَدِيجَةُ وَ أَيْنَ مِثْلُ خَدِيجَةَ صَدَّقَتْنِي حِينَ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَ وَازَرَتْنِي عَلَى دِينِ اللهِ وَ أَعَانَتْنِي عَلَيْهِ بِمَالِهَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبِ الزُّمُرُّدِ لاَ صَخَبَ فِيهِ وَ لاَ نَصَبَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْنَا فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللهِ"

"حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا کا بیان ہے کہ جیسے ہی ہم نے جناب خدیجہؑ کا ذکر کیا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے اور فرمایا: خدیجہؑ ! خدیجہؑ کے مثل کہاں ہے ؟ اس نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور اس نے دین خدا کی خاطر میری مدد کی اور اپنے مال کے ذریعے سے دین کی تبلیغ و ترقی میں میری مدد کی، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ خدیجہؑ کو جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دوں کہ جنت

[1] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ، ج۱، ص:۵۰۸۔

میں زمرد کا قصر ہے جس میں کسی قسم کی کوئی سختی اور ناآرامی نہیں ہوگی، امّ سلمہؑ کہنے لگی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہؐ"۔[1]

د): حضرت خدیجہؑ پلِ صراط پر

" عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ فَقَالَ سُورٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ قَائِمٌ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ وَ خَدِيجَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَيُنَادُونَ أَيْنَ مُحِبُّونَا أَيْنَ شِيعَتُنَا فَيُقْبِلُونَ إِلَيْهِمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ فَيَأْخُذُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَيَجُوزُونَ بِهِمْ عَلَى الصِّرَاطِ وَ يُدْخِلُونَهُمُ الْجَنَّةَ".

"ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان حجاب سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک دیوار ہے جو جنت و دوزخ کے درمیان قائم ہے، پھر آپ نے فرمایا: اس مقام پر حضور پاکؐ، علی مرتضیٰؑ، حسن مجتبیٰؑ، حسینؑ شہید کربلا، فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اور خدیجہ الکبری سلام اللہ علیہا ہوں گے اور پکار کر کہیں گے کہ کہاں ہیں ہمارے شیعہ؟ کہاں ہیں ہمارے دوستدار؟ یہ سن کر ان کے شیعہ اور دوستدار ان کی طرف چل پڑیں گے اور وہ اپنے شیعوں اور دوستداروں کو ان کے ناموں کے ساتھ مع ولدیت جانتے ہوں گے وہ اپنے شیعوں اور دوستداروں کے ہاتھ پکڑیں گے اور مقام اعراف اور پل صراط سے عبور کروائیں گے اور جنت کی طرف روانہ کردیں گے"۔[2]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خدیجہؑ قیامت کے دن پیغمبر خداؐ اور دیگر اہل بیتؑ کے ہمراہ ہوں گی اور وہ مقامِ اعراف اور پلِ صراط پر اپنے شیعوں اور دوستداروں کی شفاعت

۱۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ، ج۱، ص: ۳۶۰.

۲۔ بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہارؑ، ج۲۴، ص۲۵۵.

کریں گی اور وہ وہاں پر اعلیٰ مقام پر ہوں گی اور یہ اعلیٰ مقام صرف شفاعت کرنے والوں ہی کے لئے مخصوص ہے"۔

ھ) حضرت خدیجہؑ کے گھر میں اسلام کا نور

امیر کائنات حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

" وَلَقَدْ كَانَ يُجَاوِرُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِحِرَاءَ، فَأَرَاهُ وَلَا يَرَاهُ غَيْرِي، وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْتٌ وَاحِدٌ يَوْمَئِذٍ فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ رَسُولِ اللهِ (ص) وَ خَدِيجَةَ وَ أَنَا ثَالِثُهُمَا، أَرَى نُورَ الْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ، وَأَشُمُّ رِيحَ النُّبُوَّةِ"۔

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کوہِ حرا میں کچھ عرصہ قیام فرماتے تھے اور وہاں میرے علاوہ کوئی انہیں نہیں دیکھتا تھا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُمّ المومنین خدیجہؑ کے گھر کے علاوہ کسی گھر کی چار دیواری میں اسلام نہ تھا، البتہ تیسرا ان میں مَیں تھا، میں وحی ورسالت کا نور دیکھتا تھا اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا"۔[1]

و): حضرت خدیجہؑ کی وفات پر نبیؐ کا غم

"وَالصَّحِيحُ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ عَنْهُ فِي آخِرِ السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنْ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَسَمَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذَلِكَ الْعَامَ عَامَ الْحُزْنِ"۔

"حضرت ابوطالب علیہ السلام بعثتِ رسولؐ کے دسویں سال دنیا سے رخصت ہوئے اور اسی کے تین دن بعد جناب خدیجہؑ وفات پا گئیں، رسول خداؐ ان دونوں ہمدردوں کے اچانک انتقال نے ان پر گہرا اثر ڈالا اور ان کو شدید غم لاحق ہوا، اسی واسطے حضورؐ پاک نے اس سال کو عام الحزن یعنی غموں کا سال قرار دیا"۔[2]

---

[1]۔ نہج البلاغہ، خطبہ قاصعہ ۱۹۰۔

[2]۔ قصص الانبیاء، راوندی، ص:۳۱۷۔

حقیقت میں جناب خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت ابوطالبؑ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ السلام کے لئے بہت بڑا دفاع تھے، اسی لئے جب حضورؐ جناب خدیجہؑ کو دفن کرنے کے بعد گھر پہنچے اور اپنی کم سن بچی فاطمہؑ کو دیکھا جو اپنی ماں کو کھو چکی تھیں تو بہت پریشان ہوئے کیونکہ ۲۵ر سال کی شریک حیات اب ان کو گھر میں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود نہ تھیں خدیجہؑ کی جگہ خالی دیکھ کر نہایت غمگین ہو گئے، پیغمبرؐ کے لئے یہ مصیبت بہت بڑی تھی کہ شاید خدائے بزرگ کے علاوہ اور کوئی نہ سمجھ سکتا تھا، آپؐ کی پوری زندگی میں سب سے بڑا حادثہ ابھی تک نہیں ہوا تھا، اسی لئے اس کی تلخی حضورؐ کے لئے جگر سوز اور کمر شکن تھی، آپ نے اس سال کو غم کا سال قرار دیا اور خدیجہؑ کی وفات کے بعد رسول خداؐ اپنی اس شریک حیات کی عظمتوں کو بہت یاد کرتے تھے اور جب بھی آپ کے سامنے خدیجہ کا نام لیا جاتا تھا تو آپ کے چہرۂ اقدس پر غم واندوہ کے آثار نمایاں ہو جاتے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگتے تھے۔

۳۔ حضرت خدیجہؑ کی تدفین

جس وقت جناب خدیجہؑ کی رحلت ہوئی تو اللہ تعالی کی جانب سے رحمت کے فرشتے جناب خدیجہ کے لئے ایک مخصوص کفن لے کر رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ ایک طرف تو جناب خدیجہؑ کے لئے باعث رحمت و برکت تھا اور دوسری طرف حضرت رسول خداؐ کے لئے باعث تسلی و فخر تھا، یہ عمل جناب خدیجہؑ کے اعلی درجات کا ثبوت تھا، پیغمبر خداؐ نے حضرت خدیجہؑ کے پیکرِ مطہر کو کفن میں لپیٹا اور جنازے کو قبرستانِ جنت المعلی جو کوہِ حجون کے دامن میں واقع ہے اور مکہ سے اونچائی پر ہے کی طرف لے گئے، تاکہ آپ کو اپنی والدۂ ماجدہ بی بی آمنہؑ کی قبر مطہر کے پاس دفن کریں، وہاں جناب خدیجہؑ کے لئے قبر بنائی گئی، حضرت رسول خداؐ خود اس قبر میں تشریف لے گئے اور لیٹ گئے پھر باہر آئے اور اس قبر میں جناب خدیجہؑ کے پیکر کو رکھ دیا اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کیا۔

۵۔ حضرت خدیجہؑ کی خدمت میں منظوم نذرانہ عقیدت

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحب ایمان کا ایمان خدیجہؑ
ارمان خدیجہ تھے نبی ہم نے یہ مانا
پیغمبر آخر کا تھی ارمان خدیجہؑ
خاتون جناں جسکی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل وجان خدیجہؑ
اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ
گر دین کی تبلیغ میں ذرہ تیرا نہ ہوتا
یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ
یہ مجلس شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ
توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاک بھی دیوان خدیجہؑ
دختر ہے تیری چادر تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا بولتا قران خدیجہؑ
منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ
کہنے کو تو ازواجِ محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ
ریحانؔ ثنا مادر زہراؑء کی رقم کر
یہ جان کی بخشش کا ہے سامان خدیجہؑ

۲۔ ۱۵ رمضان یوم ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام

آپ ۱۵ رمضان ۳ ہجری کی شب کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، ولادت سے قبل حضرت امّ الفضلؓ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرمؐ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں آپہنچا ہے، خواب رسول کریمؐ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: گھبراؤ نہیں، اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری لخت جگر فاطمہ زہراؑ کے بطن سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جس کی پرورش تم کرو گی۔

ا۔ خانۂ نبوتؐ میں اپنی نوعیت کی پہلی خوشی

مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں امام حسنؑ کی ولادت اپنی نوعیت کی پہلی خوشی تھی آپ کی ولادت نے رسولؐ کے دامن سے مقطوع النسل ہونے کا دھبہ صاف کردیا اور دنیا کے سامنے سورۂ کوثر کی ایک عملی اور بنیادی تفسیر پیش کردی، کتاب علل الشرائع میں منقول ہے:

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحَسَنِ فَوَلَدَتْ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ (ص) أَمَرَهُمْ أَنْ يَلُفُّوهُ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفُّوهُ فِي صَفْرَاءَ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا عَلِيُّ سَمِّهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْبِقَ بِاسْمِهِ رَسُولَ اللهِ (ص) فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ وَأَدْخَلَ لِسَانَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمَصُّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَلَمْ أَتَقَدَّمْ إِلَيْكُمْ أَلَّا تَلُفُّوهُ فِي خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ فَدَعَا بِخِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَّهُ فِيهَا وَرَمَى الصَّفْرَاءَ وَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا سَمَّيْتَهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْبِقَكَ بِاسْمِهِ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَدْ وُلِدَ لِمُحَمَّدٍ ابْنٌ

فَاهْبِطْ إِلَيْهِ فَأَقْرِئْهُ اَلسَّلَامَ وَهَنِّهِ مِنِّي وَمِنْكَ وَقُلْ لَهُ إِنَّ عَلِيّاً مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَسَمِّهِ بِاسْمِ اِبْنِ هَارُونَ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَهَنَّأَهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَأْمُرُكَ أَنْ تُسَمِّيَهُ بِاسْمِ اِبْنِ هَارُونَ قَالَ مَا كَانَ اِسْمُهُ قَالَ شَبَّرَ قَالَ لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ سَمِّهِ اَلْحَسَنَ فَسَمَّاهُ اَلْحَسَنَ فَلَمَّا وُلِدَ اَلْحُسَيْنُ جَاءَ إِلَيْهِمُ اَلنَّبِيُّ فَفَعَلَ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ إِنَّ اَللهَ تَعَالَى يُقْرِئُكَ اَلسَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ إِنَّ عَلِيّاً مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَسَمِّهِ بِاسْمِ اِبْنِ هَارُونَ قَالَ وَمَا كَانَ اِسْمُهُ قَالَ شَبِيراً قَالَ لِسَانِي عَرَبِيٌّ قَالَ فَسَمِّهِ اَلْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ اَلْحُسَيْنَ".

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ زہراؑء کے بطن مبارک سے امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس سے پہلے ہی رسول اللہؐ نے کہہ دیا تھا کہ ولادت کے بعد سفید پارچے میں ملفوف کرنا، زرد پارچہ میں ملفوف نہ کرنا اور بعدِ ولادت حضرت فاطمہ زہراؑء نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا: اس بچے کا نام تجویز کردو تو آپؑ نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ میں نام رکھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت کروں، اتنے میں آنحضرتؐ تشریف لے آئے، اپنے بچے کو گود میں لیا، اس کے بوسے لئے اور اپنی زبان بچے کے منہ میں دے دی اور امام حسن علیہ السلام آپ کی زبان مبارک کو چوسنے لگے پھر آنحضرتؐ نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ بچے کو زرد پارچے میں ملفوف نہ کرنا، اس کے بعد آپ نے ایک سفید پارچہ منگوایا اور اس میں ان کو لپیٹا اور زرد پرچہ نکال دیا، پھر داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا: تم نے اس بچے کا کیا نام رکھا ہے، حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ میں اس بچے کا نام رکھنے میں آپ پر سبقت کیسے کر سکتا ہوں؟ ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو وحی کی کہ محمدؐ کے گھر ایک فرزند پیدا ہوا ہے، ان کی خدمت میں جاؤ، انہیں سلام کہو اور میری طرف سے

اور اپنی طرف سے انہیں مبارک باد دو، پھر ان سے کہو کہ علیؑ کو آپ سے وہی منزلت ہے جو ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی، لہٰذا بچے کا نام وہی رکھو جو حضرت ہارونؑ کے فرزند کا تھا، جبرئیلؑ آئے، حضورؐ نے پوچھا: اس کا کیا نام تھا؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا: شبرؑ! آپ نے فرمایا: مگر میری زبان تو عربی ہے، حضرت جبرئیلؑ نے کہا: پھر اس کا نام حسنؑ رکھ دیں، چنانچہ آنحضرتؐ نے بچہ کا نام حسنؑ رکھ دیا پھر جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور جو کچھ امام حسنؑ کی ولادت پر کر چکے تھے، وہی امام حسینؑ کی ولادت کے موقع پر کیا اور جبرئیل امینؑ آنحضرتؐ پہ نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ علیؑ کی منزلت آپ کے ساتھ وہی ہے جو ہارون کو حضرت موسیٰؑ سے حاصل تھی لہٰذا اس بچے کا نام بھی ہارون کے فرزند کے نام پر ہی رکھیں، آپ نے فرمایا: اس کا نام کیا تھا؟ جبرئیلؑ نے کہا: شبیرؑ! آپ نے فرمایا: میری زبان تو عربی ہے، جبرئیلؑ نے کہا: پھر اس کا نام حسینؑ رکھ دیں، آنحضرتؐ نے بچے کا نام حسینؑ رکھ دیا"۔[1]

۲۔ حضرت امام حسنؑ کا قرآنی فیصلہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں خون آلود چھری ہے اور اسی جگہ ایک شخص ذبح کیا ہوا پڑا ہے، جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نے اسے قتل کیا ہے تو اس نے کہا: ہاں! لوگ اسے اور مقتول کے جسم کو لے کر امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں چلے، اتنے میں ایک اور شخص دوڑتا ہوا آیا، وہ کہنے لگا اسے چھوڑ دو اس مقتول کا قاتل میں ہوں، لوگوں نے اسے بھی ساتھ میں لے لیا اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور سارا قصہ بیان کیا، آپ نے پہلے شخص سے پوچھا کہ جب تو اس کا قاتل نہیں تھا تو کیا وجہ ہے کہ اپنے کو اس کا قاتل کہا، اس نے عرض کی: آقا! میں قصاب ہوں، مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی اس طرح خون آلود چھری ہاتھ میں لئے

---

[1] علل الشرائع ج۱، ص ۱۳۸۔

ہوئے اس خرابے میں چلا گیا، وہاں دیکھا کہ یہ مقتول تازہ ذبح کیا ہوا پڑا ہے، اتنے میں لوگ آگئے اور مجھے پکڑ لیا، میں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس وقت جب کہ قتل کے سارے قرائن موجود ہیں، میرے انکار کو کون باور کرے گا، میں نے اقرار کر لیا، پھر آپ نے دوسرے سے پوچھا کہ تو نے اس کا قتل کیا ہے، اس نے کہا: جی ہاں میں اسے قتل کر کے چلا گیا تھا، جب دیکھا کہ یہ قصاب کی ناحق جان چلی جارہی ہے تو حاضر ہو گیا، آپ نے فرمایا: میرے فرزند حسنؑ کو بلاؤ، وہی اس مقدمے کا فیصلہ سنائیں گے، حضرت امام حسن علیہ السلام آئے اور سارا قصہ سنا، پھر فرمایا: دونوں کو چھوڑ دو، یہ قصاب بے قصور ہے اور یہ شخص اگرچہ قاتل ہے مگر اس نے ایک نفس کو قتل کیا تو دوسرے نفس یعنی قصاب کو بچا کر اسے حیات دی اور اس کی جان بچالی اور قرآن مجید میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ﴾.

''جو شخص بھی کسی ایک انسان کو قتل کرے سوا اس کے کہ وہ کسی جان کا بدلہ لینے یا زمین پر فساد پھیلانے سے روکنے کے لئے قتل کرے، تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اُس نے تمام آدمیوں کو قتل کر دیا اور جو کسی انسان کی جان بچائے یا اُس کی زندگی کا سامان کرے، وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے تمام آدمیوں کی جان بچائی''.[1]

۳۔ حضرت امام حسنؑ اور یزید شاہ روم کے دربار میں

علی ابن ابراہیم قمیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ شاہ روم نے جب حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ کے حالات کو دیکھا تو اس نے دونوں کو خط لکھا کہ میرے پاس ایک ایک نمائندہ بھیج دیں حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے امام حسن علیہ السلام اور معاویہ کی طرف سے یزید کو بھیجا گیا، جب یزید وہاں پہنچا تو اس نے شاہ روم کی دست بوسی کی، لیکن جب امام حسن علیہ السلام وہاں

[1]۔ سورۂ آل عمران، آیت ۳۲.

پہنچے تو صرف آپ نے شکر خدا کیا اور یہ کہا: کہ میں یہودی اور نصرانی و مجوسی نہیں ہوں، بلکہ خالصِ مسلمان ہوں، شاہ روم نے چند تصاویر نکالی اور پہلے یزید سے پوچھا: بتائیں ان میں سے کس کس کو پہچانتے ہیں اور یہ تصویریں کس کی ہیں؟ یزید نے کہا: میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا اور نہ بتاسکتا ہوں کہ یہ شکلیں کس کی ہیں پھر شاہ روم امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ آپ بتائیں، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام کی تصویر ہے، یہ نوح علیہ السلام کی تصویر ہے، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصویر ہے اور یہ شعیب و یحیٰی علیہما السلام کی تصویریں ہیں، مختصر یہ کہ آپ نے سب کی تصویریں بتادیں، مگر ایک تصویر کو دیکھ کر آپ رونے لگے، بادشاہ نے پوچھا: یہ کس کی تصویر ہے؟ فرمایا یہ میرے جدنامدار کی تصویر ہے، اس کے بعد بادشاہ نے سوال کیا کہ وہ کون سے جاندار ہیں جو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا: وہ سات جاندار ہیں، آدمؑ، حواؑ، دنبہ ابراہیمؑ، ناقہ صالحؑ، ابلیس، موسیٰ علیہ السلام کا اژدہا اور وہ کوا جس نے قابیل کے دفن اور ہابیل کی طرف سے رہبری کی، بادشاہ نے تجربہ علمی دیکھ کر آپ کی بڑی عزت کی اور تحائف کے ساتھ واپس کیا۔[1]

۴۔ حضرت امام حسنؑ کی سخاوت

ابوالحسن مدائنی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام اور حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار رضی اللہ عنہ حج کو جاتے ہوئے بھوک اور پیاس کی حالت میں ایک ضعیفہ کی جھونپڑی پر جا پہنچے اور اس سے کھانے اور پینے کی چیزیں طلب فرمائیں اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے اور اس کے دودھ سے پیاس بجھائی جاسکتی ہے، انہوں نے دودھ پی لیا، لیکن بھوک سے تسلی نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ کیا کچھ کھانے کا بندوبست بھی ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو بس یہی ایک بکری ہے، لیکن میں قسم دیتی ہوں کہ آپ

۱۔ نقل از: چودہ ستارے، ص۱۸۵۔

اسے ذبح کر کے تناول فرمالیں، بکری ذبح کی گئی، گوشت بھونا گیا اور سب نے کھالیا اس کے بعد قدر آرام کر کے وہ لوگ روانہ ہو گئے، جب شام کو اس کا شوہر آیا تو اس عورت نے سارا واقعہ سنایا، شوہر نے پوچھا وہ کون لوگ تھے؟ کہا: معلوم نہیں، جاتے وقت صرف یہ کہا تھا کہ ہم مدینے کے رہنے والے ہیں، شوہر نے کہا: خدا کی بندی یہ تو بتا کہ اب ہمارا گزر کس طرح سے ہوگا؟ غرض تھوڑے عرصے میں ان لوگوں کو قحط کا سامنا کرنا پڑا، یہ سخت مصیبتوں میں مبتلا ہو کر بھیک مانگتے ہوئے مدینہ جا پہنچے، یہ ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ناگاہ امام حسن علیہ السلام کی نگاہ اس عورت پر جا پڑی، آپ نے اسے بلوایا اور خاطر تواضع کی اور وہ واقعہ یاد دلایا اور پھر آپ نے ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار اشرفیاں عنایت فرمادیں، پھر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا انھوں نے بھی اسی قدر بکریاں اور اشرفیاں عطا کی اس کے بعد جناب عبداللہ ابن جعفر طیارؑ کو اطلاع دی گئی تو انھوں نے بھی اسی کے لگ بھگ مال عطا کیا۔[1]

تعجب نہ کیجئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، قران کہتا ہے ایک کے عوض ۱۰ گنا عطا ہوتا ہے اور یہ زمین جسے تراب کہتے ہیں ایک تخم ڈالتے ہیں تو کچھ ہی وقت میں ہزار پھل اس سے ہمیں دستیاب ہوتے ہیں، جب تراب ایک کے ہزار دے سکتی ہے تو ابو تراب کے یہ لخت جگر اس ایک بکری کے ہزاروں نہیں دے سکتے۔

۵۔ حضرت امام حسنؑ کے لئے میری ہیبت و سرداری

"رَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّافِعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: أَتَتْ فَاطِمَةُ بِابْنَيْهَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَانِ ابْنَاكَ وَرِّثْهُمَا شَيْئاً فَقَالَ أَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّ لَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدُدِي وَ أَمَّا الْحُسَيْنُ فَإِنَّ لَهُ جُودِي وَ شَجَاعَتِي".

[1] چودہ ستارے، ص ۱۸۸۔

"جناب فاطمہ زہراء صلوات اللہ علیہا اپنے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں اس بیماری کے دوران لے آئیں جس میں ان حضرت کی وفات ہوئی اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں انہیں وارث بنائیے تو آپ نے فرمایا کہ حسنؑ کے لئے تو میری ہیبت و سرداری اور حسینؑ کے لئے میری سخاوت و شجاعت ہے"۔[1]

۶۔ حضرت علیؑ کی شہادت پر امام حسنؑ کا خطبہ

"عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ وَ قَالُوا: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَبِيحَةَ اللَّيْلَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعَمَلٍ وَ لاَ يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ بِعَمَلٍ لَقَدْ كَانَ يُجَاهِدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فَيَقِيهِ بِنَفْسِهِ وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُوَجِّهُهُ بِرَايَتِهِ فَيَكْنُفُهُ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ وَ لَقَدْ تُوُفِّيَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ فِيهَا قُبِضَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَصِيُّ مُوسَى وَ مَا خَلَّفَ صَفْرَاءَ وَ لاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ فَبَكَى وَ بَكَى النَّاسُ مَعَهُ. ثُمَّ قَالَ أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ أَنَا ابْنُ النَّذِيرِ أَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ أَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ أَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً أَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ افْتَرَضَ اللّٰهُ حُبَّهُمْ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: قُلْ لاَ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ مَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ

---

[1] ۔ کتاب الارشاد، ج ۲، ص ۶۔

فِيهَا حُسْنًا فَالْحَسَنَةُ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. ثُمَّ جَلَسَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ هَذَا ابْنُ نَبِيِّكُمْ وَ وَصِيُّ إِمَامِكُمْ فَبَايِعُوهُ فَاسْتَجَابَ لَهُ النَّاسُ فَقَالُوا مَا أَحَبَّهُ إِلَيْنَا وَ أَوْجَبَ حَقَّهُ عَلَيْنَا".

"ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس رات کی صبح کو خطبہ دیا جس رات کو امیر المومنین السلام کی شہادت واقع ہوئی، اللہ کی حمد و ثنا کی، رسول اللہؐ پر صلوات بھیجی، پھر فرمایا: بے شک آج کی رات اس مرد کی شہادت ہوئی کہ جو عمل و کردار میں نہ گزشتہ ان سے سبقت لے جا سکے اور نہ آنے والے ان تک پہنچ سکیں گے رسول اللہؐ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے، خود ان کی حفاظت فرماتے تھے، رسول اللہؐ یوں اپنا علم دے کر بھیجتے کہ جبرئیلؑ دائیں طرف سے اور میکائیلؑ بائیں طرف سے ان کی حفاظت کرتے اور وہ واپس نہیں آتے تھے جب تک کہ خدا ان کے ہاتھوں پر فتح و کامیابی نہیں دیتا تھا، آپ کی وفات اسی رات ہوئی کہ جس میں حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا اور اسی رات یوشع بن نونؑ حضرت موسیٰؑ کے وصی کی روح قبض ہوئی اور آپ نے سونے اور چاندی میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی سوائے سات سو درہم کے جو آپ کے حصے سے بچ گئے تھے، آپ چاہتے تھے اپنے گھر والوں کے لئے کوئی خدمت گار خریدیں پھر گریہ آپ کے گلوگیر ہو گیا اور آپ رونے لگے اور ساتھ لوگ بھی رونے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ میں بشارت دینے والے عذاب خدا سے ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں اللہ کی طرف سے اس کے حکم کی طرف بلانے والے کا بیٹا ہوں، میں سراجِ مبین کا بیٹا ہوں، میں ان اہل بیتؑ کا بیٹا ہوں کہ جن سے خدا نے رجس کو دور رکھا ہے اور جنہیں ایسا پاک رکھا ہے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے، میں ان اہل بیتؑ کا بیٹا ہوں جن کی مودت اور محبت اللہ نے اپنی کتاب میں فرض کی اور کہا: اے رسولؐ کہہ دو کہ میں

اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا، سوائے قربیٰ کی مودت کے اور جو نیکی کرے تو ہم اس کی نیکی میں مزید حسنہ بھر دیں گے پس حسنہ اور نیکی سے مراد ہم اہل بیتؑ کی مودت ہے"۔[1]

۷۔ حضرت امام حسنؑ شکل و صورت میں مشابہ رسولؐ

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ".

" انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ جعفر ابن محمدؑ نے فرمایا: امام حسن علیہ السلام صورت و سیرت اور سرداری میں رسول اللہؐ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے"۔[2]

---

[1]۔ الارشاد، ج۲، ص ۸.

[2]۔ ایضاً، ص۵.

۳۔ ۲۱ رمضان شب شہادت حضرت علی علیہ السلام

۱۔ ہماری مودت

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں:

" أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَرَضَ مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَأَوَّلُ مَنْ أَجَابَ مِنْهَا السَّمَاءُ السَّابِعَةُ فَزَيَّنَهَا بِالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ ثُمَّ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ فَزَيَّنَهَا بِالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ السَّمَاءُ الدُّنْيَا فَزَيَّنَهَا بِالنُّجُومِ ثُمَّ أَرْضُ الْحِجَازِ فَشَرَّفَهَا بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ ثُمَّ أَرْضُ الشَّامِ فَزَيَّنَهَا بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ أَرْضُ طَيْبَةَ فَشَرَّفَهَا بِقَبْرِي ثُمَّ أَرْضُ كُوفَانَ فَشَرَّفَهَا بِقَبْرِكَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أُقْبَرُ بِكُوفَانِ الْعِرَاقِ فَقَالَ نَعَمْ يَا عَلِيُّ تُقْبَرُ بِظَاهِرِهَا قَتْلاً بَيْنَ الْغَرِيَّيْنِ وَالذَّكَوَاتِ الْبِيضِ يَقْتُلُكَ شَقِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا عَاقِرُ نَاقَةِ صَالِحٍ عِنْدَ اللهِ بِأَعْظَمَ عِقَاباً مِنْهُ يَا عَلِيُّ يَنْصُرُكَ مِنَ الْعِرَاقِ مِائَةُ أَلْفِ سَيْفٍ ".

"ایک دن سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علی! میری اور میرے اہل بیتؑ کی مودت ذات احدیت نے ارض و سماء پر پیش کی، سب سے پہلے ساتویں آسمان نے ہماری مودت کو قبول کیا، اللہ نے اسے عرش و کرسی سے مزین کیا، پھر چوتھے اسمان نے قبول کیا، اللہ نے اسے بیت المعمور سے آراستہ کیا، پھر آسمانِ اوّل نے قبول کیا، اللہ نے اسے ستاروں کا حسن عطا کیا، پھر وادی حجاز نے قبول کیا، اللہ نے اسے بیت اللہ سے نوازا، پھر سرزمین شام نے ہماری محبت کو قبول کیا، اللہ نے بیت

المقدس سے سعادت بخشی اور پھر عراق کی زمین نے قبول کیا، اللہ نے اسے تمہارے جسم کا امین قرار دیا، حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی، حضور! کیا میں عراق میں دفن ہوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی وادیٔ نجف تمہارا مسکن ہوگی، کوفہ میں تجھے عبدالرحمن ابن ملجم میری امت کا شقی ترین شخص شہید کرے گا"۔[1]

۲۔ مولاؑ نے اپنے قاتل کی حقیقت بتائی

" [الخرائج والجرائح]، مِنْ مُعْجِزَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا رُوِيَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ مُرَادٍ وَ مَعَهُمُ ابْنُ مُلْجَمٍ قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ طَرَأَ عَلَيْنَا وَ لاَ وَ اللهِ مَا جَاءَنَا زَائِراً وَ لاَ مُنْتَجِعاً وَ إِنَّا لَنَخَافُهُ عَلَيْكَ فَاشْدُدْ يَدَكَ بِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِجْلِسْ فَنَظَرَ فِي وَجْهِهِ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ أَرَأَيْتَكَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ وَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ هَلْ أَنْتَ مُخْبِرِي عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ حَلَّفَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَ كُنْتَ تُرَاضِعُ الْغِلْمَانَ وَ تَقُومُ عَلَيْهِمْ فَكُنْتَ إِذَا جِئْتَ فَرَأَوْكَ مِنْ بَعِيدٍ قَالُوا قَدْ جَاءَنَا ابْنُ رَاعِيَةِ الْكِلاَبِ قَالَ اَللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ وَ قَدْ أَيْفَعْتَ فَنَظَرَ إِلَيْكَ وَ أَحَدَّ النَّظَرَ فَقَالَ أَشْقَى مِنْ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ أَخْبَرَتْكَ أُمُّكَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِكَ فِي بَعْضِ حَيْضِهَا فَتَعْتَعَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ قَدْ حَدَّثَتْنِي بِذَلِكَ وَ لَوْ كُنْتُ كَاتِماً شَيْئاً لَكَتَمْتُكَ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ إِنَّ قَاتِلَكَ شِبْهُ الْيَهُودِيِّ بَلْ هُوَ يَهُودِيٌّ ".

" مزنی سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس "بنی مراد" کے چند افراد آئے اور ان میں "ابن ملجم" بھی تھا، مولاؑ سے عرض کیا:

---

[1] بحار الانوار ج ۴۲، ص ۱۹۷۔

ابن ملجم کو ہم نہیں لے کر آئے زبردستی ہمارے ساتھ آگیا ہے، ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ کسی وقت آپ سے کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے، حضرتؑ نے بغور ابن ملجم کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگر میں تجھ سے چند سوالات کروں تو تو صحیح جواب دے گا، ابن ملجم نے کہا جو معلوم ہوگا وہ بتادوں گا، حضرت نے اس سے قسم لی کہ جو معلوم ہوگا وہ سچ سچ بتائے گا، ابن ملجم نے قسم کھائی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو بچہ تھا اور لڑکوں سے کھیلتا تھا اور انہیں زیر کرلیتا تھا تو جب تو لڑکوں کے پاس آتا تھا تجھے آتا ہوا دیکھ کر وہ کہتے تھے رَاعِيَةِ الْكِلَابِ کتے بھونکنے والی کا بیٹا آرہا ہے، ابن ملجم نے جواب دیا: بالکل لڑکے اسی طرح کہتے تھے، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو جوان ہوگیا تو ایک دن ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے تجھے دیکھ کر یہ کہا تھا جناب صالح کی ناقہ پے کرنے والے سے بدنصیب تر جارہا ہے، ابن ملجم نے کہا: ایک شخص نے مجھے کہا تھا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کیا تجھے تیری ماں نے بتایا تھا کہ تیرے نطفے کا انعقاد ایام حیض میں ہوا تھا، ابن ملجم کچھ دیر کے لئے خاموش رہا کہ کہنے لگا ہاں ماں نے مجھے بتایا تھا، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مجھے سرور انبیاء نے فرمایا تھا کہ علی تیرا قاتل یہودی جیسا بلکہ یہودی ہوگا"۔[1]

۳۔ نبیؐ نے شہادتِ علیؑ کی خبر دی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ شعبانیہ کے دوران حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ سب سے افضل اعمال اس مہینے میں کیا ہیں:

"يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ بَكَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَبْكِي لِمَا يُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ وَ قَدِ انْبَعَثَ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ شَقِيقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ

---

[1] بحار الانوار ج ۴۲، ص ۱۹۷۔

فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ ذٰلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ مِنِّي كَنَفْسِي- رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ طِينَتُكَ مِنْ طِينَتِي إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ وَ اصْطَفَانِي وَ إِيَّاكَ وَ اخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَ اخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَ أَبُو وُلْدِي وَ زَوْجُ ابْنَتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَ نَهْيُكَ نَهْيِي أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ أَمِينُهُ عَلَى سِرِّهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ".

"اے ابو الحسنؑ! اس مہینے میں خود کو محارمِ الٰہی سے بچائے رکھنا افضل ترین عمل ہے حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے اس بیان کے بعد حضور اکرمؐ رو پڑے، میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہؐ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ ارشاد فرمایا: یا علیؑ! میں اس پر رو رہا ہوں کہ جو اس مہینے میں تمہارے لئے حلال سمجھ لیا گیا ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنے پروردگار کی نماز میں کھڑے ہو اور ناقۂ صالحؑ کو پے کرنے والے سے بھی زیادہ شقی تمھارے فرقِ مبارک پر ایسی ضرب لگاتا ہے کہ ڈارھی خون میں رنگین ہوگئی، حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! کیا اس واقعے سے میرا دین سالم رہے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں اس واقعے سے تمہارا دین سالم رہے گا، اس کے بعد فرمایا: یا علیؑ! جس نے تمھیں قتل کیا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تمھیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے تمھیں برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا، کیونکہ تم میرے نفس ہو، تمھاری روح میری روح ہے اور تمھاری طینت میری طینت ہے، جس نے تمھاری امامت سے انکار کیا گویا اس نے میری نبوت سے انکار کیا، اے علیؑ! تم میرے وصی ہو، میرے بیٹوں کے باپ ہو، میری لختِ جگر کے شوہر ہو، میری اُمت میں میرے خلیفہ ہو، میری حیات میں بھی

اور حیات کے بعد بھی، [یا علیؑ!] اس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے نبوت پر مبعوث فرمایا اور افضل مخلوقات بنایا بیشک تم مخلوقات پر اللہ کی حجت ہو اور اسرار کائنات کے رازدار ہو اور اللہ کے بندوں میں تم اس کے نمائندے ہو"۔[1]

۴۔ اصبغ بن نباتہ کا بیان

" عَنِ ٱلْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ٱلسَّعْدِيِّ ، قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ٱبْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ) غَدَوْنَا عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، أَنَا وَ ٱلْحَارِثُ وَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ وَ جَمَاعَةٌ مَعَنَا، فَقَعَدْنَا عَلَى ٱلْبَابِ فَسَمِعْنَا ٱلْبُكَاءَ فَبَكَيْنَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا ٱلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا ٱلسَّلَامُ) فَقَالَ: يَقُولُ لَكُمْ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ : إِنْصَرِفُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ، فَانْصَرَفَ ٱلْقَوْمُ غَيْرِي، فَاشْتَدَّ ٱلْبُكَاءُ مِنْ مَنْزِلِهِ، فَبَكَيْتُ وَ خَرَجَ ٱلْحَسَنُ (عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ) وَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنْصَرِفُوا. فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، مَا تُتَابِعُنِي نَفْسِي، وَلَا تَحْمِلُنِي رِجْلِي أَنْ أَنْصَرِفَ حَتَّى أَرَى أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ) . قَالَ: وَبَكَيْتُ، فَدَخَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقَالَ لِي: أُدْخُلْ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ) فَإِذَا هُوَ مُسْتَنِدٌ، مَعْصُوبُ ٱلرَّأْسِ بِعِمَامَةٍ صَفْرَاءَ، قَدْ نَزَفَ وَ اِصْفَرَّ وَجْهُهُ، مَا أَدْرِي وَجْهُهُ أَصْفَرُ أَمِ ٱلْعِمَامَةُ، فَأَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُهُ وَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِ يَا أَصْبَغُ، فَإِنَّهَا وَاللهِ ٱلْجَنَّةُ . فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، إِنِّي أَعْلَمُ وَ اللهِ أَنَّكَ تَصِيرُ إِلَى ٱلْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا أَبْكِي لِفِقْدَانِي إِيَّاكَ، يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) ، فَإِنِّي أَرَاكَ لَا أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثاً بَعْدَ يَوْمِي هَذَا أَبَداً. قَالَ: نَعَمْ يَا أَصْبَغُ ، دَعَانِي رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) يَوْماً

[1] ۔ بحار الانوار، ج ۴۲، ۱۹۰۔

فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، اِنْطَلِقْ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدِي، ثُمَّ تَصْعَدَ مِنْبَرِي، ثُمَّ تَدْعُوَ النَّاسَ إِلَيْكَ فَتَحْمَدَ اللهَ (تَعَالَى)، وَتُثْنِيَ عَلَيْهِ وَتُصَلِّيَ عَلَيَّ صَلاَةً كَثِيرَةً ثُمَّ تَقُولَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) إِلَيْكُمْ، وَهُوَ يَقُولُ لَكُمْ: إِنَّ لَعْنَةَ اللهِ وَلَعْنَةَ مَلاَئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَلَعْنَتِي عَلَى مَنِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، أَوْ ظَلَمَ أَجِيراً أَجْرَهُ. فَأَتَيْتُ مَسْجِدَهُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) وَ صَعِدْتُ مِنْبَرَهُ، فَلَمَّا رَأَتْنِي قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ أَقْبَلُوا نَحْوِي، فَحَمِدْتُ اللهَ وَ أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ وَ صَلَّيْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) صَلاَةً كَثِيرَةً، ثُمَّ قُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ (ص) إِلَيْكُمْ، وَهُوَ يَقُولُ لَكُمْ: أَلاَ إِنَّ لَعْنَةَ اللهِ وَلَعْنَةَ مَلاَئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَلَعْنَتِي عَلَى مَنِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، أَوْ ظَلَمَ أَجِيراً أَجْرَهُ. قَالَ: فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنَّهُ قَالَ: قَدْ أَبْلَغْتَ يَا أَبَا الْحَسَنِ، وَلَكِنَّكَ جِئْتَ بِكَلاَمٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ. فَقُلْتُ: أُبْلِغُ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَى مَسْجِدِي حَتَّى تَصْعَدَ مِنْبَرِي فَاحْمَدِ اللهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ قُلْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا كُنَّا لِنَجِيئَكُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ وَعِنْدَنَا تَأْوِيلُهُ وَتَفْسِيرُهُ، أَلاَ وَإِنِّي أَنَا أَبُوكُمْ، أَلاَ وَإِنِّي أَنَا مَوْلاَكُمْ، أَلاَ وَإِنِّي أَنَا أَجِيرُكُمْ".

"اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو ضربت لگائی تو میں ہمارے دوستوں کی ایک جماعت اس کو تلاش کرنے چلی گئی، جب کہ میں حارث اور سوید بن غفلہ ایک جماعت کے ہمراہ آپ کے دروازے پر بیٹھ گئے، ہم نے رونے کی آواز سنی تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا، امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے

جاؤ، یہ سن کر سوائے میرے باقی تمام لوگ چلے گئے، پھر جب دوبارہ امیرالمومنینؑ کے گھر سے رونے کی آواز بلند ہوئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دیا، امام حسنؑ دوبارہ باہر تشریف لائے، فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا کہ چلے جائیں، میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن اے فرزند رسولؐ! اللہ کی قسم! میری جان اور میرے قدم میرا ساتھ نہیں دیتے، وہ مجھے بیت الشرف میں لے گئے، میں امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا سر مبارک پیلے رومال کے ساتھ بندھا ہوا تھا، میں نے آپ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا، حضرتؑ نے فرمایا: اے ابن نباتہ! نہ روؤ! خدا کی قسم وہ سامنے جنت ہے، میں نے عرض کیا: میں آپ پہ قربان ہو جاؤں، خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپ جنت کی طرف جا رہے ہیں، میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں اس کے بعد آپ کو نہیں پاؤں گا، اے امیرالمومنین علیہ السلام! میں آپ پر قربان جاؤں، آپ مجھے ایک حدیثِ رسول سنائیں، جو آپ نے رسول خداؐ سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کے بعد دوبارہ میں آپ سے کبھی کوئی حدیث نہیں سن سکوں گا، آپ نے فرمایا: ہاں، اے اصبغ بن نباتہ! ایک دن رسول خداؐ! نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں چلے جاؤ، میرے منبر پر تشریف لے جاؤ، پھر تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو، اس کے بعد خدا کی حمد و ثناء بجالاؤ اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھنے کے بعد لوگوں سے کہہ دو، اے لوگو! میں رسول خداؐ کی طرف سے رسول بن کر تمہاری طرف آیا ہوں وہ تمہارے لئے فرما رہے ہیں، اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے اور اپنے مولا و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے اور کسی مزدور کی اجرت سے ظلم کرے، آپ نے فرمایا: میں مسجد میں آیا اور آپ کے منبر پر چلا گیا، اس وقت تمام قریش اور جو لوگ مسجد میں تھے سب میری طرف متوجہ ہوئے، میں نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر آپ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد کہا: اے لوگو! میں رسول خداؐ کی طرف سے تمہاری طرف ان کا نمائندہ بن کر آیا اور وہ تم لوگوں کے لئے فرما رہے ہیں، آگاہ ہو جاؤ

اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربین انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور تعلق کا دعوی کرے یا اپنے مولا وآقا کے علاوہ کسی اور سے تعلق کا دعوی کرے یا مزدور کی اجرت میں ظلم کرے تو پوری قوم میں سے سوائے عمر ابن خطاب کے کوئی بندہ نہ بولا، اس نے کہا ابوالحسنؑ! آپ نے نبی کریمؐ کی طرف سے پیغام دے دیا ہے، تبلیغ کر دی ہے لیکن آپ نے ایک ایسی گفتگو فرمائی ہے جو واضح اور روشن نہیں ہے، آپ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں رسول خداؐ کو خبر دے دیتا ہوں، میں نبی کریمؐ کی خدمت میں اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر چلے جاؤ خدا کی حمد ثنا بجالاؤ اور میری ذات پر درود بھیجو پھر لوگوں سے کہو: اے لوگو! ہم کوئی چیز تمہارے لئے بیان نہیں کرتے مگر یہ ہے کہ اس کی تاویل و تفسیر ہمارے پاس ہوتی ہے آگاہ ہو جاؤ، میں علیؑ تمہارا باپ ہوں، میں ہی تمہارا مولا ہوں اور میں ہی تمہارا مزدور ہوں۔[1]

یعنی جو اپنے باپ کی اطاعت نہ کرے، جو اپنے آقا کی غلامی نہ کرے اور جو اپنے مزدور کی اجرت نہ دے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، یعنی علیؑ باپ ہیں، علیؑ آقا ہیں، علیؑ وہ مزدور ہیں جس کی اجرت محبت و مودت کے ذریعے نہ دی جائے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

۵۔ شبِ ضربت کیا ہوا

حضرت علی علیہ السلام نے شب ۱۹ رمضان بیٹی حضرت امّ کلثوم سلام اللہ علیہا کے یہاں افطار کیا، آپ فرماتی ہیں کہ ماہ رمضان میں امیرالمومنین علیہ السلام کا معمول تھا کہ ایک دن حسنؑ بھائی کے یہاں، ایک دن حسینؑ بھائی کے یہاں اور ایک دن میرے یہاں افطار فرماتے تھے، ۱۸ ماہ رمضان کی رات افطار میرے ہاں تھا، میں جو کی دو روٹیاں، دودھ کا ایک پیالہ اور نمک لائی، نوافل سے فارغ ہونے کے بعد افطار کی طرف بابا متوجہ ہوئے اور کھانے کی طرف دیکھا، رونے لگے اور فرمایا: بیٹی! کیا تو روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے دو چیزیں دودھ اور نمک

---

[1] امالی، شیخ طوسیؒ اردو، ص ۳۲۵.

لائی ہے ، بیٹی تجھے معلوم ہے کہ میں اپنے مولا و آقا کے نقش قدم پر چلتا ہوں اور انہوں نے پوری زندگی اپنے دستر خوان پر روٹی کے ساتھ کھانے کی خاطر دو چیزیں جمع نہیں کی تھیں ، بیٹی میں اس وقت تک روٹی کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا ، جب تک تو ایک چیز اٹھا نہ لے ، میں نے بابا کی رغبت نمک میں دیکھی میں نے دودھ کا پیالہ اٹھالیا ، نمک سے آپ نے کھانا کھایا اور شکر الٰہی بجالانے کے بعد مصروف دعا و نوافل ہو گئے ، وقفے وقفے کے بعد آپ حجرے سے باہر نکلتے آسمان کی طرف دیکھتے ، انتہائی پریشانی سے واپس آجاتے ، میں نے جب یہ حالت دیکھی تو دل میں خیال کیا کہ آج بابا کا انداز کچھ الگ ہے ، چنانچہ میں نے بھی مصلی بچھا لیا ، مشغول عبادت ہوگئی ، آپ نے سورۂ یاسین کی تلاوت کی اور وہیں مصلے پر لیٹ گئے ، ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ بیدار ہوئے ، پہلے لا حول ولا قوۃ پڑھا ، پھر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور مصروف نوافل ہو گئے ، رات کا کافی حصہ گزر گیا ، پھر تعقیبات میں بیٹھ گئے ہیں ، آپ نے پوری رات جاگ کر نوافل اور ذکر الٰہی میں گزاری ، کبھی باہر آتے ، آسمان کی طرف دیکھتے ، پھر مصلے پہ آجاتے اور فرماتے بخدا آج تک میں نے کبھی نہ جھوٹ بولا ہے ، نہ جھٹلایا گیا ہوں ، میں نے بابا کی بے چینی میں اضافہ دیکھا تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا ، میں نے عرض کیا : بابا جان میں قربان جاؤں خیریت تو ہے ، آج آپ خلاف معمول بے چین نظر آرہے ہیں ، اتنی رات گزر گئی ہے اور سونے کا ارادہ تک نہیں کیا ، آپ نے فرمایا : بیٹی ! انا للہ وانا الیہ راجعون ، میں نے عرض کیا : بابا جان ! یہ کیا ہے ، آپ نے فرمایا : بیٹی ہر انسان کو ایک دن دربار خالق میں جانا ہی ہے ، میں سمجھتا ہوں اب وقت قریب تر ہو رہا ہے ، یہ سن کر میں بے ساختہ رونے لگی ، بابا نے میرے سر پر ہاتھ رکھا پھر بوسہ دیا اور فرمایا : بیٹی روؤ نہیں ، جو کچھ میرے آقا نے مجھے بتایا تھا میں نے وہی کچھ کہا ہے اور فرمایا : بیٹی ! تم بھی میرے ساتھ مشغول عبادت رہی ، اب میں کچھ دیر کے لئے سونے لگا ہوں ، جب اذان کا وقت قریب ہو تو مجھے جگا دینا اور آپ سو گئے ، میں وقت اذان کا انتظار کرنے لگی جب وقت قریب ہوا ، میں آفتابہ میں پانی لے کر آئی ، بابا کو جگایا ، بابا نے وضو کیا ، عمامہ سر پر رکھا ، ردا کھاندے پر ڈالی اور دروازے سے باہر نکلنے لگے ، اسی اثناء بطخوں نے بے تحاشا چیخنا شروع کر

دیا، وہ بار بار آپ کے دامن عبا سے لپٹنے لگیں، بابا نے فرمایا: ہاں ہاں! اب تم نوحہ خوانی کر لو، بعد میں تمہارے ساتھ اور بھی شریک ماتم ہو جائیں گے، آپ نے دروازے کی زنجیر کھولیں میں نے دیکھا جب دروازے میں نصب شدہ میخیں خود سے باہر نکل آئیں اور آپ کی عبا سے چمٹ گئیں، میں آپ کے پیچھے ہی تھی، بطخیں چلاّ رہی تھیں، آپ نے فرمایا: دیکھو! بیٹی ان بطخوں کے دانہ اور پانی کا خیال رکھنا ورنہ انہیں آزاد کر دینا، جو مقدر ہو گا اپنی کاوش سے تلاش کر کے کھا لیں گی، بابا مسجد کی طرف چلے گئے، میں حسنؑ بھائی کے پاس آئی وہ پہلے سے مصروف نوافل تھے انہیں بابا کی تمام رات کی کیفیت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ بابا ابھی سے مسجد میں چلے گئے، حسنؑ بھائی جلدی سے باہر گئے، ابھی بابا مسجد میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے ان کے قریب جا کر عرض کیا: باباجان خیریت تو ہے، ابھی تو تہائی رات باقی ہے آپ اس قدر جلدی مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے نور چشم میں بھی جانتا ہوں لیکن کیا کروں یہ خواب دیکھا ہے جس کے بعد آرام نہیں کر سکا اور مسجد کی طرف چل پڑا امام حسن علیہ السلام نے کہا: بابا اللہ آپ کو خیر دکھائے، کیا خواب آپ نے دیکھا ہے، مولا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! میں نے جبرائیلؑ کو دیکھا ہے، وہ کوہِ ابو قبیس پر اترا ہے اور وہاں سے اس نے دو پتھر اٹھائے، وہاں سے وہ بیت اللہ کی چھت پر آیا، دونوں پتھروں کو ایک دوسرے پر مارا، دونوں ریزہ ریزہ ہو گئے، پھر اس خاک کو ہوا میں اچھال دیا، بیٹا میں نے دیکھا کہ مکہ اور مدینے میں کوئی ایسا گھر نہ بچا جس میں وہ خاک نہ گئی ہو، امام حسنؑ نے پوچھا: بابا اس کی کیا تعبیر ہے، آپ نے فرمایا: بیٹا! ویسے تو ارشاد قدرت ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب اٹھایا جائے گا، مگر میرا خواب سچا ہے، اس کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے بابا شہید ہو جائیں گے اور ان کے غم سے مکہ اور مدینے کا ہر گھر ماتم کدہ بن جائے گا، امام حسن علیہ السلام نے کہا: بابا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایسا کب ہو گا ،آپ نے فرمایا: بیٹا جو کچھ میرے آقا اور آپ کے نانا نے مجھے بتایا تھا وہ یہی ہے کہ ماہ رمضان کے دوسری عشرے کی آخر میں ابن ملجم مرادی کے ہاتھوں میرے سر پر ضربت لگے گی، بیٹا! اب واپس جاؤ امام حسن علیہ السلام نے کہا: بابا! آپ مجھے اجازت دیں میں آپ کے ساتھ رہنا

چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: بیٹا! تمھیں میرے حق کا واسطہ، واپس چلے جاؤ، امام حسن علیہ السلام گھر واپس گئے۔

۶۔ حضرت علیؑ گلدستہ اذان پر

وقت اذان ہوگیا، حضرت علی علیہ السلام گلدستہ اذان پر پہنچے، اذان کہی اور حسب معمول مسجد میں سونے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کو جگایا، جب آپ ابن ملجم ملعون کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ فرش مسجد پر منہ کے بل لیٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: او بندۂ خدا یہ شیطان کا انداز ہے، اہل جہنم اس طرح سوتے ہیں، علماء کی طرح دائیں کروٹ یا دانشمند حکماء کی طرح بائیں کروٹ اور یا پیٹھ کے بل انبیاؑء کی طرح سویا کر، یہ خبیث اس طرح ہلا جیسے اٹھنا چاہتا ہو، آپ نے فرمایا: آج تو نے وہ ارادہ کر رکھا ہے جس سے عرش الٰہی لرز جائے گا، زمین میں زلزلہ آجائے گا، پہاڑ بکھر جائیں گے، اگر تو چاہے تو میں تجھے بتاؤں کہ تو نے کپڑوں کے نیچے کیا چھپا رکھا ہے۔

۷۔ تلوار چلی

یہ فرما کر امیر المومنینؑ آگے بڑھ گئے، محراب میں آئے، نوافل صبح شروع کی جب اس خبیث نے دیکھا کہ حضرت علیؑ مصروف نوافل ہوگئے ہیں یہ ظالم اٹھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس ستون کے قریب آیا جہاں آپ مصروف نماز تھے، آپ دوسری رکعت کے آخری سجدے میں جارہے تھے کہ اس نے تلوار کو لہرا کر سر مبارک پر وار کیا، تلوار اسی جگہ پڑی جہاں جنگ خندق میں عمر ابن عبدود کی تلوار نے زخم لگایا تھا، جب آپ کو ضربت لگی، آپ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور آہستہ آہستہ جھکتے چلے گئے اور فرماتے گئے: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

پھر فرمایا: مجھے ابن ملجم نے قتل کر دیا ہے لوگو! خیال رکھنا، بھاگنے نہ پائے، مسجد میں ہر طرف بھگدڑ مچ گئی، مسجد کے تمام دروازے بند کر دیے گئے، حضرت علیؑ فرش مسجد سے مٹی

لے کر جبین پر ملتے جاتے تھے، زمین لرزنے لگی، مسجد کے دروازے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے، جب لوگ حضرت علیؑ کے پاس آئے تو اس وقت اپنی عبا سے سر کو باندھ رہے تھے، ملائکہ نے آسمان پر واویلا شروع کیا، سیاہ آندھی چلنے لگی، جبرئیلؑ نے زمین و آسمان کے مابین نوحہ پڑھا، جس سے کوفہ کا ہر باسی تڑپ اٹھا۔

جب اُمِّ کلثوم سلام اللہ علیہا اور جناب زینب سلام اللہ علیہا نے جبرئیلؑ کا مرثیہ سنا تو منہ پیٹ لیا، سر میں خاک ڈالی، فریاد کی: واابتاہ! واعلیاہ، حضرت علیؑ نے امام حسن علیہ السلام کو حکم دیا بیٹا! نماز پڑھاؤ، امام حسن علیہ السلام نے نماز پڑھائی، حضرت علی علیہ السّلام نے اشارے سے نماز پڑھی، سیدھے بیٹھ بھی نہ سکتے تھے، کبھی دائیں کبھی بائیں جھک جاتے تھے، نماز سے فارغ ہوئے تو امام حسن علیہ السلام بے ساختہ رونے لگے، آپ نے فرمایا: بیٹا! مت روؤ، ذرا دیکھ میرے اردگرد کون بیٹھے ہیں، یہ تیرے نانا، تیری والدہ، تیری نانی، چچا حمزہ اور جعفر طیار آئے ہیں، وہ کہتے ہیں: یا علیؑ! ہم عرصے سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ جونہی حضرت امیرالمومنینؑ کی اطلاع کوفے کے گھروں میں پہنچی، لوگ دوڑتے ہوئے مسجد آنے لگے، حتیٰ کہ عورتیں کمسن بچے بھی جمع ہو گئے، امام حسنؑ نے آپ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا، زخم سے خون صاف کرنے لگے سر پہ پٹی باندھی مگر خون بہہ جانے کی وجہ سے آپ کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا، آپ کی آنکھیں سوئے آسمان تھی اور زبان مصروف تسبیح رب ذوالجلال تھی، اسی دوران آپ کو غش آگیا، حضرت امام حسن علیہ السلام رو رو کر بابا کا منہ چومنے لگے، آپ کے آنسو حضرت علیؑ کے چہرے پر گرے آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا: بیٹا کیا تو میرے ایک زخم پر روتا ہے، جب کہ تو زہر سے شہید ہوگا، تیرے جنازے پہ تیر برسیں گے، تیرا بھائی حسینؑ بھوکا پیاسا شہید ہوگا، امام حسنؑ نے عرض کیا: بابا جان کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ یہ ظلم کس نے کیا ہے آپ نے فرمایا: عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نے، امام حسنؑ نے عرض کیا: بابا کیا آپ نے دیکھا تھا کہ وہ کس راستے سے گیا ہے، آپ نے فرمایا: بیٹا! گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، کسی کو اس کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ ابھی چند لمحوں بعد باب کندہ سے تمہارے پاس آجائے گا، یہ کہہ کر حضرت علیؑ پھر غش کر

گئے، تمام لوگوں کی نگاہیں باب کندہ کی طرف لگی کہ کچھ دیر بعد شور بلند ہوا، چند لوگ اس خبیث کو اپنے گھیرے میں لا رہے تھے، اس کی زبان بند تھی، چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں، آنکھیں پتھرا گئیں تھیں، لوگ اسے امام حسنؑ کے سامنے لائے، امام حسنؑ نے دیکھ کر فرمایا: اے ملعون! اے دشمن خدا! تونے ہمیں کوفہ میں یتیم کر دیا ہے، بھلا خود ہی بتا کیا امیر المومنینؑ نے تجھ سے کوئی نفرت کی تھی، کیا امیر المومنینؑ تیرے محسن نہ تھے، کیا امیر المومنینؑ تیرے اچھے امام نہ تھے، کیا محسن کی جزا یہی ہوتی ہے جو تونے دی ہے، ابن ملجم نے جواب میں صرف ایک جملہ کہا: اے ابو محمدؑ! جو شخص جہنم میں جانے کی قسم کھا چکا ہو بھلا آپ اس کو کیسے بچا سکتے ہیں۔

۸۔ ابن ملجم کی گرفتاری

جناب حذیفہؓ نے اس کو اسیر کیا اور مسجد لے آئے حضرت امام حسن علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو کیسے تم نے اسیر کیا، حذیفہؓ نے کہا: میں سو رہا تھا، میری بیوی بیدار تھی، جب ایک دردناک آواز سنی امیر المومنینؑ قتل ہو گئے، میری بیوی نے مجھے جگایا اور کہا ارے جلدی اٹھ علی علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں، میں جلدی سے اٹھا عورت کے منہ پر ہاتھ رکھا اور کہا: خبردار! ایسی بات نہ کرنا، بھلا علی علیہ السلام کی کسی سے کیا دشمنی، وہ تو یتیموں کا سہارا، بیواؤں کے معاون، غریبوں کے مددگار اور مسافروں کے مہمان نواز ہیں، میری بیوی نے کہا: میں کب کہتی ہوں کہ مولاؑ میں یہ اوصاف نہیں ہیں، میں نے جو کچھ سنا ہے، بتا دیا ہے، اب جا کے پتہ تو کرو، پھر آواز آئی: امیر المومنینؑ قتل ہو گئے، کوفے کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا، جس میں آواز نہ گئی ہو، میں کھڑا ہوا، تلوار اٹھائی اور باہر دوڑا، جب میں راستے میں آیا تو اس کو راستے میں اندھوں کی طرح پریشاں حال دیکھا، میں نے کہا: ارے تو کون ہے، اس نے مجھے اپنا نام غلط بتایا، میں نے پوچھا: کہاں سے آ رہا ہے، اس نے کہا: گھر سے آ رہا ہوں، میں نے کہا: اس وقت کہاں جا رہا ہے، اس نے کہا جبیرہ کو جا رہا ہوں، میں نے کہا: ابھی نماز کا وقت ہے، حضرت علی علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کر کے کیوں نہیں جاتا، اس نے کہا: کام بڑا ضروری ہے، اگر دیر ہو گئی تو کہیں ہاتھ سے

نہ نکل جائے، میں نے کہا: میں نے ایک آواز سنی کہ حضرت علی علیہ السلام قتل ہو گئے ہیں، کیا تجھے بھی کچھ معلوم ہے، اس نے کہا: مجھے کچھ نہیں معلوم، میں نے کہا: پھر آچل کر مسجد میں پتہ کریں کہ یہ سچ ہے یا غلط، اس نے کہا: میرا کام اس تحقیق سے زیادہ ضروری ہے، جب اس نے یہ جواب دیا: اس وقت میں برداشت نہ کر سکا، میں نے کہا: ارے ظالم تیرا کام کیا اتنا اہم ہے، یہ کہہ کر میں نے اس پر حملہ کیا، یہ مجھ سے پھسل گیا اسی اثنا میں ہوا کا ایک جھونکا آیا، جس سے اس کی چادر ہٹی میں نے دیکھا تو چادر کے نیچے چمک نظر آئی، میں نے تلوار دیکھ کر کہا: ظالم یہ بغیر نیام کے تلوار تو نے کیوں چھپا رکھی ہے، کیا تو ہی بدنصیب قاتل ہے، اس نے اقرار کر لیا کہنے لگا: ہاں میں ہی قاتل ہوں میں نے تلوار نکال کے وار کیا، اس نے بھی تلوار نکال لی، لیکن یہ وار کر نہ سکا، میں چلاّنے لگا، میری آواز سن کر لوگ نکل آئے، میں نے کہا: یہی امیرالمومنین کا قاتل ہے، اندھا ہو چکا ہے، اسے راستہ نہیں مل رہا، لیکن مجھے پکڑنے نہیں دیتا تمام لوگ جمع ہو گئے، انہوں نے گرفتار کرنے میں میرا تعاون کیا، میں نے اس کی مشکیں باندھی اور آپ کی خدمت میں حاضر کیا، امام حسن علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام پہ جھکے، آپ کی زخمی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہا: بابا جان! یہ دشمن خدا حاضر ہے، آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے ابن ملجم! کیا میں تیرا اچھا امام نہ تھا، کیا میں نے تجھے شکایت کا موقع دیا تھا، کیا جب لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، میں نے تجھ سے کبھی نفرت کا اظہار کیا تھا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے کئی مرتبہ تجھے سنا کر کہا تھا کہ یہ میرا قاتل ہے، مگر میں نے کبھی تجھے کچھ نہ کہا، جب لوگ تیرے متعلق مجھے بہت کچھ کہتے تھے میں کسی کی نہ سنتا تھا اور تو اچھی طرح جانتا ہے کہ تو غریب تھا، کیا میں نے تجھے دولت مند نہیں بنایا، میرے تمام احسانات کی تیرے پاس یہی جزا تھی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: مجھے گھر لے چلو اور اسے زندان میں قید کر دو، اگر میں تندرست ہو گیا تو خود ہی اس سے نمٹ لوں گا، ورنہ تمہیں معاف کرنے اور قصاص لینے میں اختیار ہے۔

۹۔ شہادت

صحابہ نے آپ کو اٹھانا چاہا لیکن فرزندان جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا: ہم موجود ہیں ہم خود اٹھالیں گے، چنانچہ ایک گلیم بچھائی گئی، آپ کو اس پر لٹایا گیا، چار بیٹوں نے چاروں کونوں سے اٹھایا اور گھر لائے، جونہی ام کلثومؑ اور جناب زینبؑ نے بابا کو اس حالت میں دیکھا تو ہائے بابا ہائے بابا کر کے دوڑی اور کبھی زخمی پیشانی چومتی تھیں کبھی ریش مبارک چومتی، حضرت علیؑ نے بچیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر سر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: میری بیٹیوں! تم رونے میں آزاد ہو، میری تیمارداری کر رہی ہو، میرے پاس بیٹھی ہو، ایک وقت وہ آئے گا جب تم کچھ بھی نہ کر سکو گی، بیٹی! ابھی تو ایک ایک جنازہ دیکھنا ہے، حسنؑ کے جنازے سے تیر نکالنا ہے، کربلا میں اپنے سامنے لاشوں کا انبار دیکھنا ہے، بیٹیو! حوصلہ رکھو، صبر سے کام لو، پھر آپ کو غش آگیا، کافی دیر بعد آنکھیں کھولیں، امام حسن علیہ السلام نے دودھ کا پیالہ پیش کیا آپ پینے کے خاطر منہ کے قریب لے گئے، لیکن پھر ہٹا لیا، فرمایا: حسنؑ بیٹے، پہلے اپنے قیدی کو پلاؤ، بیٹے تجھے میرے حق کی قسم! میری زندگی تک اسے وہی کھلانا جو خود کھاؤ، وہی پلانا جو خود پیو، کھانے اور پینے میں کسی قسم کی سختی نہ کرنا، امام حسن علیہ السلام اس کے پاس دودھ لے گئے اور اس سے حضرت علی کا حکم سنا کر دودھ پلایا، اس کے بعد آپ نے اپنے لئے دودھ طلب کیا، ہم نے پیش کیا، آپ نے دودھ پیا امام حسن علیہ السلام نے آپ کے پاؤں کی طرف دیکھا تو وہ زہر کا اثر ملاحظہ فرمایا، آپ اپنے ہاتھ سے پسینہ صاف کرنے لگے، امام حسن علیہ السلام نے کہا: بابا پسینہ آرہا ہے آپ نے فرمایا: ہاں بیٹا! میں نے اپنے مولا سے سنا ہے کہ جب مومن کا دنیا سے آخری وقت قریب آتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرات نمودار ہوتے ہیں، اس کے بعد آپ نے اپنی اولاد میں سے ہر ایک کو قریب بلایا ہر ایک کو الوداع کہا اور تمام اولادوں کو امام حسن علیہ السلام کے سپرد کیا اور فرمایا: بیٹا! ان کا خیال رکھنا اور پھر فرمایا بیٹے تیرا حسینؑ بھائی ہم سب میں زیادہ مظلوم ہے پھر ام کلثومؑ کو قریب بلا کر فرمایا: بیٹی! تمام اہل بیتؑ کا بالخصوص حسنینؑ کا تم خیال رکھنا، اسی درمیان

یہ ملتا ہے کہ جناب امّ البنین علیہا السلام نے فرمایا کہ آقا سب کے ہاتھ آپ نے حسنؑ کے ہاتھ میں دیے، مگر عباسؑ کا ہاتھ آپ نے نہیں دیا، آپ رو پڑے اور کہا کہ اے امّ البنینؑ! آپ نہیں جانتی ہو، حسین علیہ السلام کو قریب بلایا اور عباسؑ کا ہاتھ مولا حسینؑ کے ہاتھ میں دیا، اور فرمایا: عباسؑ! اپنے آقا کا خیال رکھنا، بیٹا حسنؑ ۱۸ کی رات میں نے خواب میں اپنے آقا کو دیکھا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: یا علیؑ! ہم بھی آپ کے فراق میں غمزدہ ہیں، بس تین راتیں صبر کر لو تو پھر آپ ہم ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے، بیٹے تین راتیں گزر چکی ہیں، بیٹے میری شہادت کے بعد مجھے غسل و کفن دے کر اسی کافور سے حنوط کرنا جو آپ کے نانا نے دیا تھا، جناب ام کلثومؑ نے عرض کیا: باباجان! آپ نے اپنے آقا سے شکوہ کر لیا، لیکن آپ مجھے بتائیں وقت مصیبت ہم کس سے شکوہ کریں گے، آپ نے بیٹی کا سر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا میری بچی کبھی نہ گھبرانا اگر تم گھبرا گئی تو کوفہ و شام میں قافلہ اہل بیتؑ کا سہارا کون ہوگا، اس کے بعد آپ نے جناب زینبؑ کے سر کا بوسہ لیا اور فرمایا اچھا اب خدا حافظ میرا آخری سلام یہ کہہ کر آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا آنکھیں بند کیں، پاؤں سیدھے کئے، دونوں بازو دراز کئے اور زبان پر کلمہ شہادتین جاری کیا اور خاموش ہو گئے، گھر میں کہرام مچ گیا، تمام کوفے کی گلی کوچوں میں صدائے ماتم بلند ہوگئی، اہل کوفہ مرد عورتیں بچے گروہ در گروہ آہ و بکا کرتے ہوئے آنے لگے، حسنین علیہ السلام نے غسل دیا، جب غسل و کفن دیا جا چکا تو امام حسن علیہ السلام نے پکار کر فرمایا بہن زینبؑ بابا بتا رہے تھے کہ نانا اور ماں سے بچا ہوا کافور آپ کے پاس ہے، لے آئیں جناب زینب علیہا السلام نے کافور لا کر دیا، حسنینؑ نے حنوط کیا اور تمام اہل کوفہ سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ تمام اپنے گھروں کو چلے جائیں، تمام اہل کوفہ واپس چلے گئے، جناب حسنین علیہا السلام نے انتظار کیا، چونکہ حکم یہی تھا کہ مدفن پوشیدہ رکھا جائے اور کسی کو مطلع نہ کیا جائے، اس لئے جب تمام مرد عورتیں واپس چلے گئے تو تابوت کا اگلا حصہ خود اٹھنے لگا، اسے اٹھتا دیکھ کر جناب حسنینؑ نے پچھلا حصہ اٹھا لیا اور کوفے کے عقب کی طرف روانہ ہو گئے، چونکہ بابا کا حکم یہی تھا، امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم جس درخت یا دیوار کے قریب سے گزرتے تھے درخت کی شاخیں جھک جاتی تھی اور

دیوار سایہ بن جاتی تھی اور جب ہم نجف پہنچے تو قبر کے کنارے تابوت کا اگلا حصہ جھکنے لگا ہم نے پچھلا حصہ رکھ دیا میں نے بابا کی وصیت کے مطابق سات تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جونہی ہم نماز سے فارغ ہوئے دیکھا، صعصعہ بن صوحان بھی ہمارے ساتھ تھے، میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ صعصعہؓ نے از خود کہا: میرے آقا آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں، مجھے میرے آقا نے یہ جگہ پہلے سے دکھائی ہوئی تھی اور مجھے خود انہوں نے اجازت دی تھی میں یہاں کئی بار آپ کے ساتھ آچکا ہوں میرے علاوہ بھی کئی افراد کو یہ مقام معلوم ہے، لیکن ان کو آج یہاں آنے کی اجازت نہ تھی، اس لئے وہ آج نہیں آئے آخر آپ تو کوفہ چھوڑ کر مدینہ چلے جائیں گے، جب ظہور مزار کا وقت آئے گا تو لوگوں کو کون بتائے گا کہ سلطانِ کائنات کی آخری آرام گاہ کہاں ہے، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے تابوت کو قبر میں اُتارا، مزار پر کھڑے ہو کر عرض کیا: یاعلی علیہ السلام مبارک ہو آپ تو اپنے حصے کا امتحان دے کر چلے گئے، اب ہم ہیں اور حوادث زمانہ، آج سے ہر شر کھل کر سامنے آجائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے امام حسنؑ سے فرمایا تھا، بیٹا! بنی امیہ سے زیادہ بد طینت کوئی نہیں ہیں، میرے بعد تم بے دست و پاک کر دیے جاؤ گے مجھے رات کے وقت دفن کرنا جہاں دفن کرنا وہاں نشان قبر باقی نہ رکھنا، چار لوگوں سے چار قبریں تیار کروانا، ایک مسجد کوفہ میں، ایک بیرون کوفہ قبرستان میں، ایک جودہ ابن ہبیرہ کے گھر میں اور ایک نجف میں۔[1]

[1] الدمعۃ الساکبہ، ج۱، ص۴۷۲۔

۴۔ یوم قدس

قدس، قبلہ اول اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا دوسرا حرم ہے، یہ فلسطین کے ان دسیوں لاکھ مسلمانوں کی اصل سرزمین ہے جنہیں عالمی استکبار نے غاصب صہیونیوں کے ہاتھوں ۱۹۴۸ء میں اپنے وطن سے جلاوطن کر کے قدس کے غاصب صہیونیوں کے تصرف میں دے دیا تھا۔ اس سامراجی سازش کے خلاف فلسطینی مسلمانوں نے شروع سے ہی مخالفت کی اور ان مظلوموں کی قربانی اور صبر و استقامت کے سلسلے میں پوری دنیا کے حرّیت نواز، بیدار دل انسانوں نے حمایت کی اور اسی وقت سے فلسطین کا مسئلہ ایک سیاسی، فوجی جدوجہد کے عنوان سے عالم اسلام کے سب سے اہم اور تقدیر ساز مسئلے کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے، اسلامی جمہوریہ ایران کی ملت و حکومت نے بھی، اسلامی انقلاب کی پر شکوہ کامیابی کے بعد سے غاصب صہیونیوں کے پنجۂ ظلم سے قدس کی آزادی کے مسئلے کو اپنا اولین نصب العین قرار دے رکھا ہے اور ماہ مبارک کے آخری جمعہ کو روز قدس قرار دے کر اس دن کو ستمگرانِ تاریخ کے خلاف حرّیت و آزادی کے بلند بانگ نعروں میں تبدیل کر دیا ہے، اسلامی انقلاب کے فوراً بعد امام خمینیؒ نے صہیونیوں کے پنجۂ ظلم سے قدس کی آزادی کے لئے اس دن کو "روز قدس" اعلان کرتے ہوئے اپنے تاریخی پیغام میں فرمایا تھا:

"میں نے سالہائے دراز سے، مسلسل غاصب اسرائیل کے خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ و خبردار کیا ہے اور اب چونکہ فلسطینی بھائیوں اور بہنوں کے خلاف ان کے وحشیانہ حملوں میں شدت آگئی ہے خاص طور پر جنوبی لبنان میں وہ فلسطینی مجاہدین کو نابود کر دینے کے لئے ان کے گھروں اور کاشانوں پر پیاپے بمباری کر رہے ہیں میں پورے

عالم اسلام اور اسلامی حکومتوں سے چاہتا ہوں کہ ان غاصبوں اور ان کے پشت پناہوں کے ہاتھ قطع کر دینے کے لئے آپس میں متحد ہو جائیں اور ماہِ مبارک کے آخری جمعہ کو جو قدر کے ایام ہیں فلسطینیوں کے مقدرات طے کرنے کے لئے، روز قدس کے عنوان سے منتخب کرتا ہوں تاکہ بین الاقوامی سطح پر تمام مسلمان عوام فلسطینی مسلمانوں کے قانونی حقوق کی حمایت و پشت پناہی کا اعلان کریں، میں پورے عالم کفر پر مسلمانوں کی کامیابی کے لئے خداوند متعال کی بارگاہ میں دعاگو ہوں"۔

اس اعلان کے بعد سے ہی روز قدس، قدس کی آزادی کے عالمی دن کی صورت اختیار کر چکا ہے اور صرف قدس سے مخصوص نہیں رہ گیا ہے بلکہ عصر حاضر میں مستکبرین عالم کے خلاف مستضعفین کی مقابلہ آرائی اور امریکہ اور اسرائیل کی تباہی و نابودی کا دن بن چکا ہے۔

"روز قدس" دنیا کی مظلوم و محروم تمام قوموں اور ملتوں کی تقدیر کے تعین کا دن ہے کہ وہ اٹھیں اور عالمی استکبار کے خلاف اپنے انسانی وجود کو ثابت کریں اور جس طرح ایران کے عوام نے انقلاب برپا کر کے وقت کے سب سے قوی و مقتدر شہنشاہ اور اس کے سامراجی پشت پناہوں کو خاک چاٹنے پر مجبور کر دیا اسی طرح دنیا کے دیگر اسلامی ملکوں کے عوام بھی اپنے انسانی حقوق کی بحالی کے لئے انقلاب برپا کریں اور صیہونی ناسور کو دنیائے اسلام کے قوی و مقتدر پیکر سے کاٹ کر کوڑے دان میں پھینک دیں، "روز قدس" جرات و ہمت اور جواں مردی و دلیری کے اظہار کا دن ہے، مسلمان ملتیں ہمت و جرات سے کام لیں اور مظلوم و محروم قدس کو سامراجی پنجوں سے نجات دیں، "روز قدس" ان خیانتکاروں کو بھی خبردار کرنے کا دن ہے جو امریکہ کے آلۂ کار کی حیثیت سے غاصب قاتلوں اور خونخوار بھیڑیوں کے ساتھ ساز باز میں مبتلا ہیں اور ایک قوم کے حقوق کا خود ان کے قاتلوں سے سودا کر رہے ہیں، "روز قدس" صرف روز فلسطین نہیں ہے پورے عالم اسلام کا دن ہے، اسلام کا دن ہے، قرآن کا دن ہے اور اسلامی حکومت اور اسلامی انقلاب کا دن ہے، اسلامی اتحاد اور اسلامی یکجہتی کا دن ہے، اب وقت آچکا ہے کہ دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں مذہب اور اعتقادات کے اختلافات کو الگ رکھ

کر حریم اسلام کے دفاع و تحفظ کے لئے اسلام و قرآن اور کعبہ و قدس کے تحفظ کے لئے جو پورے عالم اسلام میں مشترک ہیں وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک ہوجائیں اور کفار و منافقین کو اسلامی مقدسات کی پامالی کی اجازت نہ دیں، اگر سب مسلمان متحد ہوجائیں تو کیا مجال ہے کہ دو ارب سے زائد مسلمانوں کے قبلۂ اول پر چند لاکھ صہیونیوں کا تصرف، قتل عام اور غارتگری کا سلسلہ باقی رہ سکے، دشمن مذہب و مسلک اور قومی و لسانی تفرقے ایجاد کر کے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر رہا ہے اب بھی وقت ہے کہ مسلمان ملتیں ہوش میں آئیں اور اسلامی بیداری و آگاہی سے کام لے کر، فلسطینی عوام کے ساتھ اپنی حمایت و پشت پناہی کا اعلان کریں، فلسطین خصوصاً غزہ کے محروم و مظلوم نہتے عوام، صہیونیوں کے پنجۂ ظلم میں گرفتار لاکھوں مرد و عورت، وطن سے بے وطن لاکھوں فلسطینی رفیوجی، غیرت و حمیت سے سرشار لاکھوں جوان و نوجوان ہاتھوں میں غلیل اور پتھر لئے فریاد کر رہے ہیں، چیخ رہے ہیں، آواز استغاثہ بلند کر رہے ہیں کہ روئے زمین پر عدل و انصاف کی برقراری کا انتظار کرنے والو، فلسطینی مظلوموں کی مدد کرو، قدس کی بازیابی کے لئے ایک ہوجاؤ، ہم فلسطینی ہیں فلسطینی ہی رہیں گے، ہم بیت المقدس کو غاصب صہیونیوں سے نجات دلائیں گے، ہم خون میں نہا کر مسلمانوں کے قبلۂ اول کی حفاظت کریں گے، بس ہمیں مسلمانوں کی حمایت و پشت پناہی کی ضرورت ہے، اے مسلمانو! اپنا مرگبار سکوت اور خاموشی کو توڑ کر اٹھو، ہم فلسطینی عوام کی آواز سے آواز ملاؤ قدس ہمارا ہے، قبلۂ اول ہمارا ہے ہم قدس کو آزاد کرائیں گے، ہم قدس کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کردیں گے لیکن قدس کو غاصبوں کے وجود سے پاک کر کے ہی دم لیں گے۔

رہبر کبیر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ نے ایک موقع پر ''یوم قدس'' کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

''یوم قدس ایک عالمی دن ہے، یہ دن صرف قدس سے مخصوص نہیں بلکہ عالمی سطح پر مستکبرین عالم سے مستضعفین عالم کے مقابلے اور استقامت کا دن ہے یہ تمام سامراجی طاقتوں کے خلاف کمزوروں اور محروموں کی دائمی جنگ و پیکار کا دن ہے، ان

تمام قوموں کی جدو جہد اور کارزار کا دن ہے جو امریکہ اور اس کے ہم قبیل و ہم فکر دوسرے سامراجی ملکوں کی زیادتیوں کا شکار ہیں، اس دن بڑی طاقتوں سے مقابلے کے لئے مستضعفین کو لیس ہوکر دشمنوں کی ناک خاک میں مل دینا چاہئے"۔

یوم قدس اسلامی دنیا کے منافق چہروں اور قدس و فلسطین کے وفادار مسلمانوں کی شناخت و پہچان کا دن ہے جو مسلمان ہیں قدس کی آزادی کے لئے عالم اسلام کے دوش بدوش مظاہروں میں شریک ہوکر فلسطینی جانبازوں کی حمایت کا یقین دلاتے ہیں اور منافقین صہیونی قوتوں کے ساتھ مل کر سازشیں رچتے اور اپنے زیر اقتدار مسلمان ملتوں کو یوم قدس کے مظاہروں میں شرکت کی اجازت نہیں دیتے، "بیت المقدس "کئی ہزار سالہ قدیم شہر ہے جو مشرق و مغرب کو ملاتا ہے یہ مسلمانوں کا قبلۂ اول ہے اور اسی میں "مسجد الصخرا" واقع ہے جو ایک مقدس مقام ہے "قبۃ الصخراء" میں حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ آئے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اسی مقام سے معراج کی عظمت عطا کی گئی تھی۔

عالم اسلام فلسطین اور بیت المقدس پر صہیونیوں کے غاصبانہ تسلط کو مظلوم فلسطینیوں کے خلاف سامراجی جارحیت سمجھتا ہے اور قدس کی بازیابی کے لئے ملت فلسطین کا طرفدار ہے گزشتہ ساٹھ ستّر سال کے دوران صہیونیوں نے یہاں برطانیہ اور امریکہ کی سامراجی سازشوں کے تحت اپنے قدم جمائے اور ساحلی شہر "یافا" اور "حیفا" کے قریب تل ابیب کو آباد کیا اور بیت المقدس پر اپنے خونی پنجے گاڑنے شروع کردے اور اس وقت تقریباً اسّی فی صدی علاقوں پر قبضہ کرر کھا ہے اور غزہ کو خاک و خون میں ملاکر وہاں کے بے گناہ بچوں بوڑھوں اور عورتوں بھوک سے تڑپاکر مار رہا ہے اوران کے منصوبہ بند قتل عام، گھروں اور کاشانوں پر فوجی یلغار، قید و بند، جلاوطنی اور مہاجرت کی مانند خوف و وحشت کی فضائیں ایجاد کرکے ایک ملت کو اس کے ابتدائی ترین انسانی حقوق سے محروم کردینا اسرائیل کا سب سے بڑا کارنامہ ہے بن گیا ہے، یہودیوں کے اس شیطانی ظلم کا نشانہ صرف مسلمان ہی نہیں عیسائیوں کو بھی بننا پڑا ہے، ۱۹۴۷ء کے پہلے حملے میں ہی ساٹھ ہزار عیسائیوں کو مہاجرت پر مجبور کیا گیا تھا، یہی نہیں

۱۹۵۰ء میں تمام بین الاقوامی قوانین کو پامال کر کے صہیونیوں نے مغربی بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت اعلان کر کے اقوام متحدہ کی قرارداد کا بھی کھلم کھلا مذاق اڑایا تھا، یہاں کی آبادی کے تناسب کو بدلا گیا، فلسطینیوں کو جلاوطن کر کے یہاں کی سڑکوں اور گلیوں تک کے نام بدل دیئے گئے، حتی مشرقی بیت المقدس کو بھی یورش کا نشانہ بنایا گیا اگرچہ یہاں کے مسلم عوام، تمام ظلم و بربریت کے باوجود دشمنوں کے مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے ہوئے ہیں۔

رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای مد ظلہ انقلاب اسلامی یوم القدس کے بارے میں فرماتے ہیں: برسوں سے کوشش کی جارہی ہے کہ قدس فراموش ہوجائے لیکن عالمی یوم القدس نے اس سازش کو ناکام بنادیا ہے، یوم قدس ایران سے مخصوص نہیں ہے بلکہ عالم اسلام سے متعلق ہے، یوم قدس حضرت امام خمینیؒ کی کبھی نہ فراموش ہونے والی یادگار ہے، یوم قدس مسلمانوں کے اہم ترین اہداف و مقاصد پر تاکید کرنے کا دن ہے، یوم قدس عالم اسلام کے اہم ترین مسئلے پر تاکید کرنے کا دن ہے، یوم قدس مسلمان قوموں کی آزمائش کا دن ہے، یوم قدس ایسی عظیم تحریک ہے جس نے یقیناً سامراج سے مقابلے میں گہرے اثرات چھوڑے ہیں اور چھوڑتی رہے گی، یوم قدس صہیونی ریاست کے نحس چہرے پر زناٹے دار طمانچہ ہے۔[1]

[1]۔ استاد حسین انصاریان کی اطلاعاتی ویب سائٹ.

آٹھواں باب

روزوں کے احکام

✍ ماخوذ از: توضیح المسائل آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی سیستانی (حفظہ اللہ تعالیٰ).

روزوں کے احکام

۱۔ نیت

مسئلہ (۱۵۲۹) انسان کے لئے روزے کی نیت کا دل سے گزارنا مثلاً یہ کہنا کہ: "میں کل روزہ رکھوں گا" ضروری نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنا کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اور اس یقین کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ دیر اذان صبح سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد بھی ایسے کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۵۳۰) انسان ماہ رمضان المبارک کی ہر رات کو اس سے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۱۵۳۳) جو شخص ماہ رمضان المبارک کے روزوں اور اسی طرح واجب روزوں میں جن کے دن معین ہیں روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سو جائے اگر وہ ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد بیدار ہو تو احتیاط کی بنا پر بقیہ روزہ کو قربت مطلقہ کی نیت سے ضروری ہے کہ امساک کرے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ (۱۵۳۵) اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے اور جان بوجھ کر ماہ رمضان کے روزے کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ روزہ جس کی اس نے نیت کی ہے وہ روزہ شمار نہیں ہوگا اور اسی طرح ماہ رمضان کا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا اگر وہ نیت قصد قربت کے منافی ہے بلکہ اگر منافی نہ ہو تب بھی (احتیاط کی بنا پر) وہ روزہ ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ (۱۵۳۶) مثال کے طور پر اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے پہلے روزے کی نیت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ یہ دوسرا یا تیسرا روزہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۱۵۳۷) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہوجائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو(احتیاط واجب کی بنا پر)ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اگر تمام نہ کر سکے تو اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۱۵۳۹) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۱۵۴۱) اگر ماہ رمضان میں بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہوجائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان صبح کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر مستحب روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیا ہو تو اس صورت میں احتیاط مستحب کی بنا پر اس دن کے روزے کو پورا کرے۔

مسئلہ(۱۵۴۲) جو شخص میت کے روزے رکھنے کے لئے اجیر بنا ہو یا اس کے ذمہ کفارے کے روزے ہوں اگر وہ مستحب روزے رکھے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر قضا روزے کسی کے ذمہ ہوں تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر بھول کر مستحب روزہ رکھ لے تو اس صورت میں اگر اسے ظہر سے پہلے یاد آجائے تو اس کا مستحب روزہ کالعدم ہوجاتا ہے اور وہ اپنی نیت قضا روزے کی جانب موڑ سکتا ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد متوجہ ہو تو(احتیاط کی بنا پر)اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۱۵۴۶) اگر کوئی بیمار شخص ماہ رمضان کے کسی دن میں ظہر سے پہلے صحت مند ہوجائے اور اس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو(احتیاط واجب کی بناء پر)نیت کر کے اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے اور اگر ظہر کے بعد صحت مند ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے۔

مسئلہ(۱۵۴۷) جس کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ، اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان المبارک کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا لیکن نیت کرے کہ اگر رمضان ہے

تو رمضان کا روزہ ہے اور اگر رمضان نہیں ہے تو قضا روزہ یا اسی جیسا کوئی اور روزہ ہے تو بعید نہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ قضا روزے وغیرہ کی نیت کرے اور اگر بعد میں پتا چلے کہ ماہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر نیت صرف روزے کی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تب بھی کافی ہے۔

۲۔ وہ چیزیں جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں

مسئلہ (۱۵۵۱) آٹھ چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

۱) کھانا اور پینا۔

۲) جماع کرنا۔

۳) استمناء: یعنی انسان اپنے ساتھ یا کسی دوسرے کے ساتھ جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو۔

۴) اللہ تعالٰی، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے احتیاط واجب کی بناء پر کوئی جھوٹی چیز منسوب کرنا۔

۵) احتیاط واجب کی بناء پر غلیظ غبار حلق تک پہنچانا۔

۶) اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا۔

۷) کسی سیال چیز سے حقنہ (انیما) کرنا۔

۸) عمداً قے کرنا۔

۳۔ وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

مسئلہ (۱۶۲۷) روزہ دار کے لئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱) آنکھ میں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ اس کا مزہ یا بو حلق میں پہنچے

۲) ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث ہو مثلاً فصد کھلوانا اور حمام جانا۔

۳) ناک میں دوا ڈالنا اگر یہ علم نہ ہو کہ حلق تک پہنچے گی اور اگر یہ علم ہو کہ حلق تک پہنچے گی تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

۴) خوشبودار گھاس سونگھنا۔

۵) عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

۶) شیاف استعمال کرنا یعنی کسی خشک چیز سے انیما لینا۔

۷) جو لباس پہن رکھا ہوا سے تر کرنا۔

۸) دانت نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔

۹) تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

۱۰) بلا وجہ پانی یا کوئی اور سیال چیز منہ میں ڈالنا۔

نیز یہ بھی مکروہ ہے کہ منی نکالنے کے قصد کے بغیر انسان اپنی بیوی کا بوسہ لے یا کوئی شہوت انگیز کام کرے۔

۴۔ وہ مقامات جہاں روزہ کی قضا اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے

مسئلہ (۱۶۲۸) اگر کوئی ماہ رمضان کے روزے کو کھانے، پینے، ہم بستری، استمناء یا جنابت پر باقی رہنے کی وجہ سے باطل کرے جب کہ جبر اور ناچاری کی بنا پر نہ ہو بلکہ عمداً اور اختیاراً ایسا کیا ہو تو اس پر قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہو گا اور جو کوئی مذکورہ امور کے علاوہ کسی اور طریقے سے روزہ باطل کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ قضا کے علاوہ کفارہ بھی دے۔

۵۔ روزے کا کفارہ

مسئلہ (۱۶۳۰) ماہ رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے طور پر ضروری ہے کہ انسان ایک غلام آزاد کرے یا ان احکام کے مطابق جو آئندہ مسئلے میں بیان کئے جائیں گے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ہر فقیر کو ایک مد تقریباً "۷۵۰" گرام طعام (یعنی گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے) اور اگر یہ افعال انجام دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو بقدر امکان صدقہ دینا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو توبہ و استغفار کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جس وقت کفارہ دینے کے قابل ہو جائے کفارہ دے۔

مسئلہ (۱۶۳۱) جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اس سے اگلے مہینے کے ایک دن تک مسلسل روزے رکھے اور احتیاط واجب کی بناء پر باقی روزے بھی ضروری ہے کہ پے در پے بجالائے لیکن اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے جسے عرف میں عذر کہا جائے تو وہ اس دن روزہ چھوڑ سکتا ہے اور پھر عذر ختم ہونے کے بعد دوبارہ روزہ جاری رکھے۔

مسئلہ (۱۶۳۲) جو شخص ماہ رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ روزے ایسے وقت نہ رکھے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عید قربان کی طرح کوئی ایسا دن آجائے گا جس کا روزہ رکھنا حرام ہے یا اس میں روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ (۱۶۳۳) جس شخص کو مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں وہ ان کے بیچ میں بغیر عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے تو ضروری ہے کہ دوبارہ از سر نو روزے رکھے۔

مسئلہ (۱۶۳۴) اگر ان دنوں کے درمیان جن میں مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں روزہ دار کو کوئی عذر پیش آجائے مثلاً حیض یا نفاس یا ایسا سفر جسے اختیار کرنے پر وہ مجبور ہو تو عذر

کے دور ہونے کے بعد روزوں کا از سرنو رکھنا اس کے لئے واجب نہیں بلکہ وہ عذر دور ہونے کے بعد باقی ماندہ روزے رکھے۔

مسئلہ (۱۶۳۵) اگر کوئی شخص حرام چیز سے اپنا روزہ باطل کردے خواہ وہ چیز بذات خود حرام ہو جیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو جائے جیسے کہ حلال غذا جس کا کھانا انسان کے لئے بالعموم مضر ہو یا وہ اپنی بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو ایک کفارہ دینا کافی ہے لیکن (احتیاط مستحب) یہ ہے کہ مجموعاً کفارہ دے۔ یعنی اسے چاہئے کہ ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ان میں سے ہر فقیر کو ایک مد گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے اور اگر یہ تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان میں سے جو کفارہ ممکن ہو ادا کرے۔

مسئلہ (۱۶۳۶) اگر روزہ دار جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو کفارہ نہیں ہے مگر احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

مسئلہ (۱۶۳۷) اگر روزہ دار ماہ رمضان کے ایک دن میں کئی مرتبہ کھانا کھانے یا پانی پینے یا جماع یا استمناء کرے تو ان سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ (۱۶۳۸) اگر روزہ دار ماہ رمضان کے ایک دن میں جماع اور استمناء کے علاوہ کئی دفعہ کوئی دوسرا ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور اس کے بعد جائز طریقہ سے جماع کرے تو دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ (۱۶۴۰) اگر روزہ دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آجائے تو اگر وہ اسے جان بوجھ کر نگل لے تو (احتیاط واجب کی بناء پر) اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہو جاتا ہے اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہو مثلاً ڈکار لیتے وقت خون یا ایسی خوراک جو غذا کی تعریف میں نہ آتی ہو اس کے منہ میں آجائے اور وہ اسے جان بوجھ کر نگل لے تو بہتر ہے کہ کفارہ جمع یعنی مجموعاً کفارہ دے۔

مسئلہ(۱۶۴۱) اگر کوئی شخص منت مانے کہ ایک خاص دن روزہ رکھے گا تو اگر وہ اس دن جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کر دے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور اس کا کفارہ احکام نذر میں آئے گا۔

مسئلہ(۱۶۴۲) اگر روزہ دار ایک ایسے شخص کے کہنے پر جو کہے کہ مغرب کا وقت ہو گیا ہے اور جس کے کہنے پر اسے اعتماد نہ ہو روزہ افطار کر لے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا یا شک کرے کہ مغرب کا وقت ہوا ہے یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں اگر اس کی بات پر اعتماد تھا تو صرف قضا لازم ہے۔

مسئلہ(۱۶۴۳) جو شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ باطل کر لے اور اگر وہ ظہر کے بعد سفر کرے یا کفارے سے بچنے کے لئے ظہر سے پہلے سفر کرے تو اس پر سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اگر ظہر سے پہلے اتفاقاً اسے سفر کرنا پڑے تب بھی کفارہ اس پر واجب ہے۔

مسئلہ(۱۶۴۴) اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنا روزہ توڑ دے اور اس کے بعد کوئی عذر پیدا ہو جائے مثلاً حیض یا نفاس یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے خاص طور سے دوا کے ذریعہ حیض یا بیماری میں مبتلا ہو۔

مسئلہ(۱۶۴۵) اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ آج ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے لیکن بعد میں اسے پتا چلے کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۶۴۶) اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آج رمضان کی آخری تاریخ ہے یا شوال کی پہلی تاریخ اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے اور بعد میں پتا چلے کہ پہلی شوال ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۶۴۷) اگر ایک روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی روزہ دار بیوی سے جماع کرے تو اگر اس نے بیوی کو مجبور کیا ہو تو اپنے روزے کا کفارہ اور احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اپنی بیوی

کے روزے کا بھی کفارہ دے اور اگر بیوی جماع پر راضی ہو تو ہر ایک پر ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۶۴۸) اگر کوئی عورت اپنے روزہ دار شوہر کو جماع کرنے پر مجبور کرے تو اس پر شوہر کے روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۴۹) اگر روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرے اور جماع کے دوران عورت بھی جماع پر راضی ہو جائے تو ہر ایک پر ایک کفارہ واجب ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر مرد دو کفارے دے۔

مسئلہ (۱۶۵۰) اگر روزہ دار ماہ رمضان المبارک میں اپنی روزہ دار بیوی سے جو سو رہی ہو جماع کرے تو اس پر ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور عورت کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کفارہ بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۵۱) اگر شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو جماع کے علاوہ کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۵۲) جو آدمی سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے وہ اپنی روزہ دار بیوی کو جماع پر مجبور نہیں کر سکتا لیکن اگر مجبور کرے تب بھی مرد پر کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ (۱۶۵۳) ضروری ہے کہ انسان کفارہ دینے میں کوتاہی نہ کرے لیکن فوری طور پر دینا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ (۱۶۵۴) اگر کسی شخص پر کفارہ واجب ہو اور وہ کئی سال تک ادا نہ کرے تو کفارے میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ (۱۶۵۵) جس شخص کو بطور کفارہ ایک دن ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ضروری ہو اگر ساٹھ فقیر موجود ہوں تو وہ ان کی تعداد کم نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ کفارہ کی مقدار انھیں دے دے۔ مثلاً تیس فقیروں میں سے ہر ایک کو دو مد کھانا کھلائے اور اسی پر اکتفا کرے لیکن وہ فقیر

کے خاندان کے ہر فرد کو اگرچہ وہ چھوٹے ہوں ایک مد کھانا دے دے اور فقیر اپنے خاندان کی وکالت یا بچوں کی سرپرستی کی بنا پر اسے قبول کرلیں اور اگر ساٹھ فقیر نہ ملیں اور مثلاً تیس فقیر ہی ملیں تو وہ ہر ایک فرد کو دو مد کھانا دے سکتا ہے لیکن (احتیاط واجب کی بنا پر) جب طاقت پیدا ہوجائے تو دوسرے تیس فقیروں کو بھی ایک مد کھانا دے دے۔

مسئلہ (۱۶۵۶) جو شخص ماہ رمضان المبارک کے روزے کی قضا کرے اگر وہ ظہر کے بعد جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو فرداً فرداً ایک مد کھانا دے اور اگر نہ دے سکتا ہو تو تین روزے رکھے۔

۶۔ وہ صورتیں جن میں فقط روزے کی قضا واجب ہے

مسئلہ (۱۶۵۷) جو صورتیں بیان ہوچکی ہیں ان کے علاوہ ان چند صورتوں میں انسان پر صرف روزے کی قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے:

۱) ایک شخص ماہ رمضان کی رات میں جنب ہوجائے اور جیسا کہ مسئلہ (۱۶۰۱) میں تفصیل سے بتایا گیا ہے صبح کی اذان تک دوسری نیند سے بیدار نہ ہو۔

۲) روزے کو باطل کرنے والا کام تو نہ کیا ہو لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریا کرے (یعنی لوگوں پر ظاہر کرے کہ روزے سے ہوں) یا روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرے۔ اسی طرح اگر ایسے کام کا ارادہ کرے جو روزہ کو باطل کرتا ہو تو اس تفصیل کے مطابق جو (۱۵۴۹) میں بیان کی گئی ہے عمل کرے۔

۳) ماہ رمضان المبارک میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک یا کئی دن روزے رکھتا رہے۔

۴) ماہ رمضان المبارک میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہوچکی تھی۔

۵) کوئی کہے کہ صبح نہیں ہوئی اورانسان اس کے کہنے کی بنا پر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہوگئی تھی۔

۶) کوئی کہے کہ صبح ہوگئی ہے اورانسان اس کے کہنے پر یقین نہ کرے یا سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے اور خود بھی تحقیق نہ کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی۔

۷) یہ کہ کسی ایسے دوسرے شخص کے کہنے پر افطار کرے کہ جس کی بات اس کے لئے شرعاً حجت ہے یا اس پر اندھی عقیدت کی بناء پر اعتماد کرتے ہوئے کہ اس کی خبر حجت ہے افطار کرلے اور بعد میں پتا چلے کہ ابھی مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔

۸) انسان کو یقین یا اطمینان ہو کہ مغرب ہوگئی ہے اور وہ روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتا چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو اور انسان اس گمان کے تحت روزہ افطار کرلے کہ مغرب ہوگئی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو احتیاط کی بنا پر اس صورت میں قضا واجب ہے۔

۹) انسان پیاس کی وجہ سے کلی کرے یعنی پانی منہ میں گھمائے اور بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے۔ لیکن اگر انسان بھول جائے کہ روزے سے ہے اور پانی گلے سے اتر جائے یا پیاس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں کہ جہاں کلی کرنا مستحب ہے جیسے وضو کرتے وقت کلی کرے اور پانی بے اختیار پیٹ میں چلا جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

۱۰) کوئی شخص مجبوری، اضطرار یا تقیہ کی حالت میں روزہ افطار کرے اگر مجبوری اور تقیہ کی حالت کھانا یا پینا یا جماع ہو اور اسی طرح ان کے علاوہ مقام میں بناء بر

احتیاط واجب یہی حکم ہے تواس پر روزے کی قضا رکھنا لازم ہے لیکن کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ (۱۶۵۸) اگر روزہ دار پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ میں ڈالے اور وہ بے اختیار پیٹ میں چلی جائے یا ناک میں پانی ڈالے اور وہ بے اختیار حلق کے نیچے اتر جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۵۹) روزہ دار کے لئے زیادہ کلّیاں کرنا مکروہ ہے اور اگر کلی کے بعد لعاب دہن نگلنا چاہے تو بہتر ہے کہ پہلے تین دفعہ لعاب کو تھوک دے۔

مسئلہ (۱۶۶۰) اگر کسی شخص کو معلوم ہو یا اسے احتمال ہو کہ کلی کرنے سے بے اختیار یا بھولے سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ کلی نہ کرے اور اگر جانتا ہو کہ بھول جانے کی وجہ سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تب بھی (احتیاط واجب کی بنا پر) یہی حکم ہے اگر اس حالت میں کلی کر لیا اور پانی نیچے نہیں گیا تو (احتیاط واجب کی بناء پر) قضا لازم ہے۔

مسئلہ (۱۶۶۱) اگر کسی شخص کو ماہ رمضان المبارک میں تحقیق کرنے کے بعد معلوم نہ ہو کہ صبح ہو گئی ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی تو اس کے لئے روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۱۶۶۲) اگر کسی شخص کو شک ہو کہ مغرب ہو گئی ہے یا نہیں تو وہ روزہ افطار نہیں کر سکتا لیکن اگر اسے شک ہو کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں تو وہ تحقیق کرنے سے پہلے ایسا کام کر سکتا ہے جو روزے کو باطل کرتا ہو۔

۷۔ وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں

مسئلہ (۱۶۹۴) جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے شدید تکلیف کا باعث ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام (یعنی گندم یا جو یا روٹی یا ان سے ملتی جلتی کوئی چیز) فقیر کو دے۔

مسئلہ (۱۶۹۵) جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے ماہ رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اگر وہ رمضان المبارک کے بعد روزے رکھنے کے قابل ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ (۱۶۹۶) اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہو یا پیاس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور اگر اس کے بعد روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو قضا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۹۷) جس عورت کا وضع حمل کا وقت قریب ہو، اس کا روزہ رکھنا خود اس کے لئے یا اس کے ہونے والے بچے کے لئے مضر ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور ضروری ہے کہ دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ (۱۶۹۸) جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو (خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ اور خواہ بچے کو مفت دودھ پلا رہی ہو اگر اس کا روزہ رکھنا خود اس کے یا دودھ پینے والے بچے کے لئے مضر ہو) تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔ لیکن (احتیاط واجب کی بنا پر) یہ حکم صرف اس صورت میں ہے جب کہ بچے کو دودھ پلانے کا انحصار اسی پر ہو لیکن اگر بچے کو دودھ پلانے کا کوئی اور طریقہ ہو (مثلاً کچھ عورتیں مل کر بچے کو دودھ پلائیں یا دودھ پلانے کے لئے شیشی وغیرہ سے مدد لی جائے) تو ایسی صورت میں اس حکم کے ثابت ہونے میں اشکال ہے۔

نواں باب

قرآنی سورے، مخصوص دعائیں اور زیارات

- سورۂ روم.
- سورۂ دخان.
- سورۂ عنکبوت.
- سورۂ یٰس.
- دعائے ابوحمزہ ثمالی.
- دعائے جوشن کبیر.
- دعائے افتتاح.
- دعائے مجیر.
- دعائے ندبہ.
- مناجات امیرالمومنینؑ.
- زیارت وارثہ.
- زیارت علی ابن الحسینؑ.
- زیارت سائرالشہداءؑ.
- زیارت ابوالفضل العباسؑ.

۱۔ ماہ رمضان میں پڑھے جانے والے اہم سورے

۱۔ سورہ روم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الم (۱) غُلِبَتِ الرُّومُ (۲) فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
سَيَغْلِبُونَ (۳) فِي بِضْعِ سِنِينَ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ
الْمُؤْمِنُونَ (۴) بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۵) وَعْدَ اللّٰهِ
لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۶) يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ (۷) أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُسَمًّى وَإِنَّ
كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ (۸) أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا
الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۹) ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ
أَسَاءُوا السُّوأَى أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ (۱۰) اللّٰهُ يَبْدَأُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۱۱) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ
الْمُجْرِمُونَ (۱۲) وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ
كَافِرِينَ (۱۳) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ (۱۴) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ (۱۵) وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ (۱۶) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ
تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (۱۷) وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا

وَحِينَ تُظْهِرُونَ (١٨) يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ (١٩) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ (٢٠) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ (٢١) وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ
وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ (٢٢) وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (٢٣) وَمِنْ
آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (٢٤) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ (٢٥)
وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ (٢٦) وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٢٧) ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ
كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (٢٨) بَلِ اتَّبَعَ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ
نَاصِرِينَ (٢٩) فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (٣٠)
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٣١) مِنَ
الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (٣٢) وَإِذَا
مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا

فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (۳۳) لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ (۳۴) أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ
(۳۵) وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ (۳۶) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۳۷) فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ (۳۸) وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ
اللهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ (۳۹) اللهُ
الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ
مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۴۰) ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۴۱) قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ (۴۲) فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ
قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (۴۳) مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ
كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ (۴۴) لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (۴۵) وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ
الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا
مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۴۶) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ
قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (۴۷) اللهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي
السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا

أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (۴۸) وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ
أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ (۴۹) فَانْظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَةِ اللهِ كَيْفَ يُحْيِي
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۵۰) وَلَئِنْ
أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ (۵۱) فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ (۵۲) وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ
عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ (۵۳) اللهُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ
ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ (۵۴) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ (۵۵) وَقَالَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ
فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۵۶) فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ
ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (۵۷) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا
الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا
مُبْطِلُونَ (۵۸) كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۵۹) فَاصْبِرْ إِنَّ
وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ (۶۰)

۲۔ سورہ دخان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ (۱) وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ (۲) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ
(۳) فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (۴) أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (۵) رَحْمَةً
مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶) رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ (۷) لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ
الْأَوَّلِينَ (۸) بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ (۹) فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
مُّبِينٍ (۱۰) يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۱) رَّبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا
مُؤْمِنُونَ (۱۲) أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ (۱۳) ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ
وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ (۱۴) إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ (۱۵)
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ (۱۶) وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ
فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ (۱۷) أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ (۱۸) وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللهِ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (۱۹) وَإِنِّي عُذْتُ
بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِي (۲۰) وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِي (۲۱) فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ
هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ (۲۲) فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ (۲۳) وَاتْرُكِ
الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ (۲۴) كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۲۵)
وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (۲۶) وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ (۲۷) كَذَٰلِكَ
وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ (۲۸) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا
مُنظَرِينَ (۲۹) وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ (۳۰) مِن فِرْعَوْنَ
إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ (۳۱) وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ

(۳۲) وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ (۳۳) إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ (۳۴)
إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ (۳۵) فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ (۳۶) أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ
كَانُوا مُجْرِمِينَ (۳۷) وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ
(۳۸) مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۳۹) إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ (۴۰) يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ
(۴۱) إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۴۲) إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ (۴۳) طَعَامُ
الْأَثِيمِ (۴۴) كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ (۴۵) كَغَلْيِ الْحَمِيمِ (۴۶) خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ
إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ (۴۷) ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ (۴۸) ذُقْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (۴۹) إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ (۵۰) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
مَقَامٍ أَمِينٍ (۵۱) فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۵۲) يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
مُتَقَابِلِينَ (۵۳) كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ (۵۴) يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
آمِنِينَ (۵۵) لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ
الْجَحِيمِ (۵۶) فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۵۷) فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ
بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۵۸) فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ (۵۹)

۲۹۔ سورۂ عنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الم (۱) أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (۲)
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْكَاذِبِينَ (۳) أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا
يَحْكُمُونَ (۴) مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(۵) وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (۶) وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ
الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (۷) وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ
لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۸) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي
الصَّالِحِينَ (۹) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ
النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ
اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ (۱۰) وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْمُنَافِقِينَ (۱۱) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ
خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (۱۲)
وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا
يَفْتَرُونَ (۱۳) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا
خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ (۱۴) فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ
السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ (۱۵) وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۶) إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

اللهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ
رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۱۷) وَإِنْ
تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ
(۱۸) أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ (۱۹)
قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ
الْآخِرَةَ إِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲۰) يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ وَإِلَيْهِ
تُقْلَبُونَ (۲۱) وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ
اللهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (۲۲) وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ وَلِقَائِهِ أُولٰئِكَ يَئِسُوا
مِنْ رَحْمَتِي وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۲۳) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا
اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۲۴)
وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ
النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (۲۵) فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ
هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲۶) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ
النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ
(۲۷) وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ
مِنَ الْعَالَمِينَ (۲۸) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي
نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللهِ إِنْ
كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۲۹) قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (۳۰) وَلَمَّا
جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ
أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ (۳۱) قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا

لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ (۳۲) وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا
لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ
وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ (۳۳) إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ
الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (۳۴) وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً
لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۳۵) وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ
وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۳۶) فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (۳۷) وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَدْ
تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ (۳۸) وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ
مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ (۳۹) فَكُلًّا أَخَذْنَا
بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ
مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۴۰) مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ
الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ (۴۱) إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
(۴۲) وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ (۴۳) خَلَقَ اللهُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ (۴۴) اتْلُ مَا أُوحِيَ
إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (۴۵) وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا
وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (۴۶) وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا

إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَنْ
يُؤْمِنُ بِهِ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ (۴۷) وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ
كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (۴۸) بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي
صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ (۴۹) وَقَالُوا
لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ
(۵۰) أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً
وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۵۱) قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْخَاسِرُونَ (۵۲) وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُسَمًّى لَجَاءَهُمُ الْعَذَابُ
وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (۵۳) يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ (۵۴) يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ
أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۵۵) يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ
أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (۵۶) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا
تُرْجَعُونَ (۵۷) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (۵۸) الَّذِينَ
صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۵۹) وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا
وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶۰) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (۶۱) اللَّهُ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۶۲) وَلَئِنْ
سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (۶۳) وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ

وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (٦٤) فَإِذَا رَكِبُوا فِي
الْفُلْكِ دَعَوُا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ
(٦٥) لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (٦٦) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا
جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ
وَبِنِعْمَةِ اللهِ يَكْفُرُونَ (٦٧) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ (٦٨) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (٦٩)

۴۔ سورہ یٰسین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

يس (۱) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (۲) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۳) عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ (۴) تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۵) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ
غَافِلُونَ (۶) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۷) إِنَّا جَعَلْنَا فِي
أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ (۸) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (۹) وَسَوَاءٌ
عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۱۰) إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ (۱۱) إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي
الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (۱۲)
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (۱۳) إِذْ أَرْسَلْنَا
إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ (۱۴)
قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا
تَكْذِبُونَ (۱۵) قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ (۱۶) وَمَا عَلَيْنَا
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (۱۷) قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۸) قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ
أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ (۱۹) وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ
اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (۲۰) اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ (۲۱) وَمَا

لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۲۲) أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ (۲۳) إِنِّي إِذًا لَفِي
ضَلَالٍ مُبِينٍ (۲۴) إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ (۲۵) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ
يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (۲۶) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (۲۷) وَمَا
أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ (۲۸) إِنْ
كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ (۲۹) يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا
يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۳۰) أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا
قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ (۳۱) وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا
مُحْضَرُونَ (۳۲) وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَأْكُلُونَ (۳۳) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ
(۳۴) لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (۳۵) سُبْحَانَ الَّذِي
خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (۳۶)
وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (۳۷) وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (۳۸) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ
عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (۳۹) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (۴۰) وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۴۱) وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (۴۲)
وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ (۴۳) إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا
إِلَىٰ حِينٍ (۴۴) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ (۴۵) وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ
(۴۶) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۴۷) وَيَقُولُونَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۴۸) مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ (۴۹) فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلٰى أَهْلِهِمْ
يَرْجِعُونَ (۵۰) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ (۵۱)
قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ
(۵۲) إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ (۵۳) فَالْيَوْمَ
لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۵۴) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ (۵۵) هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ
مُتَّكِئُونَ (۵۶) لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ (۵۷) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ
رَحِيمٍ (۵۸) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (۵۹) أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي
آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۶۰) وَأَنِ اعْبُدُونِي هٰذَا
صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۶۱) وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا
تَعْقِلُونَ (۶۲) هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (۶۳) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (۶۴) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ
أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۶۵) وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
الصِّرَاطَ فَأَنّٰى يُبْصِرُونَ (۶۶) وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا
اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ (۶۷) وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ
أَفَلَا يَعْقِلُونَ (۶۸) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ
مُبِينٌ (۶۹) لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (۷۰) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا
خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (۷۱) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ
فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (۷۲) وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

أَفَلَا يَشْكُرُونَ (۷۳) وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ (۷۴)
لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ (۷۵) فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا
نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (۷۶) أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ
فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (۷۷) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِیَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِ
الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (۷۸) قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِی أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيمٌ (۷۹) الَّذِی جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ
تُوقِدُونَ (۸۰) أَوَلَيْسَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ
مِثْلَهُم بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ (۸۱) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ
كُن فَيَكُونُ (۸۲) فَسُبْحَانَ الَّذِی بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۸۳).

۲۔ ماہ رمضان میں پڑھے جانے والی اہم دعائیں

۱۔ دعائے ابو حمزہ ثمالی

شیخ نے مصباح میں ابو حمزہ ثمالی کی روایت نقل کی ہے کہ امام زین العابدینؑ رمضان المبارک کی راتیں نماز میں گزارتے اور سحری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"إِلٰهِي لَا تُؤَدِّبْنِي بِعُقُوبَتِكَ وَلَا تَمْكُرْ بِي فِي حِيلَتِكَ مِنْ أَيْنَ لِيَ الْخَيْرُ يَا رَبِّ
وَلَا يُوجَدُ إِلَّا مِنْ عِنْدِكَ وَمِنْ أَيْنَ لِيَ النَّجَاةُ وَلَا تُسْتَطَاعُ إِلَّا بِكَ لَا الَّذِي
أَحْسَنَ اسْتَغْنَى عَنْ عَوْنِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا الَّذِي أَسَاءَ وَاجْتَرَأَ عَلَيْكَ وَلَمْ
يُرْضِكَ خَرَجَ عَنْ قُدْرَتِكَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ حَتّٰى يَنْقَطِعَ النَّفَسُ بِكَ
عَرَفْتُكَ وَأَنْتَ دَلَلْتَنِي عَلَيْكَ وَدَعَوْتَنِي إِلَيْكَ وَلَوْ لَا أَنْتَ لَمْ أَدْرِ مَا أَنْتَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَدْعُوهُ فَيُجِيبُنِي وَإِنْ كُنْتُ بَطِيئاً حِينَ يَدْعُونِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي أَسْأَلُهُ فَيُعْطِينِي وَإِنْ كُنْتُ بَخِيلاً حِينَ يَسْتَقْرِضُنِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
أُنَادِيهِ كُلَّمَا شِئْتُ لِحَاجَتِي وَأَخْلُو بِهِ حَيْثُ شِئْتُ لِسِرِّي بِغَيْرِ شَفِيعٍ
فَيَقْضِي لِي حَاجَتِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَدْعُوهُ وَلَا أَدْعُو غَيْرَهُ وَلَوْ دَعَوْتُ غَيْرَهُ
لَمْ يَسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَرْجُوهُ وَلَا أَرْجُو غَيْرَهُ وَلَوْ رَجَوْتُ
غَيْرَهُ لَأَخْلَفَ رَجَائِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَكَلَنِي إِلَيْهِ فَأَكْرَمَنِي وَلَمْ يَكِلْنِي إِلَى
النَّاسِ فَيُهِينُونِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَحَبَّبَ إِلَيَّ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
يَحْلُمُ عَنِّي حَتّٰى كَأَنِّي لَا ذَنْبَ لِي فَرَبِّي أَحْمَدُ شَيْءٍ عِنْدِي وَأَحَقُّ بِحَمْدِي اللّٰهُمَّ

إِنِّي أَجِدُ سُبُلَ الْمَطَالِبِ إِلَيْكَ مُشْرَعَةً وَ مَنَاهِلَ الرَّجَاءِ إِلَيْكَ مُتْرَعَةً وَ الِاسْتِعَانَةَ بِفَضْلِكَ لِمَنْ أَمَّلَكَ مُبَاحَةً وَ أَبْوَابَ الدُّعَاءِ إِلَيْكَ لِلصَّارِخِينَ مَفْتُوحَةً وَ أَعْلَمُ أَنَّكَ لِلرَّاجِينَ [لِلرَّاجِي] بِمَوْضِعِ إِجَابَةٍ وَ لِلْمَلْهُوفِينَ [لِلْمَلْهُوفِ] بِمَرْصَدِ إِغَاثَةٍ وَ أَنَّ فِي اللَّهْفِ إِلَى جُودِكَ وَ الرِّضَا، بِقَضَائِكَ عِوَضاً مِنْ مَنْعِ الْبَاخِلِينَ وَ مَنْدُوحَةً عَمَّا فِي أَيْدِي الْمُسْتَأْثِرِينَ وَ أَنَّ الرَّاحِلَ إِلَيْكَ قَرِيبُ الْمَسَافَةِ وَ أَنَّكَ لَا تَحْتَجِبُ عَنْ خَلْقِكَ إِلَّا [وَ لَكِنْ] أَنْ تَحْجُبَهُمُ الْأَعْمَالُ السَّيِّئَةُ دُونَكَ [الْآمَالُ دُونَكَ] وَ قَدْ قَصَدْتُ إِلَيْكَ بِطَلِبَتِي وَ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَ جَعَلْتُ بِكَ اسْتِغَاثَتِي [اسْتِعَانَتِي] وَ بِدُعَائِكَ تَوَسُّلِي مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ لِاسْتِمَاعِكَ مِنِّي وَ لَا اسْتِيجَابٍ لِعَفْوِكَ عَنِّي بَلْ لِثِقَتِي بِكَرَمِكَ وَ سُكُونِي إِلَى صِدْقِ وَعْدِكَ وَ لَجَئِي إِلَى الْإِيمَانِ بِتَوْحِيدِكَ وَ يَقِينِي [وَ ثِقَتِي] بِمَعْرِفَتِكَ مِنِّي أَنْ لَا رَبَّ لِي غَيْرُكَ وَ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْقَائِلُ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ وَعْدُكَ صِدْقٌ وَ سْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً وَ لَيْسَ مِنْ صِفَاتِكَ يَا سَيِّدِي أَنْ تَأْمُرَ بِالسُّؤَالِ وَ تَمْنَعَ الْعَطِيَّةَ وَ أَنْتَ الْمَنَّانُ بِالْعَطَايَا [بِالْعَطِيَّاتِ] عَلَى أَهْلِ مَمْلَكَتِكَ وَ الْعَائِدُ عَلَيْهِمْ بِتَحَنُّنِ رَأْفَتِكَ إِلَهِي رَبَّيْتَنِي فِي نِعَمِكَ وَ إِحْسَانِكَ صَغِيراً وَ نَوَّهْتَ بِاسْمِي كَبِيراً فَيَا مَنْ رَبَّانِي فِي الدُّنْيَا بِإِحْسَانِهِ وَ تَفَضُّلِهِ [وَ بِفَضْلِهِ] وَ نِعَمِهِ وَ أَشَارَ لِي فِي الْآخِرَةِ إِلَى عَفْوِهِ وَ كَرَمِهِ مَعْرِفَتِي يَا مَوْلَايَ دَلَّتْنِي [دَلِيلِي] عَلَيْكَ وَ حُبِّي لَكَ شَفِيعِي إِلَيْكَ وَ أَنَا وَاثِقٌ مِنْ دَلِيلِي بِدَلَالَتِكَ وَ سَاكِنٌ مِنْ شَفِيعِي إِلَى شَفَاعَتِكَ أَدْعُوكَ يَا سَيِّدِي بِلِسَانٍ قَدْ أَخْرَسَهُ ذَنْبُهُ رَبِّ أُنَاجِيكَ بِقَلْبٍ قَدْ أَوْبَقَهُ جُرْمُهُ أَدْعُوكَ يَا رَبِّ رَاهِباً رَاغِباً رَاجِياً خَائِفاً إِذَا رَأَيْتُ مَوْلَايَ ذُنُوبِي فَزِعْتُ وَ إِذَا رَأَيْتُ كَرَمَكَ

[عَفْوَكَ] طَمِعْتُ فَإِنْ عَفَوْتَ [غَفَرْتَ] فَخَيْرُ رَاحِمٍ وَإِنْ عَذَّبْتَ فَغَيْرُ ظَالِمٍ حُجَّتِي
يَا اللهُ فِي جُرْأَتِي عَلَى مَسْأَلَتِكَ مَعَ إِتْيَانِي مَا تَكْرَهُ جُودُكَ وَ كَرَمُكَ وَ عُدَّتِي فِي
شِدَّتِي مَعَ قِلَّةِ حَيَائِي رَأْفَتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَقَدْ رَجَوْتُ أَلَّا تَخِيبَ بَيْنَ ذَيْنِ وَذَيْنِ
مُنْيَتِي [أُمْنِيَّتِي] فَحَقِّقْ [فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ حَقِّقْ] رَجَائِي وَ اسْمَعْ
دُعَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَ أَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ عَظُمَ يَا سَيِّدِي أَمَلِي وَ
سَاءَ عَمَلِي فَأَعْطِنِي مِنْ عَفْوِكَ بِمِقْدَارِ أَمَلِي وَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِسُوءِ [بِأَسْوَءِ]
عَمَلِي فَإِنَّ كَرَمَكَ يَجِلُّ عَنْ مُجَازَاتِ الْمُذْنِبِينَ وَ حِلْمَكَ يَكْبُرُ عَنْ مُكَافَاةِ
الْمُقَصِّرِينَ وَ أَنَا يَا سَيِّدِي عَائِذٌ بِفَضْلِكَ هَارِبٌ مِنْكَ إِلَيْكَ مُتَنَجِّزٌ مَا
وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ أَحْسَنَ بِكَ ظَنّاً وَ مَا أَنَا يَا رَبِّ وَ مَا خَطَرِي هَبْنِي
بِفَضْلِكَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ أَيْ رَبِّ جَلِّلْنِي بِسَتْرِكَ [سَتْرَكَ] وَ اعْفُ عَنِّي
تَوْبِيخِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ فَلَوِ اطَّلَعَ الْيَوْمَ عَلَى ذَنْبِي غَيْرُكَ مَا فَعَلْتُهُ وَلَوْ خِفْتُ
تَعْجِيلَ الْعُقُوبَةِ لَاجْتَنَبْتُهُ لَا لِأَنَّكَ أَهْوَنُ النَّاظِرِينَ إِلَيَّ وَ أَخَفُّ الْمُطَّلِعِينَ
عَلَيَّ، بَلْ لِأَنَّكَ يَا رَبِّ خَيْرُ السَّاتِرِينَ وَ أَحْلَمُ الْأَحْلَمِينَ [وَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ]
وَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ سَتَّارُ الْعُيُوبِ غَفَّارُ الذُّنُوبِ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، تَسْتُرُ
الذَّنْبَ بِكَرَمِكَ وَ تُؤَخِّرُ الْعُقُوبَةَ بِحِلْمِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَ
عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ وَ يَحْمِلُنِي وَ يُجَرِّئُنِي عَلَى مَعْصِيَتِكَ حِلْمُكَ عَنِّي وَ
يَدْعُونِي إِلَى قِلَّةِ الْحَيَاءِ سَتْرُكَ عَلَيَّ وَ يُسْرِعُنِي إِلَى التَّوَثُّبِ عَلَى مَحَارِمِكَ
مَعْرِفَتِي بِسَعَةِ رَحْمَتِكَ وَ عَظِيمِ عَفْوِكَ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَيُّ يَا غَافِرَ
الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مَوْصُوفاً بِالْإِحْسَانِ [يَا قَدِيمَ
الْإِحْسَانِ] أَيْنَ سَتْرُكَ الْجَمِيلُ أَيْنَ عَفْوُكَ الْجَلِيلُ [يَا جَلِيلُ] أَيْنَ فَرَجُكَ
الْقَرِيبُ أَيْنَ غِيَاثُكَ السَّرِيعُ أَيْنَ رَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ أَيْنَ عَطَايَاكَ الْفَاضِلَةُ

أَيْنَ مَوَاهِبُكَ الْهَنِيئَةُ أَيْنَ صَنَائِعُكَ السَّنِيَّةُ أَيْنَ فَضْلُكَ الْعَظِيمُ أَيْنَ
مَنُّكَ الْجَسِيمُ أَيْنَ إِحْسَانُكَ الْقَدِيمُ أَيْنَ كَرَمُكَ يَا كَرِيمُ بِكَ [بِهِ] وَبِمُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ ع فَاسْتَنْقِذْنِي وَبِرَحْمَتِكَ [وَبِهِ وَبِهِمْ] فَخَلِّصْنِي يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا
مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ [يَا مُتَفَضِّلُ] لَسْنَا نَتَّكِلُ فِي النَّجَاةِ مِنْ عِقَابِكَ عَلَى أَعْمَالِنَا
بَلْ بِفَضْلِكَ عَلَيْنَا لِأَنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ تُبْدِئُ [تَبْتَدِئُ]
بِالْإِحْسَانِ نِعَماً وَ تَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ كَرَماً فَمَا نَدْرِي مَا نَشْكُرُ أَ جَمِيلَ مَا
تَنْشُرُ أَمْ قَبِيحَ مَا تَسْتُرُ أَمْ عَظِيمَ مَا أَبْلَيْتَ وَ أَوْلَيْتَ أَمْ كَثِيرَ مَا مِنْهُ
نَجَّيْتَ وَعَافَيْتَ يَا حَبِيبَ مَنْ تَحَبَّبَ إِلَيْكَ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِ مَنْ لَاذَ بِكَ وَانْقَطَعَ
إِلَيْكَ أَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ نَحْنُ الْمُسِيئُونَ فَتَجَاوَزْ يَا رَبِّ عَنْ قَبِيحِ مَا عِنْدَنَا
بِجَمِيلِ مَا عِنْدَكَ وَأَيُّ [فَأَيُّ] جَهْلٍ يَا رَبِّ لَا يَسَعُهُ جُودُكَ وَأَيُّ [أَوْ أَيُّ] زَمَانٍ
أَطْوَلُ مِنْ أَنَاتِكَ وَ مَا قَدْرُ أَعْمَالِنَا فِي جَنْبِ نِعَمِكَ وَ كَيْفَ نَسْتَكْثِرُ أَعْمَالًا
[تُسْتَكْثَرُ أَعْمَالٌ] يُقَابَلُ بِهَا كَرَمُكَ بَلْ كَيْفَ يَضِيقُ عَلَى الْمُذْنِبِينَ مَا
وَسِعَهُمْ [وَصَفْتَهُ] مِنْ رَحْمَتِكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ فَوَ
عِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي لَوِ انْتَهَرْتَنِي مَا بَرِحْتُ عَنْ [مِنْ] بَابِكَ وَ لَا كَفَفْتُ عَنْ
تَمَلُّقِكَ لِمَا انْتَهَى إِلَيَّ يَا سَيِّدِي مِنَ الْمَعْرِفَةِ بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ وَأَنْتَ الْفَاعِلُ
لِمَا تَشَاءُ تُعَذِّبُ مَنْ تَشَاءُ بِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ وَ تَرْحَمُ مَنْ تَشَاءُ بِمَا تَشَاءُ
كَيْفَ تَشَاءُ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ فِعْلِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِي مُلْكِكَ وَلَا تُشَارَكُ فِي أَمْرِكَ
وَلَا تُضَادُّ فِي حُكْمِكَ وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَيْكَ أَحَدٌ فِي تَدْبِيرِكَ لَكَ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ
تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [تَبَارَكْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ] أَنْتَ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
وَ رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا رَبِّ هَذَا مَقَامُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَ اسْتَجَارَ بِكَرَمِكَ وَ أَلِفَ
إِحْسَانَكَ وَنِعَمَكَ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الَّذِي لَا يَضِيقُ عَفْوُكَ وَلَا يَنْقُصُ فَضْلُكَ وَ

لَا تَقِلُّ رَحْمَتُكَ وَ قَدْ تَوَثَّقْنَا مِنْكَ بِالصَّفْحِ الْقَدِيمِ وَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَ
الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ أَفَتَرَاكَ يَا رَبِّ تُخْلِفُ ظُنُونَنَا أَوْ تُخَيِّبُ آمَالَنَا كَلَّا يَا كَرِيمُ
فَلَيْسَ [لَيْسَ] هَذَا ظَنُّنَا بِكَ وَ لَا هَذَا طَمَعُنَا فِيكَ يَا رَبِّ إِنَّ لَنَا فِيكَ أَمَلًا
طَوِيلًا كَثِيراً [كَبِيراً] إِنَّ لَنَا فِيكَ [بِكَ] رَجَاءً عَظِيماً عَصَيْنَاكَ وَ نَحْنُ نَرْجُو
أَنْ تَسْتُرَ عَلَيْنَا وَ دَعَوْنَاكَ وَ نَحْنُ نَرْجُو أَنْ تَسْتَجِيبَ لَنَا فَحَقِّقْ رَجَائَنَا يَا
مَوْلَانَا فَقَدْ عَلِمْنَا مَا نَسْتَوْجِبُ بِأَعْمَالِنَا وَ لَكِنْ عِلْمُكَ فِينَا وَ عِلْمُنَا بِأَنَّكَ
لَا تَصْرِفُنَا عَنْكَ حَثَّنَا عَلَى الرَّغْبَةِ إِلَيْكَ وَ إِنْ كُنَّا غَيْرَ مُسْتَوْجِبِينَ
لِرَحْمَتِكَ فَأَنْتَ أَهْلٌ أَنْ تَجُودَ عَلَيْنَا وَ عَلَى الْمُذْنِبِينَ بِفَضْلِ سَعَتِكَ فَامْنُنْ
عَلَيْنَا بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَ جُدْ عَلَيْنَا فَإِنَّا مُحْتَاجُونَ إِلَى نَيْلِكَ يَا غَفَّارُ بِنُورِكَ
اهْتَدَيْنَا وَ بِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَ بِنِعْمَتِكَ [وَ فِي نِعَمِكَ] أَصْبَحْنَا وَ أَمْسَيْنَا
ذُنُوبُنَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ مِنْهَا وَ نَتُوبُ إِلَيْكَ تَتَحَبَّبُ إِلَيْنَا
بِالنِّعَمِ وَ نُعَارِضُكَ بِالذُّنُوبِ خَيْرُكَ إِلَيْنَا نَازِلٌ وَ شَرُّنَا إِلَيْكَ صَاعِدٌ وَ لَمْ
يَزَلْ وَ لَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيمٌ يَأْتِيكَ عَنَّا [فِي كُلِّ يَوْمٍ] بِعَمَلٍ قَبِيحٍ فَلَا يَمْنَعُكَ
مَا يَأْتِي مِنَّا مِنْ ذَلِكَ مِنْ أَنْ تَحُوطَنَا بِنِعْمَتِكَ [بِنِعَمِكَ] وَ تَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا
بِآلَائِكَ فَسُبْحَانَكَ مَا أَحْلَمَكَ وَ أَعْظَمَكَ وَ أَكْرَمَكَ مُبْدِئاً وَ مُعِيداً
تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ كَرُمَ صَنَائِعُكَ وَ فَعَالُكَ [وَ أَكْرَمَ
صَنَائِعَكَ وَ فَعَالَكَ] أَنْتَ يَا إِلَهِي أَوْسَعُ فَضْلًا وَ أَعْظَمُ حِلْماً مِنْ أَنْ تُقَايِسَنِي
بِعَمَلِي [بِفِعْلِي] وَ خَطِيئَتِي فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ سَيِّدِي سَيِّدِي سَيِّدِي
اللَّهُمَّ اشْغَلْنَا بِذِكْرِكَ وَ أَعِذْنَا مِنْ سَخَطِكَ وَ أَجِرْنَا مِنْ عِقَابِكَ [عَذَابِكَ] وَ
ارْزُقْنَا مِنْ مَوَاهِبِكَ وَ أَنْعِمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَ ارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ وَ زِيَارَةَ
قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ وَ رَحْمَتُكَ وَ مَغْفِرَتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ وَ رِضْوَانُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَى

أَهْلِ بَيْتِهِ إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبٌ وَ ارْزُقْنَا [طَاعَتَكَ] عَمَلًا بِطَاعَتِكَ وَ تَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِكَ وَ سُنَّةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً وَ اجْزِهِمَا بِالْإِحْسَانِ إِحْسَاناً وَ بِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَاناً اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْأَمْوَاتِ وَ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا ذَكَرِنَا وَ أُنْثَانَا صَغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَا حُرِّنَا وَ مَمْلُوكِنَا كَذَبَ الْعَادِلُونَ بِاللهِ وَ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً وَ خَسِرُوا خُسْرَاناً مُبِيناً اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اخْتِمْ لِي بِخَيْرٍ وَ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ دُنْيَايَ وَ آخِرَتِي وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي وَ اجْعَلْ عَافِيَتَكَ عَلَيَّ مِنْكَ [جُنَّةً] وَاقِيَةً بَاقِيَةً وَ لَا تَسْلُبْنِي صَالِحَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالًا طَيِّباً اللَّهُمَّ [وَ] احْرُسْنِي بِحَرَاسَتِكَ وَ احْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَ اكْلَأْنِي بِكَلَاءَتِكَ وَ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي [عَامِنَا] هَذَا وَ فِي كُلِّ عَامٍ [مَا أَبْقَيْتَنَا] وَ [ارْزُقْنِي] زِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ لَا تُخْلِنِي يَا رَبِّ مِنْ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ الشَّرِيفَةِ وَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيمَةِ اللَّهُمَّ [وَ] تُبْ عَلَيَّ حَتَّى لَا أَعْصِيَكَ وَ أَلْهِمْنِي الْخَيْرَ وَ الْعَمَلَ بِهِ وَ خَشْيَتَكَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ [أَبَداً] مَا أَبْقَيْتَنِي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ [اللَّهُمَّ إِنِّي] مَا لِي كُلَّمَا قُلْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ وَ تَعَبَّأْتُ وَ قُمْتُ لِلصَّلَاةِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ نَاجَيْتُكَ أَلْقَيْتَ عَلَيَّ نُعَاساً إِذَا أَنَا صَلَّيْتُ وَ سَلَبْتَنِي مُنَاجَاتِكَ إِذَا أَنَا نَاجَيْتُكَ مَا لِي كُلَّمَا قُلْتُ قَدْ صَلُحَتْ سَرِيرَتِي وَ قَرُبَ مِنْ مَجَالِسِ التَّوَّابِينَ مَجْلِسِي عَرَضَتْ لِي بَلِيَّةٌ أَزَالَتْ قَدَمِي [قَدَمَيَّ] وَ حَالَتْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خِدْمَتِكَ سَيِّدِي لَعَلَّكَ عَنْ بَابِكَ طَرَدْتَنِي وَ عَنْ خِدْمَتِكَ

نَحَّيْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ رَأَيْتَنِي مُسْتَخِفًّا بِحَقِّكَ فَأَقْصَيْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ رَأَيْتَنِي مُعْرِضًا عَنْكَ فَقَلَيْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ وَجَدْتَنِي فِي مَقَامِ الْكَاذِبِينَ [الْكَذَّابِينَ] فَرَفَضْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ رَأَيْتَنِي غَيْرَ شَاكِرٍ لِنَعْمَائِكَ فَحَرَمْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ فَقَدْتَنِي مِنْ مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ فَخَذَلْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ رَأَيْتَنِي فِي الْغَافِلِينَ فَمِنْ رَحْمَتِكَ آيَسْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ رَأَيْتَنِي آلِفَ مَجَالِسِ الْبَطَّالِينَ فَبَيْنِي وَبَيْنَهُمْ خَلَّيْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ لَمْ تُحِبَّ أَنْ تَسْمَعَ دُعَائِي فَبَاعَدْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ بِجُرْمِي [بِجُرْأَتِي] وَ جَرِيرَتِي كَافَيْتَنِي أَوْ لَعَلَّكَ بِقِلَّةِ حَيَائِي مِنْكَ جَازَيْتَنِي فَإِنْ عَفَوْتَ يَا رَبِّ فَطَالَ مَا عَفَوْتَ عَنِ الْمُذْنِبِينَ قَبْلِي لِأَنَّ كَرَمَكَ أَيْ رَبِّ يَجِلُّ عَنْ مُجَازَاتِ الْمُذْنِبِينَ وَ حِلْمَكَ يَكْبُرُ عَنْ مُكَافَاةِ الْمُقَصِّرِينَ وَ أَنَا عَائِذٌ بِفَضْلِكَ هَارِبٌ مِنْكَ إِلَيْكَ مُتَنَجِّزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ أَحْسَنَ بِكَ ظَنًّا إِلَهِي أَنْتَ أَوْسَعُ فَضْلًا وَ أَعْظَمُ حِلْمًا مِنْ أَنْ تُقَايِسَنِي بِعَمَلِي أَوْ أَنْ تَسْتَزِلَّنِي بِخَطِيئَتِي وَ مَا أَنَا يَا سَيِّدِي وَ مَا خَطَرِي هَبْنِي بِفَضْلِكَ يَا سَيِّدِي وَ تَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ وَ جَلِّلْنِي بِسَتْرِكَ وَ اعْفُ عَنْ تَوْبِيخِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ سَيِّدِي أَنَا الصَّغِيرُ الَّذِي رَبَّيْتَهُ وَ أَنَا الْجَاهِلُ الَّذِي عَلَّمْتَهُ وَ أَنَا الضَّالُّ الَّذِي هَدَيْتَهُ وَ أَنَا الْوَضِيعُ الَّذِي رَفَعْتَهُ وَ أَنَا الْخَائِفُ الَّذِي آمَنْتَهُ وَ الْجَائِعُ الَّذِي أَشْبَعْتَهُ وَ الْعَطْشَانُ الَّذِي أَرْوَيْتَهُ وَ الْعَارِي الَّذِي كَسَوْتَهُ وَ الْفَقِيرُ الَّذِي أَغْنَيْتَهُ وَ الضَّعِيفُ الَّذِي قَوَّيْتَهُ وَ الذَّلِيلُ الَّذِي أَعْزَزْتَهُ وَ السَّقِيمُ الَّذِي شَفَيْتَهُ وَ السَّائِلُ الَّذِي أَعْطَيْتَهُ وَ الْمُذْنِبُ الَّذِي سَتَرْتَهُ وَ الْخَاطِئُ الَّذِي أَقَلْتَهُ وَ أَنَا الْقَلِيلُ الَّذِي كَثَّرْتَهُ وَ الْمُسْتَضْعَفُ الَّذِي نَصَرْتَهُ وَ أَنَا الطَّرِيدُ الَّذِي آوَيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ أَنَا يَا رَبِّ الَّذِي لَمْ أَسْتَحْيِكَ فِي الْخَلَاءِ وَ لَمْ أُرَاقِبْكَ فِي الْمَلَاءِ وَ أَنَا صَاحِبُ الدَّوَاهِي الْعُظْمَى أَنَا الَّذِي عَلَى سَيِّدِهِ اجْتَرَى أَنَا الَّذِي عَصَيْتُ

جَبَّارَ السَّمَاءِ أَنَا الَّذِی أَعْطَیْتُ عَلَی الْمَعَاصِی جَلِیلَ [الْجَلِیلِ] الرِّشَا أَنَا
الَّذِی حِینَ بُشِّرْتُ بِهَا خَرَجْتُ إِلَیْهَا أَسْعَی أَنَا الَّذِی أَمْهَلْتَنِی فَمَا ارْعَوَیْتُ وَ
سَتَرْتَ عَلَیَّ فَمَا اسْتَحْیَیْتُ وَ عَمِلْتُ بِالْمَعَاصِی فَتَعَدَّیْتُ وَ أَسْقَطْتَنِی مِنْ
عَیْنِكَ فَمَا بَالَیْتُ فَبِحِلْمِكَ أَمْهَلْتَنِی وَبِسِتْرِكَ سَتَرْتَنِی حَتَّی كَأَنَّكَ أَغْفَلْتَنِی وَ
مِنْ عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِی جَنَّبْتَنِی حَتَّی كَأَنَّكَ اسْتَحْیَیْتَنِی إِلَهِی لَمْ أَعْصِكَ
حِینَ عَصَیْتُكَ وَ أَنَا بِرُبُوبِیَّتِكَ [بِرُبُوبِیَّتِكَ] جَاحِدٌ وَلَا بِأَمْرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَلَا
لِعُقُوبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ وَلَا لِوَعِیدِكَ مُتَهَاوِنٌ وَلَكِنْ خَطِیئَةٌ عَرَضَتْ وَ سَوَّلَتْ
لِی نَفْسِی وَ غَلَبَنِی هَوَایَ وَ أَعَانَنِی عَلَیْهَا شِقْوَتِی وَ غَرَّنِی سِتْرُكَ الْمُرْخَی عَلَیَّ
فَقَدْ عَصَیْتُكَ وَ خَالَفْتُكَ بِجُهْدِی فَالْآنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ یَسْتَنْقِذُنِی وَ مِنْ
أَیْدِی الْخُصَمَاءِ غَداً مَنْ یُخَلِّصُنِی وَ بِحَبْلِ مَنْ أَتَّصِلُ إِنْ أَنْتَ قَطَعْتَ حَبْلَكَ
عَنِّی فَوَا سَوْأَتَا [سَوْأَتَی] عَلَی مَا أَحْصَی كِتَابُكَ مِنْ عَمَلِیَ الَّذِی لَوْ لَا مَا أَرْجُو
مِنْ كَرَمِكَ وَ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَ نَهْیِكَ إِیَّایَ عَنِ الْقُنُوطِ لَقَنَطْتُ عِنْدَ مَا
أَتَذَكَّرُهَا یَا خَیْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَ أَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ اللَّهُمَّ بِذِمَّةِ
الْإِسْلَامِ أَتَوَسَّلُ إِلَیْكَ وَ بِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ أَعْتَمِدُ عَلَیْكَ وَ بِحُبِّی لِلنَّبِیِّ الْأُمِّیِّ
الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْعَرَبِیِّ التِّهَامِیِّ الْمَدَنِیِّ الْمَكِّیِّ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ آلِهِ أَرْجُو
الزُّلْفَةَ لَدَیْكَ فَلَا تُوحِشِ اسْتِینَاسَ إِیمَانِی وَلَا تَجْعَلْ ثَوَابِی ثَوَابَ مَنْ عَبَدَ
سِوَاكَ فَإِنَّ قَوْماً آمَنُوا بِأَلْسِنَتِهِمْ لِیَحْقِنُوا بِهِ دِمَاءَهُمْ فَأَدْرَكُوا مَا أَمَّلُوا وَ
إِنَّا آمَنَّا بِكَ بِأَلْسِنَتِنَا وَ قُلُوبِنَا لِتَعْفُوَ عَنَّا فَأَدْرِكْنَا [فَأَدْرِكْ بِنَا] مَا أَمَّلْنَا وَ
ثَبِّتْ رَجَاءَكَ فِی صُدُورِنَا وَ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ فَوَ عِزَّتِكَ لَوِ انْتَهَرْتَنِی مَا بَرِحْتُ عَنْ [مِنْ]
بَابِكَ وَلَا كَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ لِمَا أُلْهِمَ قَلْبِی یَا سَیِّدِی مِنَ الْمَعْرِفَةِ بِكَرَمِكَ

وَ سَعَةِ رَحْمَتِكَ إِلٰهِي إِلَى مَنْ يَذْهَبُ الْعَبْدُ إِلَّا إِلَى مَوْلَاهُ وَ إِلَى مَنْ يَلْتَجِئُ
الْمَخْلُوقُ إِلَّا إِلَى خَالِقِهِ إِلٰهِي لَوْ قَرَنْتَنِي [فِي] بِالْأَصْفَادِ وَ مَنَعْتَنِي سَيْبَكَ مِنْ
بَيْنِ الْأَشْهَادِ وَ دَلَلْتَ عَلَى فَضَائِحِي عُيُونَ الْعِبَادِ وَ أَمَرْتَ بِي إِلَى النَّارِ وَ
حُلْتَ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْأَبْرَارِ مَا قَطَعْتُ رَجَائِي مِنْكَ وَ لَا صَرَفْتُ وَجْهَ تَأْمِيلِي
لِلْعَفْوِ عَنْكَ وَلَا خَرَجَ حُبُّكَ مِنْ قَلْبِي أَنَا لَا أَنْسَى أَيَادِيكَ عِنْدِي وَ سَتْرَكَ عَلَيَّ
فِي دَارِ الدُّنْيَا سَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِي
وَ اجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْمُصْطَفَى وَ آلِهِ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ [وَ] خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ [صَلَوَاتُكَ] عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ انْقُلْنِي إِلَى دَرَجَةِ التَّوْبَةِ إِلَيْكَ وَ أَعِنِّي
بِالْبُكَاءِ عَلَى نَفْسِي فَقَدْ أَفْنَيْتُ بِالتَّسْوِيفِ وَ الْآمَالِ عُمُرِي وَ قَدْ نَزَلْتُ
مَنْزِلَةَ الْآيِسِينَ مِنْ خَيْرِي فَمَنْ يَكُونُ أَسْوَأَ حَالًا مِنِّي إِنْ أَنَا نُقِلْتُ عَلَى مِثْلِ
حَالِي إِلَى قَبْرِي وَ لَمْ أُمَهِّدْهُ [إِلَى قَبْرٍ لَمْ أُمَهِّدْهُ] لِرَقْدَتِي وَ لَمْ أَفْرُشْهُ بِالْعَمَلِ
الصَّالِحِ لِضَجْعَتِي وَ مَا لِي لَا أَبْكِي وَ لَا أَدْرِي إِلَى مَا يَكُونُ مَصِيرِي وَ أَرَى نَفْسِي
تُخَادِعُنِي وَ أَيَّامِي تُخَاتِلُنِي وَ قَدْ خَفَقَتْ عِنْدَ رَأْسِي أَجْنِحَةُ الْمَوْتِ فَمَا لِي لَا
أَبْكِي أَبْكِي لِخُرُوجِ نَفْسِي أَبْكِي لِظُلْمَةِ قَبْرِي أَبْكِي لِضِيقِ لَحْدِي أَبْكِي لِسُؤَالِ
مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ إِيَّايَ أَبْكِي لِخُرُوجِي مِنْ قَبْرِي عُرْيَاناً ذَلِيلًا حَامِلًا ثِقْلِي عَلَى
ظَهْرِي أَنْظُرُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِي وَ أُخْرَى عَنْ شِمَالِي إِذِ الْخَلَائِقُ فِي شَأْنٍ غَيْرِ شَأْنِي
لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ
مُسْتَبْشِرَةٌ وَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ وَ ذِلَّةٌ سَيِّدِي عَلَيْكَ
مُعَوَّلِي وَ مُعْتَمَدِي وَ رَجَائِي وَ تَوَكُّلِي وَ بِرَحْمَتِكَ تَعَلُّقِي تُصِيبُ بِرَحْمَتِكَ مَنْ
تَشَاءُ وَ تَهْدِي بِكَرَامَتِكَ مَنْ تُحِبُّ اللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا نَقَّيْتَ مِنَ
الشِّرْكِ قَلْبِي وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى بَسْطِ لِسَانِي أَفَبِلِسَانِي هٰذَا الْكَالِّ أَشْكُرُكَ أَمْ

بِغَايَةِ جُهْدِي فِي عَمَلِي أُرْضِيكَ وَمَا قَدْرُ لِسَانِي يَا رَبِّ فِي جَنْبِ شُكْرِكَ وَمَا
قَدْرُ عَمَلِي فِي جَنْبِ نِعَمِكَ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّ جُودَكَ بَسَطَ أَمَلِي وَشُكْرَكَ
قَبِلَ عَمَلِي سَيِّدِي إِلَيْكَ رَغْبَتِي وَمِنْكَ رَهْبَتِي وَإِلَيْكَ تَأْمِيلِي فَقَدْ سَاقَنِي
إِلَيْكَ أَمَلِي وَعَلَيْكَ يَا وَاحِدِي عَكَفَتْ هِمَّتِي وَفِيمَا عِنْدَكَ انْبَسَطَتْ رَغْبَتِي وَ
لَكَ خَالِصُ رَجَائِي وَخَوْفِي وَبِكَ أَنِسَتْ مَحَبَّتِي وَإِلَيْكَ أَلْقَيْتُ بِيَدِي وَبِحَبْلِ
طَاعَتِكَ مَدَدْتُ رَغْبَتِي [رَهْبَتِي] يَا مَوْلَايَ بِذِكْرِكَ عَاشَ قَلْبِي وَبِمُنَاجَاتِكَ
بَرَّدْتُ أَلَمَ الْخَوْفِ عَنِّي فَيَا مَوْلَايَ وَيَا مُؤَمَّلِي وَيَا مُنْتَهَى سُؤْلِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذَنْبِيَ الْمَانِعِ لِي مِنْ لُزُومِ طَاعَتِكَ فَإِنَّمَا أَسْأَلُكَ
لِقَدِيمِ الرَّجَاءِ فِيكَ [لَكَ] وَعَظِيمِ الطَّمَعِ مِنْكَ [فِيكَ] الَّذِي أَوْجَبْتَهُ عَلَى
نَفْسِكَ مِنَ الرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ فَالْأَمْرُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ
عِبَادُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ وَكُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَكَ تَبَارَكْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
فَارْحَمْنِي إِذَا انْقَطَعَتْ حُجَّتِي وَكَلَّ عَنْ جَوَابِكَ لِسَانِي وَطَاشَ عِنْدَ سُؤَالِكَ
إِيَّايَ لُبِّي فَيَا عَظِيماً يُرْجَى لِكُلِّ عَظِيمٍ أَنْتَ رَجَائِي فَلَا تُخَيِّبْنِي إِذَا اشْتَدَّتْ
إِلَيْكَ فَاقَتِي وَلَا تَرُدَّنِي لِجَهْلِي وَلَا تَمْنَعْنِي لِقِلَّةِ صَبْرِي وَأَعْطِنِي لِفَقْرِي وَ
ارْحَمْنِي لِضَعْفِي سَيِّدِي عَلَيْكَ مُعْتَمَدِي وَمُعَوَّلِي وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحْمَتِكَ
تَعَلُّقِي وَبِفِنَائِكَ أَحُطُّ رَحْلِي وَبِجُودِكَ أَقْصِدُ طَلِبَتِي وَبِكَرَمِكَ أَيْ رَبِّ
أَسْتَفْتِحُ دُعَائِي وَلَدَيْكَ أَرْجُو ضِيَافَتِي [فَاقَتِي] وَبِغِنَاكَ أَجْبُرُ عَيْلَتِي وَتَحْتَ
ظِلِّ عَفْوِكَ قِيَامِي وَإِلَى جُودِكَ وَكَرَمِكَ أَرْفَعُ بَصَرِي وَإِلَى مَعْرُوفِكَ أُدِيمُ
نَظَرِي فَلَا تُحْرِقْنِي بِالنَّارِ وَأَنْتَ مَوْضِعُ أَمَلِي وَلَا تُسْكِنِّي الْهَاوِيَةَ فَإِنَّكَ قُرَّةُ
عَيْنِي يَا سَيِّدِي [وَ] لَا تُكَذِّبْ ظَنِّي بِإِحْسَانِكَ وَمَعْرُوفِكَ فَإِنَّكَ ثِقَتِي وَرَجَائِي
وَلَا تَحْرِمْنِي ثَوَابَكَ فَإِنَّكَ الْعَارِفُ بِفَقْرِي إِلَهِي إِنْ كَانَ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَلَمْ

يُقَرِّبُنِي مِنْكَ عَمَلِي فَقَدْ جَعَلْتُ الاِعْتِرَافَ إِلَيْكَ بِذَنْبِي وَسَائِلَ عِلَلِي إِلَهِي
إِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ أَوْلَى مِنْكَ بِالْغُفْرَانِ [بِالْعَفْوِ] وَإِنْ عَذَّبْتَ فَمَنْ أَعْدَلُ مِنْكَ فِي
الْحُكْمِ اللَّهُمَّ فَارْحَمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا غُرْبَتِي وَ عِنْدَ الْمَوْتِ كُرْبَتِي وَ فِي الْقَبْرِ
وَحْدَتِي وَ فِي اللَّحْدِ وَحْشَتِي وَ إِذَا نُشِرْتُ لِلْحِسَابِ بَيْنَ يَدَيْكَ ذُلَّ مَوْقِفِي وَ
اغْفِرْ لِي مَا خَفِيَ عَلَى الْآدَمِيِّينَ مِنْ عَمَلِي وَ أَدِمْ لِي مَا بِهِ سَتَرْتَنِي وَ ارْحَمْنِي
صَرِيعاً عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِي أَيْدِي أَحِبَّتِي وَ تَفَضَّلْ، عَلَيَّ مَمْدُوداً عَلَى
الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِي صَالِحُ جِيرَتِي وَ تَحَنَّنْ عَلَيَّ مَحْمُولاً قَدْ تَنَاوَلَ الْأَقْرِبَاءُ
أَطْرَافَ جِنَازَتِي وَ جُدْ عَلَيَّ مَنْقُولاً قَدْ نَزَلْتُ بِكَ وَحِيداً فِي حُفْرَتِي وَ ارْحَمْ فِي
ذَلِكَ الْبَيْتِ الْجَدِيدِ غُرْبَتِي حَتَّى لَا أَسْتَأْنِسَ بِغَيْرِكَ يَا سَيِّدِي فَإِنَّكَ إِنْ
وَكَلْتَنِي إِلَى نَفْسِي هَلَكْتُ فَبِمَنْ أَسْتَغِيثُ إِنْ لَمْ تُقِلْنِي عَثْرَتِي وَ إِلَى مَنْ
أَفْزَعُ إِنْ فَقَدْتُ عِنَايَتَكَ فِي ضَجْعَتِي وَ إِلَى مَنْ أَلْتَجِئُ إِنْ لَمْ تُنَفِّسْ كُرْبَتِي
سَيِّدِي مَنْ لِي وَ مَنْ يَرْحَمُنِي إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي وَ فَضْلَ مَنْ أُؤَمِّلُ إِنْ فَقَدْتُ
غُفْرَانَكَ أَوْ عَدِمْتُ فَضْلَكَ يَوْمَ فَاقَتِي وَ إِلَى مَنِ الْفِرَارُ مِنَ الذُّنُوبِ إِذَا
انْقَضَى أَجَلِي سَيِّدِي لَا تُعَذِّبْنِي وَ أَنَا أَرْجُوكَ إِلَهِي حَقِّقْ رَجَائِي وَ آمِنْ خَوْفِي
فَإِنَّ كَثْرَةَ ذُنُوبِي لَا أَرْجُو لَهَا [فِيهَا] إِلَّا عَفْوَكَ سَيِّدِي أَنَا أَسْأَلُكَ مَا لَا
أَسْتَحِقُّ وَ أَنْتَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَاغْفِرْ لِي وَ أَلْبِسْنِي مِنْ نَظَرِكَ
ثَوْباً يُغَطِّي عَلَيَّ التَّبِعَاتِ وَ تَغْفِرُهَا لِي وَ لَا أُطَالَبُ بِهَا إِنَّكَ ذُو مَنٍّ قَدِيمٍ وَ
صَفْحٍ عَظِيمٍ وَ تَجَاوُزٍ كَرِيمٍ إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي تُفِيضُ سَيْبَكَ عَلَى مَنْ لَمْ
يَسْأَلْكَ [لَا يَسْأَلُكَ] وَ عَلَى الْجَاحِدِينَ بِرُبُوبِيَّتِكَ فَكَيْفَ سَيِّدِي بِمَنْ سَأَلَكَ
وَ أَيْقَنَ أَنَّ الْخَلْقَ لَكَ وَ الْأَمْرَ إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
[إِلَهِي] وَ سَيِّدِي عَبْدُكَ بِبَابِكَ أَقَامَتْهُ الْخَصَاصَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ يَقْرَعُ بَابَ

إِحْسَانِكَ بِدُعَائِهِ وَ يَسْتَعْطِفُ جَمِيلَ نَظَرِكَ بِمَكْنُونِ رَجَائِهِ فَلَا تُعْرِضْ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ عَنِّي وَ اقْبَلْ مِنِّي مَا أَقُولُ فَقَدْ دَعَوْتُكَ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَ أَنَا أَرْجُو أَنْ لَا تَرُدَّنِي مَعْرِفَةً مِنِّي بِرَأْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي لَا يُحْفِيكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ [نَقُولُ] اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صَبْراً جَمِيلًا وَ فَرَجاً قَرِيباً وَ قَوْلًا صَادِقاً وَ أَجْراً عَظِيماً وَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ [يَا رَبِّ] مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي سُؤْلِي فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ وَالِدَيَّ وَ وُلْدِي [وَ وَلَدِي] وَ أَهْلِ حُزَانَتِي وَ إِخْوَانِي فِيكَ وَ أَرْغِدْ عَيْشِي وَ أَظْهِرْ مُرُوَّتِي وَ أَصْلِحْ جَمِيعَ أَحْوَالِي وَ اجْعَلْنِي مِمَّنْ أَطَلْتَ عُمُرَهُ وَ حَسَّنْتَ [و حسنت] عَمَلَهُ وَ أَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ وَ رَضِيتَ عَنْهُ وَ أَحْيَيْتَهُ حَيَاةً طَيِّبَةً فِي أَدْوَمِ السُّرُورِ وَ أَسْبَغِ الْكَرَامَةِ وَ أَتَمِّ الْعَيْشِ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَ لَا تَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ وَ خُصَّنِي مِنْكَ بِخَاصَّةِ ذِكْرِكَ وَلَا تَجْعَلْ شَيْئاً مِمَّا أَتَقَرَّبُ بِهِ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ أَطْرَافِ النَّهَارِ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَلَا أَشَراً وَلَا بَطَراً وَ اجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْخَاشِعِينَ اللَّهُمَّ وَ أَعْطِنِي السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَ الْأَمْنَ فِي الْوَطَنِ وَ قُرَّةَ الْعَيْنِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ وَ الْمُقَامَ، فِي نِعَمِكَ [نِعْمَتِكَ] عِنْدِي وَ الصِّحَّةَ فِي الْجِسْمِ وَ الْقُوَّةَ فِي الْبَدَنِ وَ السَّلَامَةَ فِي الدِّينِ وَ اسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبَداً مَا اسْتَعْمَرْتَنِي وَ اجْعَلْنِي مِنْ أَوْفَرِ عِبَادِكَ عِنْدَكَ نَصِيباً فِي كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ وَ أَنْتَ مُنْزِلُهُ [وَ تُنْزِلُهُ] فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ مَا أَنْتَ مُنْزِلُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِنْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَ عَافِيَةٍ تُلْبِسُهَا وَ بَلِيَّةٍ تَدْفَعُهَا وَ حَسَنَاتٍ

تَتَقَبَّلُهَا وَ سَيِّئَاتٍ تَتَجَاوَزُ عَنْهَا وَ ارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِنَا [فِي عَامِي] هَذَا وَ فِي كُلِّ عَامٍ وَ ارْزُقْنِي رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالًا طَيِّباً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ [الطَّيِّبِ] وَ اصْرِفْ عَنِّي يَا سَيِّدِي الْأَسْوَاءَ وَ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَ الظُّلَامَاتِ حَتَّى لَا أَتَأَذَّى بِشَيْءٍ مِنْهُ وَ خُذْ عَنِّي بِأَسْمَاعِ أَعْدَائِي [وَ أَبْصَارِ أَعْدَائِي] وَ أَبْصَارِ حُسَّادِي وَ الْبَاغِينَ عَلَيَّ وَ انْصُرْنِي عَلَيْهِمْ وَ أَقِرَّ عَيْنِي وَ حَقِّقْ ظَنِّي وَ فَرِّجْ [فرح] قَلْبِي وَ اجْعَلْ لِي مِنْ هَمِّي وَ كَرْبِي فَرَجاً وَ مَخْرَجاً وَ اجْعَلْ مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ تَحْتَ قَدَمِي [قَدَمَيَّ] وَ اكْفِنِي شَرَّ الشَّيْطَانِ وَ شَرَّ السُّلْطَانِ وَ سَيِّئَاتِ عَمَلِي وَ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كُلِّهَا وَ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ بِفَضْلِكَ وَ أَلْحِقْنِي بِأَوْلِيَائِكَ الصَّالِحِينَ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الْأَبْرَارِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَ أَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ إِلَهِي وَ سَيِّدِي وَ عِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ لَئِنْ طَالَبْتَنِي بِذُنُوبِي لَأُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَ لَئِنْ طَالَبْتَنِي بِلُؤْمِي [بِجُرْمِي] لَأُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَ لَئِنْ أَدْخَلْتَنِي النَّارَ لَأُخْبِرَنَّ أَهْلَ النَّارِ بِحُبِّي إِيَّاكَ [لَكَ] إِلَهِي وَ سَيِّدِي إِنْ كُنْتَ لَا تَغْفِرُ إِلَّا لِأَوْلِيَائِكَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ فَإِلَى مَنْ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ وَ إِنْ كُنْتَ لَا تُكْرِمُ إِلَّا أَهْلَ الْوَفَاءِ بِكَ فَبِمَنْ يَسْتَغِيثُ الْمُسِيئُونَ إِلَهِي إِنْ أَدْخَلْتَنِي النَّارَ فَفِي ذَلِكَ سُرُورُ عَدُوِّكَ وَ إِنْ أَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَفِي ذَلِكَ سُرُورُ نَبِيِّكَ وَ أَنَا وَ اللهِ أَعْلَمُ أَنَّ سُرُورَ نَبِيِّكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ سُرُورِ عَدُوِّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَمْلَأَ قَلْبِي حُبّاً لَكَ وَ خَشْيَةً مِنْكَ وَ تَصْدِيقاً لَكَ وَ إِيمَاناً بِكَ [بِكِتَابِكَ] وَ فَرَقاً مِنْكَ وَ شَوْقاً إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَاءَكَ وَ أَحْبِبْ لِقَائِي وَ اجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ الرَّاحَةَ وَ الْفَرَجَ وَ الْكَرَامَةَ اللَّهُمَّ أَلْحِقْنِي بِصَالِحِ

مَنْ مَضَى وَ اجْعَلْنِي مِنْ صَالِحِ مَنْ بَقِيَ وَ خُذْ بِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَ أَعِنِّي عَلَى نَفْسِي بِمَا تُعِينُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَا تَرُدَّنِي فِي سُوءٍ اسْتَنْقَذْتَنِي مِنْهُ أَبَداً وَ اخْتِمْ عَمَلِي بِأَحْسَنِهِ وَ اجْعَلْ ثَوَابِي مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ [عَلَيْهِ] إِيمَاناً لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي عَلَيْهِ وَ تَوَفَّنِي إِذَا تَوَفَّيْتَنِي عَلَيْهِ وَ ابْعَثْنِي، إِذَا بَعَثْتَنِي عَلَيْهِ وَ أَبْرِءْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَ الشَّكِّ وَ السُّمْعَةِ فِي دِينِكَ حَتَّى يَكُونَ عَمَلِي خَالِصاً لَكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي بَصِيرَةً فِي دِينِكَ وَ فَهْماً فِي حُكْمِكَ وَ فِقْهاً فِي عِلْمِكَ وَ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ وَرَعاً يَحْجُزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ [مَعْصِيَتِكَ] وَ بَيِّضْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَ اجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَ تَوَفَّنِي فِي سَبِيلِكَ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْفَشَلِ وَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْفَقْرِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ الْغَفْلَةِ وَ الْقَسْوَةِ وَ الذِّلَّةِ وَ الْمَسْكَنَةِ وَ الْفَقْرِ وَ الْفَاقَةِ وَ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَقْنَعُ وَ مِنْ بَطْنٍ لَا يَشْبَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَ عَمَلٍ لَا يَنْفَعُ وَ صَلَاةٍ لَا تُرْفَعُ وَ أَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ عَلَى نَفْسِي وَ دِينِي وَ مَالِي وَ عَلَى جَمِيعِ مَا رَزَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ [مِنْكَ] أَحَدٌ وَ لَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحَداً فَلَا تَجْعَلْ نَفْسِي فِي شَيْءٍ مِنْ عَذَابِكَ وَ لَا تَرُدَّنِي بِهَلَكَةٍ وَ لَا تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اللَّهُمَّ وَ تَقَبَّلْ مِنِّي وَ أَعْلِ كَعْبِي وَ ذِكْرِي وَ ارْفَعْ دَرَجَتِي وَ حُطَّ [وَ احْطُطْ] وِزْرِي وَ لَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي وَ اجْعَلْ ثَوَابَ مَجْلِسِي وَ ثَوَابَ مَنْطِقِي وَ ثَوَابَ دُعَائِي رِضَاكَ عَنِّي وَ الْجَنَّةَ وَ أَعْطِنِي يَا رَبِّ جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَ زِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَ فِي كِتَابِكَ الْعَفْوَ وَ أَمَرْتَنَا

أَنْ نَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنَا وَ قَدْ ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَاعْفُ عَنَّا فَإِنَّكَ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنَّا وَ
مِنَ الْمَأْمُورِينَ وَ أَمَرْتَنَا أَنْ لَا نَرُدَّ سَائِلًا مِنْ [عَنْ] أَبْوَابِنَا وَ قَدْ جِئْنَاكَ
سُؤَّالًا فَلَا تَرُدَّنَا إِلَّا بِقَضَاءِ حَوَائِجِنَا وَ أَمَرْتَنَا بِالْإِحْسَانِ إِلَى مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُنَا وَ نَحْنُ أَرِقَّاؤُكَ فَأَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ يَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَ يَا
غَوْثِي [غِيَاثِي] عِنْدَ شِدَّتِي إِلَيْكَ فَزِعْتُ وَ بِكَ اسْتَعَنْتُ وَ لُذْتُ وَ لَا أَلُوذُ
بِسِوَاكَ وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا بِكَ وَمِنْكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَغِثْنِي
وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ اقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ
عَنِّي الْكَثِيرَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَاناً تُبَاشِرُ بِهِ
قَلْبِي وَيَقِيناً [صَادِقاً] حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي
مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ".

۲۔ دعائے جوشن کبیر

بلدالامین و مصباح کفعمی میں مروی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے اور انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت امیر المومنینؑ سے اور انھوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعا حضرت جبرئیلؑ نے ایک جنگ کے دوران آنحضرتؐ کو پہنچائی، اس وقت آپ نے بھاری بھر کم زرہ پہن رکھی تھی، جس کے بوجھ سے آپؐ کے جسم کو تکلیف ہو رہی تھی، جبرئیلؑ نے عرض کی: اے محمد مصطفیٰؐ! آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ بھاری زرہ اتار دیں اور یہ دعا پڑھیں کہ یہ آپ کے لئے اور آپ کی امت کے لئے حفظ و امان کی باعث ہے، پھر اس دعا کے اور فضائل و فوائد بھی بتائے کہ جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں ہے، چنانچہ اس ضمن میں فرمایا کہ جو شخص اسے کفن پر لکھے تو خدا کی رحمت سے دور ہے کہ اسے جہنم میں جلائے اور جو شخص ماہِ رمضان کی پہلی رات خلوص نیت کے ساتھ یہ دعا پڑھے تو اس کو شب قدر دیکھنا نصیب ہوگی اور خداوند عالم اس کی خاطر ستر ہزار فرشتے پیدا کرے گا جو تسبیح و تقدیس کریں گے کہ جس کا ثواب اس کو ملے گا۔ اس کی مزید فضیلت بھی بیان ہوئی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم اس کے جسم پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا، جنت اس کے لئے واجب قرار دے گا اور دو فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو گناہوں سے اس کی حفاظت کریں گے اور وہ زندگی بھر خدا کی امان میں رہے گا اور روایت کے آخر میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد گرامی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مجھے اس دعا کو محفوظ کرنے کی وصیت فرمائی اور ہدایت کی کہ میں اسے ان کے کفن پر لکھوں، اپنے اہل بیتؑ کو اس کی تعلیم دوں اور انہیں اس کے پڑھنے کی ترغیب دلاؤں، یہ ہزار اسم ہیں کہ انہیں میں اسم اعظم ہے،

حضرت شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ اس دعا کا کفن پر لکھنا مستحب ہے، جیسا کہ علامہ بحرالعلوم [خدا ان کی قبر کو معطر فرمائے] نے اپنی کتاب درّہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

وَسُنَّ أَنْ يَكْتُبَ بِالْأَكْفانِ شَهادَةُ الإِسْلامِ وَ الْإِيْمَانِ
وَ هَكَذا كِتابَةُ الْقُرْآنِ وَالْجَوْشَنِ الْمَنْعُوتِ بِالْأَمَانِ

"سنت ہے کہ میت کے کفن پر لکھا جائے، اسلام اور ایمان کی شہادت، اسی طرح قرآن کریم بھی لکھا جائے اور دعا جوشن کو لکھا جائے جو وسیلۂ حفظ و امان ہے"۔

دوسری یہ کہ اس دعا کو آغاز ماہ رمضان میں پڑھنا مستحب ہے، لیکن اس کا شب قدر میں پڑھنے کے بارے میں مذکورہ روایت میں کوئی تذکرہ نہیں ہے، تاہم علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں شب قدر کے اعمال میں اس کا ذکر کیا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ دعائے جوشن کبیر کو شب قدر کی تینوں راتوں میں پڑھا جائے اور ہمارے لئے اس مقام پر بزرگوار کا فرمان ہی کافی ہے۔ [اللہ انہیں دار السلام میں داخل فرمائے]۔

خلاصہ یہ کہ اس دعا کی ایک سو فصلیں ہیں اور ہر فصل میں اللہ تعالیٰ کے دس اسماء ہیں اور ضروری ہے کہ ہر فصل کے آخر میں کہیں: "سُبْحانَكَ يا لا إِلهَ إِلاَّ أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنا مِنَ النَّارِ يارَبِّ"۔

دعائے جوشن کبیر یہ ہے:

۱۔ مشکل آسان ہوگی: "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اللهُ، يا رَحْمنُ، يارَحِيمُ، يا كَرِيمُ، يا مُقِيمُ يا عَظِيمُ يا قَدِيمُ يا عَلِيمُ ياحَلِيمُ يا حَكِيمُ سُبْحانَكَ يا لا إِلهَ إِلاَّ أَنْتَ، الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنا مِنَ النَّارِ يارَبِّ"۔

۲۔ کامیابی ملے گی: "يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ، يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ، يَا غَافِرَ الْخَطِيئَاتِ، يَا مُعْطِيَ الْمَسْأَلَاتِ، يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ، يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ، يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ، يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ"۔

۳۔ برتری حاصل ہوگی: "يَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ، يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ، يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ، يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِينَ، يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ"۔

۴۔ دونوں جہاں میں عزت ملے گی: "يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ، يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ، يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ، يَا مَنْ هُوَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ، يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ، يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ، يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ، يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ، يَا مَنْ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ، يَا مَنْ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ"۔

۵۔ بزرگی ہاتھ آئے گی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ، يَا مَنَّانُ، يَا دَيَّانُ، يَا بُرْهَانُ، يَا سُلْطَانُ، يَا رِضْوَانُ، يَا غُفْرَانُ، يَا سُبْحَانُ، يَا مُسْتَعَانُ، يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ"۔

۶۔ درجے بلند ہوں گے: "يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ، يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ، يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ، يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ خَشْيَتِهِ، يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ، يَا مَنْ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنِ اسْتَقَرَّتِ الْأَرَضُونَ بِإِذْنِهِ، يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ، يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ"۔

بلائیں دور ہوں گی: "يَا غَافِرَ الْخَطَايَا، يَا كَاشِفَ الْبَلَايَا، يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا، يَا مُجْزِلَ الْعَطَايَا، يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا، يَا رَازِقَ الْبَرَايَا، يَا قَاضِيَ الْمَنَايَا، يَا سَامِعَ الشَّكَايَا، يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا، يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَىٰ"۔

۸۔ دنیا و آخرت کی امان ملے گی: "یَا ذَا الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ، یَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ، یَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ، یَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ، یَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ، یَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ، یَا ذَا الْفَصْلِ وَالْقَضَاءِ، یَا ذَا الْعِزِّ وَالْبَقَاءِ، یَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ، یَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ".

۹۔ خوف و مرض کا خاتمہ ہوگا" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا مَانِعُ، یَا دَافِعُ، یَا رَافِعُ، یَا صَانِعُ، یَا نَافِعُ، یَا سَامِعُ، یَا جَامِعُ، یَا شَافِعُ، یَا وَاسِعُ، یَا مُوسِعُ".

۱۰۔ اعمال قبول ہوں گے: "یَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوعٍ، یَا خَالِقَ كُلِّ مَخْلُوقٍ، یَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ، یَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ، یَا كَاشِفَ كُلِّ مَكْرُوبٍ، یَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ، یَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ، یَا نَاصِرَ كُلِّ مَخْذُولٍ، یَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوبٍ، یَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ".

۱۱۔ روزی میں برکت ہوگی: "یَا عُدَّتِي عِنْدَ شِدَّتِي، یَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي، یَا مُؤْنِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي، یَا صَاحِبِي عِنْدَ غُرْبَتِي، یَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي، یَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي، یَا دَلِيلِي عِنْدَ حَيْرَتِي، یَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي، یَا مَلْجَئِي عِنْدَ اضْطِرَارِي، یَا مُعِينِي عِنْدَ مَفْزَعِي".

۱۲۔ ہر آفت سے نجات ملے گی: "یَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ، یَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ، یَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ، یَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ، یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، یَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ، یَا مُنَوِّرَ الْقُلُوبِ، یَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ، یَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ، یَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ".

۱۳۔ نظر بد سے محفوظ رہیں گے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا جَلِيلُ، یَا جَمِيلُ، یَا وَكِيلُ، یَا كَفِيلُ، یَا دَلِيلُ، یَا قَبِيلُ، یَا مُدِيلُ، یَا مُنِيلُ، یَا مُقِيلُ، یَا مُحِيلُ".

۱۴۔ ترقی حاصل ہوگی: "یَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ، یَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، یَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ، یَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ، یَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ، یَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ،

یَارَاحِمَ الْمَسَاکِینَ، یَا مَلْجَأَ الْعَاصِینَ، یَا غَافِرَ الْمُذْنِبِینَ، یَا مُجِیبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّینَ"۔

۱۵۔ نعمتوں میں اضافہ ہوگا: "یَاذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ، یَاذَا الْفَضْلِ وَالْإِمْتِنَانِ، یَاذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ، یَاذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ، یَاذَا الْحِکْمَةِ وَالْبَیَانِ، یَاذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ، یَاذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ، یَاذَا الْعَظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ، یَاذَا الرَّأْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ، یَاذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ"۔

۱۶۔ کام میں دشواری نہیں ہوگی: "یَامَنْ هُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ إِلٰهُ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ صَانِعُ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ عَالِمٌ بِکُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ قَادِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ، یَامَنْ هُوَ یَبْقٰی وَیَفْنٰی کُلُّ شَیْءٍ"۔

۱۷۔ ہر مہم سر ہو جائے گی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا مُؤْمِنُ، یَا مُهَیْمِنُ، یَا مُکَوِّنُ، یَا مُلَقِّنُ، یَا مُبَیِّنُ، یَا مُهَوِّنُ، یَا مُمَکِّنُ، یَا مُزَیِّنُ، یَا مُعْلِنُ، یَا مُقَسِّمُ"۔

۱۸۔ رزق میں اضافہ ہوگا: "یَامَنْ هُوَ فِی مُلْکِهِ مُقِیمٌ، یَامَنْ هُوَ فِی سُلْطَانِهِ قَدِیمٌ، یَامَنْ هُوَ فِی جَلَالِهِ عَظِیمٌ، یَامَنْ هُوَ عَلٰی عِبَادِهِ رَحِیمٌ، یَامَنْ هُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ، یَامَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِیمٌ، یَامَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ کَرِیمٌ، یَامَنْ هُوَ فِی صُنْعِهِ حَکِیمٌ، یَامَنْ هُوَ فِی حِکْمَتِهِ لَطِیفٌ، یَامَنْ هُوَ فِی لُطْفِهِ قَدِیمٌ"۔

۱۹۔ مرتبے بڑھیں گے: "یَامَنْ لَا یُرْجٰی إِلَّا فَضْلُهُ، یَامَنْ لَا یُسْأَلُ إِلَّا عَفْوُهُ، یَامَنْ لَا یُنْظَرُ إِلَّا بِرُّهُ، یَامَنْ لَا یُخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ، یَامَنْ لَا یَدُومُ إِلَّا مُلْکُهُ، یَامَنْ لَا سُلْطَانَ إِلَّا سُلْطَانُهُ، یَامَنْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَحْمَتُهُ، یَامَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ یَامَنْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمُهُ، یَامَنْ لَیْسَ أَحَدٌ مِثْلُهُ"۔

۲۰۔ غم دور ہوں گے: " یَا فَارِجَ الْهَمِّ ، یَا کَاشِفَ الْغَمِّ ، یَا غَافِرَ الذَّنْبِ ، یَاقَابِلَ التَّوْبِ، یَاخَالِقَ الْخَلْقِ، یَاصَادِقَ الْوَعْدِ، یَامُوفِیَ الْعَهْدِ، یَاعَالِمَ السِّرِّ، یَافَالِقَ الْحَبِّ، یَارَازِقَ الْاَنَامِ "۔

۲۱۔ گناہ بخشے جائیں گے: " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ یَاعَلِیُّ، یَاوَفِیُّ، یَاغَنِیُّ، یَامَلِیُّ ، یَاحَفِیُّ، یَارَضِیُّ، یَازَکِیُّ، یَابَدِیُّ، یَاقَوِیُّ یَاوَلِیُّ "۔

۲۲۔ زندگی میں خوشحالی نصیب ہوگی: " یَامَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ یَامَنْ سَتَرَ الْقَبِیْحَ یَامَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ یَا مَنْ لَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ، یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ، یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، یَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ، یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی ، یَامُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی "۔

۲۳۔ رحمت کو نزول ہوگا: " یَاذَا النِّعْمَةِ السَّابِغَةِ، یَاذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ، یَاذَا الْمِنَّةِ السَّابِقَةِ، یَاذَا الْحِکْمَةِ الْبَالِغَةِ، یَاذَا الْقُدْرَةِ الْکَامِلَةِ، یَاذَا الْحُجَّةِ الْقَاطِعَةِ، یَاذَا الْکَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ، یَاذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ، یَاذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنَةِ ، یَاذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِیْعَةِ "۔

۲۴۔ خدا خوش ہوگا: " یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ ، یَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ ، یَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ، یَامُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ، یَاسَاتِرَ الْعَوْرَاتِ، یَامُحْیِیَ الْاَمْوَاتِ، یَامُنْزِلَ الْاٰیَاتِ، یَامُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ، یَامَاحِیَ السَّیِّئَاتِ، یَاشَدِیْدَ النَّقِمَاتِ "۔

۲۵۔ دلدّر دور ہوں گے: " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ یَا مُصَوِّرُ، یَا مُقَدِّرُ، یَا مُدَبِّرُ، یَامُطَهِّرُ، یَامُنَوِّرُ، یَامُیَسِّرُ، یَامُبَشِّرُ، یَامُنْذِرُ، یَامُقَدِّمُ، یَامُؤَخِّرُ "۔

۲۶۔ بخار اتر جائے گا: " یَارَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ، یَارَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، یَارَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، یَارَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، یَارَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، یَارَبَّ الْمَسْجِدِ

الْحَرامِ، يَارَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرامِ، يَارَبَّ النُّورِ وَالظَّلامِ، يَارَبَّ التَّحِيَّةِ وَالسَّلامِ، يَارَبَّ الْقُدْرَةِ فِي الْأَنامِ"۔

۲۷۔ کوئی خطرہ نہیں رہے گا: "يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ، يَا أَعْدَلَ الْعَادِلِينَ، يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ، يَا أَطْهَرَ الطَّاهِرِينَ، يَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ، يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ، يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ، يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ، يَا أَشْفَعَ الشَّافِعِينَ، يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ"۔

۲۸۔ آدھے سر کا درد جاتا رہے گا: "يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ، يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ، يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ، يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ، يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ، يَا فَخْرَ مَنْ لَا فَخْرَ لَهُ، يَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهُ، يَا مُعِينَ مَنْ لَا مُعِينَ لَهُ، يَا أَنِيسَ مَنْ لَا أَنِيسَ لَهُ، يَا أَمَانَ مَنْ لَا أَمَانَ لَهُ"۔

۲۹۔ مشکل کام آسان ہوں گے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَاصِمُ، يَا قَائِمُ، يَا دَائِمُ، يَا رَاحِمُ، يَا سَالِمُ، يَا حَاكِمُ، يَا عَالِمُ، يَا قَاسِمُ، يَا قَابِضُ، يَا بَاسِطُ"۔

۳۰۔ فتح مندی نصیب ہوگی: "يَا عَاصِمَ مَنِ اسْتَعْصَمَهُ، يَا رَاحِمَ مَنِ اسْتَرْحَمَهُ، يَا غَافِرَ مَنِ اسْتَغْفَرَهُ، يَا نَاصِرَ مَنِ اسْتَنْصَرَهُ، يَا حَافِظَ مَنِ اسْتَحْفَظَهُ، يَا مُكْرِمَ مَنِ اسْتَكْرَمَهُ، يَا مُرْشِدَ مَنِ اسْتَرْشَدَهُ، يَا صَرِيخَ مَنِ اسْتَصْرَخَهُ، يَا مُعِينَ مَنِ اسْتَعَانَهُ، يَا مُغِيثَ مَنِ اسْتَغَاثَهُ"۔

۳۱۔ آنکھ کا درد جاتا رہے گا: "يَا عَزِيزاً لَا يُضَامُ، يَا لَطِيفاً لَا يُرَامُ، يَا قَيُّوماً لَا يَنَامُ، يَا دَائِماً لَا يَفُوتُ، يَا حَيّاً لَا يَمُوتُ، يَا مَلِكاً لَا يَزُولُ، يَا بَاقِياً لَا يَفْنَى، يَا عَالِماً لَا يَجْهَلُ، يَا صَمَداً لَا يُطْعَمُ، يَا قَوِيّاً لَا يَضْعُفُ"۔

۳۲۔ دشمن مغلوب ہوں گے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَحَدُ، يَا وَاحِدُ، يَا شَاهِدُ، يَا مَاجِدُ، يَا حَامِدُ، يَا رَاشِدُ، يَا بَاعِثُ، يَا وَارِثُ، يَا ضَارُّ يَا نَافِعُ"۔

۳۳۔ عہدہ داروں سے ملنا سود مند ہوگا: "یَا أَعْظَمَ مِنْ کُلِّ عَظِیمٍ، یَا أَکْرَمَ مِنْ کُلِّ کَرِیمٍ، یَا أَرْحَمَ مِنْ کُلِّ رَحِیمٍ، یَا أَعْلَمَ مِنْ کُلِّ عَلِیمٍ، یَا أَحْکَمَ مِنْ کُلِّ حَکِیمٍ، یَا أَقْدَمَ مِنْ کُلِّ قَدِیمٍ، یَا أَکْبَرَ مِنْ کُلِّ کَبِیرٍ، یَا أَلْطَفَ مِنْ کُلِّ لَطِیفٍ، یَا أَجَلَّ مِن کُلِّ جَلِیلٍ، یَا أَعَزَّ مِنْ کُلِّ عَزِیزٍ".

۳۴۔ رات کو ڈر نہیں لگے گا: "یَا کَرِیمَ الصَّفْحِ، یَا عَظِیمَ الْمَنِّ، یَا کَثِیرَ الْخَیْرِ، یَا قَدِیمَ الْفَضْلِ، یَا دَائِمَ اللُّطْفِ، یَا لَطِیفَ الصُّنْعِ، یَا مُنَفِّسَ الْکَرْبِ، یَا کَاشِفَ الضُّرِّ، یَا مَالِکَ الْمُلْکِ، یَا قَاضِیَ الْحَقِّ".

۳۵۔ منہ میں درد پیدا نہیں ہوگا: "یَا مَنْ هُوَ فِي عَهْدِهِ وَفِيٌّ، یَا مَنْ هُوَ فِي وَفَائِهِ قَوِيٌّ، یَا مَنْ هُوَ فِي قُوَّتِهِ عَلِيٌّ، یَا مَنْ هُوَ فِي عُلُوِّهِ قَرِیبٌ یَا مَنْ هُوَ فِي قُرْبِهِ لَطِیفٌ یَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ شَرِیفٌ یَا مَنْ هُوَ فِي شَرَفِهِ عَزِیزٌ یَا مَنْ هُوَ فِي عِزِّهِ عَظِیمٌ یَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ مَجِیدٌ یَا مَنْ هُوَ فِي مَجْدِهِ حَمِیدٌ".

۳۶۔ سائے سے محفوظ رہے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا کَافِي، یَا شَافِي، یَا وَافِي، یَا مُعَافِي، یَا هَادِي، یَا دَاعِي، یَا قَاضِي، یَا رَاضِي، یَا عَالِي، یَا بَاقِي".

۳۷۔ جنگ میں کامیابی ملے گی: "یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهُ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ، یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ کَائِنٌ لَهُ، یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ مَوْجُودٌ بِهِ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ مُنِیبٌ إِلَیْهِ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ خَائِفٌ مِنْهُ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ إِلَیْهِ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ یُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ یَا مَنْ کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ".

۳۸۔ خداوند عالم اپنی پناہ میں رکھے گا: "یَا مَنْ لَا مَفَرَّ إِلَّا إِلَیْهِ، یَا مَنْ لَا مَفْزَعَ إِلَّا إِلَیْهِ، یَا مَنْ لَا مَقْصَدَ إِلَّا إِلَیْهِ، یَا مَنْ لَا مَنْجَیٰ مِنْهُ إِلَّا إِلَیْهِ، یَا مَنْ لَا یُرْغَبُ إِلَّا

إِلَيْهِ، يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ، يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ إِلَّا بِهِ، يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ إِلَّا عَلَيْهِ، يَا مَنْ لَا يُرْجَى إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ إِلَّا هُوَ"۔

۳۹۔ مخالفوں پر حاوی رہے گا: "يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ، يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِينَ، يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ، يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ، يَا خَيْرَ الْمَقْصُودِينَ، يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ، يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ، يَا خَيْرَ الْمَحْبُوبِينَ، يَا خَيْرَ الْمَدْعُوِّينَ، يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْنِسِينَ"۔

۴۰۔ اللہ خطائیں فرمائے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ، يَا سَاتِرُ، يَا قَادِرُ، يَا قَاهِرُ، يَا فَاطِرُ، يَا كَاسِرُ، يَا جَابِرُ، يَا ذَاكِرُ، يَا نَاظِرُ، يَا نَاصِرُ"۔

۴۱۔ لو نہیں لگے گی: "يَا مَنْ خَلَقَ فَسَوَّى، يَا مَنْ قَدَّرَ فَهَدَى، يَا مَنْ يَكْشِفُ الْبَلْوَى، يَا مَنْ يَسْمَعُ النَّجْوَى، يَا مَنْ يُنْقِذُ الْغَرْقَى، يَا مَنْ يُنْجِي الْهَلْكَى، يَا مَنْ يَشْفِي الْمَرْضَى، يَا مَنْ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، يَا مَنْ أَمَاتَ وَأَحْيَى، يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى"۔

۴۲۔ تحفظ میسّر ہوگا: "يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ، يَا مَنْ فِي الْآفَاقِ آيَاتُهُ يَا مَنْ فِي الْآيَاتِ بُرْهَانُهُ، يَا مَنْ فِي الْمَمَاتِ قُدْرَتُهُ، يَا مَنْ فِي الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ، يَا مَنْ فِي الْقِيَامَةِ مُلْكُهُ، يَا مَنْ فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهُ، يَا مَنْ فِي الْمِيزَانِ قَضَاؤُهُ، يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ ثَوَابُهُ يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهُ"۔

۴۳۔ امیروں سے میل جول میں کوئی گزند نہیں پہنچائے گا: "يَا مَنْ إِلَيْهِ يَهْرَبُ الْخَائِفُونَ، يَا مَنْ إِلَيْهِ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَقْصِدُ الْمُنِيبُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْغَبُ الزَّاهِدُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَلْجَأُ الْمُتَحَيِّرُونَ، يَا مَنْ بِهِ يَسْتَأْنِسُ الْمُرِيدُونَ، يَا مَنْ بِهِ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ، يَا مَنْ فِي عَفْوِهِ يَطْمَعُ الْخَاطِئُونَ، يَا مَنْ إِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوقِنُونَ يَا مَنْ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ"۔

۴۴۔ دوستی میں کامیابی ملے گی: "اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا حَبِیْبُ، یَا طَبِیْبُ، یَا قَرِیْبُ، یَا رَقِیْبُ، یَا حَسِیْبُ، یَا مُھِیْبُ، یَا مُثِیْبُ، یَا مُجِیْبُ، یَا خَبِیْرُ، یَا بَصِیْرُ"۔

۴۵۔ ڈراؤنے خوابوں سے چھٹکارا ملے گا: "یَا أَقْرَبَ مِنْ كُلِّ قَرِیْبٍ، یَا أَحَبَّ مِنْ كُلِّ حَبِیْبٍ، یَا أَبْصَرَ مِنْ كُلِّ بَصِیْرٍ، یَا أَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَبِیْرٍ، یَا أَشْرَفَ مِنْ كُلِّ شَرِیْفٍ، یَا أَرْفَعَ مِنْ كُلِّ رَفِیْعٍ، یَا أَقْوٰی مِنْ كُلِّ قَوِیٍّ یَا أَغْنٰی مِنْ كُلِّ غَنِیٍّ یَا أَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ یَا أَرْأَفَ مِنْ كُلِّ رَؤُوْفٍ"۔

۴۶۔ بچوں کی مرگی جاتی رہے گی: "یَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ، یَا صَانِعًا غَیْرَ مَصْنُوْعٍ، یَا خَالِقًا غَیْرَ مَخْلُوْقٍ، یَا مَالِكًا غَیْرَ مَمْلُوْكٍ، یَا قَاهِرًا غَیْرَ مَقْهُوْرٍ، یَا رَافِعًا غَیْرَ مَرْفُوْعٍ، یَا حَافِظًا غَیْرَ مَحْفُوْظٍ، یَا نَاصِرًا غَیْرَ مَنْصُوْرٍ، یَا شَاهِدًا غَیْرَ غَائِبٍ، یَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ"۔

۴۷۔ مرگی اور جبڑے کی تکلیف دور ہوگی: "یَا نُوْرَ النُّوْرِ، یَا مُنَوِّرَ النُّوْرِ، یَا خَالِقَ النُّوْرِ، یَا مُدَبِّرَ النُّوْرِ، یَا مُقَدِّرَ النُّوْرِ، یَا نُوْرَ كُلِّ نُوْرٍ، یَا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ، یَا نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ، یَا نُوْرًا فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ، یَا نُوْرًا لَیْسَ كَمِثْلِهٖ نُوْرٌ"۔

۴۸۔ پیٹ کا درد جاتا رہے گا: "یَا مَنْ عَطَاؤُهٗ شَرِیْفٌ، یَا مَنْ فِعْلُهٗ لَطِیْفٌ، یَا مَنْ لُطْفُهٗ مُقِیْمٌ، یَا مَنْ إِحْسَانُهٗ قَدِیْمٌ، یَا مَنْ قَوْلُهٗ حَقٌّ، یَا مَنْ وَعْدُهٗ صِدْقٌ یَا مَنْ عَفْوُهٗ فَضْلٌ، یَا مَنْ عَذَابُهٗ عَدْلٌ، یَا مَنْ ذِكْرُهٗ حُلْوٌ، یَا مَنْ فَضْلُهٗ عَمِیْمٌ"۔

۴۹۔ دل کی دھڑکن دور ہوگی: "اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا مُسَهِّلُ، یَا مُفَصِّلُ، یَا مُبَدِّلُ، یَا مُذَلِّلُ، یَا مُنَزِّلُ، یَا مُنَوِّلُ، یَا مُفْضِلُ، یَا مُجْزِلُ، یَا مُمْهِلُ، یَا مُجْمِلُ"۔

۵۰۔ آنکھوں کو روشنی ملے گی: "یَا مَنْ یَرٰی وَلَا یُرٰی، یَا مَنْ یَخْلُقُ وَلَا یُخْلَقُ، یَا مَنْ یَهْدِیْ وَلَا یُهْدٰی، یَا مَنْ یُحْیِیْ وَلَا یُحْیٰی، یَا مَنْ یَسْأَلُ وَلَا یُسْأَلُ، یَا مَنْ یُطْعِمُ

وَلَا يُطْعَمُ، يَا مَنْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ، يَا مَنْ يَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْهِ، يَا مَنْ يَحْكُمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ".

٥١۔ دشمنوں سے محفوظ رہیں گے: "يَا نِعْمَ الْحَسِيبُ، يَا نِعْمَ الطَّبِيبُ، يَا نِعْمَ الرَّقِيبُ، يَا نِعْمَ الْقَرِيبُ، يَا نِعْمَ الْمُجِيبُ، يَا نِعْمَ الْحَبِيبُ، يَا نِعْمَ الْكَفِيلُ، يَا نِعْمَ الْوَكِيلُ، يَا نِعْمَ الْمَوْلَى، يَا نِعْمَ النَّصِيرُ".

٥٢۔ مفلسی ختم ہوگی: "يَا سُرُورَ الْعَارِفِينَ، يَا مُنَى الْمُحِبِّينَ، يَا أَنِيسَ الْمُرِيدِينَ، يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ، يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ، يَا رَجَاءَ الْمُذْنِبِينَ، يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ، يَا مُنَفِّساً عَنِ الْمَكْرُوبِينَ، يَا مُفَرِّجاً عَنِ الْمَغْمُومِينَ، يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ".

٥٣۔ خلوص بڑھے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا، يَا إِلٰهَنَا، يَا سَيِّدَنَا، يَا مَوْلَانَا، يَا نَاصِرَنَا، يَا حَافِظَنَا، يَا دَلِيلَنَا، يَا مُعِينَنَا، يَا حَبِيبَنَا، يَا طَبِيبَنَا".

٥٤۔ منہ کا درد جاتا رہے گا: "يَا رَبَّ النَّبِيِّينَ وَالْأَبْرَارِ، يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَخْيَارِ، يَا رَبَّ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ، يَا رَبَّ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ، يَا رَبَّ الْأَنْهَارِ وَالْأَشْجَارِ، يَا رَبَّ الصَّحَارِي وَالْقِفَارِ، يَا رَبَّ الْبَرَارِي وَالْبِحَارِ، يَا رَبَّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَا رَبَّ الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ".

٥٥۔ پہلو کے درد میں افاقہ ہوگا: "يَا مَنْ نَفَذَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَمْرُهُ، يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ، يَا مَنْ بَلَغَتْ إِلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهُ، يَا مَنْ لَا يُحْصِي الْعِبَادُ نِعَمَهُ، يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَائِقُ شُكْرَهُ، يَا مَنْ لَا تُدْرِكُ الْأَفْهَامُ جَلَالَهُ، يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْأَوْهَامُ كُنْهَهُ، يَا مَنِ الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، يَا مَنْ لَا يَرُدُّ الْعِبَادُ قَضَاءَهُ، يَا مَنْ لَا مُلْكَ إِلَّا مُلْكُهُ، يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاؤُهُ".

۵۶۔ بیماری زائل ہوجائے گی: "یَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى، يَا مَنْ لَهُ الصِّفَاتُ الْعُلْيَا، يَا مَنْ لَهُ الْآخِرَةُ وَالْأُولٰى، يَا مَنْ لَهُ جَنَّةُ الْمَأْوٰى، يَا مَنْ لَهُ الْآيَاتُ الْكُبْرٰى، يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى، يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ وَالْقَضَاءُ، يَا مَنْ لَهُ الْهَوَاءُ وَالْفَضَاءُ، يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالثَّرٰى، يَا مَنْ لَهُ السَّمَاوَاتُ الْعُلٰى".

۵۷۔ لال آندھی رک جائے گی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ، يَا غَفُورُ، يَا صَبُورُ، يَا شَكُورُ، يَا رَؤُوفُ، يَا عَطُوفُ، يَا مَسْؤُولُ، يَا وَدُودُ، يَا سُبُّوحُ، يَا قُدُّوسُ".

۵۸۔ عزت ملے گی "يَا مَنْ فِي السَّمَاءِ عَظَمَتُهُ، يَا مَنْ فِي الْأَرْضِ آيَاتُهُ، يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلَائِلُهُ، يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ، يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ خَزَائِنُهُ، يَا مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ، يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ، يَا مَنْ أَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهُ، يَا مَنْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ، يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ".

۵۹۔ معدے کا درد دور ہوگا "يَا حَبِيبَ مَنْ لَا حَبِيبَ لَهُ، يَا طَبِيبَ مَنْ لَا طَبِيبَ لَهُ، يَا مُجِيبَ مَنْ لَا مُجِيبَ لَهُ، يَا شَفِيقَ مَنْ لَا شَفِيقَ لَهُ، يَا رَفِيقَ مَنْ لَا رَفِيقَ لَهُ، يَا مُغِيثَ مَنْ لَا مُغِيثَ لَهُ، يَا دَلِيلَ مَنْ لَا دَلِيلَ لَهُ، يَا أَنِيسَ مَنْ لَا أَنِيسَ لَهُ، يَا رَاحِمَ مَنْ لَا رَاحِمَ لَهُ، يَا صَاحِبَ مَنْ لَا صَاحِبَ لَهُ".

۶۰۔ کام آسان ہوں گے: "يَا كَافِيَ مَنِ اسْتَكْفَاهُ، يَا هَادِيَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ، يَا كَالِيَ مَنِ اسْتَكْلَاهُ، يَا رَاعِيَ مَنِ اسْتَرْعَاهُ، يَا شَافِيَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ، يَا قَاضِيَ مَنِ اسْتَقْضَاهُ، يَا مُغْنِيَ مَنِ اسْتَغْنَاهُ، يَا مُوفِيَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ، يَا مُقَوِّيَ مَنِ اسْتَقْوَاهُ، يَا وَلِيَّ مَنِ اسْتَوْلَاهُ".

۶۱۔ دل کو سکون ملے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ، يَا رَازِقُ، يَا نَاطِقُ، يَا صَادِقُ، يَا فَالِقُ، يَا فَارِقُ، يَا فَاتِقُ، يَا رَاتِقُ، يَا سَابِقُ، يَا سَامِقُ".

۶۲۔ بڑے لوگ قابو میں رہیں گے:"یَا مَنْ یُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ، یَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْاَنْوَارَ، یَا مَنْ خَلَقَ الظِّلَّ وَالْحَرُوْرَ، یَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، یَا مَنْ قَدَّرَ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ، یَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ، یَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، یَا مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ، یَا مَنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ"۔

۶۳۔ کاروبار میں فائدہ ہوگا"یَا مَنْ یَعْلَمُ مُرَادَ الْمُرِیْدِیْنَ، یَا مَنْ یَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ، یَا مَنْ یَسْمَعُ أَنِیْنَ الْوَاهِنِیْنَ، یَا مَنْ یَرٰی بُكَاءَ الْخَائِفِیْنَ، یَا مَنْ یَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ، یَا مَنْ یَقْبَلُ عُذْرَ التَّائِبِیْنَ، یَا مَنْ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ، یَا مَنْ لَا یُضِیْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ، یَا مَنْ لَا یَبْعُدُ عَنْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ، یَا أَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ"۔

۶۴۔ درد شقیقہ نہیں رہے گا:"یَا دَائِمَ الْبَقَاءِ، یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ، یَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ، یَا غَافِرَ الْخَطَاءِ، یَا بَدِیْعَ السَّمَاءِ، یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ، یَا جَمِیْلَ الثَّنَاءِ، یَا قَدِیْمَ السَّنَاءِ، یَا كَثِیْرَ الْوَفَاءِ، یَا شَرِیْفَ الْجَزَاءِ"۔

۶۵۔ گناہوں کی معافی ملے گی:"اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا سَتَّارُ، یَا غَفَّارُ، یَا قَهَّارُ، یَا جَبَّارُ، یَا صَبَّارُ، یَا بَارُّ، یَا مُخْتَارُ، یَا فَتَّاحُ، یَا نَفَّاحُ، یَا مُرْتَاحُ"۔

۶۶۔ فقر و فاقہ سے نجات ملے گی:"یَا مَنْ خَلَقَنِیْ وَسَوَّانِیْ، یَا مَنْ رَزَقَنِیْ وَرَبَّانِیْ، یَا مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ، یَا مَنْ قَرَّبَنِیْ وَأَدْنَانِیْ، یَا مَنْ عَصَمَنِیْ وَكَفَانِیْ، یَا مَنْ حَفِظَنِیْ وَكَلَانِیْ، یَا مَنْ أَعَزَّنِیْ وَأَغْنَانِیْ، یَا مَنْ وَفَّقَنِیْ وَهَدَانِیْ، یَا مَنْ آنَسَنِیْ وَآوَانِیْ، یَا مَنْ أَمَاتَنِیْ وَأَحْیَانِیْ"۔

۶۷۔ چشم بد سے محفوظ رہے گا: "يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ، يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يَا مَنْ لاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ، يَا مَنْ لاَ مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ، يَا مَنْ لاَ رَادَّ لِقَضَائِهِ، يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِأَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، يَا مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ".

۶۸۔ وبائی امراض کا اثر نہیں رہے گا: "يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَاداً، يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَاداً، يَا مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً، يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُوراً، يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاساً، يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشاً، يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتاً يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً، يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَزْوَاجاً، يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ مِرْصَاداً".

۶۹۔ درجے بلند ہوں گے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ، يَا شَفِيعُ، يَا رَفِيعُ، يَا مَنِيعُ، يَا سَرِيعُ، يَا بَدِيعُ، يَا كَبِيرُ، يَا قَدِيرُ، يَا خَبِيرُ، يَا مُجِيرُ".

۷۰۔ عمر میں اضافہ ہوگا: "يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، يَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ، يَا حَيُّ الَّذِي لاَ يُشَارِكُهُ حَيٌّ، يَا حَيُّ الَّذِي لاَ مثل يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ، يَا حَيُّ الَّذِي يُمِيتُ كُلَّ حَيٍّ، يَا حَيُّ الَّذِي يَرْزُقُ كُلَّ حَيٍّ، يَا حَيّاً لَمْ يَرِثِ الْحَيَاةَ مِنْ حَيٍّ، يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ".

۷۱۔ تیز ہوائیں تھم جائیں گی: "يَا مَنْ لَهُ ذِكْرٌ لاَ يُنْسَى يَا مَنْ لَهُ نُورٌ لاَ يُطْفَى، يَا مَنْ لَهُ نِعَمٌ لاَ تُعَدُّ، يَا مَنْ لَهُ مُلْكٌ لاَ يَزُولُ، يَا مَنْ لَهُ ثَنَاءٌ لاَ يُحْصَى، يَا مَنْ لَهُ جَلاَلٌ لاَ يُكَيَّفُ، يَا مَنْ لَهُ كَمَالٌ لاَ يُدْرَكُ، يَا مَنْ لَهُ قَضَاءٌ لاَ يُرَدُّ، يَا مَنْ لَهُ صِفَاتٌ لاَ تُبَدَّلُ، يَا مَنْ لَهُ نُعُوتٌ لاَ تُغَيَّرُ".

۷۲۔ دردِ پستان جاتا رہے گا: "یَا رَبَّ الْعالَمِینَ، یَا مالِكَ یَوْمِ الدِّینِ، یَا غایَةَ الطَّالِبِینَ، یَا ظَهْرَ اللاَّجِینَ، یَا مُدْرِكَ الْهارِبِینَ، یَا مَنْ یُحِبُّ الصَّابِرِینَ، یَا مَنْ یُحِبُّ التَّوَّابِینَ، یَا مَنْ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِینَ، یَا مَنْ یُحِبُّ الْمحسِنِینَ، یَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ"۔

۷۳۔ ریاحی درد کا ازالہ ہوگا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا شَفِیقُ، یَا رَفِیقُ، یَا حَفِیظُ، یَا مُحِیطُ، یَا مُقِیتُ، یَا مُغِیثُ، یَا مُعِزُّ، یَا مُذِلُّ، یَا مُبْدِئُ، یَا مُعِیدُ"۔

۷۴۔ فرزند کی ولادت ہوگی: "یَا مَنْ هُوَ أَحَدٌ بِلا ضِدٍّ، یَا مَنْ هُوَ فَرْدٌ بِلا نِدٍّ، یَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلا عَیْبٍ، یَا مَنْ هُوَ وِتْرٌ بِلا کَیْفٍ، یَا مَنْ هُوَ قاضٍ بِلا حَیْفٍ، یَا مَنْ هُوَ رَبٌّ بِلا وَزِیرٍ، یَا مَنْ هُوَ عَزِیزٌ بِلا ذُلٍّ، یَا مَنْ هُوَ غَنِیٌّ بِلا فَقْرٍ، یَا مَنْ هُوَ مَلِكٌ بِلا عَزْلٍ، یَا مَنْ هُوَ مَوْصُوفٌ بِلا شَبِیهٍ"۔

۷۵۔ عزت وعظمت حاصل ہوگی: "یَا مَنْ ذِکْرُهُ شَرَفٌ لِلذَّاکِرِینَ، یَا مَنْ شُکْرُهُ فَوْزٌ لِلشَّاکِرِینَ، یَا مَنْ حَمْدُهُ عِزٌّ لِلْحامِدِینَ، یَا مَنْ طاعَتُهُ نَجاةٌ لِلْمُطِیعِینَ، یَا مَنْ بابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِینَ، یَا مَنْ سَبِیلُهُ واضِحٌ لِلْمُنِیبِینَ، یَا مَنْ آیاتُهُ بُرْهانٌ لِلنَّاظِرِینَ، یَا مَنْ کِتابُهُ تَذْکِرَةٌ لِلْمُتَّقِینَ، یَا مَنْ رِزْقُهُ عُمُومٌ لِلطَّائِعِینَ وَالْعاصِینَ، یَا مَنْ رَحْمَتُهُ قَرِیبٌ مِنَ الْمحسِنِینَ"۔

۷۶۔ برص کی بیماری سے نجات ملے گی: "یَا مَنْ تَبارَكَ اسْمُهُ، یَا مَنْ تَعالی جَدُّهُ، یَا مَنْ لاَ إِلٰهَ غَیْرُهُ، یَا مَنْ جَلَّ ثَناؤُهُ، یَا مَنْ تَقَدَّسَتْ أَسْماؤُهُ، یَا مَنْ یَدُومُ بَقاؤُهُ، یَا مَنِ الْعَظَمَةُ بَهاؤُهُ، یَا مَنِ الْکِبْرِیاءُ رِداؤُهُ، یَا مَنْ لاَ تُحْصی آلاؤُهُ، یَا مَنْ لاَ تُعَدُّ نَعْماؤُهُ"۔

۷۷۔ قرض ادا ہو گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ، يَا أَمِينُ، يَا مُبِينُ، يَا مَتِينُ، يَا مَكِينُ، يَا رَشِيدُ، يَا حَمِيدُ، يَا مَجِيدُ، يَا شَدِيدُ، يَا شَهِيدُ".

۷۸۔ الفت بڑھے گی: "يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، يَا ذَا الْقَوْلِ السَّدِيدِ، يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيدِ، يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ، يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ، يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ، يَا مَنْ هُوَ قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ، يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ".

۷۹۔ قید سے رہائی ملے گی: "يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ، يَا مَنْ لَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ، يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ، يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ، يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ، يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ، يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ، يَا مَنْ هُوَ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ، يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ".

۸۰۔ نعمتوں میں اضافہ ہوگی: "يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ، يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ، يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ، يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ، يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْأَلَمِ، يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ، يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ، يَا مَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ مِنَ الْعَدَمِ".

۸۱۔ آدھے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ، يَا جَاعِلُ، يَا قَابِلُ، يَا كَامِلُ، يَا فَاصِلُ، يَا وَاصِلُ، يَا عَادِلُ، يَا غَالِبُ، يَا طَالِبُ، يَا وَاهِبُ".

۸۲۔ سر درد، وجع مفاصل اور ناسور سے خلاصی ملے گی "يَا مَنْ أَنْعَمَ بِطَوْلِهِ، يَا مَنْ أَكْرَمَ بِجُودِهِ، يَا مَنْ جَادَ بِلُطْفِهِ، يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ، يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ، يَا مَنْ حَكَمَ بِتَدْبِيرِهِ، يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ، يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِحِلْمِهِ، يَا مَنْ دَنَا فِي عُلُوِّهِ، يَا مَنْ عَلَا فِي دُنُوِّهِ".

۸۳۔ کمر درد دور ہوگا: "یَا مَنْ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ، یَا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ، یَا مَنْ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یُضِلُّ مَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یُعَذِّبُ مَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یَغْفِرُ لِمَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یُعِزُّ مَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یُذِلُّ مَنْ یَشَاءُ، یَا مَنْ یُصَوِّرُ فِی الْاَرْحَامِ مَا یَشَاءُ، یَا مَنْ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ یَشَاءُ"۔

۸۴۔ سیدھی طرف کے پہلو کی تکلیف دور ہوگی: "یَا مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً، یَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْراً، یَا مَنْ لَا یُشْرِكُ فِی حُكْمِهِ أَحَداً، یَا مَنْ جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ رُسُلاً، یَا مَنْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوجاً، یَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَاراً، یَا مَنْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً، یَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ أَمَداً، یَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْماً، یَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَیْءٍ عَدَداً"۔

۸۵۔ پیٹھ کا درد جاتا رہے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ یَا أَوَّلُ، یَا آخِرُ، یَا ظَاهِرُ، یَا بَاطِنُ، یَا بَرُّ، یَا حَقُّ، یَا فَرْدُ، یَا وِتْرُ، یَا صَمَدُ، یَا سَرْمَدُ"۔

۸۶۔ تلی کا عارضہ دور ہوگا: "یَا خَیْرَ مَعْرُوفٍ عُرِفَ، یَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ عُبِدَ، یَا أَجَلَّ مَشْكُورٍ شُكِرَ، یَا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذُكِرَ، یَا أَعْلَى مَحْمُودٍ حُمِدَ، یَا أَقْدَمَ مَوْجُودٍ طُلِبَ، یَا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وُصِفَ، یَا أَكْبَرَ مَقْصُودٍ قُصِدَ، یَا أَكْرَمَ مَسْؤُولٍ سُئِلَ، یَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عُلِمَ"۔

۸۷۔ سر کا دور چلا جائے گا: "یَا حَبِیبَ الْبَاكِینَ، یَا سَیِّدَ الْمُتَوَكِّلِینَ، یَا هَادِیَ الْمُضِلِّینَ، یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِینَ، یَا أَنِیسَ الذَّاكِرِینَ، یَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوفِینَ، یَا مُنْجِیَ الصَّادِقِینَ، یَا أَقْدَرَ الْقَادِرِینَ، یَا أَعْلَمَ الْعَالِمِینَ، یَا إِلٰهَ الْخَلْقِ أَجْمَعِینَ"۔

۸۸۔ ماتھے کی تکلیف ختم ہو جائے گی: "يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ، يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ، يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ، يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ، يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ، يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ، يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ، يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ، يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ".

۸۹۔ پیشاب کی دقت ختم ہو جائے گی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَافِظُ، يَا بَارِئُ، يَا ذَارِئُ يَا بَاذِخُ، يَا فَارِجُ يَا فَاتِحُ، يَا كَاشِفُ، يَا ضَامِنُ، يَا آمِرُ، يَا نَاهِي".

۹۰۔ ناف کا درد ختم جاتا رہے گا: "يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يُتِمُّ النِّعْمَةَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يُقَلِّبُ الْقُلُوبَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَبْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتَى إِلَّا هُوَ".

۹۱۔ پتھری سے نجات ملے گی: "يَا مُعِينَ الضُّعَفَاءِ، يَا صَاحِبَ الْغُرَبَاءِ، يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ، يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ، يَا رَافِعَ السَّمَاءِ، يَا أَنِيسَ الْأَصْفِيَاءِ، يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ، يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ، يَا إِلٰهَ الْأَغْنِيَاءِ، يَا أَكْرَمَ الْكُرَمَاءِ".

۹۲۔ بواسیر دور ہوگی: "يَا كَافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، يَا قَائِماً عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ، يَا مَنْ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِهِ شَيْءٌ، يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ، يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ، يَا مَنْ هُوَ خَبِيرٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ".

۹۳۔ ناسور مندمل ہوگا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ، يَا مُطْعِمُ، يَا مُنْعِمُ، يَا مُعْطِي، يَا مُغْنِي، يَا مُقْنِي، يَا مُفْنِي، يَا مُحْيِي، يَا مُرْضِي، يَا مُنْجِي".

۹۴۔ ناک کی تکلیف رفع ہوگی : "يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَهُ، يَا إِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ، يَا بَارِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ، يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ، يَا مُبْدِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُعِيدَهُ، يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ، يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ، يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُمِيتَهُ، يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ".

۹۵۔ پیٹ کا درد جاتا رہے گا: "يَا خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ، يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ، يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمَحْمُودٍ، يَا خَيْرَ شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ، يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍّ، يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ، يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَأَنِيسٍ، يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ، يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ، يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ".

۹۶۔ گھٹنوں کا روگ چلا جائے گا: "يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ، يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ، يَا مَنْ هُوَ إِلَى مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ، يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ، يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ، يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ، يَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ، يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ، يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ، يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ أَرَادَهُ عَلِيمٌ".

۹۷۔ گلا ٹھیک ہوجائے گا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ، يَا مُرَغِّبُ، يَا مُقَلِّبُ، يَا مُعَقِّبُ، يَا مُرَتِّبُ، يَا مُخَوِّفُ، يَا مُحَذِّرُ، يَا مُذَكِّرُ، يَا مُسَخِّرُ، يَا مُغَيِّرُ".

۹۸۔ مراد پوری ہوگی : "يَا مَنْ عِلْمُهُ سَابِقٌ، يَا مَنْ وَعْدُهُ صَادِقٌ، يَا مَنْ لُطْفُهُ ظَاهِرٌ، يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ، يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ، يَا مَنْ قَضَاؤُهُ كَائِنٌ، يَا مَنْ قُرْآنُهُ مَجِيدٌ، يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ، يَا مَنْ فَضْلُهُ عَمِيمٌ، يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ".

۹۹۔ پیر کا درد جاتا رہے گا: "يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ، يَا مَنْ لَا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ، يَا مَنْ لَا يُلْهِيهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ، يَا مَنْ لَا يُغَلِّطُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ، يَا

مَنْ لَا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ، يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيدِينَ، يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى هِمَمِ الْعَارِفِينَ، يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى طَلَبِ الطَّالِبِينَ، يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِي الْعَالَمِينَ"۔

۱۰۰۔ پنڈلی کی تکلیف دور جائے گی : "يَا حَلِيماً لَا يَعْجَلُ، يَا جَوَاداً لَا يَبْخَلُ، يَا صَادِقاً لَا يُخْلِفُ، يَا وَهَّاباً لَا يَمَلُّ، يَا قَاهِراً لَا يُغْلَبُ، يَا عَظِيماً لَا يُوصَفُ، يَا عَدْلاً لَا يَحِيفُ، يَا غَنِيّاً لَا يَفْتَقِرُ، يَا كَبِيراً لَا يَصْغُرُ، يَا حَافِظاً لَا يَغْفُلُ، سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ"۔

۳۔ دعائے افتتاح

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِكَ وَأَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَأَيْقَنْتُ
أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَشَدُّ الْمُعَاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ
النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ، وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِينَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ، اَللّٰهُمَّ
أَذِنْتَ لِي فِي دُعَائِكَ وَمَسْأَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَا سَمِيعُ مِدْحَتِي وَأَجِبْ يَا رَحِيمُ دَعْوَتِي
وَأَقِلْ يَا غَفُورُ عَثْرَتِي، فَكَمْ يَا إِلٰهِي مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَهَا، وَهُمُومٍ قَدْ كَشَفْتَهَا،
وَعَثْرَةٍ قَدْ أَقَلْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَحَلْقَةِ بَلَاءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّهَا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي لَا مُضَادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ، وَلَا مُنَازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا شَرِيكَ
لَهُ فِي خَلْقِهِ، وَلَا شَبِيهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِي فِي الْخَلْقِ أَمْرُهُ وَحَمْدُهُ،
الظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ، الْبَاسِطِ بِالْجُودِ يَدَهُ، الَّذِي لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ، وَلَا تَزِيدُهُ
كَثْرَةُ الْعَطَاءِ إِلَّا جُودًا وَكَرَمًا إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلِيلًا
مِنْ كَثِيرٍ، مَعَ حَاجَةٍ بِي إِلَيْهِ عَظِيمَةٍ وَغِنَاكَ عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ، وَهُوَ
عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي، وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي،
وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسَتْرَكَ عَلَى قَبِيحِ عَمَلِي، وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي عِنْدَ
مَا كَانَ مِنْ خَطَئِي وَعَمْدِي أَطْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ الَّذِي
رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَّفْتَنِي مِنْ إِجَابَتِكَ فَصِرْتُ
أَدْعُوكَ آمِنًا وَ أَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا لَا خَائِفًا وَلَا وَجِلًا، مُدِلًّا عَلَيْكَ فِيمَا
قَصَدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ، فَإِنْ أَبْطَأَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي

هُوَ خَيْرٌ لِي لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْأُمُورِ. فَلَمْ أَرَ مَوْلىً كَرِيماً أَصْبَرَ عَلَى عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ، يَا رَبِّ، إِنَّكَ تَدْعُونِي فَأُوَلِّي عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ إِلَيَّ فَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ، وَتَتَوَدَّدُ إِلَيَّ فَلاَ أَقْبَلُ مِنْكَ كَأَنَّ لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي وَالْإِحْسانِ إِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ إِحْسانِكَ إِنَّكَ جَوادٌ كَرِيمٌ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مالِكِ الْمُلْكِ، مُجْرِى الْفُلْكِ، مُسَخِّرِ الرِّياحِ، فالِقِ الْإِصْباحِ، دَيَّانِ الدِّينِ، رَبِّ الْعالَمِينَ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى طُولِ أَناتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قادِرٌ عَلى ما يُرِيدُ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خالِقِ الْخَلْقِ، باسِطِ الرِّزْقِ، فالِقِ الْإِصْباحِ، ذِي الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعامِ الَّذِي بَعُدَ فَلا يُرىٰ، وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوىٰ، تَبارَكَ وَتَعالىٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنازِعٌ يُعادِلُهُ، وَلاَ شَبِيهٌ يُشاكِلُهُ، وَلاَ ظَهِيرٌ يُعاضِدُهُ، قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزَّاءَ وَتَواضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَماءُ، فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ ما يَشاءُ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ أُنادِيهِ، وَيَسْتُرُ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيهِ، وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلاَ أُجازِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ أَعْطانِي، وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفانِي، وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ قَدْ أَرانِي فَأُثْنِي عَلَيْهِ حامِداً، وَأَذْكُرُهُ مُسَبِّحاً ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لاَ يُهْتَكُ حِجابُهُ وَلاَ يُغْلَقُ بابُهُ، وَلاَ يُرَدُّ سائِلُهُ، وَلاَ يُخَيَّبُ آمِلُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخائِفِينَ وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ، وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ، وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ، وَيُهْلِكُ مُلُوكاً وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قاصِمِ الْجَبَّارِينَ مُبِيرِ الظَّالِمِينَ، مُدْرِكِ الْهارِبِينَ نَكالِ الظَّالِمِينَ صَرِيخِ الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ حاجاتِ الطَّالِبِينَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّماءُ وَسُكَّانُها، وَتَرْجُفُ الْأَرْضُ وَعُمَّارُها وَتَمُوجُ الْبِحارُ وَمَنْ

يَسْبَحُ فِي غَمَرَاتِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ، وَيَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ
وَيُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَيُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَحَبِيبِكَ
وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ أَفْضَلَ وَأَحْسَنَ وَأَجْمَلَ
وَأَكْمَلَ وَأَزْكٰى وَأَنْمٰى وَأَطْيَبَ وَأَطْهَرَ وَأَسْنٰى وَأَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ
وَصِفْوَتِكَ وَأَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّكَ وَأَخِي رَسُولِكَ
وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَآيَتِكَ الْكُبْرٰى، وَالنَّبَإِ الْعَظِيمِ، وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ
الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَ إِمَامَيِ
الْهُدَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ
مُوسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ جعفر الصادق علیہ السلام موسیٰ الکاظم علیہ السلام علی
الرضا علیہ السلام محمد تقی الجواد علیہ السلام علی نقی علیہ السلام مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْخَلَفِ
الْهَادِي الْمَهْدِيِّ حُجَجِكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَأُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلَاةً كَثِيرَةً دَائِمَةً
. اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ أَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ
بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
الدَّاعِيَ إِلٰى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ اسْتَخْلِفْهُ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ أَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً
يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئاً. اَللّٰهُمَّ أَعِزَّهُ وَأَعْزِزْ بِهِ، وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ،

وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطاناً
نَصِيراً اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتَّى لاَ يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ
مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلاَمَ
وَأَهْلَهُ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ،
وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ، وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا
مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ، وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهِ شَعَثَنَا، وَاشْعَبْ بِهِ
صَدْعَنَا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا، وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا، وَأَعْزِزْ بِهِ ذِلَّتَنَا، وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَنَا
وَاقْضِ بِهِ عَنْ مُغْرَمِنَا، وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنَا، وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَنَا،
وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوهَنَا، وَفُكَّ بِهِ أَسْرَنَا، وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنَا، وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا،
وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنَا، وَأَعْطِنَا بِهِ سُؤْلَنَا، وَبَلِّغْنَا بِهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ
آمَالَنَا، وَأَعْطِنَا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنَا، يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ، وَأَوْسَعَ الْمُعْطِينَ، اشْفِ
بِهِ صُدُورَنَا، وَأَذْهِبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنَا، وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ
بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَانْصُرْنَا بِهِ عَلَى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّنَا إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ،
وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا، وَقِلَّةَ عَدَدِنَا، وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا، وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ
عَلَيْنَا، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَعِنَّا عَلَى ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَبِضُرٍّ
تَكْشِفُهُ، وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ، وَسُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهُ، وَرَحْمَةٍ مِنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا، وَعَافِيَةٍ
مِنْكَ تُلْبِسُنَاهَا، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

۴۔ دعائے مجیر

یہ دعا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول بڑی شان والی دعا ہے، روایت ہے کہ یہ دعا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس وقت پہنچائی جب آپ مقام ابراہیمؑ میں نماز ادا کر رہے تھے، کفعمی نے بلد الامین اور مصباح میں اس دعا کو درج کیا ہے اور حاشیے میں اس کی فضیلت بھی ذکر کی ہے، وہ لکھتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو ماہِ رمضان المبارک کے ایام بیض میں پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے چاہے وہ بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں اور صحرا کی ریت کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، نیز یہ دعا مرض سے شفاء، ادائے قرض، فراخی و توانگری اور غم کے دور ہونے کے لئے لئے بھی مفید ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ يَا اللهُ، تَعَالَيْتَ يَا رَحْمٰنُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا رَحِيمُ تَعَالَيْتَ يَا كَرِيمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِير۔ سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ، تَعَالَيْتَ يَا مَالِكُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا قُدُّوسُ، تَعَالَيْتَ يَا سَلَامُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا مُؤْمِنُ، تَعَالَيْتَ يَا مُهَيْمِنُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ، تَعَالَيْتَ يَا جَبَّارُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُتَكَبِّرُ، تَعَالَيْتَ يَا مُتَجَبِّرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا خَالِقُ، تَعَالَيْتَ يَا بَارِئُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُصَوِّرُ، تَعَالَيْتَ يَا مُقَدِّرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا هَادِي، تَعَالَيْتَ يَا بَاقِي، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَهَّابُ، تَعَالَيْتَ يَا تَوَّابُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا فَتَّاحُ، تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَاحُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدِي، تَعَالَيْتَ يَا مَوْلَايَ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا قَرِيبُ، تَعَالَيْتَ يَارَقِيبُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُبْدِئُ، تَعَالَيْتَ يَا مُعِيدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَمِيدُ، تَعَالَيْتَ يَا مَجِيدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا قَدِيمُ، تَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا غَفُورُ، تَعَالَيْتَ يَا شَكُورُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا شَاهِدُ، تَعَالَيْتَ يَا شَهِيدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَنَّانُ، تَعَالَيْتَ يَا مَنَّانُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا بَاعِثُ، تَعَالَيْتَ يَا وَارِثُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُحْيِي، تَعَالَيْتَ يَا مُمِيتُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا شَفِيقُ، تَعَالَيْتَ يَا رَفِيقُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا أَنِيسُ، تَعَالَيْتَ يَا مُؤْنِسُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا جَلِيلُ، تَعَالَيْتَ يَا جَمِيلُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا خَبِيرُ، تَعَالَيْتَ يَا بَصِيرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَفِيُّ، تَعَالَيْتَ يَا مَلِيُّ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودُ، تَعَالَيْتَ يَا مَوْجُودُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارُ، تَعَالَيْتَ يَا قَهَّارُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُورُ، تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُورُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا جَوَادُ تَعَالَيْتَ يَا مَعَاذُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا جَمَالُ، تَعَالَيْتَ يَا جَلَالُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا سَابِقُ، تَعَالَيْتَ يَا رَازِقُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا صَادِقُ، تَعَالَيْتَ يَا فَالِقُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا سَمِيعُ، تَعَالَيْتَ يَا سَرِيعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا رَفِيعُ، تَعَالَيْتَ يَا بَدِيعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا فَعَّالُ، تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالِ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا قَاضِي، تَعَالَيْتَ يَا رَاضِي، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا قَاهِرُ، تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَالِمُ، تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمُ، أَجِرْنَا مِنَ

النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا دَائِمُ، تَعَالَيْتَ يَا قَائِمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمُ، تَعَالَيْتَ يَا قَاسِمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا غَنِيُّ، تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِي، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَفِيُّ، تَعَالَيْتَ يَا قَوِيُّ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا كَافِي، تَعَالَيْتَ يَا شَافِي، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمُ، تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا أَوَّلُ، تَعَالَيْتَ يَا آخِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ، تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا رَجَاءُ، تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجَى، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ، تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطَّوْلِ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَيُّ، تَعَالَيْتَ يَا قَيُّومُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَاحِدُ تَعَالَيْتَ يَا أَحَدُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدُ، تَعَالَيْتَ يَا صَمَدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا قَدِيرُ، تَعَالَيْتَ يَا كَبِيرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَالِي، تَعَالَيْتَ يَا عَالِي، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَلِيُّ، تَعَالَيْتَ يَا أَعْلَى، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَلِيُّ، تَعَالَيْتَ يَا مَوْلَى، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا ذَارِئُ، تَعَالَيْتَ يَا بَارِئُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا خَافِضُ، تَعَالَيْتَ يَا رَافِعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُقْسِطُ، تَعَالَيْتَ يَا جَامِعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا مُعِزُّ، تَعَالَيْتَ يَا مُذِلُّ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَافِظُ، تَعَالَيْتَ يَا حَفِيظُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا قَادِرُ، تَعَالَيْتَ يَا مُقْتَدِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَلِيمُ، تَعَالَيْتَ يَا حَلِيمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا حَكَمُ، تَعَالَيْتَ يَا حَكِيمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُعْطِي، تَعَالَيْتَ يَا مَانِعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ يَا ضَارُّ، تَعَالَيْتَ يَا نَافِعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ ۔ سُبْحَانَكَ

يَا مُجِيبُ، تَعالَيْتَ يَا حَسِيبُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَادِلُ، تَعالَيْتَ يَا فَاصِلُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا لَطِيفُ، تَعالَيْتَ يَا شَرِيفُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا رَبُّ، تَعالَيْتَ يَا حَقُّ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا مَاجِدُ، تَعالَيْتَ يَا وَاحِدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا عَفُوُّ۔ تَعالَيْتَ يَا مُنْتَقِمُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَاسِعُ تَعالَيْتَ يَا مُوَسِّعُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا رَؤُوفُ، تَعالَيْتَ يَا عَطُوفُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا فَرْدُ تَعالَيْتَ يَا وِتْرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُقِيتُ تَعالَيْتَ يَا مُحِيطُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا وَكِيلُ، تَعالَيْتَ يَا عَدْلُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُبِينُ، تَعالَيْتَ يَا مَتِينُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا بَرُّ، تَعالَيْتَ يَا وَدُودُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا رَشِيدُ، تَعالَيْتَ يَا مُرْشِدُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ، سُبْحَانَكَ يَا نُورُ، تَعالَيْتَ يَا مُنَوِّرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا نَصِيرُ، تَعالَيْتَ يَا نَاصِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا صَبُورُ، تَعالَيْتَ يَا صَابِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُحْصِي، تَعالَيْتَ يَا مُنْشِئُ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانُ، تَعالَيْتَ يَا دَيَّانُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا مُغِيثُ، تَعالَيْتَ يَا غِيَاثُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ۔ سُبْحَانَكَ يَا فَاطِرُ، تَعالَيْتَ يَا حَاضِرُ، أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْجَلَالِ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

۵۔ دعائے ندبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ
تَسْلِيماً اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهِ قَضَاؤُكَ فِي أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ
اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَ دِينِكَ إِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ
النَّعِيمِ الْمُقِيمِ الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ وَ لَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ
الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَ زُخْرُفِهَا وَ زِبْرِجِهَا فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ
وَ عَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَ قَرَّبْتَهُمْ وَ قَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَ
الثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَ أَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتَكَ وَ كَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ وَ رَفَدْتَهُمْ
بِعِلْمِكَ وَ جَعَلْتَهُمُ الذَّرَائِعَ إِلَيْكَ وَ الْوَسِيلَةَ إِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ أَسْكَنْتَهُ
جَنَّتَكَ إِلٰى أَنْ أَخْرَجْتَهُ مِنْهَا وَ بَعْضُهُمْ حَمَلْتَهُ فِي فُلْكِكَ وَ نَجَّيْتَهُ مَعَ مَنْ آمَنَ
مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ وَ بَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلاً وَ سَأَلَكَ لِسَانَ
صِدْقٍ فِي الْآخِرَةِ فَأَجَبْتَهُ وَ جَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيّاً وَ بَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيماً
وَ جَعَلْتَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ رِدْءاً وَ وَزِيراً وَ بَعْضٌ أَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَ آتَيْتَهُ
الْبَيِّنَاتِ وَ أَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ كُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيعَةً وَ نَهَجْتَ لَهُ
مِنْهَاجاً وَ تَخَيَّرْتَ لَهُ أَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفِظاً بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ إِلٰى مُدَّةٍ
إِقَامَةً لِدِينِكَ وَ حُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ وَ لِئَلَّا يَزُولَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ وَ يَغْلِبَ
الْبَاطِلُ عَلٰى أَهْلِهِ وَ لِئَلَّا يَقُولَ أَحَدٌ لَوْ لَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولاً مُنْذِراً وَ
أَقَمْتَ لَنَا عَلَماً هَادِياً فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَ نَخْزٰى إِلٰى أَنِ انْتَهَيْتَ
بِالْأَمْرِ إِلٰى حَبِيبِكَ وَ نَجِيبِكَ مُحَمَّدٍ ص فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ
وَ صَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ وَ أَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهُ وَ أَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ قَدَّمْتَهُ

عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَ بَعَثْتَهُ إِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ وَ أَوْطَأْتَهُ مَشَارِقَكَ وَ مَغَارِبَكَ وَ سَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ وَ عَرَجْتَ بِرُوحِهِ إِلَى سَمَائِكَ وَ أَوْدَعْتَهُ عِلْمَ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ وَ حَفَفْتَهُ بِجَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ الْمُسَوِّمِينَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَ وَعَدْتَهُ أَنْ تُظْهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِهِ وَ جَعَلْتَ لَهُ وَ لَهُمْ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَ هُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَ قُلْتَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ثُمَّ جَعَلْتَ أَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ قُلْتَ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَ قُلْتَ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ إِلَيْكَ وَ الْمَسْلَكَ إِلَى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ أَيَّامُهُ أَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَ عَلَى آلِهِمَا هَادِياً إِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَ الْمَلَأُ أَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ قَالَ مَنْ كُنْتُ نَبِيَّهُ فَعَلِيٌّ أَمِيرُهُ وَ قَالَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَ سَائِرُ النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَ أَحَلَّهُ مَحَلَّ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَقَالَ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ أَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهِ مَا حَلَّ لَهُ وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ ثُمَّ أَوْدَعَهُ عِلْمَهُ وَ حِكْمَتَهُ فَقَالَ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَ وَصِيِّي وَ وَارِثِي لَحْمُكَ لَحْمِي وَ دَمُكَ دَمِي وَ سِلْمُكَ سِلْمِي وَ حَرْبُكَ حَرْبِي وَ

الْإِيمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَ دَمَكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ أَنْتَ غَداً عَلَى الْحَوْضِ
خَلِيفَتِي وَ أَنْتَ تَقْضِي دَيْنِي وَ تُنْجِزُ عِدَاتِي وَ شِيعَتُكَ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ
مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ حَوْلِي فِي الْجَنَّةِ وَ هُمْ جِيرَانِي وَ لَوْ لَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ
الْمُؤْمِنُونَ بَعْدِي وَ كَانَ بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَ نُوراً مِنَ الْعَمَى وَ حَبْلَ اللَّهِ
الْمَتِينَ وَ صِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيمَ لَا يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ فِي رَحِمٍ وَ لَا بِسَابِقَةٍ فِي دِينٍ وَ لَا
يُلْحَقُ فِي مَنْقَبَةٍ يَحْذُو حَذْوَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَ آلِهِمَا وَ يُقَاتِلُ عَلَى
التَّأْوِيلِ وَ لَا تَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيهِ صَنَادِيدَ الْعَرَبِ وَ قَتَلَ
أَبْطَالَهُمْ وَ نَاهَشَ ذُؤْبَانَهُمْ فَأَوْدَعَ قُلُوبَهُمْ أَحْقَاداً بَدْرِيَّةً وَ خَيْبَرِيَّةً وَ
حُنَيْنِيَّةً وَ غَيْرَهُنَّ فَأَضَبَّتْ عَلَى عَدَاوَتِهِ وَ أَكَبَّتْ عَلَى مُنَابَذَتِهِ حَتَّى قَتَلَ
النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ وَ لَمَّا قَضَى نَحْبَهُ وَ قَتَلَهُ أَشْقَى الْآخِرِينَ
يَتْبَعُ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ لَمْ يُمْتَثَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي الْهَادِينَ بَعْدَ الْهَادِينَ
وَ الْأُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلَى مَقْتِهِ مُجْتَمِعَةٌ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمِهِ وَ إِقْصَاءِ وُلْدِهِ إِلَّا الْقَلِيلَ
مِمَّنْ وَفَى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيهِمْ فَقُتِلَ مَنْ قُتِلَ وَ سُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَ أُقْصِيَ مَنْ
أُقْصِيَ وَ جَرَى الْقَضَاءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجَى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ وَ كَانَتِ الْأَرْضُ لِلَّهِ
يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ
رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَ لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَعَلَى الْأَطَائِبِ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَ آلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْبَاكُونَ وَ إِيَّاهُمْ
فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُونَ وَ لِمِثْلِهِمْ فَلْتُذْرَفِ الدُّمُوعُ وَ لْيَصْرُخِ الصَّارِخُونَ وَ يَعِجَّ
الْعَاجُّونَ أَيْنَ الْحَسَنُ أَيْنَ الْحُسَيْنُ أَيْنَ أَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ وَ
صَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ أَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ أَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ أَيْنَ
الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ أَيْنَ الْأَقْمَارُ الْمُنِيرَةُ أَيْنَ الْأَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ أَيْنَ أَعْلَامُ

الدِّينِ وَ قَوَاعِدُ الْعِلْمِ أَيْنَ بَقِيَّةُ اللهِ الَّتِي لَا تَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ أَيْنَ
الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ أَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِإِقَامَةِ الْأَمْتِ وَ الْعِوَجِ أَيْنَ الْمُرْتَجَى
لِإِزَالَةِ الْجَوْرِ وَ الْعُدْوَانِ أَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيدِ الْفَرَائِضِ وَ السُّنَنِ أَيْنَ
الْمُتَخَيَّرُ لِإِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَ الشَّرِيعَةِ أَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِإِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَ حُدُودِهِ
أَيْنَ مُحْيِي مَعَالِمِ الدِّينِ وَ أَهْلِهِ أَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ أَيْنَ هَادِمُ أَبْنِيَةِ
الشِّرْكِ وَ النِّفَاقِ أَيْنَ مُبِيدُ أَهْلِ الْفُسُوقِ وَ الْعِصْيَانِ وَ الطُّغْيَانِ أَيْنَ
حَاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَ النِّفَاقِ أَيْنَ طَامِسُ آثَارِ الزَّيْغِ وَ الْأَهْوَاءِ أَيْنَ قَاطِعُ
حَبَائِلِ الْكِذْبِ وَ الِافْتِرَاءِ أَيْنَ مُبِيدُ الْعُتَاةِ وَ الْمَرَدَةِ أَيْنَ مُسْتَأْصِلُ أَهْلِ
الْعِنَادِ وَ التَّضْلِيلِ وَ الْإِلْحَادِ أَيْنَ مُعِزُّ الْأَوْلِيَاءِ وَ مُذِلُّ الْأَعْدَاءِ أَيْنَ جَامِعُ
الْكَلِمِ عَلَى التَّقْوَى أَيْنَ بَابُ اللهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتَى أَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذِي يَتَوَجَّهُ
إِلَيْهِ الْأَوْلِيَاءُ أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ أَيْنَ صَاحِبُ
يَوْمِ الْفَتْحِ وَ نَاشِرُ رَايَةِ الْهُدَى أَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَ الرِّضَا أَيْنَ
الطَّالِبُ بِذُحُولِ الْأَنْبِيَاءِ أَيْنَ الْمُطَالِبُ بِكَرْبَلَاءَ أَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلَى مَنِ
اعْتَدَى عَلَيْهِ وَ افْتَرَى أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا أَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِفِ
ذُو الْبِرِّ وَ التَّقْوَى أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ ابْنُ خَدِيجَةَ
الْغَرَّاءِ وَ ابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي وَ نَفْسِي لَكَ الْوِقَاءُ وَ الْحِمَى يَا ابْنَ
السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَا ابْنَ النُّجَبَاءِ الْأَكْرَمِينَ يَا ابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ يَا ابْنَ
الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَبِينَ يَا ابْنَ الْأَطَايِبِ الْمُسْتَظْهَرِينَ يَا ابْنَ الْخَضَارِمَةِ
الْمُنْتَجَبِينَ يَا ابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْأَكْبَرِينَ يَا ابْنَ الْبُدُورِ الْمُنِيرَةِ يَا ابْنَ السُّرُجِ
الْمُضِيئَةِ يَا ابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَا ابْنَ الْأَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَا ابْنَ السُّبُلِ
الْوَاضِحَةِ يَا ابْنَ الْأَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَا ابْنَ الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَا ابْنَ السُّنَنِ

الْمَشْهُورَةِ يَاابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَأْثُورَةِ يَا ابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَاابْنَ
الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَا ابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَا ابْنَ النَّبَإِ الْعَظِيمِ يَا ابْنَ
مَنْ هُوَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَا ابْنَ الْآيَاتِ وَ الْبَيِّنَاتِ يَا ابْنَ
الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْبَرَاهِينِ الْبَاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَا
ابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَا ابْنَ طهَ وَ الْمُحْكَمَاتِ يَا ابْنَ يٰسٓ وَ الذَّارِيَاتِ يَا ابْنَ
الطُّورِ وَ الْعَادِيَاتِ يَا ابْنَ مَنْ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى دُنُوّاً وَ
اقْتِرَاباً مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى لَيْتَ شِعْرِي أَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوَى بَلْ أَيُّ أَرْضٍ
تُقِلُّكَ أَوْ ثَرَى أَبِرَضْوَى أَمْ غَيْرِهَا أَمْ ذِي طُوًى عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أَرَى الْخَلْقَ وَ لَا
تُرَى وَ لَا أَسْمَعَ لَكَ حَسِيساً وَ لَا نَجْوَى عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ تُحِيطَ بِكَ دُونِيَ الْبَلْوَى وَ
لَا يَنَالَكَ مِنِّي ضَجِيجٌ وَ لَا شَكْوَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنَّا
بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِي أَنْتَ أُمْنِيَّةُ شَائِقٍ يَتَمَنَّى مِنْ
مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ عَقِيدِ عِزٍّ لَا يُسَامَى بِنَفْسِي أَنْتَ
مِنْ أَثِيلِ مَجْدٍ لَا يُجَازَى بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهَى بِنَفْسِي أَنْتَ
مِنْ نَصِيفِ شَرَفٍ لَا يُسَاوَى إِلَى مَتَى أَحَارُ فِيكَ يَا مَوْلَايَ وَ إِلَى مَتَى وَ أَيَّ
خِطَابٍ أَصِفُ فِيكَ وَ أَيَّ نَجْوَى عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أُجَابَ دُونَكَ وَ أُنَاغَى عَزِيزٌ عَلَيَّ
أَنْ أَبْكِيَكَ وَ يَخْذُلَكَ الْوَرَى عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ يَجْرِيَ عَلَيْكَ دُونَهُمْ مَا جَرَى هَلْ
مِنْ مُعِينٍ فَأُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَ الْبُكَاءَ هَلْ مِنْ جَزُوعٍ فَأُسَاعِدَ جَزَعَهُ إِذَا
خَلَا هَلْ قَذِيَتْ عَيْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِي عَلَى الْقَذَى هَلْ إِلَيْكَ يَا ابْنَ أَحْمَدَ
سَبِيلٌ فَتُلْقَى هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنَا مِنْكَ بِغَدِهِ فَنَحْظَى مَتَى نَرِدُ مَنَاهِلَكَ
الرَّوِيَّةَ فَنَرْوَى مَتَى نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدَى مَتَى نُغَادِيكَ
وَ نُرَاوِحُكَ فَنُقِرَّ مِنْهَا عَيْناً مَتَى تَرَانَا وَ نَرَاكَ وَ قَدْ نَشَرْتَ لِوَاءَ النَّصْرِ تُرَى

أَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَ أَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَأَ وَ قَدْ مَلَأْتَ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ أَذَقْتَ
أَعْدَاءَكَ هَوَاناً وَ عِقَاباً وَ أَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَ جَحَدَةَ الْحَقِّ وَ قَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِينَ
وَ اجْتَثَثْتَ أُصُولَ الظَّالِمِينَ وَ نَحْنُ نَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
أَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَ الْبَلْوَى وَ إِلَيْكَ أَسْتَعْدِي فَعِنْدَكَ الْعَدْوَى وَ أَنْتَ
رَبُّ الْآخِرَةِ وَ الْأُولَى فَأَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلَى وَ أَرِهِ
سَيِّدَهُ يَا شَدِيدَ الْقُوَى وَ أَزِلْ عَنْهُ بِهِ الْأَسَى وَ الْجَوَى وَ بَرِّدْ غَلِيلَهُ يَا مَنْ عَلَى
الْعَرْشِ اسْتَوَى وَ مَنْ إِلَيْهِ الرُّجْعَى وَ الْمُنْتَهَى اللَّهُمَّ وَ نَحْنُ عَبِيدُكَ
الشَّائِقُونَ إِلَى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَ بِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهُ لَنَا عِصْمَةً وَ مَلَاذاً وَ
أَقَمْتَهُ لَنَا قِوَاماً وَ مَعَاذاً وَ جَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَّا إِمَاماً فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَ
سَلَاماً وَ زِدْنَا بِذَلِكَ يَا رَبِّ إِكْرَاماً وَ اجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنَا مُسْتَقَرّاً وَ مُقَاماً وَ
أَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيمِكَ إِيَّاهُ أَمَامَنَا حَتَّى تُورِدَنَا جِنَانَكَ وَ مُرَافَقَةَ الشُّهَدَاءِ
مِنْ خُلَصَائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَ
رَسُولِكَ السَّيِّدِ الْأَكْبَرِ وَ عَلَى أَبِيهِ السَّيِّدِ الْأَصْغَرِ وَ جَدَّتِهِ الصِّدِّيقَةِ
الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبَائِهِ الْبَرَرَةِ وَ عَلَيْهِ
أَفْضَلَ وَ أَكْمَلَ وَ أَتَمَّ وَ أَدْوَمَ وَ أَكْبَرَ وَ أَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ
أَصْفِيَائِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً لَا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَ لَا
نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا وَ لَا نَفَادَ لِأَمَدِهَا اللَّهُمَّ وَ أَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَ أَدْحِضْ بِهِ الْبَاطِلَ وَ
أَدِلْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَ أَذْلِلْ بِهِ أَعْدَاءَكَ وَ صِلِ اللَّهُمَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ وُصْلَةً تُؤَدِّي
إِلَى مُرَافَقَةِ سَلَفِهِ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَأْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ وَ يَمْكُثُ فِي ظِلِّهِمْ وَ أَعِنَّا
عَلَى تَأْدِيَةِ حُقُوقِهِ إِلَيْهِ وَ الِاجْتِهَادِ فِي طَاعَتِهِ وَ الِاجْتِنَابِ عَنْ مَعْصِيَتِهِ وَ
امْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَ هَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَ رَحْمَتَهُ وَ دُعَاءَهُ وَ خَيْرَهُ مَا نَنَالُ بِهِ

سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَ فَوْزاً عِنْدَكَ وَ اجْعَلْ صَلَاتَنَا بِهِ مَقْبُولَةً وَ ذُنُوبَنَا بِهِ
مَغْفُورَةً وَ دُعَاءَنَا بِهِ مُسْتَجَاباً وَ اجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوطَةً وَ هُمُومَنَا بِهِ
مَكْفِيَّةً وَحَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً وَ أَقْبِلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ اقْبَلْ تَقَرُّبَنَا
إِلَيْكَ وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا
تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُودِكَ وَ اسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ ص بِكَأْسِهِ وَ بِيَدِهِ رَيّاً رَوِيّاً
هَنِيئاً سَائِغاً لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين.

۶۔ مناجات امیرالمومنین علیہ السلام

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا، إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ، وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ، وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ، وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ، وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ، كَلَّا إِنَّهَا لَظَى، نَزَّاعَةً لِلشَّوَى. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَوْلَى وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا الْمَوْلَى، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا الْمَالِكُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الذَّلِيلُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيلَ إِلَّا الْعَزِيزُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوقَ إِلَّا الْخَالِقُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَظِيمُ وَأَنَا الْحَقِيرُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الْحَقِيرَ إِلَّا الْعَظِيمُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيفَ إِلَّا الْقَوِيُّ. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ، وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيرَ إِلَّا الْغَنِيُّ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُعْطِي وَأَنَا السَّائِلُ، وَهَلْ يَرْحَمُ السَّائِلَ إِلَّا الْمُعْطِي. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْحَيُّ وَأَنَا الْمَيِّتُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ

إِلَّا الْحَيُّ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْبَاقِي وَ أَنَا الْفَانِي، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْفَانِيَ إِلَّا الْبَاقِي، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الدَّائِمُ وَ أَنَا الزَّائِلُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الزَّائِلَ إِلَّا الدَّائِمُ. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّازِقُ وَ أَنَا الْمَرْزُوقُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ إِلَّا الرَّازِقُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْجَوَادُ وَ أَنَا الْبَخِيلُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْبَخِيلَ إِلَّا الْجَوَادُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُعَافِي وَ أَنَا الْمُبْتَلَى، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُبْتَلَى إِلَّا الْمُعَافِي، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَ أَنَا الصَّغِيرُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الصَّغِيرَ إِلَّا الْكَبِيرُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْهَادِي وَ أَنَا الضَّالُّ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الضَّالَّ إِلَّا الْهَادِي، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَ أَنَا الْمَرْحُومُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْحُومَ إِلَّا الرَّحْمٰنُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ السُّلْطَانُ وَ أَنَا الْمُمْتَحَنُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ إِلَّا السُّلْطَانُ. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الدَّلِيلُ وَ أَنَا الْمُتَحَيِّرُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُتَحَيِّرَ إِلَّا الدَّلِيلُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَفُورُ وَ أَنَا الْمُذْنِبُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُذْنِبَ إِلَّا الْغَفُورُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَالِبُ وَ أَنَا الْمَغْلُوبُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَغْلُوبَ إِلَّا الْغَالِبُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّبُّ وَ أَنَا الْمَرْبُوبُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْبُوبَ إِلَّا الرَّبُّ. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُتَكَبِّرُ وَ أَنَا الْخَاشِعُ، وَ هَلْ يَرْحَمُ الْخَاشِعَ إِلَّا الْمُتَكَبِّرُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ ارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ، وَ ارْضَ عَنِّي بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ، يَا ذَا الْجُودِ وَ الْإِحْسَانِ، وَ الطَّوْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين.

٣۔ زیارات

١۔ زیارتِ وارثہ

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِيِّ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ ثَارِهِ، وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُورَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ آتَيْتَ الزَّكَاةَ وَ أَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أَطَعْتَ اللهَ وَ رَسُولَهُ، حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُوراً فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ، وَ الْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا، وَ لَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا، وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ، وَ أَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَ

أَعْلَامُ الْهُدَى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ أُشْهِدُ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ وَرُسُلَهُ، أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَ قَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ، وَ أَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبَعٌ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَعَلَى أَجْسَادِكُمْ وَعَلَى أَجْسَامِكُمْ وَعَلَى شَاهِدِكُمْ وَ عَلَى غَائِبِكُمْ وَعَلَى ظَاهِرِكُمْ وَعَلَى بَاطِنِكُم.

۲۔ زیارتِ علی ابن الحسین علیہ السلام

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَ ابْنُ الشَّهِيدِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ وَ ابْنُ الْمَظْلُومِ، لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ.

۳۔ زیارتِ سائر الشہداء

أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ وَأَحِبَّاءَهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللهِ وَ أَوِدَّاءَهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللهِ، بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزاً عَظِيماً، فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ.

۴۔ زیارتِ حضرت ابا الفضل العباس علیہ السلام

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَ نَصَحْتَ وَ صَبَرْتَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَلْحَقَهُمْ بِدَرْكِ الْجَحِيمِ.